قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد

تعطیر المشام

ترجمہ اردو

بلوغ المرام

حامل متن عربی مع نظم الدرر اردو وصحبۃ نخبۃ الفکر عربی حواشی جدیدہ ومختصر حالات المؤلف علام

علامۂ دوران یکتائے زمان شیخ شہاب الدین ابو الفضل احمد بن محمد حافظ ابن حجر عسقلانی شامی مصری

از افادات جناب فاضل اجل عالم اکمل مولانا مولوی محمد حیات صاحب سنبھلی سلمہ

حسب فرمایش

صاحب الصدق والیقین شیخ الٰہی بخش محمد جلال الدین تاجران کتب بازار کشمیری لاہور

ماہ اگست سنہ ۱۹۳۰ء مطابق ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۹ ہجری

در مطبع قادری کریمی پریس لاہور زیور طبع پوشید

(باہتمام میر قدرت اللہ پرنٹر و منیجر)

قیمت فی جلد دو روپے چار آنے

تعداد طبع دو ہزار ۲۰۰۰

قال النبی صلعم من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد

نفع العلام

ترجمہ اردوئے

بلوغ المرام

حامل متن عربی مع نظم اللآلی اردو و خلاصۂ تحفۃ الفکر عربی معہ حواشی جدیدہ

و مختصر حالات مؤلف علام

علامۂ دوران یکتائے زمن شیخ شہاب الدین ابو الفضل احمد بن محمد حافظ ابن حجر عسقلانی مصری شامی

از افادات جناب فاضل اجل عالم اکمل مولانا مولوی محمد حیات صاحب سنبھلی سلمہ الولی

حسب فرمائش جناب صادق الصدق والیقین

شیخ الٰہی بخش محمد جلال الدین تاجران کتب بازار کشمیری لاہور

در مطبع کریمی لاہور زیور طبع پوشید

حافظ ابن حجر عسقلانی مصنف کتاب بلوغ المرام کے مختصر حالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حافظ ابن حجر کا لقب شہاب الدین کنیت ابو الفضل اور نام احمد بن علی بن محمود بن حجر الکنانی ثم المصری الشافعی ہے۔ چونکہ اون کے آبا کے سلسلہ میں ایک شخص کا نام حجر تھا۔ اسلئے غالباً حافظ کو ابن حجر کہا گیا۔ ۱۲ شعبان ۷۷۳ھ میں حافظ پیدا ہوئے۔ جب علم کا شوق دامنگیر ہوا۔ تو مصر۔ اسکندریہ۔ شام۔ قبرس۔ حلب۔ حجاز۔ یمن وغیرہ دور دراز ملک کا سفر کیا اور حافظ زین الدین عبد الرحیم بن حسین عراقی کے حلقہ درس میں حاضر ہو کر فن حدیث میں اتنا بڑا تبحر حاصل کیا کہ حافظ حدیث کے لقب سے ممتاز کئے گئے۔ چونکہ ان کے بعد اس پایہ کا کوئی شخص دوسرا پیدا نہ ہوا۔ اس لئے اگر یہ کہا جائے کہ علم حدیث کی ریاست انپر ختم ہوئی تو بجا و درست ہے۔ حافظ کی تحریر چونکہ تحقیق تنقیح وجدت کا پہلو لئے ہوئے ہوتی ہے۔ اسلئے اون کی تصانیف نے ان کی زندگی ہی میں شرف قبولیت حاصل کر لیا تھا۔ یوں تو ان کی تصانیف ڈیڑھ سو سے بھی متجاوز ہیں۔ مگر فتح الباری۔ شرح بخاری و شرح نخبۃ الفکر و بلوغ المرام نے جو مخصوص شہرت حاصل کی۔ وہ کسی کو نصیب نہ ہوئی۔

آول الذکر کتاب جب اختتام کو پہنچی تو حافظ نے شکریہ کے لئے ایک بہت بڑا جلسہ منعقد کیا۔ نہایت فراخدلی اور عالی ہمتی سے پانسو دینار مستحقین میں تقسیم کئے۔ مؤخر کی مقبولیت پر بہت بڑی شہادت یہ ہے۔ کہ اکثر جگہ تدریس اس کی ہوتی ہے۔ اور ائمہ کرام نے اس کی شرح کی جانب توجہ مبذول کی ہے۔ مثلاً سب سے پہلے اس کی شرح قاضی امام شرف الدین محمد مغربی نے بہ نام البدر التمام بسا طت کی ساتھ لکھی پھر علامہ محمد بن اسمٰعیل نے اوس کی تلخیص کر کے ایک منقح شرح برنام سبیل السلام تحریر کی اور اس میں جو فروگذاشت ضروری مضامین کے متعلق پہلی شرح میں ہو گئی تھی۔ اون کو بھی ذکر کیا۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں چند مضامین ہیں۔ جو قابل ذکر ہیں۔

(۱) ہر حدیث کو اوس کے مخرج کی طرف نسبت کرنا۔ اس طرح سے کہ بیان کیا اس حدیث کو فلاں مخرج نے فلاں شخص سے اور ظاہر ہے کہ حدیث میں اس کی اشد ضرورت ہے۔

(۲) اون نقادان حدیث کا نام بتا دینا جس نے اوس حدیث کو تصحیح یا تحسین یا تضعیف کی ہو۔ اور بلا شک علم حدیث کی روح جسیر سقیم کو سلیم سے امتیاز دینے اور حکم شرعی کے مرتب کرنیکا مدار ہے۔ وہ یہی ہے۔

(۳) حدیث کے تمام یا اکثر طرق کی تتبع وتفتیش مع بیان اوسکے صحیح و معلول ہونیکے۔

(۴) صحاح ستہ میں جسقدر سوق حدیث ہوا ہو اسی پر اکتفا کرنا۔ اسپر جو زیادتی ہو اسکو بھی بتا دینا اور یہ بھی کہ وہ زیادتی مجروح ہو یا معدل
(۵) ہر باب میں اصح الاحادیث کو اختیار کرنا اور ان روایات کو ترک کرنا جسپر ائمہ نے گفتگو کی ہو اگر کسی کو کسی باب میں صحیح السند حدیث کی تلاش ہو تو حافظ نے اوسکو اس کتاب کے باب میں ضرور ذکر کیا ہوگا۔ اس لئے یہاں دیکھیے۔
(۶) احادیث طویلہ کا اس خوبی سے اختصار کرنا کہ تغییر عبارت یا تقدیم متاخر کی جانب مطلقاً خیال بھی نہ جا سکے۔
(۷) اس کتاب کے مضامین کتب و ابواب کی ترتیب حسب ترتیب فقہ رکھنا تاکہ تناول و تناقل میں سہولت ہو اور اسکا تداول آسان رہے۔
(۸) بعض احادیث کو ابواب میں مکرر لانا تاکہ ایک حدیث سے چند احکام مستنبط ہونے کی طرف اشارہ ہو جائے۔
(۹) جمع احادیث صحیحہ فی الباب کا ذکر کرنا خواہ وہ کسی مذہب کی ہو۔ مذاہب اربعہ کے خلاف یا موافق منکر یا مثبت ہو اور پھر اس کی واقعی صحت و سقم سے آگاہ کر دینا اور اس بارہ میں تعصب مذہبی سے کام نہ لینا جیسا کہ علماء عارفین کی یہ ہی شان ہونی چاہیے
حافظ کی وفات ۲۰ ذی الحجہ ۸۵۲ھ قاہرہ مصر میں ہوئی جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو سب سے پہلے بادشاہ مصر نے کندھا دیا۔ پھر اور اُمراء و روسا نے ہاتھوں ہاتھ اٹھا کر مدفن تک پہنچا دیا۔ اور علم حدیث کا ایک بیش بہا خزانہ نہایت حسرت اور افسوس کے ساتھ زمین کے نیچے امانت رکھدیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔
علامہ سیوطی کی کتاب حسن المحاضرہ میں شہاب منصوری شاعر سے منقول ہے۔ کہ مرحوم حافظ کے جنازے میں مجھے بھی شرکت کا فخر حاصل ہوا تھا۔ جب جنازہ قریب مصلے کے لایا گیا۔ تو باوجود موسم بارش نہ ہونے کے بارش کا ترشح شروع ہو گیا۔ جس پر میں نے یہ رُباعی لکھی ؎

قَدْ بَكَتِ السُّحُبُ عَلٰى[1]	قَاضِي الْقُضَاةِ بِاَغْطَرٍ
وَانْهَدَمَ الرُّكْنُ الَّذِي	كَانَ مُشَيَّدًا مِنْ حَجَرٍ

یعنے بیشک قاضی القضاۃ پر ابر (بھی) بارش کے ساتھ رو دیئے۔ اور وہ ستون ڈھے گیا جو پتھر سے پختہ کیا گیا تھا۔ حق تعالےٰ ہم سب مسلمانوں کو اس کی سُنت پر چلائے۔ اور قیامت کے دن اپنے حبیب پاک کے طفیل ان ہی حضرات کے یا اون کے خدام کے زمرہ میں اُٹھائے۔ آمین۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

محمد حیات غفرلہ سنبھلی نزیل تہر میرٹھ

---

[1] اس میں صنعت ہے کہ اسکا یہ بھی مطلب ہوا کہ ابن حجر کا انتقال ہوگیا اور اس طرف بھی اشارہ ہوگیا کہ ابن حجر سے جو ستون علم سے پختہ کیا [illegible]

فہرست کتاب تعطیر المشام ترجمہ بلوغ المرام

دیباچہ خلاصہ نخبۃ الفکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل اللسان فی الانسان کاشفا لاستار الجنان والجنان جعلہ مرکز العلوم والعرفان والصلوٰۃ والسلام علٰی سید بنی عدنان صاحب الجود والاحسان محمد الذی جعل حدیثہ بعد کلام اللہ القرآن حجۃ شرعیۃ واقوی برھان وعلٰی آلہ وصحبہ الذین ھزموا جند الطغیان واخلصوا دینہم للہ العزیز الرحمن - **اما بعد** - یہ امر بلا شبہ قابل یقین ہے کہ سلسلۂ شریعت میں قرآن مجید کے رتبہ کا نمبر اول ہے - اس کے بعد حدیث کا کیونکہ جس زبان فیض سے قرآن کریم کا سمندر جاری ہوا اوسی سرچشمہ سے حدیث شریف کے دریا بہے ہیں فرق اتنا ہے کہ ایک وحی جلی ہے دوسری وحی خفی - قرآن مجید اپنے بیانات میں اس امر کی اکثر مقامات پر شہادت دیتا ہے - چنانچہ آیت وانزل اللہ الکتاب والحکمۃ منجملہ اکثر کے ایک ہے یہی وجہ ہے جو صحابہ رض کو اون کے بابرکت زمانہ میں اسی کی تبلیغ اور اسی کی توسیع میں مشغول دیکھا جاتا ہے اور جس طرح عہد نبوی میں قرآن کریم کی حفاظت کا مدار صحابہ کی یادداشت پر تھا - اسی طرح احادیث کے انضباط کا مدار بھی اونہیں کی یادداشت پر رہا - اور جب صدیق اکبر رض کو اپنے عہد خلافت میں ضیاع قرآن کریم کا خطرہ ہوا اور انہوں نے اوس کے جمع کی بنیاد قائم کی تو اوائل عہد تابعین میں خدائے قدوس نے اپنے پیارے بندے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کو حضرت صدیق اکبر کی سنت پر چلایا کہ انہوں نے اپنے ایام خلافت میں اکابر محدثین کو ضیاع احادیث کے خوف سے اون کی تدوین و تنظیم کا امر فرمایا ٭

اگرچہ زمانہ نبوت میں بھی بعض صحابہ رض جیسے صدیق اکبر حضرت علی و عبداللہ بن عمرو غیرہ کے پاس چند احادیث لکھی ہوئی تھیں مگر عام طور پر اون کے لکھنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا غالباً اوس کی وجہ یہ تھی کہ کہیں آیات قرآنی کے ساتھ احادیث مخلوط نہ ہوجایں اور جب قرآن مجید یکجا جمع ہوکر اپنی امتیازی صورت بدل حاصل کرچکا تو اب تحریر احادیث کا سلسلہ جاری اور شائع ہوگیا اختلاط کا خوف قاطبۃً رفع ہوگیا چنانچہ فاروق اعظم کے عہد خلافت میں احادیث جمع کرکے عمال کی جانب بلاد و امصار میں بھیجی گئیں مگر اس عصر تک تدوین کی تعریف پوری صادق نہیں آئی - کیونکہ جمع احادیث جب بھی صرف ہو رہا تھا - اور جمع کی پوری تعریف کیونکر صادق آسکتی تھی اسلیے کہ

صحابہؓ کو کارزار اور اشاعت اسلام کے خیال سے فرصت ہی کب تھی غرضکہ تبلیغ کا کام اون کو ایسا مشغول بنائے ہوئے تھا۔ کہ تدوین کی جانب کامل توجہ نہ کر سکے جب صحابہ کا دور ختم ہوا اور حفاظ حدیث سطح زمین کے بالائی حصہ سے عمق زمین میں جا چھپے اور احادیث کے دلوں سے محو ہونیکا کامل خطرہ ہوا تو سب سے پہلا وہ شخص جس نے احادیث نبوی کے ساتھ ہمدردی کا خیال کرکے اون کے جمع کی طرف توجہ کی وہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز اموی ہے انہوں نے جسوقت ابوبکر بن محمد بن حزم کو لکھا کہ احادیث کی جمع و ترتیب کا سلسلہ شروع کر دیا جائے۔ تو اس فرمان کے جاری ہوتے ہی اسلامی دنیا میں تدوین احادیث کا سلسلہ ایک وسیع پیمانہ پر شروع ہوگیا اور علوم حدیث کے بحار صفحات قرطاس کو اپنے اپنے روان قلمون سے سرسبز و شاداب کرنے لگے اور طرز ہائے مختلفہ پر اس علم میں تصنیفات ہونے لگیں غرضکہ ہوتے ہوتے فن حدیث میں معتدبہ ذخیرہ جمع ہوگیا اور چونکہ ان حدیث کو محدثین نے بلا واسطہ روایت نہیں کیا بلکہ بذریعہ اسانید و سلاسل رُوات روایت کیا تھا اسلئے احادیث متواترہ کے علاوہ احادیث آحاد قرآن کی طرح قطعی الثبوت نہ ہوئے لیکن تاہم ان کے واجب العمل ہونے میں کسی طرح کا شبہ نہیں کیا جا سکتا دوسرے یہ کہ احادیث آحاد میں بھی ظنی وہی ہیں جنکے یقینی ہونے پر کوئی قرینہ دلالت نہ کرتا ہو شرح نخبہ میں اس مضمون پر کامل روشنی ڈالی گئی ہے اور تفتیش کے بعد معلوم ہوسکتا ہے کہ کتب حدیث میں اس قسم کی احادیث بہت زاید ہیں ✣

صحیح احادیث کی صحت مسلمانوں کے نزدیک واجب التسلیم ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ہم ایک واقعہ اس جگہ درج کرتے ہیں جو ہمکو ہی نہیں بلکہ ہمارے مخالفین کے لئے بھی تسلی بخشتا ہے ؁ میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جو نامۂ عالی مقوقس حاکم مصر کی جانب روانہ کیا تھا اور اوسکے قاصد حاطب بن ابی بلتعہ تھے وہ نامہ بجنسہٖ اوسوقت سے ایک قبطی راہب کے پاس تھا اوسکو ایک فرانسیسی سیاح نے ؁ میں اوس سے خرید کرکے سلطان عبد المجید خلیفۃ المسلمین کی خدمت میں پیش کیا جو اب تک موجود ہے اور فوٹو کے ذریعہ اوس کی نقول دنیا میں شائع ہوئی ہیں اس نامہ نامی کی عبارت کا اوس عبارت سے مقابلہ کیا جو کتب احادیث میں منقول ہے تو دونوں کو متحد پایا۔ پھر احادیث مقبولہ کو غیر مقبولہ سے ممتاز کرنا چونکہ صعوبت سے خالی نہ تھا۔ اسلئے اسکے واسطے ایک صحیح میزان کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ ائمہ احادیث نے علم اصول حدیث کی جانب اسی غرض کے لئے توجہ مبذول فرمائی اصول حدیث کی تدوین اس قدر وسیع پیمانہ پر واقع ہوئی کہ بقول سخاوی سَو سے زائد اقسام پر اس کی تقسیم کی گئی اور اکثر اقسام کے متعلق ضخیم کتابیں لکھی گئیں۔ احادیث دانی کے لئے ان تمام فنون سے واقف ہونا شرط ہے یہ نہیں کہ صحاح ستہ یا اون کے

منتخبات کو سطحی نظر سے پڑھکر محدث بن بیٹھے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بہت لوگ اسی قسم کے محدث نظر آتے ہیں ایسا شخص
جو صحیح معنے کی اعتبار سے محدث ہو شاذ و نادر ہے میں حسب قول سابق کہتا ہوں کہ اس فن میں یعنی اصول حدیث میں
بہت سی کتابیں لکھی گئیں مگر حافظ علامہ ابن حجر کی کتاب شرح النخبۃ اس فن میں جامع مانی جاتی ہے اسلئے یہ کتاب
عرب وعجم میں مقبول و متداول ہے اور اس کا متن بھی خود شارح ہی کی تصنیفات سے ہے وہ متن ایک عجیب قابل
تفصیل و تشریح طرز پر لکھا گیا ہے جسطرح تشریح و تفصیل کے وقت شرح النخبۃ ایک نادر کتاب ہے۔ اسی طرح
اس فن کی مختصر بصیرت حاصل کرنیوالے کیلئے اس کا متن کافی نسخہ ہے ۞

جسوقت مجھ پر میرے مکرم شیخ الٰہی بخش و محمد جلال الدین صاحبان سوداگران کتب لاہور نے کتاب بلوغ المرام
من ادلۃ الاحکام کے اُردو ترجمہ کا کام سپرد کیا۔ تو اُسکے ساتھ رسالہ نخبۃ الفکر کو بھی منسلک پایا اور جسطرح حدیث کو
اصول حدیث سے مناسبت اس امر کو مقتضی ہوئی کہ دونوں کتابیں ساتھ ہوں اسی طرح ان دونوں کا ایک ہی شخص علامہ
ابن حجر عسقلانی کی تالیفات سے ہونا بھی مؤید معیت ہوا لہٰذا اُردو ترجمہ میں بھی دونوں کو ساتھ رکھا گیا مگر چونکہ
جو طرز کتاب بلوغ المرام کے ترجمہ کا اختیار کیا تھا۔ اُس طرز کو یہاں نامناسب خیال کیا اسلئے اسکی ترجمہ
میں نوعیت اور ہو گئی۔ وہ یہ کہ اس رسالہ کا خلاصہ مطلب اُردو میں اس طرح لکھ دیا کہ اختصار کا اختصار باقی رہے
اور کم علم لوگ بھی جو عربی کی قابلیت نہیں رکھتے اس سے فیض اُٹھا سکیں حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس میں حق پہلو پر قایم رکھے
اور اس کے محرک جناب مؤید دین متین محمد جلال الدین اصلح اللہ بالہ اور دیگر ہر قسم کے ممدین و معاونین کو
فلاح دارین نصیب فرماوے۔ آمین۔ یا رب العالمین ۞

انا العبد المسکین محمد حیات غفرلہ سنبھلی من مضافات مراد آباد

نظم الدرر
خلاصہ نخبۃ الفکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لم یزل عالمًا قدیرًا وصلی اللہ علی سیدنا محمد ن الذی ارسلہ الی الناس کافۃ بشیرًا ونذیرًا
وعلی آل محمد وصحبہ وسلم تسلیمًا کثیرًا۔ اما بعد اس میں شک نہیں کہ اصطلاح اہل حدیث میں بکثرت مبسوط اور مختصر تصانیف

موجود ہیں مجھ سے ہی میرے بعض برادروں نے خواہش کی کہ تم بھی اسکے اہم مطالب کا خلاصہ لکھنے کی خدمت قبول کرو
چنانچہ میں نے صرف باین خیال کہ میرا نام بھی ان خدام کی فہرست میں درج ہو اون کی درخواست کو قبول کر لیا
پس سنیئے! خبر یا حدیث چار قسم پر ہے متواتر مشہور عزیز غریب۔ متواتر وہ ہے جس کی اسنادیں
بلا تعیین کثیر ہوں۔ خبر مشہور وہ ہے کہ اوس کے راوی ہر طبقہ میں کم از کم تین ضرور ہوں۔ خبر عزیز وہ ہے کہ ہر
طبقہ میں اوس کے راوی کم از کم دو ہوں۔ خبر غریب وہ ہے جسکے اسناد میں کسی جگہ صرف ایک ہی راوی رہا ہو۔
حدیث متواتر کے وجود کی پانچ شرطیں ہیں اول اسنادیں اس قدر کثیر ہوں کہ عادۃً اون کے راویوں کا
جھوٹ پر اتفاق یا اُن سے اتفاقیہ جھوٹ صادر ہونا محال ہو دوسرے یہ کثرت ابتدا سے انتہا تک یکسان ہو کسی جگہ
کمی واقع نہ ہو تیسرے علم یقینی کو مفید ہو چوتھے خبر کا تعلق عقل سے نہیں بلکہ حس کے ہو پانچویں وہی جو تعریف میں مذکور ہے
بعض فقہائے کے نزدیک خبر مشہور و مستفیض دونوں مترادف ہیں (اور بعض نے دونوں میں فرق کیا ہے) خبر صحیح کے لئے
عزیز ہونا جمہور کے نزدیک شرط نہیں (البتہ ابو علی جبائی وغیرہ نے شرط ہونیکی تصریح کی ہے) خبر واحد کی سوا خبر
مشہور و عزیز و غریب تینوں کو اخبار آحاد کہا جاتا ہے اور اون میں سے ہر ایک خبر واحد ہے اور اخبار آحاد میں سے
بعض مقبول ہوتی ہیں اور بعض مردود کیونکہ اون سے استدلال کا کام لینا اون کے راویوں کی حالات پر مبنی ہے
بخلاف خبر متواتر کے کہ وہ ہمیشہ مقبول ہی ہوتی ہے اخبار آحاد کیساتھ جب قرائن منضم ہو جاتے ہیں تو بقول مختار مفید
علم یقینی نظری ہو جاتی ہیں (گو بعض نے اسکا انکار بھی کیا ہے) خبر غریب اور فرد دونوں مترادف ہیں۔ غریب یا فرد
دو قسم پر ہے فرد مطلق فرد نسبی مطلق وہ جس کی سند میں صحابی سے روایت کرنیوالا شخص منفرد ہو فرد نسبی وہ ہے جسکی
سند میں صحابی سے روایت کرنیوالا منفرد نہین بلکہ اوس کے بعد کا کوئی راوی منفرد ہو گیا اس اسکو مستلزم تھا کہ فرد نسبی اور
فرد مطلق دونوں پہ فرد اور غریب کا اطلاق صحیح ہوا کرتا۔ مگر استعمال میں فرد نسبی پر فرد کا لفظ نہین بولا جاتا۔
خبر واحد (مقبول) چار قسم پر ہے۔ اول صحیح لذاتہ یہ وہ حدیث ہے جسکے کل راوی عادل کامل الضبط ہوں
جس کی سند متصل ہو اور معلل و شاذ ہونے سے محفوظ ہو چونکہ صحیح لذاتہ کا مدار عدالت و ضبط وغیرہ اوصاف پر ہے
اور یہ اوصاف اعلیٰ ادنے اوسط ہونے میں متفاوت ہیں اس لحاظ سے خبر صحیح لذاتہ میں بھی تفاوت ہو گا اور
چونکہ شرائط صحت صحیح بخاری میں اقوی و اکمل ہیں اسلیئے صحیح بخاری تمام کتب حدیث سے مقدم کی جائیگی اور صحیح
مسلم نے بھی چونکہ علمی دنیا میں مقبولیت کا درجہ حاصل کر لیا ہے اسلیئے باستثنائے احادیث معللہ صحیح بخاری کے سوا اور
کتب سے مقدم کی جائیگی پھر وہ کتابیں مقدم کی جائینگی جن میں تخریج احادیث صحیحین کی شرائط کے مطابق کیگئی ہو گی
پھر جو حدیث صرف بخاری کی شرط کے مطابق تخریج کی گئی ہو وہ اُس حدیث پر مقدم کی جائیگی جو صرف حسب

شرائط صحیح مسلم تخریج کی گئی ہو پس صحیح حدیث کی کل چھ صورتیں ہوئیں جو غور سے معلوم ہوسکتی ہیں۔ اور اگر راوی میں صرف ضبط ناقص ہو (بقیہ شرائط حسن لذاتہ کے سب موجود ہوں) تو وہ حدیث حسن لذاتہ ہے (جو احتجاج میں صحیح لذاتہ کے شریک ہی) حدیث حسن لذاتہ میں جب اسناد متعدد ہوجائیں تو وہ حدیث صحیح لغیرہ ہے پھر وصحیح و حسن بوجہ باہمی منافات کے جمع نہیں ہوسکتیں تاہم اگر کوئی مجتہد کسی حدیث کو صحیح اور حسن کہدے تو اسکا سبب مجتہد کا تردد ہے کہ آیا راوی میں شرائط حسن پائی جاتی ہیں یا شرائط صحت پس مجتہد دونوں کہکر اپنے تردد کو ظاہر کردیتا ہے۔ البتہ کثرت استعمال سے تردد کے لئے حرف اَوْ ذکر نہیں کیا جاتا یہ حکم اوس جگہ ہے جہاں ناقل حدیث اوس کی روایت کیساتھ متفرد ہوا ہو اور ناقل کے متفرد نہ ہونیکی صورت میں جو ایک حدیث کو صحیح و حسن کہا جاتا ہے تو وہ دو اسناد وں کے لحاظ سے ہے کہ اسکا ایک اسناد صحیح ہے اور دوسرا حسن۔ حدیث صحیح یا حسن میں اگر ایک ثقہ راوی ایسی زیادتی بیان کرے کہ جو راوی اس سے اوثق ہے وہ اسے بیان نہیں کرتا تو یہ زیادتی اگر اوثق کی روایت کی منافی نہ ہو۔ تو مطلقاً قبول کی جائے گی اور اگر اوثق کی روایت کی منافی ہے تو بعد اسباب ترجیح سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دیکر راجح مقبول اور مرجوح مردود قرار دی جائیگی اگر ثقہ راوی نے ایسے شخص کی مخالفت کی جو ضبط یا تعداد یا کسی اور وجہ ترجیح میں اس سے راجح ہو تو اوس کی حدیث کو شاذ اور مقابل کی حدیث کو محفوظ کہتے ہیں اور اگر ضعیف راوی نے روایت میں قوی کی مخالفت کی تو اوس کی حدیث کو منکر اور مقابل کی حدیث کو معروف کہتے ہیں۔ حدیث فرد کے جس راوی کے متعلق گمان تفرد کا تھا اگر تتبع سے اسکا کوئی موافق مل گیا تو اس موافق کو متابع بکسر باء اور موافقت کو متابعت کہتے ہیں اگر کسی دوسرے صحابی سے ایسا متن مل گیا جو کسی حدیث فرد کے ساتھ لفظ و معنی یا صرف معنی میں مشابہ ہو تو اسے شاہد کہا جاتا ہے جوامع و مسانید وغیرہ میں اس غرض سے تفتیش کرنا کہ حدیث فرد کے لئے متابعت یا شاہد ہی یا نہیں اسی اعتبار کہا جاتا ہے

خبر مقبول کی دوسری تقسیم

نیز خبر مقبول چار قسم پر ہے محکم مختلف حدیث ناسخ و منسوخ متوقف فیہ جس خبر مقبول کے کوئی خبر معارض نہ ہو اوسی محکم کہتے ہیں۔ اور جس خبر مقبول کے معارض کوئی خبر مقبول ہی ہو تو اگر متعارضین میں تطبیق ممکن ہو تو اوسے مختلف الحدیث بولتے ہیں۔ اور اگر دونوں میں تطبیق ممکن نہ ہو مگر تاریخ یا نص وغیرہ ایک کا دوسری سے مؤخر ہونا ثابت ہو تو مقدم کو منسوخ اور مؤخر کو ناسخ کہا جاتا ہے اور اگر نہ تو دونوں میں تطبیق ممکن اور نہ ایک کو دوسرے کیلئے ناسخ ٹھیرا سکتے ہیں پس بر تقدیر اسناد یا متن میں کسی لحاظ سے ترجیح ہوسکنے کی ترجیح دی جائیگی ورنہ دونوں پر عمل کرنے سے توقف کیا جائیگا

خبر مردود کا بیان

خبر مردود کے رد کیے جانیکی دو وجہ ہوتی ہیں اوّل اوسکے اسناد میں ایک یا زیادہ راوی ساقط ہوں دوم اسکے کسی راوی میں بلحاظ دیانت یا ضبط طعن کیا گیا ہو۔ بہ لحاظ سقوط راوی خبر مردود کی چار قسمیں ہیں معلق مرسل منفصل منقطع۔ جس کی خبر ابتدار سند سے بہ تصرف مصنف ایک یا متعدد راوی ساقط ہوں اوسے معلق کہا جاتا ہے اور جس کی اختتام سند میں تابعی کے بعد راوی ساقط ہو اوسے مرسل کہتے ہیں۔ اور جس خبر میں دو یا دو سے زائد راوی ایک ہی مقام سے ساقط ہوں تو اوسے منفصل کہا جاتا ہے اور اگر متفرق مقامات سے ساقط ہوں تو اوسے منقطع کہتے ہیں۔

راوی کا سقوط کبھی اسقدر واضح ہوتا ہے کہ اوسکو ہر شخص سمجھ لیتا ہے مثلاً راوی ایسے شخص سے روایت کرے جس سے ملاقات نہ ہوئی ہو خواہ ہم عصر ہو یا نہیں اور چونکہ یہ بات تاریخ سے تعلق رکھتی ہے اسلئے فن تاریخ کی بھی علم حدیث میں ضرورت ہوئی اور کبھی راوی کا سقوط اسقدر پوشیدہ ہوتا ہے کہ ماہرین ہی اسکا احساس کر سکتے ہیں جس خبر کے اسناد میں اس قسم کا پوشیدہ سقوط ہو اوسے مدلس کہا جاتا ہے۔ اگر مدلس کی خبر لفظ عن اور قال سے بیان کی گئی ہو تو چونکہ اس لفظ سے احتمال مروی عنہ کی ملاقات کا ہوتا ہے اسلئے مردود ہوگی اور جس طرح مدلس کی خبر مردود ہوتی ہے اسی طرح حدیث مرسل خفی جو ایسے مروی عنہ سے روایت کرنا ہوتا ہے جس سے ملاقات راوی کی نہ ہو مردود ہوتی ہے۔ وہ مطاعن جن کے لحاظ سے راوی کی خبر مردود ہو جاتی ہے دس ہیں جن میں سے پانچ عدالت کے متعلق ہیں۔ اور پانچ ضبط کے طعن اول ایسی حدیث کی روایت عمداً جھوٹ کرنا جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہ ہو ایسی حدیث کو موضوع کہا جاتا ہے۔ طعن دوم راوی پر عمداً جھوٹی حدیث (جو قواعد فن کی خلاف ہو) روایت کرنے کی تہمت ہونا کہ راوی کی جانب سے یہ حدیث ہوئی ہو اس طعن والے راوی کی حدیث کو متروک کہا جاتا ہے طعن سوم راوی سے بکثرت غلطی صادر ہونا جس حدیث کے راوی میں یہ طعن ہو اوسے منکر کہا جاتا ہے مگر اوس پر منکر کا اطلاق ان لوگوں کے نزدیک ہوگا جو تعریف منکر میں مخالفت ثقہ کی شرط ذکر نہیں کرتے طعن چہارم راوی سے بکثرت غفلت و نسیان سرزد ہونا اس راوی کی حدیث کو بھی منکر کہتے ہیں طعن پنجم علاوہ کذب کے قولاً یا فعلاً فسق کا خدشہ پایا جاتا ہو۔ کبھی ایسی حدیث کو بھی منکر کہتے ہیں طعن ششم راوی میں وہم کا پایا جانا ایسے راوی کی حدیث کو بشرطیکہ بذریعہ قرائن و احاطہ اسناد وہم پر اطلاع ہو جائے معلل کہتے ہیں طعن ہفتم راوی کا ثقات کی مخالفت کرنا اس کی کئی صورتیں ہیں (۱) اسناد یا متن میں تغیر کر دینا۔ اگر اسناد میں تغیر کر دیا ہو تو اوسے مدرج الاسناد کہتے ہیں۔ اور اگر نفس حدیث (متن) میں تغیر کر دیا ہو تو اوسے مدرج المتن کہتے ہیں (۲) اسماء میں تقدیم و تاخیر کر دینا اسکو مقلوب کہتے ہیں (۳) اثنار سند میں کسی راوی کا بڑھا دینا۔ اوسکا نام المزید فی متصل الاسانید ہے (۴) راوی میں اس طرح کی تبدیلی کر دینا کہ ایک روایت کو دوسری پر ترجیح ممکن نہ ہو اوسے مضطرب کہتے ہیں اور کبھی محدث کی حافظہ کی آزمائش کے لئے بھی اسناد یا متن میں عمداً تبدیلی کی جاتی ہے

جسطرح امام بخاری وعقیلی وغیرہ کو آزمایا تھا) (۵) باوجود خطی صورت باقی رہنے کے ایک یا متعدد حروف میں تغیر
کردینا پھر اگر یہ تغیر نقطہ میں ہے تو اوسکو مصحف کہتے ہیں اور اگر شکل میں تغیر کردیا ہو تو اوس کو محرف کہتے ہیں متن کے الفاظ
مفردہ یا مرکبہ میں کچھ الفاظ کو گھٹا کے اختصار کرنا اور الفاظ کو اون کے مرادف سے بدل دینا بالکل ناجائز ہے ہاں اوس
شخص کے لئے جو معانی الفاظ سے واقف ہو اور معانی میں تغیر پیدا کرنیوالے الفاظ پر حاوی ہو ایسا کرنا جائز ہے اگر بوجہ
قلیل الاستعمال ہونیکے کسی لفظ کے معنے مخفی ہوں تو لغات غریبہ کی حامل جو کتابیں لکھی گئی ہیں اونکو دیکھا جائے طعن
ہشتم راوی کا مجہول ہونا اوس کی جہالت تین وجہ سے ہوتی ہے (اول) نام کے علاوہ کنیت اور لقب و نسب وغیرہ سے موصوف
ہو مگر منجملہ ان تمام کے ایک مشہور اور باقی غیر مشہور ہوں پس اس صورت میں اگر غیر مشہور کیساتھ اوس کو ذکر کیا جائیگا
تو وہ ظاہر ہے کہ مجہول رہیگا اس بارہ میں بھی کتاب الموضح الاوہام الجمع والتفریق لکھی گئی ہے (دوم) راوی سے
روایت کم کی گئی ہو اسکے متعلق بھی الوحدان کے نام سے مسلم و حسن بن سفیان وغیرہ نے کتابیں لکھی ہیں (سوم) کوئی نام
اختصار کی غرض سے نہ لکھا جائے اسکو بارہ میں بھی ائمہ فن نے المبہمات کے نام سے کتابیں لکھی ہیں مبہم راوی کا جبتک نام
نہ ذکر کیا جائے اوس کی حدیث قبول نہیں کی جاسکتی اگرچہ راوی کا ابہام ایسے لفظ سے بیان کیا ہو جو تعدیل پر دلالت
کرے قول صحیح یہی ہے اور اگر مبہم راوی کا نام ذکر کردیا ہو لیکن اوس سے روایت ایک ہی شخص کرتا ہے تو اوسکو مجہول
العین کہتے ہیں اور اگر دو شخص روایت کرتے ہیں یا اس سے زائد لیکن توثیق اوس کی کسی نے نہیں کی تو وہ بلحاظ ضبط و
عدالت مجہول ہوگا اور اوسکو مستور الحال کہتے ہیں طعن نہم راوی میں بدعت کا پایا جانا اوس کی دو قسمیں ہیں مستلزم
کفر مستلزم فسق اول بدعت والے کی حدیث جمہور کے نزدیک مردود ہے اور جس میں ثانی قسم بدعت کی پائی جاتی ہو اوسکی
حدیث میں اختلاف ہے اصح یہ ہے کہ اگر وہ اپنی بدعت کی دعوت و تبلیغ نہ کرتا ہو تو اوس کی حدیث قبول کیجائے بشرطیکہ
اس کی مروی حدیث اوسکی بدعت کے لئے مؤید نہ ہو مذہب مختار یہی ہے کہ یہ شرط ہونی چاہیئے یعنی اگر راوی اپنی
بدعت کی تبلیغ تو نہیں کرتا مگر جس حدیث کو روایت کرتا ہے اوس سے اوسکے مذہب کی تائید ہوتی ہے تو وہ مقبول نہ ہوگی
حافظ ابو اسحاق ابراہیم بن یعقوب جوزجانی نے اپنی کتاب (معرفۃ الرجال) میں اس کی تصریح کی ہے یہ امام ابوداؤد و نسائی کے استاد
ہیں طعن دہم راوی کا بد حافظہ ہونا اگر یہ وصف راوی کیساتھ ہر حال میں قائم رہے تو اوس راوی کو شاذ کہتے ہیں اور اگر یہ وصف
اوس کے ساتھ ہر حال میں قائم نہیں ہا بلکہ بوجہ کسی عارضہ مثلاً بڑھاپے یا نابینائی کی وجہ سے اوسکو عارض ہوگیا ہو تو اوسکو مختلط کہتے ہیں
راوی شاذ یا مختلط یا مستور یا مدلس یا صاحب حدیث مرسل کا اگر کوئی معتبر متابع مل گیا جو اسکا ہم پایہ یا اس سے زیادہ قابل اعتماد
ہو تو اون کی حدیث کو حسن کہا جائیگا مگر لاالذاتہ بلکہ لغیرہ کیونکہ متابع تابع کی اجتماع کیوجہ سے حسن آیا ہے۔

اسناد کے لحاظ سے خبر کی تقسیم

حدیث کا اسناد اگر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر ختم ہو اور اوس کا تلفظ تقاضا کرتا ہو کہ جو کچھ منقول ہوگا وہ صریحًا یا حکمًا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل یا تقریر ہوگا تو اوس کو حدیث مرفوع کہتے ہیں اور اگر اسناد صحابی پر ختم ہو اور اس سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ جو کچھ منقول ہوگا وہ قول یا فعل یا تقریر صحابی کی ہوگی تو اوسکو خبر موقوف کہتے ہیں۔ صحابی وہ ہے جس کو بحالت ایمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شرف ملاقات حاصل ہوا در ایمان ہی پر فوت بھی ہوگیا ہو اور اگر کسی شخص نے بحالت ایمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہو پھر بعیاذاً باللہ مرتد ہوگیا ہو اور پھر خواہ آپ کی زندگی میں یا آپ کے بعد مومن ہوگیا ہو اور بحالت ایمان ہی وفات پائی ہو تو وہ بھی بقول صحیح صحابی ہے۔ اور اگر اسناد تابعی یا تبع تابعی یا اوس کے ماتحت پر ختم ہو تو اوسے مقطوع کہتے ہیں۔ اصطلاح میں مقطوع اور موقوف کو اثر بولتے ہیں۔ تابعی وہ ہے جس نے بحالت ایمان کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور بحالت ایمان ہی مر بھی گیا ہو اور مرفوع صحابی کو جو ایسے اسناد سے ثابت ہو جو بظاہر متصل ہو مسند کہا جاتا ہے

اسناد کا بیان

اسناد دو قسم پر ہے علو مطلق و علو نسبی ایک حدیث کے متعدد اسنادوں میں سے جس اسناد کی رجال بہ نسبت دوسرے اسناد کے تعداد میں کم ہوں تو اوسے علو مطلق (اور اوسکے مقابل کو نزول مطلق) کہا جاتا ہے اور اگر فن حدیث کی ایسے امام تک جس میں صفات علیہ (مثلاً فقاہت و تصنیف وغیرہ) موجود ہوں جیسے شعبہ۔ مالک ثوری وغیرہ ایک ہی حدیث کی متعدد اسانید موجود ہوں اور اون میں سے ایک اسناد کی رجال بہ نسبت دوسرے اسانید کی تعداد میں کم ہوں تو اوسے علو نسبی کہا جاتا ہے (اوس کے مقابل کو نزول نسبی کہتے ہیں)۔ پھر علو نسبی میں چند امور ہوتے ہیں (اول) موافقت اسکے معنے یہ ہیں کہ کسی مصنف کے شیخ تک ایسی اسناد چلا دینا جو مصنف کے اوس اسناد کے مغائر ہو جو مصنف تک پہنچی ہے (دوم) بدل اسکے معنی یہ ہیں کہ کسی مصنف کے شیخ الشیخ تک ایسا اسناد پہنچا دینا جو مصنف کے اسناد کے مغائر ہو (سوم) مساوات اسکے یہ معنی ہیں کہ ایک حدیث ایسے اسناد سے جو دوسرے سے عالی تھا روایت کی گئی اور تعداد رجال میں کسی مصنف کے اسناد کے ساتھ جو اسی حدیث کے لئے ہے مساوی ہو (چہارم) مصافحہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ ایک حدیث کی مصنف کے شاگرد کے ساتھ تعداد رجال میں مساوی ہو

روایت کا بیان

اگر راوی اور اوسکا مروی عنہ عمر یا معین استادوں سے روایت کرنے یا کسی اور امر متعلق بالروایت میں باہم شریک ہوں تو راوی جو روایت ایسے مروی عنہ سے کریگا اوسکو روایۃ الاقران کہا جاتا ہے اور اگر دو شخص ہمسر ہیں اور ہر ایک دوسرے سے روایت کرے تو ہر ایک کی روایت کو مدبج کہتے ہیں اور اگر راوی ایسے شخص سے روایت کرے جو عمر یا معین استادوں سے روایت کرنے یا اسکے علاوہ امور متعلقہ بالروایۃ میں اس سے کمتر ہو تو اوسکو روایۃ الاکابر عن الاصاغر کہتے ہیں باپ کی روایت بیٹے سے اور صحابہ کی تابعین سے

اور شیخ کی شاگرد سے اسی قبیل سے ہے اور روایت الاصاغر عن الاکابر (یعنی چھوٹوں کا بڑوں سے روایت کرنا) کثرت سے پایا جاتا ہے اور روایت راوی عن ابیہ عن جدہ بھی روایت الاصاغر عن الاکابر ہی کی قبیل سے ہے اگر دو راوی ایک شخص سے روایت کرنے میں شریک ہوں اور ایک دوسرے سے پہلے مرگیا ہو تو پہلے مرنے والے کی روایت کو روایت سابق اور مقابل کی روایت کو روایت لاحق کہا جاتا ہے اگر ایک راوی دو شخصوں سے روایت کرتا ہو اور دونوں کے باپ و دادا بھی ہمنام ہوں اور دونوں کی نسبت بھی ایک ہی ہو اور دوسری کسی صفت سے بھی دونوں میں امتیاز نہ ہوتا ہو تو دونوں میں سے ایک کی تعیین اختصاص سے کیجائیگی یعنے راوی کو جسکے ساتھ ہم صحبت یا ہموطن ہونیکی خصوصیت ہوگی وہی مراد لیا جائیگا۔ اگر راوی نے ایک حدیث کسی شیخ سے روایت کی اور شیخ انکار کرتا ہے کہ میں نے یہ روایت نہیں کی تو یہ انکار اگر بطور تیقن ہے تو وہ حدیث مردود ہوگی اور اگر یہ انکار بطور شک ہے تو اصح قول یہ ہے کہ مقبول ہوگی اس قسم کی بحث میں دارقطنی نے ایک کتاب مسمی من حدث ونسی لکھی ہے اگر ایک اسناد کے تمام راویوں نے ایک ہی لفظ سے حدیث روایت کی یا سب کے سب اسکے سوا کسی فعل یا قول یا دونوں میں متفق ہوگئے ہوں تو ایسی اسناد کو مسلسل کہا جاتا ہے

ادائے حدیث کے الفاظ

ادا کے الفاظ آٹھ ہیں (۱) سمعت وحدثنی (۲) اخبرنی وقرءت علیہ (۳) قرئ علیہ وانا اسمع (۴) انبانی (۵) ناولنی (۶) شافہنی بالاجازۃ (۷) کتب الی بالاجازۃ (۸) عن وغیرہ سمعت اور حدثنی اس راوی کیلئے موضوع ہے جسنے تنہا شیخ کی زبانی حدیث سنی ہو جب راوی حدثنا فلان یا سمعنا فلانا یقول کہے تو متکلم مع الغیر کے صیغہ کہنے سے یہ مراد ہے کہ راوی نے غیر کیساتھ ملکر حدیث سنی ہے تمام الفاظ ادا سے لفظ سمعت قائل کی سماعت ثابت کرنیکیلئے نہایت صریح ہے اور تمام الفاظ ادا میں سے اسکا رتبہ ارفع ہے جو شیخ کے تلفظ اور راوی کے سماع پر دلالت کرے کیونکہ تحفظ اور ضبط زیادہ ہوتا ہے اصطلاح میں اسکے املا کہتے ہیں اخبرنی بمنزلہ قرءت علیہ ہے یہ اس راوی کے لئے موضوع ہے جسنے تنہا شیخ کے سامنے پڑھا ہو اور لفظ اخبرنا اور قرءنا علیہ بمنزلہ قرئ علیہ وانا اسمع ہے انبا لغتاً اور اصطلاح متقدمین میں بمنزلہ اخبر سمجھا جاتا ہے ہاں متاخرین کے عرف میں عن کیطرح اجازت کیلئے بھی آتا ہے۔ جو راوی شیخ کا ہم عصر ہو اور بلفظ عن شیخ سے روایت کرے اوسکی روایت سماع پر محمول ہوگی بشرطیکہ مدلس نہ ہو ورنہ نہیں بعض کے نزدیک ہم عصر کی روایت بلفظ عن اس شرط سے سماع پر محمول ہوگی کہ دونوں کی کم از کم ایک بار ملاقات ثابت ہو (نقادان فن اور بخاری کے نزدیک) یہی مختار ہے اگر شیخ نے کسیکو مخصوص حدیث اپنے سے روایت کرنیکی زبانی اجازت دیدی تو اسے اجازت بالمشافہہ کہتے ہیں اور اگر شیخ نے کسیکو حدیث روایت کرنیکی مکتوبی اجازت دیدی تو اسے اجازت بالمکاتبہ کہتے ہیں اگر شیخ اپنا اصلی نسخہ یا اوسکی نقل طالب کو دیدے یا طالب کے پاس جو اصلی نسخہ شیخ کا ہو اوسے لیکر پھر طالب کو دیدے تو اسے مناولہ کہتے ہیں مناولہ سے روایت کرنے میں شرط ہے جو ہونی چاہیئے کہ نسخہ دیتے وقت شیخ یوں کہدے کہ فلاں شخص سے یہ میری روایت ہے تم مجھ سے اسکی روایت کرو اسیطرح وجادہ اور وصیت بالکتاب اور اعلام میں بھی یہی شرط ہے کہ اذن شیخ ہونا چاہیئے ورنہ یہ سب اجازت کی انواع غیر معتد بہا ہیں جسطرح اذن نہ ہونیکی صورت میں اجازت عامہ اور اجازت للمجہول اور اجازت للمعدوم بمذہب اصح غیر معتد بہا ہیں وجادہ اسے کہتے ہیں کہ کاتب کو کوئی ایسی کتاب ملجاوے

جسکا کاتب کوئی معلوم محدث ہو وصیت بالکتابت ہے کہ کسی محدث نے بوقت وفات یا سفر وصیت کردی ہو کہ میری یہ کتاب فلان شخص کو دیجائے اگر شیخ طالب سے کہدے کہ میں فلان کتاب فلان محدث سے روایت کرتا ہوں تو اُسے اعلام کہتے ہیں اجازت عامہ کے یہ معنے ہیں کہ شیخ یوں کہدے کہ تمام مسلمانونکو یا فلان ولایت کے لوگونکو میں نے اجازت دی اجازت مجہول یہ ہے کہ شیخ کہے میں نے ایک آدمی کو اجازت دی

راویون کا بیان

اگر چند راویوں اور اونکے باپ دادا کا نام وغیرہ ایک ہو اور اونکی ذاتیں مختلف ہوں تو اوسے متفق و مفترق کہا جاتا ہے اور اگر متعدد راویوں کے نام متفق ہوں باعتبار خط کے لیکن تلفظ میں مختلف ہوں تو اوسے موتلف و مختلف کہا جاتا ہے اور اگر راویوں کے نام ہر اعتبار سے متفق ہوں مگر اونکے آبا کے نام مختلف ہوں یا بر عکس ہو کہ راویونکے نام مختلف اور انکے آبا کے نام متفق ہوں تو اوسے متشابہ کہتے ہیں اسی طرح اگر راویوں اور اونکے آبا کے ناموں میں اتفاق ہو مگر اونکی نسبتوں میں اختلاف ہو اُسکو بھی متشابہ ہی کہتے ہیں پھر متفق و موتلف و متشابہ اور اقسام بھی پیدا ہوتے ہیں منجملہ اونکی ایک قسم یہ ہے کہ راویوں یا اونکے آبا یا دونوں کے ناموں میں اتفاق ہوتا ہے وہ کبھی ایک حرف میں اور کبھی متعدد حرف میں ہوتا ہے پھر اسکی دو صورتیں ہیں کہ ایک تو تعداد حروف میں مساوی ہوں دوسرے وہ جو تعداد حروف میں مساوی نہ ہوں اور دوسری یہ ہے کہ دو اسموں میں اتفاق ہو مگر تقدیم و تاخیر سے دونوں میں اشتباہ پیدا ہوجاتا ہے ❊

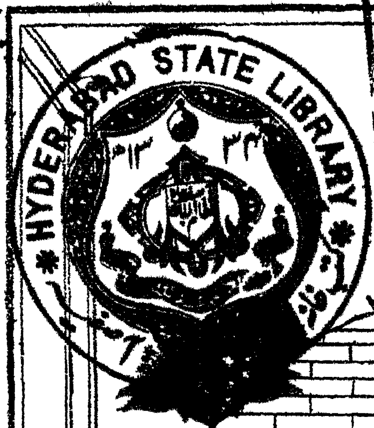
خاتمہ

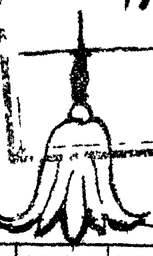
محدثین کے نزدیک امور ذیل کا جاننا ضروریات میں سے ہے (اول) راویونکے طبقات (دوم) رُوات کی پیدائش و وفات کا زمانہ (سوم) اونکی رہنے کے مقامات کا جاننا (چہارم) راویونکے حالات کہ عادل ہیں یا مجروح یا مجہول (پنجم) مراتب جرح میں امتیاز کرنا مراتب جرح کے تین ہیں اشد ضعف اوسط جس لفظ جرح میں مبالغہ ہوتا ہے وہ اشد مرتبہ جرح کا ہوتا ہے جیسے کسی کو کہا جائے کہ وہ اکذب الناس ہے یا دجال ہے یا بہت جاہل ہے یا وضع کرنیوالا ہے یا کذاب ہے اور جس میں مبالغہ نہو وہ ضعف مرتبہ جرح کا ہوتا ہے جیسے فلان شخص نرم دست حافظہ والا ہے یا اوس میں کچھ گفتگو ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ فلان شخص ضعیف ہے، یا قوی نہیں ہے تو اوسط درجہ کی جرح ہوگی (ششم) مراتب تعدیل میں امتیاز کرنا اسکے بھی تین مرتبہ ہیں اعلیٰ ادنیٰ اوسط جس لفظ تعدیل میں مبالغہ ہو وہ اعلیٰ پر دلالت کرتا ہے جیسے اوثق الناس یا اوس میں ایک صفت بطور تاکید ذکر کیگئی ہو جیسے ثقۃ ثقۃ یا دو صفتیں ذکر کیگئی ہوں جیسے ثقۃ حافظ اور اس کے نیچے کہ شیخ یروی حدیثہ یا یعتبر حدیثہ ادنیٰ درجہ کی تعدیل ہے اور یہ کہنا کہ شیخ وسط یا صالح یا مقارب الحدیث اوسط درجہ کی تعدیل ہے اور وہ تمام الفاظ جو پہلے مراتب جرح کے قریب پر دلالت کرنیوالے ہیں اوسط درجہ کی تعدیل کیواسطے ہیں

تکملہ

مقبول ہے تزکیہ (تعدیل) ایک شخص کی بھی معتبر ہے مگر یہ شرط ہے کہ تعدیل کرنیوالا اسباب تزکیہ سے ضرور واقف ہو جرح تعدیل پر اس شرط کیساتھ مقدم ہوتی ہے کہ جرح کرنیوالا اسباب جرح سے واقف ہو اور جرح کو اوس نے بالتفصیل بیان کیا ہو اور اگر ایسے شخص پر جرح کیگئی ہو جسکی تعدیل نہیں کیگئی تھی تو اس صورت میں حسب مذہب مختار مجمل جرح بھی مقبول ہوگی (لیکن شرط یہی ہے کہ جارح اسباب جرح سے واقف ہو) فصل ان امور کا جاننا بھی ضروری ہے اول، جو دو

نام سے مشہور ہو اگر اوسکی کنیت بھی ہو تو اوسکو جانا جائے (دوم) جو راوی کنیت سے مشہور ہو اوسکا نام بھی جاننا چاہیے (سوم) جس راوی کی کنیت میں اختلاف
ہو (چہارم) جس شخص کا نام و کنیت ایک ہوں اوسکو بھی جانا جاتا (پنجم) جسکے اوصاف والقاب و کنیتیں بکثرت ہوں وہ بھی پہچانا جائے (ششم) اوس راوی کو بھی
جانا جائے جسکی کنیت اوسکے باپکے نام کیساتھ موافق ہو اسیطرح وہ بھی جانا جائے جسکا نام اوسکے والد کی کنیت کیساتھ موافق ہو یا اوسکی کنیت اوسکی بیوی کے موافق
ہو یا اوسکے استاد کا نام اوسکے باپکے نام کے ساتھ موافق ہو (ہفتم) وہ راوی بھی جانا جائے جسکی نسبت اوسکے والد کی جانب نہیں بلکہ غیر کیجانب کیگئی
ہو جیسے **مقداد بن الاسود** کہ مقداد کے والد کا نام تو عمرو ہی مگر اسود نے چونکہ انکو متبنیٰ بنایا تھا اسلئے اونکی جانب نسبت کیجاتی ہی یا اوسکی
نسبت اوسکی والدہ کی جانب کیگئی ہو اور یا اوسکی نسبت ایسی شی کیجانب کیگئی ہو جو جلدی سمجھ میں آتی ہو (ہشتم) اوس راوی کو بھی جانا جائے
کہ اوسکا اور اوسکے والد اور دادا کا نام ایک ہی ہو یا اوسکا اور اوسکے استاد اور استاد کے استاد کا ایک ہی نام ہو (نہم) وہ راوی بھی جانا جائے جسکا
استاد و شاگرد دونوں ہمنام ہوں (دہم) جتنے راوی ہیں بلا ذکر کنیت وغیرہ سبکا نام جاننا بھی ضروری ہی (یازدہم) وہ راوی بھی جاننے
جائیں جنکا ہمنام کوئی نہ ہو (دوازدہم) تمام راویونکی کنیتیں بھی پہچانی جائیں اور القاب بھی (سیزدہم) راویونکی نسبتیں بھی پہچانی جائیں
نسبت کبھی قبیلہ کیطرف ہوتی ہے اور کبھی وطن کیجانب پھر نسبت وطنی کبھی شہر کیجانب ہوتی ہے کبھی بستی کی اور کبھی کوچہ کیطرف اور کبھی محل
مجاورت کیطرف ہوتی ہے اور کبھی نسبت ہنر کی طرف اور کبھی پیشہ کیطرف بھی ہوا کرتی ہے پھر ان نسبتوں میں اسماء کیطرح کبھی اتفاق و
اشتباہ بھی واقع ہوتا ہی اور کبھی یہ بھی ہوتا ہی کہ نسبت لقب بنجاتی ہے (چاردہم) جو نسبت یا لقب خلاف ظاہر ہو اوسکی اسباب
بھی جاننی چاہئیں (پانزدہم) جو راوی مولیٰ ہو اعلیٰ یا ادنیٰ اوسکی تحقیق بھی کیجائے کہ وہ کس وجہ سے مولیٰ کہا جاتا ہی بوجہ غلامی کے یا بوجہ امداد کے
معاہدہ کر لینے کے یا کسی کے ہاتھ پر ایمان قبول کرنیکی وجہ سے (شانزدہم) یہ بھی معلوم کرنا چاہئے کہ کون راوی کس کا بھائی ہی یا بہن ہے تو کس کی ہے
(ہفدہم) یہ بھی جاننا چاہیئے کہ شیخ و راوی کو کون کونسے آداب کی پابندی کرنی چاہئے (ہیژدہم) یہ امر بھی قابل تحقیق ہی کہ کسقدر عرصہ میں
حدیث اخذ کرنیکی اور اوسکو ادا کرنیکی قابلیت پیدا ہوتی ہی (نوزدہم) کتاب میں حرکات و سکنات ضبط کرنیکا جو طریق ہے وہ بھی معلوم کیا
جائے اسی طرح حدیث کی تحریر کا جو طریق ہے اوسکو بھی مد نظر رکھا جائے اسی طرح لکھی ہوئی حدیث کی مقابلہ کرنیکا دستور بھی جانا جائے اسیطرح
سماع حدیث کا طریقہ بھی معلوم کیا جائے اور شاگرد کو چاہئے کہ اوس نسخہ سے شیخ کو سنائے بھی اور طلب حدیث کیلئے جو سفر کا طریقہ ہی اوسکو بھی سیکھا
جائے (بستم) تصنیف احادیث کا طور بھی معلوم کیا جائے اسکے طریقے متعدد ہیں (۱) بطریق مسانید یعنی حسب ترتیب اسماء صحابہ اونکی احادیث مسند
ذکر کی جائیں (۲) بطریق ابواب (۳) بطریق علل یعنے ہر متن کیساتھ اوسکی تمام اسانید بیان کی جائیں پھر روایت میں جو اختلاف ہو اوسکو
بیان کیا جائے (۴) بطریق اطراف یعنی ہر حدیث کا ایک حصہ جو بقیہ پر دلالت کرتا ہو ذکر کر دیا جائے (بست و یکم) ہر حدیث کا سبب
بھی بیان کیا جائے اس بارہ میں **قاضی ابو یعلی بن فرا حنبلی** کے شیخ ابو حفص عکبری نے ایک کتاب لکھی ہے اور اکثر اقسام حدیث کے
متعلق ائمہ فن نے کتابیں لکھی ہیں باقی جو اقسام خاتمہ میں بیان کئے گئے ہیں ہم نے اونکا صرف نام ہی نقل کر دیا ہی اگر اونکی توضیح
مطلوب ہو تو مبسوط کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے اوس جگہ اونکی کھلی ہوئی تعریف لکھکر امثلہ سے بے نیازی کرا دی ہے واللہ
الموفق الہادی الی الصواب وہو حسبی و الیہ المرجع والمآب وصلے اللہ علیہ سیدنا محمد و آلہ و صحبہ وسلم والحمد للہ رب العالمین وصلے اللہ
علی خیر خلقہ نبی الرحمۃ محمد و آلہ وصحبہ و ازواجہ اجمعین الی یوم الدین + کتبہ محمد حیات غفر لہ سنبھلی نزیل شہر میرٹھ





بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع ساتھ نام اللہ کے جو نہایت رحم والا مہربان ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نِعَمِهِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ قَدِيْمًا وَّحَدِيْثًا وَ

سب تعریف خدا کے لئے ہے اوس کی کہلی اور چھپی پرانی اور نئی نعمتوں پر اور

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

درود اور سلام (نازل) ہو جیو اوسکے نبی اور رسول محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اون کی آل اور اصحاب پر (وہ)

الَّذِيْنَ سَارُوْا فِيْ نُصْرَةِ دِيْنِهٖ سَيْرًا حَثِيْثًا وَّعَلٰى اَتْبَاعِهِمْ

(آل اصحاب) جو خدا تعالےٰ کے دین کی مدد میں سرعت کی چال چلے اور اُن کے متبعین پر

الَّذِيْنَ وَرِثُوْا عِلْمَهُمْ وَالْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ اَكْرِمْ بِهِمْ وَارِثًا

جو اُن کے علم کے وارث ہوئے اور علماء لوگ ؁۳ نبیوں کے وارث ہیں کیا اچھے [illegible]

وَّمَوْرُوْثًا اَمَّا بَعْدُ فَهٰذَا مُخْتَصَرٌ يَّشْتَمِلُ عَلٰى اُصُوْلِ الْاَدِلَّةِ

اور موروث ہیں۔ بعد حمد وصلوٰۃ پس یہ ایک مختصر ہے جو حدیث میں سے ؁ۃ اصل دلیلوں کو

الْحَدِيْثِيَّةِ لِلْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ حَرَّرْتُهٗ تَحْرِيْرًا بَالِغًا لِيَصِيْرَ

شامل ہے شرعی احکام کے لئے میں نے اسکو خوب طرح لکھا ہے تاکہ جو اسکو یاد کرے وہ اپنے

مَنْ يَّحْفَظُهٗ مِنْ بَيْنِ اَقْرَانِهٖ نَابِغًا وَّيَسْتَعِيْنَ بِهِ الطَّالِبُ

ہمعصروں میں [illegible] ہو جائے اور مدد لیتے ہیں اس سے مبتدی

الْمُبْتَدِيْ وَلَا يَسْتَغْنِيْ عَنْهُ الرَّاغِبُ الْمُنْتَهِيْ وَقَدْ بَيَّنْتُ

طلباء اور منتہی جو خواہشمند ہیں اور لیکن بے نیاز نہیں

؁۱ بسم اللہ والحمد للہ چونکہ صحیح احادیث میں مروی ہے کہ جو نیک کام بسم اللہ والحمد للہ شریف سے نہ شروع کیا جائے وہ بے برکت وغیر مکمل ہوتا ہے چونکہ طبرانی وغیرہ وغیرہ ہما میں مروی ہے کل امر ذی بال لا یبدأ باسم اللہ و بحمد اللہ فہو اقطع وغیرہ ؁۲ آلہ وصحبہ الخ آل واصحاب پر آپ کی تابع درود وسلام بھیجنا مستحب ہے ورنہ منع ہے پھر رضی اللہ تعالیٰ کہنا چاہیئے کذا فی الشامی و بحر الرائق وغیرہ اور حضور علیہ السلام پر درود بھیجنے کے متعلق [illegible]

[illegible] احادیث [illegible]

؁۳ والعلماء ورثۃ الخ یہ بھی صحیح حدیث کا ایک ٹکڑا ہے کہ جو عالم قرآن واحادیث وغیرہ چھوٹا وفروع علم کے ماہر ہوکر اسپر عامل ہوں وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ کے وارث ہوسکتے ہیں اور یہ [illegible]

[illegible]

عنهما أخرجه مسلم ولأصحاب السنن اغتسل بعض أزواج النبي

کی ہے مسلم نے اور اصحاب سنن کے واسطے یہ ہے کہ غسل کیا کسی زوجہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑے پیالہ میں پھر تشریف

صلى الله تعالى عليه وسلم في جفنة فجاء النبي صلى الله تعالى عليه

لائے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تاکہ اوس سے غسل فرمائیں پس کہا (اون بیوی نے) کہ میں ناپاک تھی تو رسول اللہ

وآله وسلم ليغتسل منها فقالت له إني كنت جنبا فقال إن الماء

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا ہے ہوتا کسی برتن سے جنبی عورت کے غسل کر لینے سے اس حدیث کو ترمذی اور ابن خزیمہ نے صحیح

لا يجنب وصححه الترمذي وابن خزيمة وعن أبي هريرة رضي الله

ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم طهور إناء

فرمایا کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پاکی تم میں سے

أحدكم إذا ولغ فيه الكلب أن يغسله سبع مرات أولاهن بالتراب

کسی کے برتن کی جب اوس میں کتا منہ ڈالدے یہ ہی کہ دھو دے اسکو سات دفعہ پہلی مرتبہ اون میں کی مٹی کے

أخرجه مسلم وفي لفظ له فليرقه وللترمذي أخراهن أو أولاهن

ساتھ ہو۔ اور مسلم نے اسکی تخریج کی ہے اور امام مسلم کی ایک عبارت میں یوں ہے کہ بس چاہیئے کہ گرادے اسکو اور ترمذی نے یوں کہا کہ

بالتراب وعن أبي قتادة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله

اول یا اخیر دونوں بار مٹی کے ساتھ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

تعالى عليه وسلم قال في الهرة إنها ليست بنجس إنما هي من الطوافين

بلی کے بارہ میں فرمایا کہ وہ ناپاک نہیں ہے سوا اسکے نہیں کہ وہ چکر لگانیوالی ہے تم پر

عليكم أخرجه الأربعة وصححه الترمذي وابن خزيمة وعن أنس بن

چاروں نے اسکی تخریج کی ہے اور ترمذی اور ابن خزیمہ نے اسکو صحیح کہا ہے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ

مالك رضي الله تعالى عنه قال جاء أعرابي فبال في طائفة المسجد

سے روایت ہے کہا انہوں نے آیا ایک گنوار پس پیشاب کرنے لگا مسجد کے ایک طرف

فزجره الناس فنهاهم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فلما قضى

تو لوگوں نے اوسے ڈانٹا پس منع کیا اون لوگوں کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر جب وہ اپنے پیشاب سے فارغ

بوله أمر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بذنوب من ماء فأهريق عليه

ہو چکا تو حکم فرمایا آپ نے چند ڈول پانی کے ڈالنے کا پانی کے پس وہ بہائے گئے اوس پر (یہ حدیث)

متفق عليه وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله

متفق علیہ ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

صلى الله تعالى عليه وسلم أحلت لنا ميتتان ودمان فأما الميتتان

وسلم نے کہ حلال کئے گئے ہیں ہمارے لئے دو مردار اور دو خون لیکن دو مردار پس مچھلی اور ٹڈی ہے

ف۱ اغتسل الخ چونکہ کسی امہات المؤمنین میں سے اس بڑے برتن سے پانی لے کر غسل جنابت کیا تھا اور ان کے غسل سے بچا ہوا پانی تھا اور جیسے ذکر حدیث صفحہ ۳ عن جسل الخ انہیں خیال ہوا کہ آپ نے مرد و عورت جنبی کو ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کو منع فرمایا ہے تو [illegible] دیا کہ آپ کو تو معلوم نہ تھا اور آپ اس پانی سے غسل فرمانے کا ارادہ کر رہے ہیں) جب آپ نے جواب دیا کہ بچا ہوا پانی ناپاک تو نہیں ہو جاتا اس سے معلوم ہوا کہ پہلی منع کی حدیث خلاف اولیٰ و کراہت تنزیہی پر دلالت کرتی ہے امت کے لئے کہ انہیں وہ صفائی باطنی و ظاہری مطلق طہارت کی پوری واقفیت حاصل نہیں جو ازواج مطہرات و صحابیات وغیرہ کو ہے ۱۲

ف۲ یعنی زہد سے حنفیہ کا کہ عورت و مرد ایک ساتھ غسل کر سکتے ہیں اور ہر ایک دوسرے کے بچے ہوئے سے بھی غسل کر سکتا ہے ۱۲

ف۳ حنفیہ کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہو جاتا ہے اور حدیث میں سات بار دھونا فرمایا ہے وہ کمال طہارت و خوب پاکی کیلئے ہے ۱۲

فالجراد والحوت وأما الدمان فالكبد والطحال أخرجه أحمد وابن ماجه

اور بہر حال دو خون سلہ پس جگری اور تلی ہے امام احمد اور ابن ماجہ نے اسکی تخریج کی ہے

وفيه ضعف وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول

اور اس میں ضعف ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

الله صلى الله تعالى عليه وسلم إذا وقع الذباب في شراب أحدكم

کہ جب تمہارے پینے کی چیز میں مکھی سلہ گر پڑے پس چاہیئے کہ ڈبو دے اسکو پھر نکال ڈالے کیونکہ اوسکے

فليغمسه ثم لينزعه فإن في أحد جناحيه داء وفي الآخر شفاء أخرجه

ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا بخاری اور ابوداود نے اسکی تخریج کی اور ابوداود نے یہ

البخاري وأبو داود وزاد وإنه يتقي بجناحه الذي فيه الداء وعن

زیادہ کیا ہے کہ وہ اپنے اوس بازو کے ساتھ بچتی ہے جس میں بیماری ہے اور ابو واقد سے

أبي واقد الليثي رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى

روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم ما قطع من البهيمة وهي حية فهو ميت أخرجه أبو داود

نے جو حصہ گوشت کا کاٹ دیا جائے چوپایہ سے اس حال میں کہ وہ زندہ ہو تو وہ مردار ہے وہ حصہ گوشت کا کھایا نہ جائے ابوداود

والترمذي وحسنه واللفظ له باب الآنية عن حذيفة بن اليمان

اور ترمذی نے اسکی تخریج کی ہے اور ترمذی نے اسکو حسن کہا ہے اور لفظ اسکے ہیں باب برتنوں کے بیان میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ

رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت

لا تشربوا في آنية الذهب والفضة ولا تأكلوا في صحافها فإنها لهم

پیو سونے اور چاندی سلہ کے برتنوں میں اور نہ کھاؤ ان کی رکابیوں میں کیونکہ وہ (کافروں کیلئے) دنیا میں (ہیں) اور تمہارے

في الدنيا ولكم في الآخرة متفق عليه وعن أم سلمة رضي الله تعالى

لئے آخرت میں (حدیث) متفق علیہ ہے اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا فرمایا

عنها قالت قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الذي يشرب في إناء الفضة

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ سوائے اسکے نہیں

إنما يجرجر في بطنه نار جهنم متفق عليه وعن ابن عباس رضي

دوزخ کی آگ غٹ غٹ اتارتا ہے (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا

الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

إذا دبغ الإهاب فقد طهر أخرجه مسلم وعند الأربعة

[illegible]

سلہ فالجراد الخ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ دو جانور بغیر ذبح بھی کھانے جائز ہیں جنکے لئے ذبح شرط حلت نہیں یعنے مچھلی و ٹڈی اور صرف دو خون منجمد بھی کھانے جائز ہیں یعنے جگری اور تلی اور امام اعظم کے نزدیک جو مچھلی مر کر الٹی تیرنے لگجائے جسکے مرنے کی وجہ نامعلوم ہو اسکا کھانا جائز نہیں جو لوگ اس حدیث کو اسکے جائز قرار دیتے ہیں وہ مغالطہ و غلط فہمی میں مبتلا ہیں کیونکہ میتتان سے مراد وہ غیر مذبوح جانور ہیں وغیرہ وغیرہ ۱۲ سلہ اذا وقع الذباب الخ یہاں سے معلوم ہوا کہ یہ موذی چیز ہے جسکا قتل دفع ضرر کا باعث جائز ہے کہ متعدد احادیث میں ضرر رسان جانوروں کے قتل کی اجازت دی گئی ہے نیز معلوم ہوا کہ مکھی کے گرم طعام و پانی وغیرہ میں مکھی مر جانے سے ناپاک نہیں ہوتا چونکہ حضور علیہ السلام نے خود اسی اندر ڈبا کر نکالنے کا حکم دیا ہے کہ پر شفا بچاتی ہے اور مرض کا پر [illegible] ہے اور اکثر اطبا نے لکھا ہے کہ [illegible] مقام پر مکھی کا [illegible] بہت مفید ہے [illegible] سلہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے۔ [illegible]

[illegible]

أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

کہ جونسا چمڑا رنگا یا جاوے ۔ اور سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِبَاغُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مردار کی کھالوں کو رنگنا اور پکانا

طُهُورُهَا وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا

اون کی پاکی ہے ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے اور میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

قَالَتْ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ يَجُرُّونَهَا فَقَالَ

کہا گذرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک بکری پر جسکو لوگ گھسیٹ رہے تھے تو فرمایا

لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَقَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ

آپ نے کاش کہ اس کا چمڑا تم نکال لیتے تو لوگوں نے کہا کہ یہ مردار ہے تو آپ نے فرمایا کہ اسکو پانی اور کیکر کے پتے

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

پاک کر دیتے ہیں ابوداؤد اور نسائی نے اسکی تخریج کی ہے اور ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ

کہا عرض کیا میں نے کہ یا رسول ہم اہل کتاب کے گروہ کی زمین میں ہوتے ہیں تو کیا اونکے برتنوں میں ہم کھا لیا کریں۔

قَالَ لَا تَأْكُلُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا

تو آپ نے فرمایا کہ اون میں کھاؤ مگر یہ کہ نہ پاؤ اونکے سوا (اور برتن) تو پس دھولو اونکو اور کھاؤ اونمیں (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور عمران

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

بن حصین سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام اور آپ کے اصحاب ایک مشرکہ عورت کے توشہ دان سے وضو

اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ تَوَضَّؤُوا مِنْ مَزَادَةِ امْرَأَةٍ مُشْرِكَةٍ

کیا کرتے تھے۔ (یہ حدیث) متفق علیہ ہے (مذکور ہے)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى

بعض طویل حدیث میں۔ ۵۲ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنْهُ أَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا آپ نے شگاف کے مقام پر

الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ بَابُ إِزَالَةِ النَّجَاسَةِ وَ

چاندی کی زنجیر لگائی تھی۔ اسکی تخریج بخاری نے کی ہے باب نجاست اور اسکے دور کرنے کے بیان

بَيَانِهَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

میں انس بن مالک رض سے روایت ہے کہا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ۵۳ شراب کے بارہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا قَالَ لَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

میں دریافت کیا گیا کہ اسکا سرکہ بنا لیا جاوے آپ نے فرمایا نہیں تخریج کی اسکی امام مسلم اور ترمذی نے اور کہا

ـــله اہاب الخ حلال جانور کی کچی کھال کو اہاب اور حرام کی کھال کو جلد کہتے ہیں اور احناف کے نزدیک بوجہ حدیث ہذا دباغت سے تمام کھالیں پاک ہو جاتی ہیں۔ حتے کہ کتے کی بھی سوائے آدمی و خنزیر کی کھال کے آدمی کی تعظیم و خنزیر کی نجس عین ہونیکے باعث پاک نہیں ہوتیں اور امام شافعی رحمۃ کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی خنزیر کے چمڑے کی طرح کسی طرح پاک نہیں ہوسکتا۔ جس جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اسکی ہر وہ چیز جو چربی چکنائی سے ملوث نہ ہو کھانے بغیر دوسرے کام کیلئے پاک ہوتی ہے جس کی خرید و فروخت سے منتفع ہونا جائز ہے جیسے سینگ بال دروانت وغیرہ جیسی شیاء

ـــ۵۱ توضؤا الخ پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب وغیرہ مشرکوں کے برتنوں کو بلا ضرورت بلا دھوئے کھانے پینے کے استعمال میں نہ لانا چاہیئے چونکہ غالباً وہ اشیاء محرمہ سے ملوث ہوتے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و صحابہ رض نے ایک مشرکہ کے پانی کے برتن سے وضو کیا تو ہم احادیث میں اسطرح مطابقت ہے کہ آپکو اس کی پاکی کا علم یا غالب ظن ہوگا ۱۲ ـــ۵۳ امام صاحب کے نزدیک شراب کا سرکہ بنانا درست ہے اسوقت کی ہے جبکہ آپ نے شراب ...

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ

کہ حدیث صحیح حسن ہے اور انہیں سے روایت ہے کہا جب خیبر کا دن ہوا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کو

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَلْحَةَ فَنَادَى أَنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ

کو حکم دیا پس پکارا انہوں نے کہ بیشک اللہ و رسول منع کرتے ہیں تم کو بستی کے گدہوں کے گوشت

عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ

سے کیونکہ وہ ناپاک ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے سلہ اور عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ

خَارِجَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى

سے روایت ہے کہا خطبہ سنایا ہم کو رسول خدا نے منیٰ کے مقام میں حالانکہ آپ اپنی سواری پر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَلُعَابُهَا يَسِيلُ عَلَى كَتِفِي أَخْرَجَهُ

تھے اور اسکا لعاب بہہ رہا تھا میرے مونڈھے پر سلہ امام احمد اور ترمذی نے اسکی تخریج کی ہے اور اسکو

أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ

صحیح بتایا ہے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ ثُمَّ يَخْرُجُ

علیہ وسلم کہ منی کو دھوتے تھے پھر نماز کے لئے اوسی کپڑے میں جاتے تھے حالانکہ میں

إِلَى الصَّلٰوةِ فِي ذٰلِكَ الثَّوْبِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى أَثَرِ الْغَسْلِ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

دھونے کے نشان کو اوس میں دیکھتی تھی یہ حدیث متفق علیہ ہے اور امام مسلم رح کے

وَلِمُسْلِمٍ لَقَدْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(یہ لفظ ہیں) کہ میں اوس منی کو رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے کھرچتی تھی۔

فَرْكًا فَيُصَلِّي فِيهِ وَفِي لَفْظٍ لَهُ لَقَدْ كُنْتُ أَحُكُّهُ يَابِسًا بِظُفُرِي مِنْ ثَوْبِهِ

(کامل) کھرچنا پھر آپ اوس میں نماز پڑھتے تھے اور ایک لفظ میں اوسکے یوں ہے کہ میں اسکو کھرچتی

وَعَنْ أَبِي السَّمْحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغْسَلُ مِنْ

تھی آپکے کپڑے سے سلہ اپنے ناخن سے (جبکہ) وہ خشک ہوتی تھی۔ اور ابو السمح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَ

صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب کو پانی کا چھینٹا دیدیا جائے ابو داود

صَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ

اور نسائی نے اسکی تخریج کی ہے اور حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے۔ اور اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ تَحُتُّهُ ثُمَّ

واٰلہ وسلم نے خون حیض کے بارہ میں جو کسی کپڑے کو لگ جاے فرمایا کہ رگڑدے تو اوسکو پانی سے پھر

تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَنْضَحُهُ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ڈالدے پانی اوسپہ پھر اوس میں نماز پڑھ لے۔ متفق علیہ ہے۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے

سلہ لحوم حمر الخ اسی حدیث کی بنا پر تقریباً کل صحابہ رضہ و تابعین رح کے نزدیک گدھے گدھی کا گوشت حرام ہے اسی بنا پر یوم خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے بھری ہوئی ہنڈیاں گرا دی گئیں۔ اور جو حدیث اسکی حلت پر دال ہے وہ مضطرب اور مختلف الاسناد ہے جس بنا پر قابل اعتماد نہیں اور جو چیز ناپاک ہوتی ہے وہ ضرور حرام ہوتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں جو حرام ہو وہ ناپاک ہی ہو جیسے ریشم و سونا کا استعمال مردوں کو حرام ہے لیکن وہ اشیاء ناپاک نہیں سلہ ولعابہا یسیل الخ یہاں سے معلوم ہوا کہ حلال جانوروں کا لعاب و تھوک وغیرہ ناپاک نہیں یہی حکم ان کے پسینے کا ہے۔ سلہ عن عائشۃ الخ آپ کا مکہ شریف میں چھ سال کی عمر میں حضرت سے نکاح ہوا اور مدینہ شریف سنہ ۲ ہجری میں نو سال کی عمر ہونے پر رخصتی ہوئی اور حضور علیہ السلام آپ ہی کے حجرہ میں مدفون ہیں اور عائشہ رضہ ۵۷ھ یا ۵۸ھ کو منگل کی رات رمضان شریف کی سترھویں تاریخ کو فوت ہو کر جنت البقیع میں مدفون ہوئیں اور آپ بہت عالمہ سمجھدار اور راویہ احادیث کثیرہ تھیں سلہ مذہب حنفیہ میں پلید دونوں ہیں اور حدیث میں لڑکے کے پیشاب پر چھینٹا دینے سے مراد بلا مبالغہ دہونا ہے

[illegible]

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قالت خولۃ یا رسول اللہ فان لم یذھب الدم قال یکفیک

کہا عرض کیا خولہ رضی اللہ عنہا نے کہ یا رسول اللہ پس اگر نہ جائے خون آپ نے فرمایا تجھے

الماء ولا یضرک اثرہ اخرجہ الترمذی وسندہ ضعیف باب الوضوء

پانی کافی ہے اور اس کا نشان تیرے لئے مضر نہیں ترمذی نے اس کی تخریج کی ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔ باب

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ

وضو کے احکام میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے

قال لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مع کل وضوء اخرجہ مالک

فرمایا کہ میں اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ کرتا تو ان کو ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔ امام

واحمد والنسائی وصححہ ابن خزیمۃ وذکرہ البخاری تعلیقا وعن حمران

مالک اور احمد اور نسائی نے اس کی تخریج کی ہے۔ اور ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا ہے اور بخاری نے اس کو بطور تعلیق

مولیٰ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عثمان دعا بوضوء فغسل

ذکر کیا ہے۔ اور حمران مولےٰ عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عثمان رض نے وضو کا برتن منگایا پس اپنی ہتھیلیاں

کفیہ ثلث مرات ثم تمضمض واستنشق واستنثر ثم غسل وجھہ

کو تین بار دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور ناک صاف کی پھر اپنے منہ کو دھویا تین مرتبہ

ثلث مرات ثم غسل یدہ الیمنیٰ الی المرفق ثلاث مرات ثم الیسریٰ مثل

پھر اپنے داہنے ہاتھ کو کہنیوں تک تین بار دھویا پھر بائیں ہاتھ کو اسی طرح پھر اپنے سر کا مسح کیا

ذلک ثم مسح براسہ ثم غسل رجلہ الیمنیٰ الی الکعبین ثلاث مرات

پھر اپنے داہنے پاؤں کو ٹخنوں تک تین بار دھویا پھر بائیں پاؤں کو اسی طرح دھویا پھر فرمایا کہ میں نے رسول خدا

ثم الیسریٰ مثل ذلک ثم قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ میرے وضو کی طرح آپ نے وضو کیا۔

نحو وضوئی ھذا متفق علیہ وعن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی صفۃ وضوء

(یہ حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طریقہ وضو نبی صلی اللہ

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ومسح براسہ واحدۃ اخرجہ ابوداود

علیہ وسلم (کے بارہ) میں کہا اور مسح کیا اپنے سر کا ایک بار۔ علی رض سے صفت وضو نبی علیہ الصلوٰۃ

واخرجہ النسائی والترمذی باسناد صحیح بل قال الترمذی انہ اصح شیء

اسی حدیث کو ابوداؤد ونسائی اور ترمذی نے صحیح سند سے روایت کیا ہے بلکہ ترمذی نے کہا کہ یہ سب سے صحیح چیز ہے

فی الباب وعن عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی صفۃ الوضوء

اس باب میں۔ اور عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طریقہ وضو میں

قال ومسح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براسہ فاقبل بیدیہ وادبر

کہا اور مسح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا پس آگے لائے اپنے دونوں ہاتھ اور پیچھے لے گئے

ف۱ الوضوء الخ وضو۔ واؤ کے پیش سے وضو کرنے کو کہتے ہیں اور واؤ کے زبر (وَضوء) سے وضو کے پانی کو کہتے ہیں اور زیر واؤ سے (وِضوء) برتن وضو کو کہتے ہیں۔ ایسے ہی قاموس وغیرہ میں مذکور ہے اور وضو نماز کے جواز کی شرطوں سے ہے جس میں بسم اللہ الخ کا پڑھنا مستحب ہے ۱۲

ف۲ بالسواک الخ اس حدیث سے تمام نمازوں کے لئے مسواک کرنا سنت معلوم ہوا چونکہ اس سے صفائی منہ کی ہو کر بموجب رضاء الٰہی ہوتی ہے اور دارقطنی وحاکم وغیرہ کتب احادیث کی روایات کر ثابت ہے کہ مسواک والی نماز بے مسواک کی نماز سے ستر گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے اور مسواک جمیع انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے اور مسواک دراصل کسی چیز سے دانتوں کے ملنے کا نام ہے اور اصطلاح شرعی میں لکڑی یا انگلی وغیرہ کسی چیز کا دانتوں پر استعمال کرنا ہے تاکہ دانتوں کی زردی دور ہو کر صفائی حاصل ہو جائے

ف۳ ثلث مرات الخ اس حدیث میں تین بار دھونا آیا ہے اور بعض میں دو بار اور بعض میں ایک بار مذکور ہے لہٰذا معلوم کرنا چاہیئے کہ تین دفعہ تو

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي لَفْظٍ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ

پیچھے کو لے گئے متفق علیہ ہے اور ایک عبارت میں یوں ہے کہ اپنے سر کے اگلے حصہ سے شروع کیا یہانتک کہ لے گئے ان کو

رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو

اپنی گدی تک پھر لوٹا لائے اون کو یہانتک کہ لے آئے اوس جگہ تک جہاں سے شروع کیا تھا۔ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي صِفَةِ الْوُضُوءِ قَالَ ثُمَّ مَسَحَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى

سے طریقہ وضو میں مروی ہے کہا پھر مسح کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا اور شہادت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِهِ وَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِي أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ

کی دونوں انگلیاں ۵ داخل کیں اپنے دونوں کانوں میں اور اپنے دونوں انگوٹھوں سے

عَلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ

اپنے دونوں کانوں کے باہر کے حصہ کا مسح کیا ابوداؤد اور نسائی نے اس کی تخریج کی ہے اور ابن خزیمہ نے اسکو صحیح کہا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب جاگے کوئی تم میں کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ

اپنی نیند سے پس چاہیئے کہ ناک صاف کرے ۵ تین بار کیونکہ شیطان رات گذارتا ہے اوسکے نتھنے میں متفق

الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ إِذَا اسْتَيْقَظَ

علیہ ہے۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ جب کوئی تم میں کا اپنی نیند سے جاگے تو اپنا

أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا

ہاتھ برتن میں نہ ڈبووے یہانتک کہ تین بار اوسکو دھووے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کہاں رات

يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ

گذاری ہے اوسکے ہاتھ نے متفق علیہ ہے اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں اور لقیط بن

صَبِرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کامل کر

أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ

وضو کو اور خلال کر انگلیوں کا اور ناک میں پانی لینے میں مبالغہ سے کام لے مگر یہ کہ

تَكُونَ صَائِمًا أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَلِأَبِي دَاوُدَ فِي

تو روزے سے ہو چاروں نے اس کی تخریج کی ہے اور ابن خزیمہ نے اسکو صحیح کہا ہے۔ اور ابوداؤد کی

رِوَايَةٍ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَمَضْمِضْ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

ایک روایت میں یوں ہے کہ جب تو وضو کرے تو کلی کر۔ ۵ اور عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ فِي الْوُضُوءِ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم وضو کے اندر داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے

۵ بدأ الخ اس حدیث سے صراحۃً معلوم ہوتا ہے درجیسے علامہ شامی نے بھی اپنی مؤلفہ ردالمحتار حاشیہ درمختار میں لکھا ہے کہ بعض فقہاء نے مسح سر کے وقت ایک خاص طریقہ ذکر کیا ہے بے دلیل ہے کہ تمام انگلیوں کا آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے لانا سنت مسح ہے اور اس [illegible] نہیں ہوجاتیں جیسے شامی میں مفصل بیان کیا گیا ہے ۵ ادخل الخ اس سے معلوم ہوتا ہے دونوں سبابہ کی انگلیوں کو دونوں کانوں کے سوراخ میں ڈالکر اندر کا مسح کیا جائے اور انگوٹھوں کی اندر والی طرف سے کانوں کی خارجی جانب کا ۵ فلیستنثر الخ [illegible] میں پانی چڑھانا [illegible] چونکہ احتمال ہے کہ اسکے ہاتھ کسی ناپاک جگہ ہی پہنچ گئے ہوں اپنے بدن سے لہذا اگر اس کے ناپاک ہونیکا ظن غالب ہو کہ بعد پاخانہ استنجا کئے رات کو سویا ہو تو پھر ہاتھوں کا دھونا واجب ہے اگر دھوئے بغیر پانی قلیل میں ڈالدے تو ناپاک ہو جائیگا اگر پانی کثیر یا [illegible]

۵۱ مُدّ آدھ سیر سے کچھ ... ۵ رکھ کر اکثر مسجد نبوی میں مواعظ حسنہ حضور علیہ الصلوٰۃ سے ۱۰ مستفید ہوتے رہتے تھے اور چونکہ یہ یتیموں کو بہت پیار کرتے تھے

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ

ترمذی نے اس کی تخریج کی ہے اور ابن خزیمہ نے اس کو صحیح بتایا ہے۔ اور عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِثُلُثَيْ مُدٍّ فَجَعَلَ

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دو ثلث مد پانی لایا گیا پس آپ اپنے ہاتھوں کو

يَدْلُكُ ذِرَاعَيْهِ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ

ملنے لگے احمد نے اس کی تخریج کی ہے اور ابن خزیمہ نے صحیح بتلایا ہے۔ اور انہیں کی روایت ہے کہ انہوں نے نبی

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ لِأُذُنَيْهِ مَاءً خِلَافَ الْمَاءِ الَّذِي أَخَذَهُ

صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے کانوں کے لئے اور پانی لیا سوا اوس پانی کے کہ جسے اپنے سر کے لئے لیا تھا

لِرَأْسِهِ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَصَحَّحَ التِّرْمِذِيُّ أَيْضًا

بیہقی نے اس کی تخریج کی ہے اور کہا ہے کہ اس کا اسناد صحیح ہے اور ترمذی نے بھی اس کو صحیح کہا ہے اور مسلم کے

وَهُوَ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ بِلَفْظِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ

نزدیک اس سند کیساتھ یہ لفظ ہیں کہ اور مسح کیا اپنے سر کا ایسے پانی سے جو اپنے ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا

وَهُوَ الْمَحْفُوظُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

اور یہ محفوظ ہے۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو

اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا

فرماتے ہوئے کہ میری امت کے لوگ آویں گے دن قیامت کے روشن پیشانی

مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ

سپید کلیاں ہونگے وضو کے نشان سے پس جو تم میں سے روشنی پیشانی اپنی کو دراز کرسکے تو کرلے ۵۳

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

(یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور لفظ امام مسلم کے ہیں۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے

قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَ

کہ انہوں نے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پسند آتا تھا آپ کو داہنی جانب سے ابتدا کرنا آپ کے جوتہ

تَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

پہننے میں اور کنگھی کرنے میں اور وضو کرنے میں اور اپنے تمام کاموں میں متفق علیہ ہے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتُمْ

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم وضو کرو تو اپنی داہنی جانب

فَابْدَؤُا بِمَيَامِنِكُمْ أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ

سے شروع کیا کرو چاروں نے اس کی تخریج کی ہے اور ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ اور مغیرہ بن شعبہ سے

شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا

زائد ہوتا ہے اور وضو کے بارہ میں پانی کی کوئی مقدار معین نہیں ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ اسراف اور کمی اعضا سے بچنا چاہیئے اور ضرورت کے وقت تھوڑے پانی سے بھی وضو جایز ہے اور یہ حدیث بیان جواز کیلئے ہے ۵۲ امام شافعی کے سوا اور اماموں کے نزدیک نیا پانی نہ لیا جائے البتہ امام شافعی کے نزدیک لیا جائے یہ حدیث اون کی دلیل ہے اور باقی اماموں کے لئے یہ حدیث دلیل ہے کہ فرمایا آپ نے دونوں کان سر ہی سے ہیں لہذا سب کا مسح ایک ہی پانی سے ہونا چاہیئے ۲ اسنہ محمد حیات غفرلہ ۵۳ فلیفعل ... اپنے اعضاء وضو ... کرنا چاہیئے تو پاؤں کو پنڈلیوں سمیت گھٹنوں تک دھوئے کہ پنڈلیاں بھی چمک دیں اسی طرح ہاتھوں کو بازوں تک دھونے میں ثواب اور چمک کا مستحق ہے یہ شافعیہ وغیرہ حضرات سے منقول ہے جسے علما ... نے بھی اختیار کیا ہے اور بعض اہلحدیث ... نے ... کہا ہے ... تو یہ دلیل ہے ۲

فمسح بناصيته وعلى العمامة والخفين أخرجه مسلم وعن جابر

اور عمامہ [۵۱] اور دونوں موزوں پر مسح کیا ۔ مسلم نے اس کی تخریج کی ہے ۔ اور جابر بن عبد اللہ

بن عبد الله رضي الله تعالى عنه في صفة حج النبي صلى الله تعالى

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے بیان میں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے

عليه وسلم ابدؤا بما بدأ الله به أخرجه النسائي هكذا بلفظ الأمر وهو

کہ شروع کرو اوس (عضو) کے ساتھ جسکے ساتھ خدا تعالے نے (قرآن مجید) میں ابتدا کی [۵۲] نسائی نے اس کی تخریج کی ہے

عند مسلم بلفظ الخبر وعنه قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

اسی طرح امر کے صیغہ کیساتھ اور یہ (حدیث) مسلم کے نزدیک بصیغہ خبر ہے اور انہیں کی روایت ہے کہا تھے نبی صلے اللہ

إذا توضأ أدار الماء على مرفقيه أخرجه الدارقطني بإسناد ضعيف وعن

علیہ وسلم کہ جب وضو کرتے تھے تو بہاتے تھے پانی اپنی کہنیوں پر دارقطنی نے اسناد ضعیف کیساتھ اس کی تخریج کی ہے

أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے وضو اسکا جو

لا وضوء لمن لا يذكر اسم الله عليه أخرجه أحمد وأبو داود وابن ماجه

اللہ کا نام اوسپر نہ ذکر کرے [۵۳] احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اسناد

بإسناد ضعيف والترمذي عن سعيد بن زيد وأبي سعيد نحوه وقال

ضعیف کیساتھ اس کی تخریج کی ہے اور ترمذی نے سعید بن زید اور ابو سعید سے اسی کی مثل روایت

أحمد لا يثبت فيه شيء وعن طلحة بن مصرف عن أبيه عن جده

کی ہے اور احمد نے کہا ہے کہ اسکے اندر کسی چیز کا ثبوت نہیں ۔ اور طلحہ بن مصرف سے روایت ہے وہ اپنے باپ وہ اپنے

قال رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يفصل بين المضمضة

دادا سے روایت کرتے ہیں کہا میں نے دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ کو کہ فرق [۵۴] کرتے تھے کلی کرنے اور ناک میں پانی

والاستنشاق أخرجه أبو داود بإسناد ضعيف وعن علي رضي الله

دینے میں ابو داؤد نے اسناد ضعیف کیساتھ اس کی تخریج کی ہے ۔ اور علی رضی اللہ عنہما سے

تعالى عنه في صفة الوضوء ثم تمضمض صلى الله تعالى عليه وسلم واستنثر

روایت ہے وضو کے صفت میں کہ پھر کلی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پھر ناک جھاڑی تین بار

ثلاثا يمضمض وينثر من الكف الذي يأخذ منه الماء أخرجه أبو

(اسطرح) کہ کلی کرتے تھے اور ناک جھاڑتے تھے اوسی ہاتھ سے کہ جس [۵۵] سے پانی لیتے تھے ابو داؤد اور

داود والنسائي وعن عبد الله بن زيد رضي الله تعالى عنه في صفة الوضوء

نسائی نے اس کی تخریج کی ہے ۔ اور عبد اللہ بن زید سے وضو کے بیان میں مروی ہے پھر داخل کیا

ثم أدخل صلى الله تعالى عليه وسلم يده فمضمض واستنشق من كف

آپ نے اپنا ہاتھ پس کلی کی اور ناک میں پانی دیا ایک ہتھیلی سے

---

۵۱ حنفیہ کے نزدیک عمامہ پر مسح درست نہیں البتہ جبکہ پاؤں پر بھی کیا ہو تو تکمیل کے لئے درست ہے اور اس حدیث سے یہی مراد ہے ۱۲

۵۲ یعنے اس طرح کہ شروع کیا کرتے تھے آپ اوسکے ساتھ کہ شروع کیا اللہ تعالے نے ساتھ اوس کے ۱۲ منہ

۵۳ یہ حدیث امام احمد کی دلیل ہے اون کے نزدیک وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا واجب ہے اور حنفی مذہب میں سنت ہے اون کی دلیل حدیث ابو ہریرہ رضی ہے جسکو دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہ جس نے وضو کے وقت بسم اللہ پڑھی اوسکا تمام بدن پاک ہو گیا اور جس نے بسم اللہ نہ پڑی اوسکے صرف اعضائے وضو پاک ہوئے اور اس حدیث کے معنے حنفیہ کے نزدیک یہ ہیں کہ کامل وضو نہیں ہے کیونکہ سنت چھوٹ گئی ۱۲ منہ

۵۴ یفصل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کلی و استنشاق کیلئے جدا جدا ہی پانی لیا جائیگا ایک ہی پانی سے کلی و مضمضہ مسنون طور پر نہ ادا ہو گا ۱۲ منہ

۵۵ ینثر الخ یعنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اوس ہتھیلی سے ناک صاف کرتے تھے جس سے پانی لیتے تھے بظاہر یہ حدیث اس بات کی موہم ہے کہ پانی تو داہنے ہاتھ سے لیا جاتا ہے تو آپ داہنے

واحدة يفعل ذلك ثلاثا متفق عليه وعن انس رضي الله تعالى عنه

اسی طرح تین بار کیا کرتے تھے (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا دیکھا

قال رأى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم رجلا في قدمه مثل الظفر

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس حال میں کہ اوس کے قدم میں ناخن برابر (جگہ) تھی کہ اوس کو

لم يصبه الماء فقال ارجع فاحسن وضوءك اخرجه ابو داود والنسائي

پانی نہیں پہنچا تھا تو فرمایا آپ نے کہ لوٹ جا اور اپنے وضو کو ٹھیک کر ابوداؤد اور نسائی نے اس کی

وعنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتوضأ بالمد

تخریج کی ہے۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ایک مُد (وزن کے) پانی سے

ويغتسل بالصاع الى خمسة امداد متفق عليه وعن عمر رضي الله تعالى

وضو کیا کرتے تھے اور ایک صاع سے پانچ مُد وزن تک غسل کیا کرتے تھے (یہ حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم احد يتوضأ

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے کوئی کہ وضو کرے پس کامل کرے وضو کو

فيسبغ الوضوء ثم يقول اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له

پھر کہے کہ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تنہا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں

واشهد ان محمدا عبده ورسوله الا فتحت له ابواب الجنة اخرجه

کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اوسکے بندے اور رسول ہیں مگر کھول دیے جاتے ہیں اوسکے لئے دروازے جنت کے

مسلم والترمذي وزاد اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من

مسلم اور ترمذی نے اس کی تخریج کی ہے اور یہ (کلمے) زیادہ کئے ہیں کہ اے اللہ کر تو مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے اور کر

المتطهرين باب المسح على الخفين عن المغيرة بن شعبة رضي الله

مجھکو پاک ہونے والوں میں سے۔ باب موزوں کے مسح کے بیان میں۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھا

تعالى عنه قال كنت مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فتوضأ فاهويت

میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پس وضو کیا آپ نے پھر جھکا میں تاکہ نکالوں آپ کے دونوں موزوں

لانزع خفيه فقال دعهما فاني ادخلتهما طاهرتين فمسح عليهما متفق عليه

کو تو آپ نے فرمایا کہ ان کو چھوڑ دو میں نے ان کو پاک پہنا ہے چنانچہ آپ نے اون پر مسح کیا (یہ حدیث) متفق علیہ

وللاربعة عنه الا النسائي ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مسح على

ہے اور چاروں کے لئے انہیں (مغیرہ) سے سوا نسائی کے (یہ روایت ہے) کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزہ

الخف واسفله وفي اسناده ضعف وعن علي رضي الله تعالى عنه قال

کے اوپر اور نیچے اور اس کے اسناد میں ضعف ہے اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ دین اگر رائے کیساتھ

لو كان الدين بالراي لكان اسفل الخف اولى بالمسح من اعلاه وقد رايت

ہوتا تو البتہ موزہ کے نیچے کی جانب مسح کیلئے زیادہ بہتر ہوتی بہ نسبت اوپر کی جانب کے اور میں نے

(حاشیہ)

ف انس الخ یہ مشہور صحابی آپ کے خادم تھے یہ بن مالک بن نضر بن ضمضم بن زید بن حرام انصاری ہیں جنہیں دس سال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کا شرف حاصل ہوا اور ان سے ایک ہزار دو سو چھیاسی احادیث مروی ہیں اور متفق علیہ حدیثوں میں آپ کا ذکر ایک سو اڑسٹھ (۱۶۸) احادیث میں ہے اور صرف بخاری میں [illegible] اور صرف مسلم میں اکہتر۔ آپ حضور کی دعا سے کثیر الاولاد ہوئے سنہ ۹۰ھ میں وفات پائی۔

ف۲ لہٰذا اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر اعضاء وضو میں کچھ سوکھی جگہ رہ جائے تو وضو جائز نہیں ہوتا بلکہ تمام پاؤں کا دھونا ضروری ہوا تو تمام کا دھونا بھی فرض ہے [illegible]

ف۳ [illegible] لہٰذا اس حدیث شریف سے [illegible] ایک مد سے [illegible] وضو کیا اور چار مد سے غسل [illegible] ہے جس کا خلاف [illegible] مگر دو احادیث میں ہے کہ پانی کثیر ہونے پر بطور صفائی [illegible]

[illegible] کذا فی الشامی ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمسح علی ظاہر خفیہ اخرجہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے موزون کی پشت پر مسح کرتے دیکھا ہے ابو داؤد نے اچھے اسناد

ابو داؤد باسناد حسن وعن صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کیساتھ اس کو روایت کیا ہے ۔ اور صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نبی صلے اللہ

قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یامرنا اذا کنا سفرا ان لا ننزع

علیہ وسلم حکم فرمایا کرتے تھے ہم کو جب ہم مسافر ہوتے تھے اسکا کہ نہ نکالیں ہم اپنے موزوں کو تین

خفافنا ثلاثۃ ایام ولیالیھن الا من جنابۃ ولکن من غائط وبول

دن مع اون کی راتوں کے مگر نہانے کی حاجت سے لیکن پاخانہ اور پیشاب اور نیند سے (نکالیں) اسکو نسائی اور ترمذی

ونوم اخرجہ النسائی والترمذی واللفظ لہ وابن خزیمۃ وصححاہ وعن

نے تخریج کی ہے اور الفاظ ترمذی کے ہیں اور ابن خزیمہ نے تخریج کی ہے اور ان دونوں نے اسکو صحیح کہا ہے

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جعل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلاثۃ ایام ولیالیھن

اور حضرت علی رضی سے روایت ہے کہا ٹھیرایا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دن مع اون کی راتوں کے مسافر کے لئے اور ایک دن

للمسافر ویوما ولیلۃ للمقیم یعنی فی المسح علی الخفین اخرجہ مسلم وعن

اور ایک رات مقیم کے لئے یعنے موزوں پر مسح کرنے میں اسکو مسلم نے تخریج کی ہے اور ثوبان رضی اللہ عنہ سے

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سریۃ

روایت ہے کہا بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر پس اون کو اسکا حکم فرمایا کہ عصائب یعنے

فامرھم ان یمسحوا علی العصائب یعنی العمائم والتساخین یعنی الخفاف

عماموں پر اور تساخین یعنے موزوں پر مسح کریں احمد اور ابو داؤد

رواہ احمد وابو داود وصححہ الحاکم وعن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ موقوفا و

نے اسکو روایت کیا اور حاکم نے اسکی تصحیح کی ہے اور عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف اور انس سے مرفوع

انس مرفوعا اذا توضأ احدکم ولبس خفیہ فلیمسح علیھما ولیصل

کہ جب تم میں کا وضو کرے اور اپنے موزوں کو پہنے تو چاہیے کہ اون پر مسح کرے اور اون میں نماز پڑھے اور نہ نکالے

فیھما ولا یخلعھما ان شاء الا من جنابۃ اخرجہ الدارقطنی والحاکم وصححہ

اون کو اگر چاہے مگر غسل کی حاجت سے دارقطنی اور حاکم نے اس کی تخریج کی ہے اور حاکم نے اسکو صحیح

وعن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ رخص

بتایا ہے ۔ اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے رخصت دی

للمسافر ثلاثۃ ایام ولیالیھن وللمقیم یوما ولیلۃ اذا تطھر فلبس خفیہ ان یمسح

کے لئے تین دن اور ان کی راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات کی رخصت دی ہے جب پاک ہو اور موزے پہنے

علیھما اخرجہ الدارقطنی وصححہ ابن خزیمۃ وعن ابی بن عمارۃ رضی اللہ تعالیٰ

تو ان پر مسح کرے دارقطنی نے اسکی تخریج کی ہے اور ابن خزیمہ نے اسکو صحیح بتایا ہے ۔ اور ابی بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۱؎ صفوان الخ صفوان بن عسال کوفی ہیں جنہوں نے حضور علیہ السلام کی ہمراہی میں بارہ جنگ کئے اور آپ کی بیس احادیث تک مروی ہیں **۲؎** سفرا الخ موزوں پر مسح کے جواز مسنون ہونے کے لئے اکثر احادیث اور آثار صحابہ ثابت ہیں جنکے راوی اسی صحابہ سے زائد ہیں جن میں عشرہ مبشرہ بھی ہیں اور ابن عبد البر کہتے ہیں کہ علمار سلف میں سے کسی سے مسح موزہ کا انکار کرنا مجھے معلوم نہیں ہوتا بلکہ امام کرخی کہتے ہیں کہ احادیث جواز مسح تواتر کے قریب ہیں جنکا انکار موہم کفر ہے ۔ اور مسافر کو تین دن رات مسح جائز ہے اور مقیم کو ایک دن رات اور مسح کی مدت بے وضو ہونے کے وقت سے شروع ہوگی یعنی وقت حدث سے مسافر تین دن رات اور مقیم ایک دن رات پورا کریگا جو چیزیں وضو کو توڑتی ہیں وہ مسح کو بھی اور نیز مسح کو مدت کا گذرنا اور جنابت اور کسی موزہ کا پاؤں سے نکلنا بھی توڑ دیتا ہے **۳؎** یعنے العمائم الخ یعنے پگڑیوں پر بھی مسح کرنے کا امر فرمایا اسی حدیث سے اہل حدیث وغیرہ حضرات پگڑیوں کے مسح کو جائز قرار دیتے ہیں مگر احناف کے نزدیک ناجائز ہے چونکہ آیت میں وامسحوا برؤسکم الآیۃ منصوص ہے بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ نے کبھی سر کا مسح کرکے بگڑی درست کیا ہوگا جسے صحابہ نا قریب سے یہ سمجھا کہ آپ نے پگڑی پر مسح کیا ہے نیز اس حدیث میں عصائب پر مسح کا لفظ ہے اور عصائب کے معنی عمائم ص

عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا قَالَ

کہ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں دونوں موزوں پر مسح کروں آپ نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا ایک دن آپ نے فرمایا ہاں

نَعَمْ قَالَ وَيَوْمَيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ نَعَمْ وَمَا شِئْتَ

انہوں نے کہا اور دو دن آپ نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا اور تین دن آپ نے فرمایا ہاں اور جب تک تو چاہے ہے[1]

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ ۔ بَابُ نَوَاقِضِ الْوُضُوءِ

ابو داؤد نے اس کی تخریج کی ہے اور کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے ۔ باب وضو کو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

انس رضی اللہ سے روایت ہے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کے زمانہ میں

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَهْدِهِ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْفِقَ رُؤُوسُهُمْ ثُمَّ

نماز عشا کے منتظر رہتے تھے یہاں تک کہ (بوجہ نیند) اون کے سر جھک جاتے تھے پھر نماز پڑھ

يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّؤُونَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَأَصْلُهُ

لیتے تھے اور وضو نہیں[2] کرتے تھے ابو داؤد نے اس کی تخریج کی ہے اور دارقطنی نے اسکو صحیح بتلایا ہے اور

فِي مُسْلِمٍ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ

اسکی اصل مسلم میں ہے ۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا فاطمہ بنت ابو حبیش

أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول بیشک میں ایک عورت ہوں کہ

امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ

(ہمیشہ) استحاضہ[3] میں رہتی ہوں کیا میں چھوڑ دوں نماز کو آپ نے فرمایا نہیں اسکے سوا نہیں کہ یہ ایک رگ ہے

بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي

اور حیض نہیں ہے پس جب تیرے حیض کے (ایام) شروع ہو جائیں تو چھوڑ دے نماز کو اور جب ہٹ جاوے خون

عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِلْبُخَارِيِّ ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَ

تیرے تو لیپٹے آپ سے خون کو دھو ڈال پھر نماز پڑھ لے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور بخاری کے لئے یہ لفظ ہیں کہ پھر ہر نماز کے لئے

أَشَارَ مُسْلِمٌ إِلَى أَنَّهُ حَذَفَهَا عَمْدًا وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

وضو کر اور مسلم نے اسطرف اشارہ کیا کہ انہوں نے اس لفظ کو قصدًا حذف کیا ۔ اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں ایک

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى

مرد تھا بہت مذی والا تو (بوجہ) شرم میں نے مقداد سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرے پس انہوں

اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ

نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور لفظ بخاری کے ہیں ۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیا پھر نماز کو

---

[1] یہ حدیث امام مالک کی دلیل ہے اون کے نزدیک مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں جبتک غسل کی حاجت نہ ہو تب تک مسح کرنا چاہیے مگر یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ ابو داؤد نے تو کہا کہ قوی نہیں اور بخاری نے کہا ہے کہ صحیح نہیں ہے ۱۲

[2] نوم (نیند) کے ناقض وضو ہونے میں آٹھ مذہب ہیں مگر مذہب حنفی یہ ہے کہ رکوع سجدہ و قیام کی حالت میں سو جانا وضو کو نہیں توڑتا خواہ نماز پڑھتا ہو یا نہ اور اگر گدی پر یا کروٹ سو جاتے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور تورک کی طرح بیٹھکر سو جانا بھی وضو کو نہیں توڑتا دلیل اس کی بیہقی کی روایت کردہ حدیث ہے کہ بندہ جب سو جاتا ہے سجدہ میں تو اللہ تعالے فرماتا ہے اپنے فرشتوں پر کہ میرے بندہ کی روح میرے پاس ہے اور اسکا جسم سونیوالا ہے میرے سامنے اور مطلب یہ ہے کہ اس حدیث سے صحابہ کا بیٹھکر قعدہ کی طرح سونا مراد ہے ۱۲

[3] ستحاضہ الخ استحاضہ اور حیض میں یہ فرق ہے کہ خون استحاضہ ایک بیماری کے باعث ایک رگ سے بیوقت سرخ رنگ نکلتا ہے جسکا نام عاذل ہے اور حیض کا خون رحم سے نکلتا ہے جسکا رنگ سیاہ وغیرہ ہوتا ہے فقط وغیرہ ۱۲

[4] عنک الدم الخ اس حدیث میں جو ظاہر طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جب ایک صحابیہ نے خون استحاضہ وحیض وغیرہ کے متعلق وبارہ نماز وغیرہ دریافت کیا جسپر حضرت علیہ الصلوٰۃ نے فرمایا کہ استحاضہ میں نماز کا ترک نہیں ہوتا

بعض نسائه ثم خرج إلى الصلوة ولم يتوضأ أخرجه أحمد وضعفه

تشریف لے گئے اور وضو نہ کیا ۵۱ احمد نے اوس کی تخریج کی ہے اور بخاری نے ضعیف

البخاري وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

کہا ہے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

صلى الله تعالى عليه وسلم إذا وجد أحدكم في بطنه شيئا فأشكل عليه أخرج منه

کہ جب تم میں کا کوئی اپنے پیٹ میں کوئی شے (ریح وغیرہ کا دوڑنا) پاوے پس اوسکو شبہ ہو کہ اوس سے کچھ نکلا یا نہیں

شيء أم لا فلا يخرجن من المسجد حتى يسمع صوتا أو يجد ريحا أخرجه

تو وہ مسجد سے باہر نہ جائے (وضو دوبارہ کرنے کو) تا وقتیکہ آواز (ریح کی) سنے یا بو پائے۔ مسلم نے اس کی

مسلم وعن طلق بن علي رضي الله تعالى عنه قال قال رجل مسست ذكري

تخریج کی ہے۔ اور طلق بن علی سے روایت ہے کہا ایک شخص بولا کہ میں نے اپنے پیشاب گاہ کو چھو لیا یا یوں کہا کہ آدمی اپنی

أو قال الرجل يمس ذكره في الصلوة أعليه وضوء فقال النبي صلى الله

پیشاب گاہ کو نماز میں چھوتا ہے تو کیا اوس پر وضو لازم ہے پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اسکے سوا کہ وہ

تعالى عليه وسلم لا إنما هو بضعة منك أخرجه الخمسة وصححه ابن حبان

تیرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ پانچوں نے اس کی تخریج کی ہے اور ابن حبان نے اوسکو

وقال ابن المديني هو أحسن من حديث بسرة وعن بسرة بنت

صحیح کہا ہے اور ابن مدینی نے کہا کہ یہ حدیث بسرہ کی حدیث سے بہتر ہے۔ اور بسرہ بنت صفوان

صفوان رضي الله تعالى عنها أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال

رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من مس ذكره فليتوضأ أخرجه الخمسة وصححه الترمذي وابن

کہ جو شخص اپنے پیشاب گاہ کو چھووے تو چاہیئے کہ وضو کرے اسکی پانچوں نے تخریج کی ہے اور ترمذی نے اسکو

حبان وقال البخاري هو أصح شيء في هذا الباب وعن عائشة رضي

صحیح بتلایا ہے (اور اسی طرح ابن حبان) اور بخاری نے کہا کہ یہ حدیث اس باب میں صحیح تر ہے۔ اور عائشہ رضی اللہ

الله تعالى عنها أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال من أصابه قيء أو

عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو قے یا نکسیر یا قلس ۵۳ یا مذی پہنچے

رعاف أو قلس أو مذي فلينصرف فليتوضأ ثم ليبن على صلوته

تو چاہیئے کہ لوٹ جائے اور وضو کرے پھر اپنی نماز پر بنا کرے ۵۴ اور وہ اس حالت میں کلام نہ کرے

وهو في ذلك لا يتكلم أخرجه ابن ماجه وضعفه أحمد وغيره وعن

ابن ماجہ نے اس کی تخریج کی ہے اور احمد وغیرہ نے اسکو ضعیف کہا ہے۔ اور جابر

جابر بن سمرة رضي الله تعالى عنه أن رجلا سأل النبي صلى الله تعالى عليه

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلعم سے دریافت کیا کہ کیا

---

۵۱ ولم یتوضأ الخ بخاری شریف کی وہ حدیث ہی اسکی مؤید ہے کہ عائشہ نے فرمایا کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو اندھیرے میں نماز پڑھتے کہ میرے پاؤں آپ کی سجدہ گاہ میں ہوتے تو بوقت سجدہ آپ میرے پاؤں کو ٹھونگ مار کر جبکہ میں ادھر اودھر پاؤں کر لیتی آپ سجدہ کرتے تو دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ عورت کا چھونا خواہ بہ شہوت ہو وضو کو نہیں توڑتا یہی مذہب حضرت علی و ابن عباس و امام ابوحنیفہ کا ہے ۱۲

۵۲ یہ حدیث مذہب حنفی کے لیے قوی دلیل ہے کہ پیشاب گاہ کو چھونا ناقض وضو نہیں۔ اور باقی تینوں اماموں پر جو اوسکے ناقض ہونے کے قائل ہیں حجت ہے اور ابن مدینی کا یہ قول ہے کہ حدیث بسرہ سے یہ حدیث بہتر ہے اگلی حدیث کے ضعف کی پوری دلیل ہے اور یہ بخاری کے استاد ہیں۔ فافہم ۱۲ مترجم غفرلہ

۵۳ قلس جو چیز پیٹ کے بھرے ہونے سے منہ میں آتی ہے کذا فی النہایہ ۱۲ مترجم غفرلہ

۵۴ بنا کرے الخ حدیث میں آگے جملہ ثم لیبن مذکور ہے جس سے معلوم ہوا کہ نمازی کو کسی وجہ قے یا نکسیر یا قلس یا مذی وغیرہ حدث کی نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے تو کلام نہ کرنے کی صورت میں پھر جدید وضو

وَسَلَّمَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ

بکری کے گوشت سے وضو کروں آپ نے جواب میں فرمایا کہ اگر چاہے تو اوسنے کہا میں اونٹوں کے گوشت سے

قَالَ نَعَمْ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

کروں آپ نے فرمایا ہاں مسلم نے اس کی تخریج کی ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نبی صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میت کو غسل دے چاہیئے کہ غسل کرے اور جو اوسکو اٹھاوے وہ وضو کرے اس کی احمد

أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا يَصِحُّ شَيْءٌ

او نسائی اور ترمذی نے تخریج کی ہے اور ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے اور احمد نے کہا کہ اس باب میں کوئی چیز صحیح

فِي هٰذَا الْبَابِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ فِي

نہیں۔ اور عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اوس کتاب میں جو رسول خدا صلے اللہ

الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ

علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے لئے لکھی تھی یہ تھا کہ نہ چھووے

أَنْ لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَوَصَلَهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ

قرآن کو مگر پاک ؎ شخص اس کو مالک نے مرسل روایت کیا ہے اور نسائی نے اس کو موصول کیا ہے

وَهُوَ مَعْلُولٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اسی طرح ابن حبان نے اور (یہ حدیث) معلول ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا

اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ

صلے اللہ علیہ وسلم یاد کرتے تھے خدا تعالے کو ؎ اپنے تمام اوقات میں اسکو مسلم نے روایت کیا ہے اور بخاری نے اسکو معلق کیا

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے۔ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے پھر نماز پڑھی اور وضو

احْتَجَمَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ أَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَلَيَّنَهُ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

نہ کیا اس کی دارقطنی نے تخریج کی ہے اور اس کو لین نرم کہا ہے۔ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آنکھ دبر کی ڈاٹ ہے پس جب

فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَزَادَ وَمَنْ نَامَ

آنکھیں سو جاتی ہیں تو ڈاٹ کھل جاتی ہے اسکو احمد اور طبرانی نے روایت کیا اور یہ زیادتی کی کہ جو شخص سو جاتے تو

فَلْيَتَوَضَّأْ وَهٰذِهِ الزِّيَادَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ

چاہیئے کہ وضو کرے اور یہ زیادتی اس حدیث میں ابو داؤد کے نزدیک علی کی حدیث سے ہے نہ اوسکا یہ کہنا کہ ڈاٹ

عَلِيٍّ دُونَ قَوْلِهِ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ وَفِي كِلَا الْإِسْنَادَيْنِ ضَعْفٌ وَلِأَبِي

کھل جاتی ہے اور دونوں اسنادوں میں ضعف ہے اور ابو داؤد کے لئے بھی ابن عباس

؎ پہلی حدیث میں اونٹ کے گوشت کھانے پر وضو کا حکم معلوم ہوتا ہے اگر اس سے مراد اصطلاحی وضو ہے جب تو یہ حدیث دوسری احادیث سے منسوخ ہے کہ ان میں گوشت کھانے سے وضو نہ ٹوٹنا ثابت ہوتا ہے۔ اور اس دوسری حدیث میں جو میت کے غاسل کے لئے بعد میں غسل کا اور جنازہ اٹھانے والوں کو بعد میں وضو کا حکم ہے یہ از روئے استحباب پاکیزگی و نظافت کے لئے ہے نہ کہ واجب چونکہ عبداللہ بن احمد فرماتے ہیں کہ ہم میں سے بعض میت نہلانے والا غسل کر لیتا تھا اور بعض نہیں کرتا تھا ذرقی کی حدیث سے پہلے ہے جو بعد معلوم ہوتا ہے جو منسوخ ہو گیا امام احمد سے بھی یہی منقول ہے"

؎ الا طاہر الخ قرآن مجید کا بے وضو کو چھونا بھی ناجائز ہے چہ جائیکہ جنبی حائض نفسا کو چونکہ آیت شریف میں وارد ہے لا یمسہ الا المطہرون اسی وجہ وغیرہ کے باعث کفار کے ملک میں قرآن مجید کا لیجانا آنحضرت صلعم نے منع فرمایا ہے کہ لا تسافروا بالقرآن الی ارض العدو کہ قرآن مجید کی بے ادبی ہوگی کہ کفار کو اسکے ادب سے کیا غرض ۱۲

؎ یذکر اللہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے بغیر طہارت ... [illegible]

داؤد وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعاً انما الوضوء علی

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ سوا اسکے نہیں کہ وضو اوس شخص

من نام مضطجعا وفی اسنادہ ضعف ایضاً وعن ابن عباس رضی اللہ

پر ہے جو کروٹ[1] لے کر سو رہے اور اسکے اسناد میں ضعف ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے

تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال یاتی احدکم

ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ایک کے پاس نماز میں شیطان

الشیطان فی الصلوٰۃ فینفخ فی مقعدتہ فیخیل الیہ انہ احدث ولم

آتا ہے پس اوس کی دُبر میں پھونکتا ہے پھر اوسکو خیال دلاتا ہے کہ وہ بے وضو ہو گیا حالانکہ

یحدث فاذا وجد ذالک فلا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا

بے وضو نہیں ہوا ہوتا پس جب ایسی بات پاوے تو نہ لوٹے جب تک کہ آواز نہ[2] سنے یا بو نہ پالے اسکی بزار

اخرجہ البزار واصلہ فی الصحیحین من حدیث عبد اللہ بن زید و

نے تخریج کی ہے اور اس کی اصل صحیحین میں حدیث عبد اللہ بن زید سے مروی ہے اور مسلم

لمسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نحوہ وللحاکم عن ابی سعید

کے لئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اوسی کی مثل مروی ہے اور حاکم کے لئے ابو سعید سے روایت ہے بطور

مرفوعاً اذا جاء احدکم الشیطان فقال انک قد احدثت فلیقل

مرفوع کہ جب کسے تمہارے کو شیطان آوے اور کہے کہ تو بے وضو ہو گیا تو چاہیے کہ کہے کہ تو

انک کذبت واخرجہ ابن حبان بلفظ فلیقل فی نفسہ باب

جھوٹا ہے اور اس کو ابن حبان نے اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ چاہیے کہ کہہ لے اپنے دل میں ۔ باب

اداب قضاء الحاجۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان

قضاء حاجت کے طریقوں میں ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے رسول صلے اللہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء وضع خاتمہ اخرجہ الاربعۃ

علیہ وسلم کہ جب پاخانہ میں تشریف لے جاتے تو اپنی انگوٹھی[3] رکھ جاتے اسکی چاروں نے

وھو معلول وعنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ

تخریج کی ہے اور یہ حدیث معلول ہے ۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ

علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال اللھم انی اعوذبک من الخبث و

میں تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے کہ اے اللہ میں تیرے ساتھ پلیدی اور شیاطین سے پناہ مانگتا ہوں

الخبائث اخرجہ السبعۃ وعنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول

اس کی ساتوں نے تخریج کی ہے ۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدخل الخلاء فاحمل انا وغلام نحوی اداوۃ

صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ میں تشریف لیجاتے پس[4] اُٹھائے رہتا تھا میں اور میری مثل ایک

---

[1] کروٹ پر الخ اس حدیث سے جو معلوم ہوتا ہے کہ کروٹ پر لیٹے بغیر مطلق نیند وضو کو نہیں توڑتی خواہ بہاری ہی نیند ہو یہ مراد نہیں بلکہ سابق احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق وہ نیند جو آدمی کے ہوش وحواس پر غالب آجائے وضو ٹوٹنے کا سبب ہو جاتی ہے خود تو نہیں توڑتی بلکہ اس کے باعث آدمی کا بدن ڈھیلا پڑکر ہوا وغیرہ سرکنے کا غالب گمان ہوتا ہے جو وضو کو توڑ دیتا ہے ۱۲

[2] آواز نہ سنے الخ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ صرف ہوا سرکنے کے خیال سے ہی جب تک اسکا اثر آواز یا بو نہ معلوم ہو وضو نہیں ٹوٹ جاتا کیونکہ انسان پر شیطان کو بڑی عداوت نماز میں ہی مسلط کیا ہے جس میں ہر طرح کے وسواس و خیالات فاسدہ ڈالتا ہے کبھی یہ کہ تمہارا وضو ٹوٹ گیا ہے اسلئے جب تک وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہو محض شیطانی خیالات اور وسواس سے وضو نہیں ٹوٹتا ۱۲

[3] انگوٹھی الخ یہ انگوٹھی اس واسطے اُتاری جاتی تھی کہ اس میں کلمہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز میں اسماء الٰہی یا کوئی آیت قرآن یا درود شریف لکھا ہوا سے پاخانہ میں دیکھ باحث نہ لیجانا چاہیے الخ اور

مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً فَيَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

اور لڑکا ساتھ پانی کی ڈولچی اور بیاکھی پھر آپ پانی سے استنجا فرماتے تھے متفق علیہ ہے۔ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عنہ سے روایت ہے کہا مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

خُذِ الْإِدَاوَةَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ڈولچی لے پھر آپ تشریف لیگئے یہاں تک کہ مجھسے چھپ گئے اور قضائے حاجت کی متفق علیہ ہے

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کے

اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ أَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

دو سببوں سے بچو (ایک) وہ کہ لوگوں کے راستہ میں قضائے حاجت کرے (دوسرا) یا اونکے سایہ میں

وَزَادَ أَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ مُعَاذٍ الْمَوَارِدَ وَلَفْظُهٗ اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي

اسکو مسلم نے روایت کیا ہے ابوداؤد نے معاذ کی حدیث سے موارد کے لفظ کو زیادہ کیا اور ابوداؤد کا لفظ یہ ہے

الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ وَلِأَحْمَدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ نَقْعِ مَاءٍ وَ

کہ بچو لعنت کے تین سببوں سے قضائے حاجت کرنا گھاٹوں میں اور آدمیوں کی گذرگاہ میں اور سایہ میں اور احمد کے لئے

فِيْهِمَا ضَعْفٌ وَأَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ النَّهْيَ عَنْ قَضَاءِ الْحَاجَةِ تَحْتَ الْأَشْجَارِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یا پانی کے جمع ہونے کے مقام میں اور ان دونوں حدیثوں میں ضعف ہے اور

الْمُثْمِرَةِ وَضَفَّةِ النَّهْرِ الْجَارِيْ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ وَعَنْ جَابِرٍ

طبرانی نے تخریج کی ہے منع ہونے قضائے حاجت کی پھلدار درختوں کے نیچے اور نہر جاری کے کنارے حدیث ابن عمر سے سند

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَغَوَّطَ

ضعیف کیسا تھ۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دو آدمی قضائے حاجت

الرَّجُلَانِ فَلْيَتَوَارَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ صَاحِبِهٖ وَلَا يَتَحَدَّثَا فَإِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ

کریں تو چاہیئے کہ ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی سے چھپے اور دونوں باتیں نہ کریں کیونکہ خدا تعالےٰ اس پر

عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ السَّكَنِ وَابْنُ الْقَطَّانِ وَهُوَ مَعْلُوْلٌ وَعَنْ أَبِيْ

غصہ فرماتا ہے ابن قطان اور ابن سکن نے اسکو صحیح کہا ہے اور روایت کیا ہے اور حدیث معلول ہے۔ اور ابوقتادہ

قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں کا کوئی اپنے پیشاب گاہ کو

لَا يُمْسِكَنَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَهُوَ يَبُوْلُ وَلَا يَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا

اپنے داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اوس وقت کہ پیشاب کرے اور استنجا قضائے حاجت کا داہنے ہاتھ سے

يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

کرے اور پانی کے برتن میں سانس نہ لے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کے لفظ ہیں۔ اور سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

سلہ کہتے ہیں کہ وہ عبداللہ بن مسعود ہیں اور لڑکا کہنا مجاز ہے بعض نے کہا جابر بن عبداللہ ہیں اس سے یہ نکلا کہ بچوں سے کام کرانا درست ہے اداوہ پانی کے چھوٹے برتن کو اور عنزہ اوس چھوٹی لکڑی کو کہتے ہیں جسکے نیچے کی جانب میں بھالا لگا ہو ڈھیلا وغیرہ توڑنے کے لئے ۱۲۔

سلہ یعنے بچو ان جگہوں میں قضائے حاجت کرنے سے جہاں آدمی آتے جاتے ہوں یا جہاں پانی کی جگہ ہو جیسے چشمہ و نہر وغیرہ ۱۲۔

سلہ باتیں نہ کریں الخ اس حدیث شریف سے صراحۃً معلوم ہوا کہ ستر عورت واجب ہے اور بدن ننگا ہونے وقت باہمی کلام کرنا حرام اور منع ہے جبھی سخت وعید اللہ تعالےٰ کے غضب کا وارد ہوا ہے اور جن لوگوں نے اسے مکروہ کہا ہے وہ قابل قبول نہیں کہ مکروہ افعال پر ایسا سخت وعید نہیں ہوتا ۱۲۔

سلہ ہاتھ سے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ داہنے ہاتھ سے عضو مخصوص کا چھونا اور استنجا پاک کرنا منع ہے چونکہ وہ ہاتھ پاکیزہ کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے اور نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کے برتنوں میں پھونک بھی نہ مارے

سلہ طریقہ پھونک مارنے و مرد انے کا اختیار کیا ہوا ہے اسے ترک کرنا و کرانا چاہیئے۔ جو خلاف حدیث نبوی ہے ۱۲۔

قَالَ لَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ

کہا منع کیا ہم کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ قبلہ رخ ہوں ہم پاخانہ یا

لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ

پیشاب کے وقت یا استنجا کریں ہم داہنے ہاتھ سے یا یہ کہ استنجا کریں ہم تین پتھروں سے

أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ عَظْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلسَّبْعَةِ مِنْ حَدِيثِ

کم سے یا استنجا کریں ہم گوبر سے یا ہڈی سے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے اور واسطے ساتوں کے حدیث

أَبِي أَيُّوبَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلٰكِنْ

ابی ایوب سے (اسطرح ہے) کہ نہ قبلہ رخ ہو پاخانہ یا پیشاب کے وقت اور نہ اسکو پشت کرو اور لیکن

شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

مغرب یا مشرق کی جانب کو بیٹھو۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو

تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْهَا أَنَّ

پاخانہ میں آوے چاہیے کہ چھپے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ غُفْرَانَكَ أَخْرَجَهُ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ سے نکلتے تو فرماتے تیری بخشش چاہتے اسکی پانچوں نے تخریج کی ہے اور

الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ أَبُو حَاتِمٍ وَالْحَاكِمُ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَتَى

ابوحاتم اور حاکم نے اس کو صحیح بتلایا ہے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نبی صلے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ

اللہ علیہ وسلم پاخانہ تشریف لیگئے اور مجھ کو فرمایا کہ میں تین پتھر لاؤں پس میں نے

فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَلَمْ أَجِدْ ثَالِثًا فَأَتَيْتُهُ بِرَوْثَةٍ فَأَخَذَهُمَا وَ

دو پتھر پائے اور تیسرا نہ پایا تو میں (ایک کی جگہ) گوبر لیگیا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں پتھروں

أَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ إِنَّهَا رِكْسٌ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ أَحْمَدُ وَالدَّارَ

کو لے لیا اور گوبر کو پھینک دیا اور فرمایا کہ گوبر ناپاک ہے اس کی بخاری نے تخریج کی ہے اور احمد اور دارقطنی

قُطْنِيُّ ائْتِنِي بِغَيْرِهَا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ إِنَّ

نے زیادہ کیا ہے کہ اس کی بجائے دوسری شے لا۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُسْتَنْجَى بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ وَقَالَ إِنَّهُمَا

صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ہڈی ولید وگوبر سے استنجا کرنے کو کہ یہ پاک نہیں کرتیں جسے دارقطنی نے

لَا يُطَهِّرَانِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَصَحَّحَهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

روایت کیا و صحیح قرار دیا ہے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیشاب سے بچو کہ اکثر عذاب قبر کا

وغیرہ کے وقت قبلہ رخ یا قبلہ کو پشت دیکر بیٹھنا ناجائز ہے خواہ جنگل ہو یا آبادی اور مشرق ومغرب کی جانب بیٹھنے کا حکم جو حدیث میں ہے وہ مدینہ منورہ کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ مدینہ سے قبلہ جانب جنوب ہے ۱۲ مترجم عفی عنہ

ابن مسعود اس حدیث کے راوی حضرت ابن مسعود ہیں جنکا نام ابوعبدالرحمٰن عبداللہ ہے اور کوفی ہیں اور آپ تمام جنگوں میں حاضر تھے اور آپ سے آٹھ سو اڑتالیس احادیث مروی ہیں آپ کی شکل وشباہت وروش وغیرہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قریب قریب ملتی جلتی تھی آپ مدینہ شریف میں ۳۳ھ میں ساٹھ سال کر زائد عمر کے ہو کر فوت ہوئے رضی اللہ عنہ۔ اور آگے اس حدیث اور آئندہ حدیث سے معلوم ہوا کہ اوپر والی حدیث میں جو تین ڈھیلوں یا پتھروں سے استنجا کرنے کا ارشاد ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ اچھی طرح پاکی ہو جائے ورنہ دو پتھروں یا ڈھیلوں سے بھی جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہڈی ولید وگوبر سے بھی استنجا منع ہے کیونکہ یہ چیزیں ناپاک ہیں نیز جنات کی خوراک ہیں ... کیونکہ ان سے دو غذائی دیا کی ہیں حاصل ہوتی اور ہڈی وغیرہ

الْقَبْرِ مِنْهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَلِلْحَاكِمِ أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ وَهُوَ

لنے سے ہوتا ہے اسکو دارقطنی نے روایت کیا اور حاکم کے لئے یہ (عبارت) ہے کہ اکثر عذاب قبر پیشاب سے ہے اور وہ

صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنَا

صحیح الاسناد ہے۔ اور سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا سکھایا ہم کو

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَلَاءِ أَنْ نَقْعُدَ عَلَى الْيُسْرٰى وَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ ہم قضائے حاجت کے وقت بیٹھیں بائیں[1] پاؤں پر اور داہنے پاؤں

نَنْصِبَ الْيُمْنٰى رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ عِيسَى بْنِ يَزْدَادَ

کو کھڑا رکھیں اسکو بیہقی نے سند ضعیف کیساتھ روایت کیا۔ اور عیسیٰ بن یزداد سے روایت ہے

عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ

وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی تم میں کا پیشاب کرے تو چاہئے

فَلْيَنْتُرْ ذَكَرَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ وَعَنِ ابْنِ

کہ جھاڑے اپنے عضو تناسل[2] کو تین بار ابن ماجہ نے اسکو سند ضعیف سے روایت کیا۔ اور ابن عباس

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل قبا سے دریافت فرمایا اور فرمایا[3]

قُبَاءٍ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُثْنِي عَلَيْكُمْ فَقَالُوا إِنَّا نُتْبِعُ الْحِجَارَةَ الْمَاءَ رَوَاهُ الْبَزَّارُ

کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تعریف کرتا ہے تو وہ بولے کہ ہم پتھروں کے بعد پانی کا (استنجے میں) استعمال کرتے ہیں

بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ وَأَصْلُهُ فِي أَبِي دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ

اسکو سند ضعیف سے بزار نے روایت کیا ہے اور اس کی اصل ابو داؤد اور ترمذی میں ہے اور ابن خزیمہ نے

مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِدُونِ ذِكْرِ الْحِجَارَةِ بَابُ

اسکو حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح کہا ہے بلا ذکر پتھر کے۔ باب غسل اور

الْغُسْلِ وَحُكْمِ الْجُنُبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

جنبی کے حکم میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پانی (واجب ہے) پانی[4] سے اسکو مسلم نے روایت کیا اور اسکی اصل بخاری

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

میں ہے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ

تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ

علیہ وسلم نے کہ جب تم میں کا کوئی عورت کے چاروں دست و پا کے درمیان بیٹھے پھر اسکو (جماع کی) مشقت

وَجَبَ الْغُسْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

دے تو اس سے غسل واجب ہو گیا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم نے یہ اور زیادہ کیا ہے کہ اگرچہ انزال نہ ہو اور ام سلمہ سے مروی

---

[1] بائیں الخ اس حدیث شریف سے اطبا کے قول کا ثبوت ملتا ہے جو کہتے ہیں کہ پاخانہ پھرتے وقت بائیں پاؤں پر زور دیا جائے اور داہنے کو اونچا کھڑا رکھا جائے کہ یہ صورت کھل کر فارغ البال کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ چونکہ شریعت اسلامیہ سیاسیات دینیات و طبیات سب کا ایک بے نظیر و یکتا مجموعہ مخزن ہے۔

[2] اس میں یہ حکمت ہے کہ اس فعل سے اس بات کا وہم باقی نہ رہیگا کہ پیشاب گاہ کے اندر کچھ قطرے اٹکے تھے وہ بعد میں خارج ہو گئے اور وضو ٹوٹا اور کپڑا ناپاک ہو گیا۔

[3] قبا مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے جہاں کے کنوئیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی حضرت عثمان کے ہاتھ سے گر گئی تھی ۱۲

[4] مفہوم اس حدیث کا یہ ہے کہ غسل منی نکلنے سے واجب ہوتا ہے اور یہ حدیث ائمہ اربعہ کے مذہب کے مخالف ہے کیونکہ اگر ہم بستری ہو اور منی نہ نکلے تب بھی غسل واجب ہے تو جوی اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث شروع اسلام میں معمول بہ تھی پھر منسوخ ہو گئی اور ابن عباس کا قول ہے کہ یہ حدیث احتلام کے بارہ میں ہے کہ محتلم جب تک منی نہ دیکھے غسل واجب نہیں، مترجم سنبھلی عفی عنہ ۱۲

[5] اگرچہ الخ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ فقط بالعین کا دخول حشفہ موجب غسل ہے

إِنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي

کہ ام سلیم نے اور وہ ابو طلحہ کی بیوی ہیں کہا کہ اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ حق سے شرماتا نہیں کیا عورت

مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ

جب (اوس کو) احتلام ہو غسل واجب ہے آپ نے فرمایا ہاں جبکہ پانی دیکھ لے

الْحَدِيثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

آخر حدیث تک متفق ہے۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ تَغْتَسِلُ مُتَّفَقٌ

صلے اللہ علیہ وسلم نے (اوس) عورت کے بارہ میں جو دیکھے اوسکو جسے مرد دیکھتا ہے آپنے فرمایا غسل کرے

عَلَيْهِ زَادَ مُسْلِمٌ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَهَلْ يَكُونُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَمِنْ أَيْنَ

متفق علیہ ہے مسلم نے زیادہ کیا پس ام سلمہ نے کہا کیا ایسا بھی ہوتا ہے (یعنے عورت محتلمہ ہوتی ہے) آپنے فرمایا

يَكُونُ الشَّبَهُ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ

ہاں (ہوتی ہے) (ورنہ) پس مشابہت[1] کہاں سے ہوتی ہے۔ اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ

صلعم چار باتوں سے غسل کرتے تھے نہانے کی حاجت سے جمعہ کے دن اور پچھنے لگوانے سے اور میت کو نہلانے سے

الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ

ابو داؤد نے اسکو روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ نے اسکو صحیح کہا ہے۔ اور ابو ہریرہ

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي قِصَّةِ ثُمَامَةَ بْنِ أُثَالٍ عِنْدَمَا أَسْلَمَ وَ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ثمامہ بن اثال کے قصہ میں جس وقت وہ مسلمان ہوئے اور حکم کیا اون کو

أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَصْلُهُ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ غسل کریں[2] اس کو عبد الرزاق نے روایت کیا اور اس کی اصل

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

متفق علیہ ہے۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ أَخْرَجَهُ السَّبْعَةُ

فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب[3] ہے اس کی ساتوں نے تخریج کی ہے اور سمرہ

وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص

مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ رَوَاهُ

وضو کرے جمعہ کے روز تو اوس نے نیک سنت کو پکڑا اور اچھا ہے[4] اور جس نے غسل کیا تو غسل زیادہ

الْخَمْسَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

بہتر ہے اسکو پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو حسن کہا ہے۔ اور علی رضی اللہ عنہ کر روایت ہے کہا تھے نبی صلعم

---

[1] مشابہت الخ اس حدیث میں عورتوں کے ایک خیال کی تردید کی گئی ہے کہ ایک صحابیہ ام سلیم نے حضرت علیہ الصلوٰۃ سے دریافت کیا کہ کیا عورتوں کو احتلام آتا ہے تو آپ نے فرمایا ہاں۔ جبھی تو کبھی اولاد ماں کے مشابہ اور کبھی باپ کے ہوتی ہے ورنہ باپ کے ہی ہو اگر عورت کا پانی نہ نکلے ۱۲

[2] حنفیہ کے نزدیک اگر وہ بحالت کفر غسل کر چکا ہو تو اس پر غسل واجب نہیں چونکہ یہ امر استحبابی ہے۔ ۱۲ مترجم غفرلہ

[3] جمہور کے نزدیک اس وجوب سے مراد تاکید و مبالغہ و استحباب ہے۔ ورنہ بہت سی احادیث سے اسکا مستحب ہونا ثابت ہے ۱۲ مترجم غفرلہ

[4] غسل اچھا ہے الخ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ غسل جمعہ مستحب ہے لہٰذا پہلی حدیث میں جو وجوب غسل جمعہ کا حکم ہے وہ بوقت ضرورت تاکید و مبالغہ کے لئے ہے۔ جبکہ انسان کے کپڑے و بدن سے بو آتی ہو جس سے باقی لوگوں کو تکلیف ہو ۱۲-۱۲-۱۲-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِهِ وَلِمَنْ سَعٰى فِيهِ وَلِوَالِدَيْهِمْ أَجْمَعِينَ آمین۔ ثم آمین۔ یا رب العالمین۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-
۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-
۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-
۱۲- ۱۲-

تعالى عليه وسلم يقرئنا القرآن ما لم يكن جنبا رواه أحمد والأربعة وهذا

کہ ہمکو قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے اگر جنبی نہ ہوتے تھے اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا ہے

لفظ الترمذي وحسنه وصححه ابن حبان وعن أبي سعيد الخدري

اور یہ لفظ ترمذی کے ہیں اور اسکو انہوں نے حسن کہا ہے اور ابن حبان نے اسکی تصحیح کی ہے اور ابوسعید خدری

رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إذا أتى أحدكم

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی تم میں کا اپنی بیوی کے

أهله ثم أراد أن يعود فليتوضأ بينهما وضوءا رواه مسلم زاد الحاكم

پاس آئے اور پھر لوٹنے کا ارادہ کرے تو وضو کرے ان دونوں (ہم بستریوں کے) درمیان وضو کرنا اسکو مسلم

فإنه أنشط للعود وللأربعة عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت

نے روایت کیا اور حاکم نے یہ زیادہ کیا اسلیئے کہ یہ (وضو) عود کے لئے اچھا کرنیوالا ہے اور چاروں کے لئے اور حضرت عائشہ

كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ينام وهو جنب من غير أن يمس

صدیقہ سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سوتے تھے بحالت جنابت بغیر اسکے چھونے کے پانی کو اور یہ حدیث

ماء وهو معلول وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول

معلول ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

الله صلى الله تعالى عليه وسلم إذا اغتسل من الجنابة يبدأ فيغسل يديه

جب جنابت (نہانے کی حاجت) سے غسل فرماتے تو شروع میں اپنے ہاتھ دھوتے تھے پھر اپنے داہنے

ثم يفرغ بيمينه على شماله فيغسل فرجه ثم يتوضأ ثم يأخذ

ہاتھ سے بائیں پر بہاتے تھے پھر اپنے پیشاب گاہ کو دھوتے تھے پھر وضو کرتے تھے پھر پانی لے کر اپنی انگشتوں کو بالوں

الماء فيدخل أصابعه في أصول الشعر ثم حفن على رأسه ثلاث

کی جڑوں میں داخل کرتے تھے پھر ڈالتے تھے (پانی) اپنے سر پر تین لپ (بھرکر) پھر اپنے تمام بدن پر بہاتے تھے پھر

حفنات ثم أفاض على سائر جسده ثم غسل رجليه متفق عليه

اپنے دونوں پاؤں دھوتے تھے (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور لفظ مسلم کے

واللفظ لمسلم ولهما في حديث ميمونة ثم أفرغ على فرجه وغسله

ہیں اور واسطے دونوں (بخاری ومسلم) کے حضرت میمونہ کی حدیث میں (اسطرح) ہے پھر بہاتے تھے

بشماله ثم ضرب بها الأرض وفي رواية فمسحها بالتراب وفي آخره

(اپنی پیشاب گاہ پر اور اسکو اپنے بائیں ہاتھ سے دھوتے تھے پھر اوس (ہاتھ) کو زمین پر مارتے تھے اور ایک دوسری

ثم أتيته بالمنديل فرده وفيه وجعل ينفض الماء بيده وعن أم

میں ہے کہ اسکو مٹی سے رگڑتے تھے اور دوسری روایت میں ہے کہ پھر میں آپکے پاس رومال لائی آپنے اسکو لوٹا دیا اور پانی

سلمة رضي الله تعالى عنها قالت قلت يا رسول الله إني امرأة أشد شعر رأسي

سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بیشک میں ایک عورت ہوں کہ اپنے سر کے بال باندھ

---

۱ یعنے دوبارہ ہم بستری چاہے تو وضو کرے اور یہاں وضو کے معنے بعض اعضاء کے دھولینے کے ہیں ورنہ وضو کسی کے نزدیک اپنے اصطلاحی معنے کے لحاظ سے مشروع یا مسنون نہیں ۱۲ مترجم

۲ چھوئیں الخ اس حدیث شریف کے پہلے حصہ سے معلوم ہوا کہ دوبارہ جماع کے لئے اعضاء مخصوصہ کا دھولینا زیادہ نشاط کے لئے اچھا ہے بلکہ شامی میں ہے کہ عضو مخصوص کا دھونا ضروری ہے اور حدیث کے پچھلے حصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بحالت جنابت قبل غسل سونا بھی منع نہیں ۱۲

۳ جھاڑنے لگے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعضاء بدن کا پانی جھاڑنا مکروہ وغیرہ نہیں جیسے اکثر جہلا نے مکروہ سمجھ رکھا ہے وہ غلط خیال ہے اور اس حدیث میں یہ مروی ہے کہ پہلے آپکے لئے رومال لایا گیا جسے آپنے واپس کر دیا اور سر کے بالوں کو ہاتھوں سے جھاڑنے لگے اور حدیثوں سے رومال کا استعمال بھی ثابت ہے لہذا بدن و اعضاء مغسولہ کو رومال سے پونچھنا اور ہاتھ سے جھاڑنا ہر دو جائز ہیں ۱۲

۴ اگر بالوں کی جڑوں میں پہنچنے کا یقین

أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ وَفِي رِوَايَةٍ وَلِلْحَيْضَةِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيكِ
نیتی ہون تو کیا غسل جنابت کے لئیے ہیں اوسکو کھون اور ایک روایت مین ہی اور غسل حیض کیلئے تو آپ نے فرمایا

أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
نہیں اسکے سوا نہین کہ تجھی یہ بس ہے کہ تین لپ پانی اپنے سر پر ڈال لے اسکو مسلم نے روایت کیا ۔ اور عائشہ رضی اللہ

اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَا أُحِلُّ
عنہا سے روایت ہی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک مین نہین حلال کرتا مسجد (میں جانے) کو

الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْهَا رَضِيَ
کسی حیض والی یا جنبی ۵۳ کیلئے اسکو ابو داؤد نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے اسکی تصحیح کی ۔ اور عائشہ

اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہا مین نے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا ایک برتن سے کہ یکے بعد دیگرے ۵۴

مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ أَيْدِينَا فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ ابْنُ حِبَّانَ
پڑتے تھے ہمارے ہاتھ اوس برتن مین (اور وہ غسل) جنابت کی وجہ سے ہوتا ہے یہ (حدیث) متفق علیہ ہی اور

وَتَلْتَقِي وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
ابن حبان نے زیادہ کیا کہ (ایک کا ہاتھ) دوسرے سے لگ جاتا تھا ۔ اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَ رَوَاهُ
علیہ وسلم نے بیشک نیچے ہر بال کے ناپاکی ہے پس دہو ڈال بالون کو اور کہال کو صاف کرو اسکو ابو داؤد اور

أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَاهُ وَلِأَحْمَدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا نَحْوُهُ
ترمذی نے روایت کیا ہے اور دونوں نے اسکو ضعیف کہا ہے اور احمد کے لئے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اوسکی

وَفِيهِ رَاوٍ مَجْهُولٌ

بَابُ التَّيَمُّمِ

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ
مثل روایت ہے اور اوس مین ایک راوی مجہول ہے ۔ باب تیمم کے بیان مین ۔ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ
ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین پانچ (چیزین) ایسی دیا گیا ہون کہ مجھ سے پہلے کوئی وہ چیزین نہین

يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ
دیا گیا (۱) مدد کیا گیا ہون رعب سے ایک ماہ کی مسافت تک ۔ اور میرے لئے تمام زمین مسجد کردی گئی اور

مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَ
پاک کرنے والی پس جب آدمی کو نماز (کا وقت) پالے تو چاہیئے (اوسی جگہ) نماز پڑھ لے اور ذکر کی پوری

فِي حَدِيثِ حُذَيْفَةَ عِنْدَ مُسْلِمٍ وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ
حدیث اور حدیث حذیفہ میں مسلم کے نزدیک (یون ہے) اور زمین کی مٹی ہمارے لئے پاک کرنے والی بنادی گئی جب

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عِنْدَ أَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُورًا وَعَنْ
ہم پانی نہ پاوین ۔ اور علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی (امام احمد) کے نزدیک اور کردی گئی ہی میرے لئے مٹی پاک کرنیوالی اور

---

۵۱ یکفیک الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب عورتوں کے بال گوندھے ہوئے ہوں تو حیض وجنابت ونفاس کے غسل کرتے وقت صرف بالوں کا مع سر بھگو دینا کافی ہے اور بالوں کا کھولنا ضروری نہیں کہ اس میں بعید تکلیف ہے اور بالوں کی جڑ ہوں تک پہچانا ہی واجب نہیں بلکہ مستحب ہے لیکن جب بال کھلے ہوں تو پھر جڑ ہوں تک پانی کا پہچانا واجب ہوتا ہے کہ اب تکلیف نہیں ۱۲

۵۲ یہ حدیث مذہب حنفی کی مؤید ہے کیونکہ اوسکے مطابق جنبی کو کسی طرح مسجد میں جانا درست نہیں ۱۲ مترجم عفرلہ

۵۳ انا وواحد الخ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ میں اور حضرت علیہ الصلاۃ ایک ہی برتن سے ایک ہی وقت غسل جنابت کرتے تھے کہ یکے بعد دیگرے اپنے ہاتھوں سے پانی لے کر نہاتے اور کبھی ایک دوسرے کے ہاتھ ٹکرا بھی جاتے ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد وعورت کا پانی کے ایک برتن سے غسل وغیرہ جائز ہے اور عورت کے ہاتھ لگے یا بچے ہوئے پانی سے مرد کو غسل وضو مکروہ نہیں ۱۲

۵۴ طہورا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلی امتوں میں تیمم نہ تھا یہ خاص فضل اس امت پر ہے کہ پانی سے عاجز ہونے وقت

عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا بھیجا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کام میں پس میں

فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ

جنبی ہوگیا اور پانی نہ پایا پس[1] لوٹ گیا میں خاک میں جس طرح چوپایہ لوٹتا ہے پھر حاضر

الدَّابَّةُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ

ہوا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ سے اس واقعہ کو ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے کافی تھا یہ کہ

يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً

کرتا تو اپنے دونوں ہاتھوں سے اسطرح پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ایک بار مارے[2] پھر بائیں

ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ

ہاتھ کو داہنے پر اور دونوں ہتھیلیوں کی پشت پر اور چہرہ پر ملا اور لفظ مسلم کے ہیں اور بخاری کی ایک

لِلْبُخَارِيِّ وَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَ

روایت میں ہے کہ اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں اور اون کو پھونکا پھر آپ نے دونوں ہاتھ اپنے چہرہ اور دونوں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہتھیلیوں پر مارے - اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تیمم

التَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ رَوَاهُ

دو ضربوں[3] کا نام ہے ایک ضرب چہرہ کے لئے اور ایک دونوں ہاتھوں کے لئے دونوں کہنیوں تک اسکو

الدَّارَقُطْنِيُّ وَصَحَّحَ الْأَئِمَّةُ وَقْفَهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ

دارقطنی نے روایت کیا اور ائمہ نے صحیح بتایا اسکے موقوف ہونیکو - اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّعِيدُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خاک پاک کرنے والی مسلمان کی ہے اگرچہ نہ پاوے پانی دس سال پھر جب

الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ

پاوے پانی ڈرے خدا تعالٰی سے اور چاہیے کہ پہونچا دے اسکو اپنے چمڑے پر روایت کیا

صَحَّحَهُ ابْنُ الْقَطَّانِ وَلٰكِنْ صَوَّبَ الدَّارَقُطْنِيُّ إِرْسَالَهُ وَلِلتِّرْمِذِيِّ عَنْ أَبِي

اسکو بزار نے اور ابن قطان نے اوسکو صحیح بتلایا لیکن دارقطنی نے اسکے مرسل ہونیکو ٹھیک کہا ہے اور ترمذی

ذَرٍّ نَحْوُهُ وَصَحَّحَهُ وَالْحَاكِمُ أَيْضًا وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

کے لئے ابو ذر سے اسکی مثل مروی ہے اور ترمذی نے اسکو صحیح بتایا ہے اور حاکم نے بھی - اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے

عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا

روایت ہے کہا دو آدمی سفر کو نکلے پس نماز کا وقت آپہونچا اور اون کے ساتھ پانی موجود نہ تھا پس دونوں نے پاک مٹی سے تیمم

صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلٰوةَ وَالْوُضُوءَ

کیا اور نماز پڑھی پھر پایا دونوں نے پانی وقت کے اندر تو اون میں سے ایک نے نماز دوہرائی اور وضو (بھی) اور دوسرے نے

---

[1] لوٹ گیا الخ چونکہ ان صحابی رض کو خیال آیا کہ غسل میں تو تمام بدن کا دھونا فرض ہے لہٰذا مٹی بھی تمام بدن پر پہنچانی چاہیئے اسلیئے تمام بدن کو مٹی میں ملوث کرلیا جسپر بعد واپسی سفر حضور علیہ السلام سے عرض کیا تو آپ نے اشارہ سے وہی مشہور مروج طریقہ تیمم بیان فرمایا کہ وضو و غسل کے لئے اُسی ایک ہی طرح تیمم کافی ہوتا ہے نہ یہ کہ غسل کے لئے تمام بدن پر مٹی کا ملنا - اور اس حدیث کے آخر سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ضرب لگانے سے ہاتھوں پر زیادہ مٹی لگجائے تو اُسے پھونک دیا جائے کہ منہ وغیرہ پر لگ کر تبدیل شکل کا موجب ہوکر مثلہ ممنوع نہ بن جائے ۱۲

[2] یہ حدیث اکثر اہل حدیث کی مستدل ہے جو کہتے ہیں کہ تیمم کے لئے ایک ضرب کافی ہے اور جو لوگ دو ضربوں کے قائل ہیں جیسے ائمہ اربعہ اونکا جواب یہ ہے کہ مقصود بتلانا تھا کہ ہاتھ زمین پر اس طرح مارے ہیں نہ یہ کہ دو مرتبہ مارنا چاہیئے یا ایک مرتبہ ۱۲ مترجم عفرلہ

[3] ضربتان الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلی حدیث میں جو تیمم کے لئے ایک ضرب کا ذکر ہے وہ بنا بر سمجھانے کے ہے نہ یہ کہ ایک

وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهُ

آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور یہ ذکر کیا پس فرمایا اوس شخص سے جس نے نہ لوٹایا کہ پہونچا تو سنون ۵۱

فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلْآخَرِ

طریقہ کو اور تیری نماز تیرے لئے کافی ہوگئی اور دوسرے کو فرمایا کہ تجھے دوہرا ثواب ہے اوسکو

لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے خدا تعالے

تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ قَالَ إِذَا كَانَتْ

کے اس قول میں مروی ہے کہ اگر تم مریض یا مسافر ہو الخ کہا کہ جب آدمی کے زخم ہوا اللہ کے راستہ میں

بِالرَّجُلِ الْجِرَاحَةُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْقُرُوحُ فَيُجْنِبُ فَيَخَافُ أَنْ يَمُوتَ إِنْ

(یعنی جہاد میں) اور پھنسیاں پھر وہ جنبی ہو جائے اور ڈرے اس سے کہ مر جائے گا غسل کرے تو وہ تیمم کر لے

اغْتَسَلَ تَيَمَّمَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مَوْقُوفًا وَرَفَعَهُ الْبَزَّارُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ

اسکو دارقطنی نے موقوف اور بزار نے مرفوع روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے اوسکو ابن خزیمہ نے اور حاکم نے

الْحَاكِمُ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ انْكَسَرَتْ إِحْدٰى زَنْدَيَّ فَسَأَلْتُ

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ٹوٹ گیا پہونچا میرا پس میں نے رسول خدا

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْجَبَائِرِ رَوَاهُ

صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں پٹیوں پر ۵۲ مسح کروں ابن ماجہ نے اسکو

ابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ وَاهٍ جِدًّا وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي الرَّجُلِ الَّذِي

ایسی سند سے روایت کیا ہے جو بہت واہیات ہے۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اوس شخص کے بارہ میں جو زخمی ہوا

شُجَّ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِبَ عَلٰى جُرْحِهِ خِرْقَةً

پس غسل کیا پھر مر گیا اسکے سوا نہیں کہ کافی تھا اسکو تیمم کرنا اور لپیٹے زخم پر ایک پٹی باندھنا پھر اوس پر مسح

ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِسَنَدٍ فِيهِ ضَعْفٌ

کرنا اور باقی جسم کو دھونا اس کو ابوداؤد نے ایسی سند سے روایت کیا جس میں ضعف ہے

وَفِيهِ اخْتِلَافٌ عَلٰى رُوَاتِهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ

اور اس میں اختلاف ہے اوس کے راوی پر۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا سنت سے ہی یہ

مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِالتَّيَمُّمِ إِلَّا صَلٰوةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَتَيَمَّمُ

بات کہ نماز نہ پڑھے آدمی تیمم سے مگر ایک نماز پھر دوسری نماز کیلئے اور تیمم کرے ۵۳ اسکو

لِلصَّلٰوةِ الْأُخْرٰى رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ جِدًّا بَابُ الْحَيْضِ

دارقطنی نے ایسے اسناد کے روایت کیا ہے جو بہت ضعیف ہے۔ باب حیض کے احکام میں۔ اور

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ

رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش مستحاضہ رہتی تھیں۔ پس پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

۵۱ اس سے معلوم ہوا کہ بضرورت تیمم کرکے نماز پڑھنے والے پر اعادہ واجب نہیں ہوتا جبکہ پانی پر قادر ہو جائے یہ ہی مذہب امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کا ہے اور دوسرے شخص کو آپ کا یہ فرمانا کہ تجھے دوہرا ثواب ہے اسلئے ہی کہ ایک ثواب اوسکو لیے فرض ادا کر لینے کا ہوا اور دوسرا بعد میں وضو کرکے نفل پڑھنے کا ۱۲ مترجم عفی عنہ

۵۲ پٹیوں پر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زخمی عضو پر کھپچیاں یا پٹیاں باندھکر اوس پر مسح کرکے نماز پڑھ لینی جائز ہے اور اس سے پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے جیسے زخم وغیرہ لیسے پھوڑے پھنسی ہو جاویں کہ اون کو پانی ضرر دیوے تو پھر بجائے وضو تیمم کرکے نماز پڑھ لیں اگر اکثر اعضاء وضو دکھتے ہوں ۱۲

۵۳ حجۃ اللہ البالغہ میں ہے کہ تیمم خلیفہ وضو کا ہے پس جو کچھ وضو کر نے والے کو اپنے وضو کے ساتھ پڑھنا درست ہے وہ تمام تیمم کرنے والے کو بھی جائز ہے لہذا ہو سکتا ہے کہ ایک تیمم سے چند فرض پڑھ... کیونکہ کوئی حدیث صحیح اس بارہ میں کہ فرض [illegible]

لها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان دم الحيض دم اسود يعرف

ادن سے فرمایا کہ حیض کا خون سیاہ خون ہوتا ہے (اور) پہچانا جاتا ہے ۱؎

فاذا كان ذلك فامسكي عن الصلوة فاذا كان الآخر فتوضئي وصلي

پس جب یہ خون ہو تو روک (لیجیئے آپ کی) نماز کو اور جب دوسرا خون ہو تو وضو کر اور نماز پڑھ روایت

رواه ابوداود والنسائي وصححه ابن حبان والحاكم واستنكره ابو

کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے اور ابن حبان اور حاکم نے اس کی تصحیح کی اور ابوحاتم

حاتم وفي حديث اسماء بنت عميس عند ابي داود ولتجلس في مركن فاذا

نے اسکو ناگوار جانا اور اسماء بنت عمیس کی حدیث میں ابوداؤد کے نزدیک یہ ہے کہ اور چاہیئے کہ

رءت صفرة فوق الماء فلتغتسل للظهر والعصر غسلا واحدا

بیٹھے مرکن ۲؎ میں پس جب دیکھے زردی پانی پر پس چاہیئے کہ غسل کرے ظہر

وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا وتغتسل للفجر غسلا واحدا

اور عصر کے لئے ایک غسل اور مغرب وعشاء کے لئے ایک غسل ۳؎ اور فجر کے لئے ایک غسل

وتتوضأ فيما بين ذلك وعن حمنة بنت جحش رضي الله تعالى عنها

اور ان کے درمیان میں وضو کرے۔ اور حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

قالت كنت استحاض حيضة كثيرة شديدة فاتيت النبي صلى الله

کہا مجھے بہت سخت استحاضہ تھا پس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی

تعالى عليه وسلم استفتيه فقال انما هي ركضة من الشيطان فتحيضي

فتوے لینے کو آئی تو آپ نے فرمایا کہ وہ شیطان کی ٹھوکر ہے پس حائضہ رہ چھ

ستة ايام او سبعة ايام ثم اغتسلي فاذا استنقأت فصلي اربعة و

دن یا سات دن میں پھر غسل کر اور جب صاف ہو جائے تو نماز پڑھ چوبیس یا تیئس

عشرين او ثلاثة وعشرين وصومي وصلي فان ذلك يجزئك وكذلك

روز اور روزہ رکھ اور نماز پڑھ کیونکہ یہ تیرے لئے کافی ہے اور اسی طرح پس کرتی رہ ہر مہینہ میں

فافعلي كل شهر كما تحيض النساء فان قويت على ان تؤخري الظهر

جیسا کہ عورتیں حیض دیکھتی ہیں پس اگر تو قادر ہو اس پر کہ ظہر ۵؎ کو مؤخر کرے اور عصر کو

وتعجلي العصر ثم تغتسلي حين تطهرين وتصلين الظهر والعصر جميعا

جلدی پھر غسل کرے تو ادن دونوں نمازوں کو اکٹھا کرے تو کر اور ظہر و عصر جمع پڑھ

ثم تؤخرين ... وتجمعين بين

... الصلاتين ... هو

... فرمایا

۱؎ یعرف الخ یعنے مبتدا غیر معتادہ عورت کو استحاضہ شروع سے ہی شروع ہو جائے تو اسکے لئے علامت شناخت حیض یہ ہے کہ سیاہی مائل خون نکلیگا جس میں بو بھی ہوگی۔ اور جو معتادہ عورت ہوگی وہ تو ایام عادت حیض میں خون حیض شمار معلوم کرے گی مع سیاہی خون بو کے ۱۲

۲؎ نہایہ میں ہے کہ مرکن وہ بڑا برتن ہے جس میں کپڑے دھوئے جاتے ہیں اور یہ برتن خاص عورتوں کے لئے ہوتا ہے ۱۲

۳؎ احناف کے نزدیک مستحاضہ پر حیض کا خون بند ہوتے ہی صرف ایک غسل واجب ہے۔ بعد میں ہر وقت کے لئے وضو کیا کرے دلیل وہ حدیث ہے جو امام محمد نے موطا میں عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ نہیں ہے مستحاضہ پر کہ غسل کرے مگر ایک غسل پھر اسکے بعد وضو کرے واسطے ہر نماز کے ۱۲ مترجم غفرلہ

۵؎ ظہر کو الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مستحاضہ عورت غسل کرکے ہر دو نمازوں کو جمع ... اسکا ... واجب ... انقطاع ...

أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَ

یہ غسل مجھے دونوں باتوں میں سے زیادہ پسندیدہ ہے روایت کیا اس کو پانچوں نے سوا نسائی کے اور

حَسَّنَهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ

ترمذی نے صحیح کہا اور بخاری نے اسکو حسن بتلایا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام[2] حبیبہ

بِنْتَ جَحْشٍ شَكَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّمَ فَقَالَ

بنت جحش نے شکایت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے خون کے (ہمیشہ جاری رہنے کی)

امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ

کی تو آپ نے فرمایا کہ ٹھیری رہ اوس قدر کہ روکے رہتا تھا تجکو تیرا حیض پھر غسل کر تو اور تھیں وہ غسل کرتی

لِكُلِّ صَلَاةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَهِيَ

تھیں ہر نماز کے لئے اسکو مسلم نے روایت کیا اور بخاری کی روایت میں ہے کہ وضو کر تو ہر نماز کے لئے اور وہ

لِأَبِي دَاوُدَ وَغَيْرِهِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ابو داؤد کے لئے اور اسکے سوا کے لئے دوسرے طریق سے ہے۔ اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے

عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہے کہا تھے ہم نہیں شمار کرتے تھے مٹیالے پن اور زردی کو حیض کے بعد کوئی چیز اسکو بخاری نے

وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا

روایت کیا اور ابو داؤد نے اور لفظ ابو داؤد کے ہیں۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود تھے کہ جب

إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عورت اون میں حیض والی ہوتی تھی تو اوسکے ساتھ کھاتے نہ تھے پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کرو

اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

ہر کام مگر نکاح (یعنے ہم بستری) اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ

کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مجھے حکم فرماتے تھے پس میں تہبند باندھتی تھی پس

فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

آپ مجھے چھوتے تھے اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی تھی متفق علیہ ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ

وہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوس شخص کے بارہ میں جو اپنی عورت کے ہم بستری کرے

قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

حال آنکہ وہ حائضہ ہو آپ نے فرمایا ایک دینار کے صدقہ کرے یا نصف دینار اسکو پانچوں نے روایت کیا اور حاکم

وَابْنُ الْقَطَّانِ وَرَجَّحَ غَيْرُهُمَا وَقْفَهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

ابن قطان نے اسکو صحیح بتلایا اور ان کے سوائے اس حدیث کو موقوف ہونے کو ترجیح دی۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

[1] شوکانی نے شرح مختصر میں بیان کیا کہ کوئی حدیث ایسی نہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ غسل کرنا ہر نماز یا ہر دو نمازوں یا ہر روز واجب ہے بلکہ جو کچھ صحیح طور سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ جب عادت ایام حیض ختم ہو جاوے تو غسل کرلے۔ یہی مذہب احناف رضی اللہ عنہم ہے ١٢ مترجم غفرلہ

[2] ام حبیبہ الخ دراصل صحیح نام حبیب ہے اور کنیت ام حبیب ہے۔ ام حبیبہ عبدالرحمان بن عوف رض کی بیوی تھیں جو حمنہ بنت جحش کی ہمشیرہ تھی انہیں اکثر خون استحاضہ جاری رہتا تھا جس بنا پر انہوں نے مسئلہ دریافت کیا جس پر آپ نے فرمایا کہ ایام حیض میں نماز روزہ وغیرہ افعال سے جدا رہے بعد ازاں نماز کے لئے وضو کرے (جیسے روایت بخاری میں ہے) جو نماز سے پڑھے ١٢

[3] الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایام حیض میں عورت سے بالکل کنارہ کیا جاوے بلکہ [illegible] پینا وغیرہ کیا جائے سوائے جماع کے ١٢

[4] امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک کفارہ [illegible] صرف استغفار اور توبہ لازم ہے مگر ایک یا آدھا دینار خیرات کرنا مستحب ہے یہی مذہب امام شافعی رح کا ہے ١٢

تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أليس إذا حاضت

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا یہ بات نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ

المرأة لم تصل ولم تصم متفق عليه في حديث طويل وعن عائشة رضي

ہو تو نہ نماز پڑھے نہ روزہ رکھے (یعنے حدیث میں سے اس قدر متفق علیہ ہے) اور عائشہ رضی اللہ عنہا

الله تعالى عنها قالت لما جئنا سرف حضت فقال النبي صلى الله تعالى عليه

سے روایت ہے کہ جب ہم مقام سرف میں آئے تو میں حائضہ ہو گئی پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کر

وسلم افعلي ما يفعل الحاج غير أن لا تطوفي بالبيت حتى تطهري متفق عليه

تو وہ جو حاجی کرتا ہے سوائے اسکے کہ خانہ کعبہ کا طواف کریں یہاں تک کہ پاک ہو جائے حدیث طویل میں سے اس قدر متفق

في حديث طويل وعن معاذ رضي الله تعالى عنه أنه سأل النبي صلى الله

علیہ ہے۔ اور معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت

عليه وسلم ما يحل للرجل من امرأته وهي حائض فقال ما فوق الإزار

کیا کہ مرد کو کیا حلال ہے اپنی عورت سے جب کہ وہ حیض میں ہو تو آپ نے فرمایا تہبند کے اوپر ف۳

رواه أبو داود وضعفه وعن أم سلمة رضي الله عنها قالت كانت

اسکو ابو داؤد نے روایت کیا اور اسکو ضعیف کہا۔ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا کہ تھیں

النفساء تقعد في عهد النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بعد نفاسها أربعين

نفاس والی عورتیں بیٹھا کرتی تھیں زمانہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں اپنے نفاس کے بعد چالیس دن اسکو

يوما رواه الخمسة إلا النسائي واللفظ لأبي داود وفي لفظ له لم يأمرها

پانچوں نے سوائے نسائی کے روایت کیا ہے اور لفظ ابوداؤد کے ہیں اور ایک لفظ میں اوسکے (یوں ہے)

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بقضاء صلوة النفاس وصححه الحاكم كتاب

اور نہیں حکم دیتے اون کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم حالت نفاس میں کی نماز قضا کرنے کا اور اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے

الصلوة باب المواقيت عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما أن

کتاب نماز کے احکام میں۔ باب وقتوں کے بیان میں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال وقت الظهر إذا زالت الشمس وكان ظل

فرمایا اول وقت ظہر کا شروع ہوتا ہے جب ڈھل جائے آفتاب اور آخر وقت ظہر

الرجل كطوله ما لم يحضر العصر ووقت العصر ما لم يصفر الشمس ووقت

جب آدمی کا سایہ اپنے طول کی برابر ہو جائے (یعنی) جب تک عصر کا وقت نہ آئے وقت عصر ہے

صلوة المغرب ما لم يغب الشفق ووقت صلوة العشاء إلى نصف الليل

جب تک آفتاب زرد نہ ہو اور وقت نماز مغرب جب تک شفق نہ غائب ہو اور وقت نماز عشا آدھی رات

الأوسط ووقت [illegible] الشمس رواه مسلم

[illegible] اسکو مسلم نے

ف۱ نہ نماز پڑھے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حائض اسی طرح نفسا بھی جیسے آیندہ حدیث سے ثابت ہوگا ایام حیض وغیرہ میں نماز و روزہ نہ ادا کریں اور بعد پاکی روزوں کی قضا ہے نہ نماز کی کی چونکہ ان کی قضا میں تکلیف لایطاق ہے اور مسجد میں بھی نہ داخل ہوویں ایسے ہی دوسری احادیث سے ثابت ہوتا ہے

ف۲ مکہ اور مدینہ کے بیچ ایک جگہ کا نام ہے وہیں ام المومنین میمونہ رض کی قبر ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف بیت اللہ کے علاوہ سب افعال حج حائضہ ادا کر سکتی ہے

ف۳ تہبند کے اوپر الخ اس حدیث شریف اور ایسے ہی ف۲ کی تیسری چوتھی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حیض والی سے شوہر کو سوائے جماع بقیہ اعضاء کو چھونا اور اس سے کھیل وغیرہ جائز ہے اور ان کے ہاتھ کا پکا ہوا اور ان کے ہمراہ کھانا پینا سب جائز ہے اور اسکا ترک یہود کی خصلت مذمومہ ہے

ف۴ نفاس کی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفاس چالیس دن ہوتا ہے اور نفاس میں عورت روزہ و نماز نہ ادا کرے اور پاکی کے بعد [illegible]

وله من حديث بريدة في العصر والشمس بيضاء نقية ومن حديث ابي موسى

روایت کیا اور اوس نے لئے حدیث بریدہ کی عصر میں (یوں ہے) کہ اور حال یہ ہی کہ آفتاب سفید اور زردی وغیرہ سی پاک ہو

والشمس مرتفعة وعن ابي برزة الاسلمي رضي الله تعالى عنه قال كان

اور حدیث ابی موسیٰ سے اسی (یوں ہی) کہ اور آفتاب بلند ہو)۔ اور ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی روایت ہی کہا تھے

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي العصر ثم يرجع احدنا الى رحله

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز عصر پڑھتے تھے پھر ہم میں کا ایک اپنی رہنے کی جگہ تک لوٹ جاتا تھا جو مدینہ کے

في اقصى المدينة والشمس حية وكان يستحب ان يؤخر من العشاء وكان

کنارہ میں ہوتی ہی سلہ درآنحالیکہ آفتاب زندہ (یعنے چمکدار) ہوتا تھا اور تھے کہ اچھا جانتے تھے اسکو کہ تاخیر کریں

يكره النوم قبلها والحديث بعدها وكان ينفتل من صلوة الغداة حين

عشا میں اور برا جانتے تھے نماز عشا سے پہلے سونیکو اور اوس کے بعد باتیں کرنیکو اور لوٹتے تھے نماز صبح سے جسوقت کہ

يعرف الرجل جليسه وكان يقرأ بالستين الى المائة متفق عليه

پہچان سکے آدمی اپنے ہمنشیں کو اور تھے کہ پڑھا کرتے ساٹھ یعنی سو تک متفق علیہ ہے اور اون دونوں کے

وعندهما من حديث جابر والعشاء احيانا يقدمها واحيانا يؤخرها

نزدیک حدیث جابر سے (یوں ہی) اور عشا کو کبھی پہلے پڑھ لیتے تھے اور کبھی تاخیر کرکے جب لوگوں کو

اذا راهم اجتمعوا عجل واذا راهم ابطؤا اخر والصبح كان النبي صلى

مجتمع پاتے تو جلدی کرتے اور جب دیکھتے کہ لوگوں نے دیر کی ہے تو تاخیر کرتے اور صبح کی نماز

الله تعالى عليه وسلم يصليها بغلس ولمسلم من حديث ابي موسى فاقام الفجر

رسول خدا صلعم اندھیرے سلہ میں پڑھتے تھے اور واسطے مسلم کے حدیث ابی موسیٰ سے (یوں ہے) پس قائم کیا

حين انشق الفجر والناس لا يكاد يعرف بعضهم بعضا وعن رافع بن خديج

صبح کی (نماز کی) جبکہ پھٹ جاتی صبح اور لوگ بعض بعض کو نہ پہچان سکتے۔ اور رافع بن خدیج

رضي الله تعالى عنه قال كنا نصلي المغرب مع رسول الله صلى الله تعالى عليه

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے ہم نماز پڑھتے تھے مغرب کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پس

وسلم فينصرف احدنا وانه ليبصر مواقع نبله متفق عليه وعن عائشة رضي

لوٹتا تھا کوئی ہم میں کا اس حال میں کہ وہ دیکھتا تھا اپنے تیر کے گرنے کی جگہ کو سلہ۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے

الله تعالى عنها قالت اعتم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ذات ليلة بالعشاء

روایت ہی کہا اندھیرا کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات نماز عشا کو یہانتک کہ اکثر حصہ شب گذر

حتى ذهب عامة الليل ثم خرج فصلى وقال انه لوقتها لولا ان اشق

چکا تھا پھر آپ نکلے (مکانسے) اور نماز عشا ادا کی اور فرمایا کہ بیشک یہ وقت ہی اوسکا اگر نہ ہوتا (خوف) اسکا کہ

على امتي رواه مسلم وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

میں مشقت میں ڈالدونگا اپنی امت کو اسکو مسلم نے روایت کیا سلہ۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا

سلہ والشمس الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلعم گاہے نماز عصر اول وقت میں بھی پڑھ دیتے تھے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عشا کا مؤخر کرنا بھی مستحب ہے جیسے آخر حدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ جب نمازی سویرے جمع ہو جاتے تو جلدی پڑھ لی جاتی جب دیر سے جمع ہوتے تو دیر سے اور نماز عشا سی پہلے سونا مکروہ ہے اور بعد نماز عشا باتیں وقصہ کہانیاں بھی مکروہ ہیں تاکہ دن کا خاتمہ نیک اعمال پر ہی ہو۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یعرف الرجل جلیسہ کہ نماز اچھی سفیدی میں ختم ہوتی تھی۔ جو ہی مذہب ابو حنیفہ رحمہ کا ہے۔ علاوہ ازیں اور احادیث سی بھی صراحۃً ثابت ہے کہ اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر۔ کہ فجر کو سفیدی کرکے پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے کہ جماعت کثیر وغیرہ کا متحقق ہو جاتے ہیں جو غفلت و نیند کا وقت ہی ۱۲۔

سلہ تنے اس حدیث کے یہ ہیں کہ اندھیرے میں شروع کرتے تھے۔ اور ختم کا کچھ ذکر نہیں لیکن اور حدیثوں سے ثابت ہی کہ ختم کے وقت کافی اجالا ہو جاتا تھا ۱۲ مترجم عفی عنہ

سلہ جگہ کو الخ اس حدیث شریف سی معلوم ہوا کہ فقط غروب سورج کے ساتھ ہی نماز مغرب پڑھی جاتی تھی

ھ بھی اسی استثناء کے قائل ہیں ۱۲ واللہ اعلم ۱۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے جب گرمی سخت ہو تو نماز ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ تیزی گرمی کی دوزخ کے جوش سے ہے

فَیْحِ جَهَنَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

متفق علیہ ہے۔ اور رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَسْفِرُوْا بِالصُّبْحِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِاُجُوْرِکُمْ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ

علیہ وسلم نے خوب صبح کرو نماز ؎۵ صبح میں کیونکہ یہ تمہارے ثوابوں کے لئے زیادہ بزرگ ہے اسکو پانچوں نے روایت

التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

کیا اور ترمذی اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتایا۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَکْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ

وسلم نے فرمایا جس نے نماز صبح کی ایک رکعت قبل طلوع شمس ؎۶ پائی تو اوس نے صبح کو پایا اور جس نے

اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَکْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ

ایک رکعت عصر کی غروب آفتاب سے پہلے پائی تو اوس نے عصر کو پایا متفق علیہ ہے۔ اور

الْعَصْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا نَحْوَهٗ وَقَالَ

مسلم کے لئے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسکی مثل ہے (البتہ) کہ بجائے رکعت کے سجدہ کا

سَجْدَةً بَدَلَ رَکْعَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالسَّجْدَةُ اِنَّمَا هِیَ الرَّکْعَةُ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ

(لفظ) کہا پھر کہا کہ سجدہ سوا اسکے نہیں کہ (مراد اوس سے) رکعت ہی ہے۔ اور ابوسعید خدری رضی

رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

اللہ عنہ سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ

لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی

صبح ؎۷ کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک آفتاب طلوع نہ کرے اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز

تَغِیْبَ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَلَفْظُ مُسْلِمٍ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ

نہیں جب تک آفتاب غائب (نہ) ہو۔ (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور مسلم کے لفظ (یہ ہیں) نماز فجر کے بعد کوئی نماز

لَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ

نہیں اور مسلم کے لئے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (یوں ہے) تین وقت ایسے ہیں کہ تھے رسول خدا صلے اللہ

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّیَ فِیْهِنَّ وَاَنْ نَّقْبُرَ فِیْهِنَّ مَوْتَانَا

تعالیٰ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہم کو اس بات سے کہ نماز پڑھیں ہم اون میں یا دفن کریں اون میں مردے اپنے

حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَحِیْنَ یَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ حَتّٰی

جب طلوع کرے آفتاب چمکتا ہوا یہاں تک کہ بلند ہو جائے (۲) اور جس وقت کہ ٹھہرے (آفتاب) دوپہر کا ٹھہرنا

تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَحِیْنَ تَتَضَیَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ وَالْحُکْمُ الثَّانِیْ

جب تک نہ ڈھلے (۳) اور جب مائل ہو آفتاب غروب ہونے کے غروب پر اور دوسرا حکم

؎۴ ٹھنڈا کرنے الخ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ گرمیوں میں ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھی جاتی ہے یہی مذہب ابوحنیفہ رح کا ہے کہ ٹھنڈی کر کے پڑھنا مستحب ہے چونکہ گرمی کی تیزی جہنم کے جوش سے ہے جس سے حتی الامکان احتراز کیا جائے ۱۲ ؎۵ صبح کرو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صبح کی نماز خوب سفیدی کر کے پڑھو چونکہ زیادتی اجر کا سبب ہے۔ اور یہ حدیث بھی ہمارے مذہب احناف کے لئے ایک دلیل ہے ۱۲ ؎۶ حنفیہ کے نزدیک صبح کی نماز اگر طلوع سے پہلے شروع کی اور ایک رکعت کے بعد آفتاب طلوع کر گیا تو نماز باطل ہو گئی اور عصر میں ایسا نہیں ہے دلیل اور اس حدیث کا جواب کتب مطولہ میں بساط سے مذکور ہے ۱۲ مترجم عفی عنہ ؎۷ صبح کی الخ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بعد ادا کی نماز فجر و عصر نماز نفل مکروہ ہے جب تک کہ سورج غروب یا طلوع نہ کرے۔ اور نیز یہ بھی مذکور ہے کہ تین اوقات ایسے بالکل کہ جن میں کوئی نماز جائز نہیں حتے کہ نماز جنازہ بھی اگر ان اوقات سے پہلے حضور جنازہ ہوا ہو۔ وہ تین وقت یہ ہیں۔ بوقت طلوع و غروب

عند الشافعي رحمه الله تعالى من حديث أبي هريرة رض بسند ضعيف

شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث ابوہریرہ رض (مروی ہے) سند ضعیف کیساتھ اور یہ زیادہ

وزاد إلا يوم الجمعة وكذا لأبي داود عن أبي قتادة نحوه وعن جبير بن

کیا ہے کہ مگر دن جمعہ کا اور اسی طرح ابوداؤد کے لئے ابوقتادہ سے مروی ہے [۵۱] اسکی مثل اور جبیر بن مطعم

مطعم رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يا بني

رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اے بنی عبد مناف مت روکو

عبد مناف لا تمنعوا أحدا طاف بهذا البيت وصلى أية ساعة شاء من

کسی کو جو طواف [۵۲] کرنا چاہے خانہ کعبہ کا اور نماز پڑھے جس وقت چاہے رات سے دن سے

ليل أو نهار رواه الخمسة وصححه الترمذي وابن حبان وعن ابن عمر

روایت کیا اسکو پانچوں نے اور ترمذی اور ابن حبان نے اس کو صحیح بتایا۔ اور ابن عمر رضی اللہ

رضي الله تعالى عنهما أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال الشفق الحمرة

عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفق سرخی کا نام ہے اسکو

رواه الدارقطني وصحح ابن خزيمة وغيره وقفه وعن ابن عباس رضي الله

دارقطنی نے روایت کیا اور ابن خزیمہ وغیرہ نے اسکے موقوف ہونیکو صحیح بتایا ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ

تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الفجر فجران فجر يحرم

عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر دو فجریں ہیں۔ ایک وہ فجر جو کھانے کو

الطعام ويحل فيه الصلوة وفجر يحرم فيه الصلوة أي صلوة الصبح

روزہ دار کے لئے حرام کرتی ہے اور نماز اوس میں حلال ہے [۵۳] اور ایک فجر ہے جس میں نماز حرام ہے یعنی

ويحل فيه الطعام رواه ابن خزيمة والحاكم وصححاه وللحاكم من حديث جابر

نماز صبح اور کھانا حلال اور اسکو ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا اور دونوں نے اسکو صحیح بتلایا اور حاکم کے لئے

نحوه وزاد في الذي يحرم الطعام أنه يذهب مستطيلا في الأفق وفي

حدیث جابر رض سے اسکی مثل ہے اور زیادہ کیا اس صبح کے بارہ میں جو کھانے کو حرام کرتی ہے کہ وہ جاتی ہے درآن حالیکہ

الآخر أنه كذنب السرحان وعن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال قال

لانبی ہوتی ہے کنارہ آسمان میں اور زیادہ کیا دوسری میں کہ وہ بھیڑیئے کی دم کی مانند ہے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أفضل الأعمال الصلوة في أول وقتها رواه

کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین عملوں کا نماز پڑھنا ہے اس کے اول وقت میں اسکو ترمذی اور حاکم نے

الترمذي والحاكم وصححاه وأصله في الصحيحين وعن أبي محذورة رضي الله

روایت کیا اور دونوں نے اسکو صحیح [illegible] اور اسکی اصل صحیحین میں ہے۔ اور ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

تعالى [illegible] النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال أول الوقت رضوان الله [illegible]

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اول وقت (نماز کا) اللہ کی رضامندی ہے اور اوس کا درمیان

---

[۵۱] جمعہ کا الخ یعنی ابوداؤد میں بھی ابوقتادہ سے الا یوم الجمعۃ۔ مروی ہے امام شافعی رح اور صاحبین رح اور اہلحدیث اسی جملہ کی زیادتی سے استدلال کرکے جمعہ کے دن قبل زوال بھی نوافل و سنت پڑھنا جائز قرار دیتے ہیں اور امام صاحب رح کی دلیل حدیث سابقہ گذر چکی ہے ۱۲

[۵۲] طواف الخ اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ سابقہ آخری حدیث صفحہ ۳۰ کے معارض ہے کہ اُس میں ہر جگہ اُن تین اوقات ممنوعہ میں سجدہ کرنا منع ہے خواہ وہ بیت اللہ شریف ہو یا کوئی اور جگہ اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حرم وبیت اللہ شریف اس سے مستثنے ہے اور اسی پر عمل اہلحدیث ہے مگر مذہب احناف میں پہلی گذشتہ حدیث معمول بہا ہے نہ یہ کہ اس حدیث سے یہ مراد ہے کہ اُن تین ممنوعہ کے علاوہ باقی ہر وقت میں سجدہ کرنا جائز ہے جس کو منع کیا جائے ۱۲

[۵۳] حلال ہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دو صبح ہوتی ہیں ایک صبح کاذب جس میں اذان ناجائز اور روزہ رکھنے والے کو سحری کھانی جائز ہے اور دوسری صبح صادق جس میں اذان

رَحْمَةُ اللّٰهِ وَاٰخِرُهٗ عَفْوُ اللّٰهِ اَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ جِدًّا وَ
اللہ کی رحمت ہے اور اوسکا اخیر اللہ کی معافی ہے اسکو دارقطنی نے سند ضعیف کیساتھ نکالا اور

لِلتِّرْمِذِيِّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُهٗ دُوْنَ الْاَوْسَطِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ اَيْضًا
ترمذی کے لئے حدیث ابن عمر سے اس کی مثل ہے بلا (ذکر) درمیان کے اور وہ بھی ضعیف ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَا
اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے

لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَفِيْ رِوَايَةِ
کوئی نماز بعد فجر کے مگر دو سجدے ؎۱ اس کی پانچوں نے تخریج کی سوا نسائی کے اور روایت عبد الرزاق

عَبْدِ الرَّزَّاقِ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَمِثْلُهٗ لِلدَّارَقُطْنِيِّ عَنِ ابْنِ عَمْرِو
میں اسطرح ہے کہ نہیں ہے کوئی نماز بعد طلوع فجر کے مگر دو رکعتین فجر کی اور اس کی مثل ہے دارقطنی سے

بْنِ الْعَاصِ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
بروایت ابن عمرو بن عاص۔ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ

اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ بَيْتِيْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ
وسلم نے عصر کی پھر داخل ہوئے میرے گھر میں پس پڑھی دو رکعتین پس مین نے آپ سے معلوم کیا تو فرمایا

شُغِلْتُ عَنْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ قُلْتُ اَفَنَقْضِيْهِمَا اِذَا فَاتَتْنَا
مشغول ہو گیا تھا مین ظہر کی بعد کی دو رکعتون سے پس اون کو مین نے اب پڑھا ہے مین نے کہا کیا ہم بھی اون کو قضا کیا

قَالَ لَا اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَلِاَبِيْ دَاوُدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِمَعْنَاهُ
کریں جب فوت ہو جاویں تو فرمایا کہ نہیں ؎۲ تخریج کی اسکی احمد نے اور ابوداؤد کے لئے عائشہ رضہ سے ان کے معنے کے

بَابُ الْاَذَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
موافق روایت ہے۔ باب اذان کے بیان مین۔ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میرے خیال مین آیا ایک

عَنْهُ قَالَ طَافَ بِيْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ فَقَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَذَكَرَ
مرد اس حال مین کہ مین سو رہا تھا پس کہنے لگا کہہ (اذان اسطرح) اللہ اکبر اللہ اکبر پس ذکر کیا اذان

الْاَذَانَ بِتَرْبِيْعِ التَّكْبِيْرِ بِغَيْرِ تَرْجِيْعٍ وَالْاِقَامَةَ فُرَادٰى اِلَّا قَدْ قَامَتِ
کو چار تکبیرون کے ساتھ بلا ترجیع ؎۳ اور (ذکر کیا) تکبیر کو ایک ایک دفعہ ؎۴ مگر قد قامت الصلوٰۃ

الصَّلٰوةُ قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کہا پس جبکہ صبح کی مین نے تو حاضر ہوا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو

فَقَالَ اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ الْحَدِيْثَ اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ
آپنے فرمایا کہ بیشک یہ سچا خواب ہے آخر حدیث تک تخریج کی اسکی احمد اور ابو داؤد نے اور صحیح بتلایا اسکو ترمذی اور

وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَزَادَ اَحْمَدُ فِيْ اٰخِرِهٖ قِصَّةَ قَوْلِ بِلَالٍ فِيْ اَذَانِ الْفَجْرِ اَلصَّلٰوةُ
ابن خزیمہ نے اور زیادہ کیا احمد نے اسکے آخر مین قصہ قول بلال کا اذان فجر میں، الصلوٰۃ خیر من النوم

؎۱ دو سجدے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد صبح صادق اور نوافل مکروہ ہیں مگر فجر کی دو سنتیں کہ ان کا وقت وہی ہوتا ہے وہ جائز ہیں ۱۲۔

؎۲ اس سے نکلا کہ سنت کی قضا نہیں ہے اگر تھی تو وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص تھی ۱۲ مترجم

؎۳ ترجیع اسکو کہتے ہیں کہ شہادتین ایک دفعہ آہستہ کہکر پھر دوسری بار بلند آواز سے کہی جاویں اور یہ حدیث امام صاحب کی مستدل ہے اور اون کے نزدیک ترجیع نہیں اور تکبیر میں کلمات کی تکرار مشروع و مسنون ہے اسکے لئے بھی صحیح احادیث مروی ہیں واللہ اعلم ۱۲ مترجم عفی عنہ

؎۴ ایک ایک دفعہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اقامت ایک ایک کلمہ ہے مگر قد قامت الصلوٰۃ تو یہ دلیل اہلحدیث و امام شافعی رح کی ہے اور احناف کی دلیل دوسری احادیث ہیں جنمیں اقامت کے کلمات کا بھی دو دو دفعہ اذان کی طرح ذکر ہے ۱۲

اللّٰھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین

[illegible]

خیر من النوم ولابن خزیمۃ عن انس قال من السنۃ اذا قال المؤذن

الصلوٰۃ خیر من النوم — اور ابن خزیمہ کے لئے انس کی روایت ہے کہا سنت سے ہے جب کہے اذان کہنے والا

فی الفجر حی علی الفلاح قال الصلوٰۃ خیر من النوم وعن ابی محذورۃ

فجر میں حی علی الفلاح تو کہے الصلوٰۃ خیر من النوم — اور ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمہ الاذان فذکر

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کو اذان سکھائی — پس اوس میں ترجیع ۵۱ کا ذکر کیا

فیہ الترجیع اخرجہ مسلم ولکن ذکر التکبیر فی اولہ مرتین فقط

اس کو مسلم نے تخریج کی ہے — لیکن تکبیر اذان کے اول میں — صرف دو مرتبہ ذکر کی

ورواہ الخمسۃ فذکروہ مربعا وعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

اور پانچوں نے اوس کو روایت کیا پس انہوں نے تکبیر کو چار چار بار ذکر کیا۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

امر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامۃ الا الاقامۃ یعنی قول

کہا حکم کئے گئے بلال اس کا کہ اذان دو دو بار کہیں اور اقامت ایک ایک بار سوا اقامت کے یعنی اس قول کے کہ قد قامت

الا قد قامت الصلوٰۃ متفق علیہ ولم یذکر مسلم الاستثناء وللنسائی

الصلوٰۃ — متفق علیہ ہے — اور نہیں ذکر کیا مسلم نے استثنا اور نسائی کے لئے

امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلالا وعن ابی جحیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(یوں ہے) کہ حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال کو۔ اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال رایت بلالا یؤذن واتتبع فاہ ھھنا وھھنا واصبعاہ فی اذنیہ

کہا میں نے دیکھا بلال کو اذان دیتے ہوئے اور میں اوس کے منہ کو دیکھتا تھا ادہر اور ادہر اور حال یہ ہے

رواہ احمد والترمذی وصححہ ولابن ماجۃ وجعل اصبعیہ فی اذنیہ

کہ دونوں انگشت اون کی دونوں کانوں ۵۲ میں تھیں۔ اسکو احمد اور ترمذی نے روایت کیا اور ابن ماجہ کے لئے (یوں ہے)

ولابی داؤد لوی عنقہ لما بلغ حی علی الصلوٰۃ یمینا وشمالا ولم

اور کر رکھا اپنی دونوں انگشتوں کو اپنے دونوں کانوں میں اور ابو داؤد کے لئے (یوں ہے) کہ موڑا اپنی گردن کو جب پہنچے حی علی الصلوٰۃ

یستدر واصلہ فی الصحیحین وعن ابی محذورۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پر داہنے اور بائیں اور گھومے نہیں اور اصل اس کی صحیحین میں ہے — اور ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعجبہ صوتہ فعلمہ الاذان رواہ ابن

صلے اللہ علیہ وسلم کو اون کی آواز پسند آئی پس ان کو اذان کی تعلیم دی — اسکو ابن خزیمہ نے روایت کیا۔

خزیمۃ وعن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلیت مع النبی

اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نماز پڑھی میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم العیدین من غیر مرۃ ولا مرتین بغیر اذان ولا اقامۃ

عیدین کی نہ ایک بار اور نہ دو بار (یعنی بہتیرا دفعہ) بلا اذان و تکبیر ۵۳ کے — روایت کیا

---

۵۱ ترجیع کا الحزاس حدیث سے اہل حدیث وشوافع وغیرہ استدلال پکڑتے ہیں کہ تکبیروں کے بعد پہلے جملے شہادتین وتحیعل کے آہستہ آواز سے دو دو بار کہکر بعد از ان دو دو بار اونچی آواز سے کہے اسی کا نام ترجیع ہے۔ لیکن احناف کہتے ہیں کہ ترجیع نہیں چونکہ اذان دوسروں کی اطلاع کے لئے ہوتی ہے جسے پکار کر کہنا مطلوب ہے تو آہستہ کو اذان و اعلان کس طرح کہا جا سکتا ہے جیسے راوی نے اپنی سمجھ کے مطابق ترجیع کا ذکر کر دیا ہے ایسے ہی اول مرتبہ اذان میں تکبیر کا بھی دو دفعہ کہا ہے حالانکہ اسپر اہلحدیث وغیرہ کا بھی عمل نہیں تو معلوم ہوا کہ ترجیع کا ذکر راوی کی اپنی سمجھ کے موافق ہے نہ کہ اذان میں داخل ہے۔

۵۲ کانوں میں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہتر یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی سبابہ انگلیوں کو دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈالکر اذان کہی جائے کہ یہ آواز کے بلند کرنے میں ممد و معاون ہے کہ جب کان بند ہونگے تو اسکی آواز کو سنائی دیگی جسپر وہ اور آواز بلند کریگا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حی علی الصلوٰۃ والفلاح پر صرف گردن کا بلا سینہ پھیرے داہنے بائیں کرنیکا حکم ہے کہ گردن کو موڑے اور جو جاہل مؤذن اس وقت بالکل سینہ بھی پھیرتے

۵۳ [illegible]

رواه مسلم ونحوه في المتفق عليه عن ابن عباس وغيره وعن ابي

اسکو مسلم نے اور اسی کی مثل متفق علیہ میں ہے بروایت ابن عباس وغیرہ - اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ

قتادة رضي الله تعالى عنه في الحديث الطويل في نومهم عن الصلوة ثم

سے روایت ہے کہا لمبی حدیث میں اون کے نماز سے سو جانے میں پس بلال رضہ نے اذان

اذن بلال فصلى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كما كان يصنع كل يوم رواه

دی اور آپنے نماز پڑھائی جیسے ہر دن پڑھاتے تھے جیسے مسلم نے روایت کیا ہے اور پھر وہی

مسلم وله عن جابر ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اتى المزدلفة فصلى بها

جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے مزدلفہ میں مغرب وعشا کی نماز ایک اذان

المغرب والعشاء باذان واحد واقامتين وله عن ابن عمر رضي الله

دو دو اقامتوں سے پڑھی سلہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے (اسطرح ہے) کہ جمع کیا

تعالى عنهما جمع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بين المغرب والعشاء باقامة

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب وعشا کے درمیان ایک اقامت سے اور زیادہ کیا

واحدة وزاد ابوداود لكل صلوة وفي رواية له ولم ينادي في واحدة

ابوداؤد نے واسطے ہر نماز کے اور اون کی ایک روایت میں ہے کہ اون میں سے ایک کے لئے

منهما وعن ابن عمر وعائشة رضي الله تعالى عنهم قالا قال رسول الله

(بھی) اذان نہ دیگئی۔ اور ابن عمر اور عائشہ سے روایت ہے دونوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

صلى الله تعالى عليه وسلم ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى

علیہ وسلم نے کہ بلال رات سے اذان کہتا ہے پس کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ابن

ينادي ابن ام مكتوم وكان رجلا اعمى لا ينادي حتى يقال له اصبحت

ام مکتوم اذان کہے اور تھے یہ ایک مرد نابینا نہیں اذان پڑھتے تھے جب تک نہ کہا جاتا اون سے کہ صبح کی

اصبحت متفق عليه وفي اخره ادراج وعن ابن عمر رضي الله تعالى

تونے صبح کی تونے متفق علیہ ہے اور اس کے آخر میں ادراج ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے

عنه ان بلالا اذن قبل الفجر فامره النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ان

روایت ہے کہ بلال نے فجر سے پہلے اذان کہی پس ان کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ

يرجع فينادي الا ان العبد نام رواه ابوداود وضعفه وعن

لوٹیں اور پکاریں (اسطرح) کہ غلام سو گیا تھا ابوداؤد نے اسکو روایت کیا اور ضعیف بتلایا۔ اور ابو سعید

ابي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله

خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول المؤذن متفق عليه

جب تم اذان سنو تو کہو مثل سلہ اوس کی کہ کہتا ہے مؤذن متفق علیہ ہے

سلہ امام ابو حنیفہ رضہ کے نزدیک فائتہ کے لئے اذان اور اقامت دونوں مسنون ہیں ۱۲ مترجم عفی عنہ

سلہ کہا اور الخ بیان سے معلوم ہوا کہ بلال رضہ پہلے قبل صبح صادق تہجد گذار دروزہ داروں کو کسی خاص قسم کے اعلان واذان سے خبردار کرتے تھے کہ جاگ کر اپنا اپنا بندوبست کر لیں۔ اسلئے حضرت صلعم نے فرمایا کہ اسوقت میں سحری منع نہیں چونکہ یہ وقت قبل صبح صادق ہے لیکن جب عبداللہ ابن ام مکتوم اذان کہدیں تو پھر کھانا پینا بند ہوجاتا ہے کہ وہ دوسرے کے کہنے پر اذان کہتے ہیں عین صبح صادق پر ۱۲

سلہ یعنے آخر کے لفظ کلام رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہیں بلکہ راوی کا کلام ہے اور وہ یہ کہ تھے مرد نابینا الخ اور یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ اذان قبل فجر کافی نہیں جیسا کہ ثوری اور امام ابو حنیفہ اور ایک جماعت کا مذہب ہے ۱۲ مترجم

سلہ مثل الخ اس حدیث شریف کو معلوم ہوا کہ اذان کا جواب واجب یا مسنون ہے کہ اکثر فقہا نے واجب اور دوسرے باقی فقہا نے سنت قرار دیا ہے ۱۲ شامی

وَلِلْبُخَارِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمِثْلُهُ لِمُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ
اور بخاری کے لئے معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور اوس کی مثل مسلم کے لئے عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي فَضْلِ الْقَوْلِ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ كَلِمَةً كَلِمَةً سِوَى الْحَيْعَلَتَيْنِ
سے (مروی ہے) فضیلت کہنے میں مثل کہنے مؤذن کے ایک ایک کلمہ ۱؎ سواحی علی الصلوٰۃ اور علی الفلاح

فَيَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَعَنْ عُثْمَانَ ابْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ
کے کہ (اسکی بجائے) کہے لاحول ولا قوت الا باللہ - اور عثمان ابن ابی عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي فَقَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ
انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے میری قوم کا امام بنا دیجئے تو آپ نے فرمایا کہ تو اون کا امام ہے اور

وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلٰى أَذَانِهِ أَجْرًا أَخْرَجَهُ
پیروی ۲؎ کر ضعیف تر اون میں کی اور ایک مؤذن مقرر کر جو اپنی اذان پر مزدوری نہ لے اسکی پانچوں نے

الْخَمْسَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ
تخریج کی ہے اور ترمذی نے اسکو حسن کہا اور حاکم نے صحیح بتلایا۔ اور مالک بن حویرث

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَتِ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا ہم سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب نماز (کا وقت) آجاوے تو

الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ الْحَدِيْثَ أَخْرَجَهُ السَّبْعَةُ وَعَنْ
چاہیے کہ اذان پڑھے تمہارے ۳؎ لئے تم میں سے کوئی آخر حدیث تک اس کی ساتوں نے تخریج کی - اور جابر

جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا کہ جب تو اذان کہے تو

إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ
دیر لگا ۴؎ اور جب اقامت پڑھے تو جلدی کر اور کر اپنی اذان اور اقامت کے درمیان مقدار اتنی

قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ أَكْلِهِ الْحَدِيْثَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ وَلَهُ
کہ فارغ ہو جاوے کھانیوالا اپنے کھانے سے آخر حدیث تک اس کو ترمذی نے روایت کیا اور ضعیف بتلایا۔ اور اسی کی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اذان پڑھے مگر

قَالَ لَا يُؤَذِّنُ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ وَضَعَّفَهُ أَيْضًا وَلَهُ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ
باوضو ۵؎ اور اسکو بھی ضعیف کہا ہے اور ان کے لئے زیاد بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت

تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ
ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جو اذان کہے وہی اقامت ۶؎ پڑھے

وَضَعَّفَهُ أَيْضًا وَلِأَبِي دَاوُدَ فِي حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ أَنَا رَأَيْتُهُ
اور اسکو بھی ضعیف کہا ہے اور ابوداؤد کے لئے حدیث عبداللہ بن زید میں یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا تھا

۱؎ سواحی الخ یعنی اذان کے باقی کلمات میں سامع بھی اسی طرح کہے جس طرح مؤذن کہتا ہے مگر ہر حیعل میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں صدقت وبررت کہو ۱۲

۲؎ یعنے جماعت میں ضعیفوں کے حال کی رعایت کر قرأت واسکان میں زیادہ طول نہ کر ۱۱ مترجم عفی عنہ

۳؎ تمہارا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اذان کے وقت کسی ایک شخص کو اذان کا کہنا واجب ہے تاکہ دوسروں کو خبر ہو جائے ۱۲

۴؎ دیر لگا الخ اس سے معلوم ہوا کہ اذان لمبی آواز سے دیر لگا کر کہی جاوے تاکہ کافی دور تک آواز پہنچے اور اقامت جلدی جلدی اس سے ہلکی آواز سے کہ یہاں حاضر نمازیوں کو اطلاع دی گئی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اذان واقامت میں کھانا کھانے کی مقدار دیر کرنی چاہیئے تاکہ کھانیوالا یا پیشاب پاخانہ ہونے ضروریات والا شخص اپنی ضرورت سے فارغ ہو کر جماعت میں مل سکے مگر یہ حکم نماز شام میں نہیں ہے کہ اس کا جلدی ہی پڑھنا سنت ہے کہ بعد اذان وقت کروہ (؟) ہو جاتی ہے ۱۲

۵؎ باوضو الخ اس سے معلوم ہوا کہ بے وضو اذان مکروہ تنزیہی ہے اور اکثر کا یہی مذہب ہے

يعني الأذان وأنا كنت أريده قال فأقم أنت وفيه ضعف أيضا

اوسکو یعنی اذان کو۔ اور مین نے اذان دینے کا ارادہ کیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ بس تو ہی اقامت پڑھ اور اس مین

وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى

بھی ضعف ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ موذن

عليه وسلم المؤذن أملك بالأذان والإمام أملك بالإقامة رواه ابن

اذان کا مالک زیادہ ہے سلہ اور امام اقامت کا مالک زیادہ ہے۔ اسکو ابن عدی نے روایت کیا

عدي وضعفه وللبيهقي نحوه عن علي رضي الله تعالى عنه من قوله

اور اسکو ضعیف بتلایا اور بیہقی کے لئے اوس کی مثل علی رضی اللہ عنہ سے اونہین کا قول مروی ہے۔ یعنی موقوف

وعن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین سلہ رد کی جاتی

عليه وسلم لا يرد الدعاء بين الأذان والإقامة رواه النسائي و

دعا اذان اور اقامت کے درمیان اسکو نسائی نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے

صححه ابن خزيمة وعن جابر رض أن رسول الله صلى الله تعالى عليه

اسکو صحیح بتلایا۔ اور جابر رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

وسلم قال من قال حين يسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة

فرمایا جس نے اذان سنکر یہ کہا اے اللہ اے سلہ پروردگار اس پکار کے جو کامل ہے اور نماز کے

التامة والصلوة القائمة آت محمدا الوسيلة والفضيلة وابعثه

جو قایم ہونے والی ہے۔ دے تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور اٹھا تو اون کو

مقاما محمودا الذي وعدته حلت له شفاعتي يوم القيامة

مقام محمود دینا وہ مقام محمود جسکا تو نے اون سے وعدہ کیا تو اوس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت

أخرجه الأربعة باب شروط الصلوة عن علي بن طلق رض قال

حلال ہوگئی چارون نے اسکی تخریج کی ہے۔ باب نماز کی شرطون کے بیان مین۔ علی بن طلق رض سے روایت ہے

قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إذا فسا أحدكم في الصلوة فلينصرف

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ریح نکلے تم مین سے کسی کی نماز مین تو چاہیئے کہ لوٹے

وليتوضأ وليعد الصلوة رواه الخمسة وصححه ابن حبان وعن عائشة

اور (پھر) وضو کرے اور چاہیئے کہ نماز کو لوٹا دے سلہ پانچون نے اسکو روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتایا

رضي الله تعالى عنها عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال لا يقبل

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ روایت کرتی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے نہین قبول سلہ فرماتا

الله صلوة حائض إلا بخمار رواه الخمسة إلا النسائي وصححه ابن خزيمة وعن

خدا تعالی نماز کسی حیض والی کی (بالغہ مراد ہے) مگر ساتھ اوڑھنی کے پانچون نے ماسوا نسائی کے اسکی روایت کی اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے

سلہ یعنے اوسکا وقت اوس کے سپرد ہے اور تکبیر امام کے اشارہ بغیر نہ کہی جاوے ۱۲ مترجم عفی عنہ

سلہ نہین ہوتی الخ اس سے معلوم ہوا کہ اجابت دعا کے اوقات مین سے اذان واقامت کا درمیانی وقت بھی ہے جس مین ضرور نجات دارین کے لئے دعا مانگنی چاہیئے ۱۲

سلہ اے پروردگار الخ بعد اذان اس دعا کا پڑھنا مسنون ہے کہ اس کے پڑھنے والے کے لئے شفاعت حضرت صلعم اور نہ پڑھنے والے کی محرومی از شفاعت احادیث صحیحہ مین مرقوم ہے ۱۲

سلہ شیخ نے شرح مشکوۃ مین فرمایا ہے کہ یہ حکم فضلیت اور اولویت کی بنا پر ہے۔ ورنہ جائز یہ بھی ہے کہ بقیہ نماز پڑھی ہوئی نماز پر بنا کرے ۱۲ مترجم عفی عنہ

سلہ قبول الخ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جب لڑکی بالغ ہوجائے تو اسے ہر حالت مین سر کا ڈھانکنا ضروری ہے چہ جائیکہ نماز کے وقت کہ اسوقت ضروری سر ڈھانک کر نماز پڑھنا ضروری ہے جسکے بغیر نماز جائز نہ ہوگی۔ چونکہ حیض کی آمد بلوغت کی علامت ہے اسلئے آپنے فرمایا صلوۃ حائض الخ ۱۲

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ

جابر رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال له إن كان

اسکو صحیح کہا اور جابر رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس کے فرمایا کہ اگر کپڑا کشادہ ہو تو اوس کے ساتھ التحاف

الثوب واسعا فالتحف به يعني في الصلوة ولمسلم فخالف بين طرفيه

کر یعنے نماز کے اندر اور مسلم کیلئے ہے کہ پس مخالفت ۵۲ کر اوسکی دونوں جانبوں میں اور اگر تنگ ہو تو اس کا

وإن كان ضيقا فاتزر به متفق عليه ولهما من حديث أبي هريرة

تہبند باندھ لے ۔ متفق علیہ ہے ۔ اور اون دونوں کے لئے حدیث ابوہریرہؓ سے (یوں ہے)

لا يصلي أحدكم في الثوب الواحد ليس على عاتقه منه شيء وعن أم

کہ نہ نماز پڑھے کوئی تم میں کا ایک کپڑے میں کہ ہو اوسکی گردن پر اوس کپڑے سے کچھ اور ۔ اور ام سلمہ

سلمة رضي الله تعالى عنها أنها سألت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أتصلي

رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا عورت کرتے اور اوڑھنی

المرأة في درع وخمار بغير إزار قال إذا كان الدرع سابغا يغطي ظهور

میں نماز ۔ اور اگر سے بغیر تہبند کے آپ نے فرمایا جبکہ کرتہ لانبا ہو کہ اوس کے دونوں قدموں کو ڈھانکدے اوسکی

قدميها أخرجه أبو داود وصحح الأئمة وقفه وعن عامر بن ربيعة رضي

ابوداؤد نے تخریج کی اور ائمہ نے اسکے موقوف ہونیکو صحیح کہا ۔ اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے

الله تعالى عنه قال كنا مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في ليلة مظلمة

روایت ہے کہا ہے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک اندھیری رات میں پس قبلہ ہم پر مشتبہ ہو گیا

فأشكلت علينا القبلة فصلينا فلما طلعت الشمس إذا نحن صلينا

پس ہم نے نماز پڑھ لی اور جس وقت آفتاب نکلا تو معلوم ہوا کہ ہم نے غیر قبلہ کی جانب نماز پڑھی تھی

إلى غير القبلة فنزلت الآية فأينما تولوا فثم وجه الله أخرجه الترمذي

تو یہ آیت نازل ہوئی پس جدہر منہ پھیرو اودھر ہی ذات خدا ہے ۵۳ ترمذی نے اس کی تخریج

وضعفه وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

کی اور ضعیف بتلایا ۔ اور ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

صلى الله تعالى عليه وسلم ما بين المشرق والمغرب قبلة أخرجه الترمذي

علیہ وسلم نے کہ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ۵۴ ہے ترمذی نے اس کی تخریج کی اور اسکو

وقواه البخاري وعن عامر بن ربيعة رضي الله تعالى عنه قال رأيت

قوی بتلایا بخاری نے ۔ اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے رسول خدا

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي على راحلته حيث توجهت به متفق عليه

صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی سواری پر نماز پڑھتے دیکھا جدہر کو وہ لے جاتی تھے متفق علیہ ہے

زاد البخاري يومي برأسه ولم يكن يصنعه في المكتوبة ولأبي داود من

بخاری نے زیادہ کیا کہ اپنے سر سے اشارہ کرتے جاتے تھے اور فرض نماز میں ایسا نہیں کرتے ۵۵ تھے

---

۵۱ التحاف یہ ہے کہ چادر کے ایک پلو کو سیدھی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین مونڈھے پر ڈالے اور دوسرے پلو کو بائین بغل کے نیچے سے نکال کر داہنے مونڈھے پر ڈالے ۱۲ مترجم عفرلہ ۱۲

۵۲ مخالفت کے معنے یہ ہین کہ کندھی کی داہنی جانب جو داہنے کاندھے پر ہو بائین ہاتھ کے نیچے سے نکالکر بائین کاندھے پر ڈال دے یہ کپڑے کی دونوں جانبین سینہ پر باندھے ۱۲

۵۳ نازل ہوئی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سمت قبلہ نہ معلوم ہو تو جدہر غالب ظن ٹھیرے اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ دینی چاہیئے بعدازان اگر معلوم ہو جائے کہ جہت قبلہ یہ نہ تھی تو پھر اس نماز کا لوٹانا ضروری نہین ۔ یہی مذہب احناف ہے ۱۲

۵۴ یہ حکم مدینہ ہی کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ قبلہ مدینہ کا جانب جنوب ہے ۱۲

۵۵ مسئلہ یہی ہے کہ نوافل جانور پر بلا عذر درست بھی جائز ہین اور فرائض غیر قبلہ کی جانب درست نہین ۔ مگر اوس وقت کہ خوف دشمن بخت ہو ۔ واللہ اعلم ۱۲ مترجم محمد حیات سنبہلی ۔ ۱۳-۱۲ ۔

اللہم اغفر لکاتبہ و لمن سعی فیہ و لوالدیھم اجمعین ۔

حديث انس وكان اذا سافر فاراد ان يتطوع استقبل بناقته

اور ابو داؤد کے لئے حدیث انس کی (یون ہے) اور تھے آپ جب سفر کرتے چاہتے نفل پڑھین تو اپنی اونٹنی قبلہ ۵لہ کی جانب کر لیتے پھر

القبلة فكبر ثم صلى حيث كان وجه ركابه واسناده حسن وعن

تکبیر کہتے اور نماز پڑھتے آپ کی سواری کا منہ کدھر ہی ہوتا اور اس کا اسناد حسن ہے - اور ابو سعید

ابي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قال الارض كلها مسجد الا المقبرة والحمام رواه الترمذي وله علة

زمین تمام مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اس لئے ایک نقص ہے -

وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنه قال نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سات ۵ٹ جگہ

ان يصلى في سبع مواطن المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق و

نماز پڑھنے سے (۱) گھوڑے کا ۶ (۲) مذبح مین (۳) قبرستان مین (۴) درمیان رستہ مین (۵) حمام مین

الحمام ومعاطن الابل وفوق ظهر بيت الله رواه الترمذي وضعفه

(۶) اونٹون کے بندھنے و بیٹھنے کی جگہ مین (۷) خانہ کعبہ کی پشت پر اسکو ترمذی نے روایت کیا اور ضعیف بتلایا

وعن ابي مرثد الغنوي رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله

اور ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا مین نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا

تعالى عليه وسلم يقول لا تصلوا الى القبور ولا تجلسوا عليها رواه

کہ قبرون ۵ٹ کی جانب نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو اسکو مسلم نے روایت کیا -

مسلم وعن ابي سعيد رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله

اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب

تعالى عليه وسلم اذا جاء احدكم المسجد فلينظر فان راى في نعليه اذى

تم مین کا کوئی مسجد مین آوے تو چاہیئے کہ دیکھے پس اگر اپنی جوتیوں مین نجاست دیکھے

او قذرا فليمسحه وليصل فيهما اخرجه ابو داود وصححه ابن خزيمة

تو چاہیے کہ اوسکو رگڑ ڈالے اور اون مین نماز پڑھ لے اسکو ابو داؤد نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے صحیح بتلایا

وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم مین کا کوئی

عليه وسلم اذا وطئ احدكم الاذى بخفيه فطهورهما التراب اخرجه ابو

نجاست کو پامال کرے اپنے موزون سے پس پاک کرنے والی اون کی مٹی ۵ٹ ہے ابو داؤد نے اسکی

داود وصححه ابن حبان وعن معاوية بن الحكم قال قال رسول الله صلى الله

تصحیح کی ہے اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا - اور معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

۵ٹ قبلہ الخ پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف نوافل مین سواری کو آپ قبلہ رخ کئے بغیر باشارہ نماز پڑھتے تھے۔ یہان سے معلوم ہوا کہ قبلہ رخ کرتے تھے۔ اس دونون حدیثون کا یہ مطلب ہے کہ نماز نفل کے شروع کے وقت قبلہ رخ کر لیتے پھر بعد ازان جدھر رستہ ہوتا اودھر کو سواری چلی جاتی اور آپ باشارہ نفل پڑھتے رہتے ۱۲ ۵ٹ گھوڑے گاہ اور مذبح مین بوجہ نجاست کی اور قبرستان مین اس وجہ سے کہ کہین علماء و صلحاء کی قبور رستہ نہ بنائی جاوین جسطرح طلوع آفتاب کے وقت حدیث مین منع وارد ہوا حمام مین اسوجہ کہ وہ ستر کھلنے اور ازدحام کی جگہ ہے لہذا خضوع قلب نہین ہوگا۔ اور اونٹوں کی جگہ مین اسلیئے کہ شاید اونٹ قوی اور عظیم الجثہ ہے جسکی وجہ سے انسان کو ایذا نہ پہنچائے اور درمیان رستہ مین اسوجہ کہ گذرنیوالون کو تکلیف ہوگی دیگر درندوں کی گذرگاہ ہے خانہ کعبہ کی پشت پر اس وجہ سے کہ خانہ کعبہ پر بلا ضرورت جانا مکروہ ہے دوسرے اوس وقت استقبال قبلہ بھی مشکوک ہے۔ کذا فی حجۃ اللہ البالغہ ۱۲ مترجم ۵ٹ قبرون کی الخ اس سے معلوم ہوا کہ جب سامنے قبرین ہون تو ان کی طرف نماز کا پڑھنا منع ہے اور نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ قبروں پر بیٹھنا بھی بے ادبی ہے ۱۲

تعالى عليه وسلم إن هذه الصلوة لا يصلح فيها شيء من كلام الناس إنما

لئے کہ بیشک یہ نماز اس مین کوئی کلام لوگون کا درست نہین اسکے سوا نہین کہ وہ تسبیح

هي التسبيح والتكبير وقرأة القرآن رواه مسلم وعن زيد بن أرقم

تکبیر[۱] اور قرآن شریف پڑھنے کا (وقت) ہے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور زید بن ارقم رضی اللہ

قال إن كنا نتكلم في الصلوة على عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

عنہ سے روایت ہی کہ ہم کلام کیا کرتے تو نماز مین بزمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ بات کرتا تھا ایک ہم مین کا

يكلم أحدنا صاحبه بحاجته حتى نزلت حافظوا على الصلوات و

اپنے ساتھی سے اپنی ضرورت کی یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ نمازون کی نگہداشت رکھو اور درمیانی

الصلوة الوسطى وقوموا لله قانتين فأمرنا بالسكوت ونهينا عن الكلام

نماز کی (بالخصوص) اور کھڑے ہو واسطے اللہ کے چپ خاموش پھر ہم چپ رہنے کا حکم کئے گئے اور کلام کرنے سے منع کئے گئے

متفق عليه واللفظ لمسلم وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال

(یہ حدیث) متفق علیہ ہی اور الفاظ مسلم کے ہین۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہا فرمایا رسول خدا

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم التسبيح للرجال والتصفيق للنساء متفق عليه

صلے اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہنا مردون کے لئے ہے اور تالی بجانا عورتون کے لئے[۲] یہ حدیث متفق علیہ ہے

زاد مسلم في الصلوة وعن مطرف بن عبد الله بن الشخير عن

مسلم نے زیادہ کیا نماز مین۔ اور مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین اپنے

أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي وفي صدره

باپ سے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے سینہ مین ایک آواز ہے

أزيز كأزيز المرجل من البكاء أخرجه الخمسة إلا ابن ماجة وصححه ابن حبان

مثل آواز ہانڈی کے بوجہ رونے کے[۳] اس کی پانچون نے سوا ابن ماجہ کے تخریج کی اور ابن حبان نے اسکو

وعن علي رضي الله تعالى عنه قال كان لي من رسول الله صلى الله عليه وسلم

صحیح بتلایا۔ اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میرے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دو (بار)

مدخلان فكنت إذا أتيته وهو يصلي تنحنح لي رواه النسائي وابن ماجة

آنا مقرر تھا) پس جب مین آپکے پاس آتا اور آپ نماز مین ہوتے تو کھنکار دیا کرتے[۴] اسکو نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قلت لبلال كيف رأيت النبي

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین نے بلال سے کہا کسطرح دیکھا تم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

صلى الله تعالى عليه وسلم يرد عليهم حين يسلمون عليه وهو يصلي قال يقول هكذا

کو جواب دیتے ہوئے جب لوگ اون کو سلام کرتے تھے اور آپ نماز مین ہوتے تھے کہا اسطرح کر دیتے تھے اور اپنی

وبسط كفه أخرجه أبو داود والترمذي وصححه وعن أبي قتادة قال كان

ہتھیلی[۵] پھیلا دی اسکی ابو داؤد نے تخریج کی ہے اور ترمذی نے اور انہون نے اسکو صحیح بتلایا ہے۔ اور ابو قتادہ رضے سے روایت ہے کہا

[۱] تکبیر الخ اس حدیث اور آیندہ متصل حدیث سے معلوم ہوا کہ شروع اسلام کے وقت بوجہ سہولت نماز مین بضرورت بات چیت کر لیجاتی تھی جو مفسد نماز نہ ہوتی تھی مگر بعد مین جب اسلام شایع ہوکر ہر ایک سمجھدار ہوگیا تو اس کی ممانعت ہوکر بات مفسد نماز ہوگئی ۱۲

[۲] یعنے اگر امام سے کوئی بوجہ سہو و نسیان ایسا کام پیش آئے جس مین اوسکو بتلانا ضروری ہو تو مرد کو لفظ سبحان اللہ سے بتانا چاہیئے اور عورت کو تالی بجانے سے ۱۲

[۳] یعنے نماز کی حالت مین پس ثابت ہوا کہ خوف و ڈر الہی سے رونا مفسد نماز نہین ۱۲

[۴] یہ حدیث مذہب حنفی کے خلاف ہی کیونکہ کھنکارنا نماز کے اندر جائز نہین اور اسکا جواب یہ ہے کہ اس حدیث مین اول تو اضطراب ہے دوسرے یہ حدیث سند دیگر سے یون مروی ہے کہ رسول خدا کھنکار دیا کرتے تھے۔ اسکو ابن سکن نے روایت کیا ۱۲۔

[۵] اور سلام زبان سے مفسد نماز ہے۔ لیکن اشارہ نماز کو فاسد نہین کرتا۔ ہکذا فی البحر ۱۲ مترجم غفرلہ ۱۲۔

اللّٰهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين آمين يا رب العالمين

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي وهو حامل أمامة بنت زينب

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور حال یہ ہے کہ آپ اٹھائے ہوئے ۵۱ تھے امامہ بنت زینب کو پس

فاذا سجد وضعها واذا قام حملها متفق عليه ولمسلم وهو يؤم الناس في

جب سجدہ مین گئے تو اسکو رکھدیا اور جب کھڑے ہوتے اٹھالیتے (یہ حدیث متفق علیہ ہے) اور مسلم کے لئے (یون ہے)

المسجد وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى

کہ آپ امامت کر رہے تھے لوگون کی مسجد مین ۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

الله تعالى عليه وسلم اقتلوا الاسودين في الصلوة الحية والعقرب اخرجه

علیہ وسلم نے قتل کرو دو کالون کو نماز مین ایک سانپ اور دوسرا بچھو ۵۲ چارون نے اس کی تخریج

الاربعة وصححه ابن حبان باب سترة المصلي عن ابي جهيم

کی اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا ۔ باب نمازی کے سترہ کے بیان مین ۔ ابو جہیم بن حارث

بن الحارث رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جان لے نمازی کے

لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه من الاثم لكان ان يقف

سامنے گذرنیوالا کہ کیا کچھ گناہ ہے اوسپر تو البتہ یہ کہ وہ چالیس برس (یادن) کھڑا رہے یہ بہتر

اربعين خيرا له من ان يمر بين يديه متفق عليه واللفظ للبخاري ووقع

ہے اوسکے لئے اس سے کہ گذرے سامنے اوس کے (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہین اور

في البزار من وجه اخر اربعين خريفا وعن عائشة رضي الله تعالى

حدیث بزار مین دوسری سند سے واقع ہوا چالیس سال ۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

عنها قالت سئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في غزوة تبوك عن

کہا دریافت کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے غزوہ تبوک مین نمازی کے سترہ ۵۴ کے بارہ

سترة المصلي فقال مثل مؤخرة الرحل اخرجه مسلم وعن سبرة

مین تو آپ نے فرمایا مانند پچھلے لکڑی کجاوہ کے مسلم نے اسکی تخریج کی ۔ اور سبرہ بن معبد جہنی کی

بن معبد الجهني رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہئیے کہ سترہ کرے کوئی تم مین کا نماز مین

ليستتر احدكم في الصلوة ولو بسهم اخرجه الحاكم وعن ابي ذر رضي

اگرچہ تیر ہی ہو اس کی حاکم نے تخریج کی ہے ۔ اور ابو ذر رضی اللہ عنہ کی

الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقطع صلوة المرء

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے توڑ دیتے ہے ۵۵ مرد مسلم کی نماز کو جبکہ

المسلم اذا لم يكن بين يديه مثل مؤخرة الرحل المرأة والحمار والكلب الاسود

اوسکے سامنے کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے برابر (کچھ) نہ ہو عورت اور گدھے اور سیاہ کتے کا

---

۵۱ حنفیہ کے نزدیک ایسا کرنا نماز مین جائز نہین اور اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ امامہ بوجہ زیادتی محبت کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو از خود چمٹ گئی تھی ۔ واللہ اعلم ۱۲

۵۲ بچھو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مضر جانورون کے ضرر دینے کے ڈر سے نماز مین بفعل قلیل ان کا مارنا مفسد نماز نہین ہے ۔ یہی مذہب احناف ہے ۱۲

۵۳ سال الخ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ نمازی کے آگے سے بلا حائل گذرنا سخت گناہ ہے کہ اگر اسے معلوم ہو کہ کتنا گناہ ہے تو چالیس برس تک کھڑا رہنا پڑے ۔ تو کھڑا رہے ۔ مگر نمازی کے آگے سے نہ گذرے ۱۲

۵۴ سترہ اس چیز کو کہتے ہین جو لکڑی وغیرہ نمازی اپنے سامنے گاڑ لیتا ہے اوس کی مقدار بقدر ایک ہاتھ ہونی چاہئیے کیونکہ کجاوہ کی پچھلی لکڑی بقدر ایک ہاتھ ہوتی ہے ۱۲

۵۵ مذہب حنفی مین ان مین سے کسی چیز کا گذرنا نماز کو نہین توڑتا کیونکہ ابو داؤد کی حدیث ہے کہ قطع نہین کرتی نماز کو کوئی چیز اور دور کرو اوسکو جہاں تک ممکن ہو ۔ دار قطنی اور طبرانی نے بھی اس کو روایت کیا ہے کذا فی عمدۃ الرحمانیہ ۱۲

مترجم عفی عنہ

الحدیث وفیہ الکلب الاسود شیطان اخرجہ مسلم ولہ عن
(سامنے گذرنا) آخر حدیث تک اور اوس میں (یوں ہے) کہ سیاہ کتا شیطان ہے مسلم نے اسکی تخریج کی اور مسلم کے لیئے

ابی ہریرۃ نحوہ دون الکلب ولابی داؤد والنسائی عن ابن عباس
ابوہریرہؓ سے اوسکی مثل (روایت ہے) بغیر (لفظ) کتے کے اور ابوداؤد اور نسائی کے لیئے ابن عباس سے اسکی مثل

نحوہ دون اٰخرہ وقید المرأۃ بالحائض وعن ابی سعید الخدری
روایت ہے بغیر اوسکے اخیر کے اور عورت کے ساتھ حائضہ ہونیکی قید لگائی ہے اور ابوسعید خدری رضی اللہ

رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا صلی احدکم
تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پڑھتا ہو کوئی تم

الٰی شیء یسترہ من الناس واراد احد ان یجتاز بین یدیہ فلیدفعہ
میں کا کسی ایسی چیز کیطرف جو لوگوں سے اوسکو چھپاوے اور کوئی ارادہ کرے اوسکا کہ گذرے اس کے سامنے [۵۱] تو چاہیئے کہ

فان ابٰی فلیقاتلہ فانما ھو شیطان متفق علیہ وفی روایۃ فان معہ
اوسکو دفع کرے پس اگر وہ انکار کرے تو چاہیئے کہ اوسے قتل کرے کیونکہ وہ شیطان ہے (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور ایک روایت میں

القرین وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
ہے کہ بیشک اوسکے ساتھ (شیطان ہے) ۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی

تعالٰی علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجہہ شیئا فان لم
تم میں کا نماز پڑھے پس چاہیئے کہ اپنے سامنے کوئی چیز (آڑ) کرلے پس اگر نہ پاوے کچھ تو لاٹھی کھڑی کردے اور اگر وہ بھی

یجد فلینصب عصا فان لم یکن فلیخطط خطا ثم لا یضرہ من
نہ ہو تو ایک خط کھینچے [۵۲] پھر نہیں نقصان دیگا اوسکو وہ جو گذریگا اوسکے سامنے احمد اور ابن ماجہ نے

مر بین یدیہ اخرجہ احمد وابن ماجۃ وصححہ ابن حبان ولم یصب من
اسکی تخریج کی ہے اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا ہے اور حق کو نہیں پہنچا جس نے اسکے مضطرب

زعم انہ مضطرب بل ھو حسن وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ
ہونیکا گمان کیا بلکہ یہ حسن ہے ۔ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا یقطع الصلوۃ شیء
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز کو کوئی چیز نہیں [۵۳] توڑتی اور دفع کرو

وادرأوا ما استطعتم اخرجہ ابوداؤد وفی سندہ ضعف باب
جس قدر ممکن ہو اور ابوداؤد نے اس کی تخریج کی اور اس کی سند میں ضعف ہے ۔ باب

الحث علی الخشوع فی الصلوۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال
خشوع در نماز پر آمادہ کرنا ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول خدا

نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان یصلی الرجل مختصرا متفق علیہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ نماز پڑھے آدمی [۵۴] مختصر ہوکر (یہ حدیث) متفق علیہ ہے ۔

[۵۱] سترۃ المراس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی نمازی گذرگاہ میں نماز پڑھے یا جس جگہ سے کسی کے گذرنیکا احتمال ہو تو اُسے کوئی چیز اپنے آگے حائل کر دینی چاہیئے جو کم سے کم ایک انگل موٹی اور ایک ہاتھ لمبی ہو اگر نہ کھڑا کریگا ۔ تو خود گنہگار ہوگا ۔ اگر کھڑا کرے اور کوئی شخص اسکے اندر سے گذرنے لگے تو اُسے کسی طرح تکبیر و تسبیح وغیرہ سے سمجھائے کہ یہاں سے نہ گذر ۔ میں نماز پڑھ رہا ہوں ۔ اگر پھر بھی نہ سمجھے تو بعد نماز اسے سرزنش کرے اور گذرنے والیکو سخت گناہ ہے کہ اُسے حضرت صلعم نے شیطان اور ایک روایت میں شیطان کا یار فرمایا ہے ۔

[۵۲] خط کھینچے الخ یہاں سے ثابت ہے کہ اگر کوئی چیز نہ ہو تو اُسے ہی سترہ بنا دیا جائے خواہ عصا وغیرہ لاٹھی کو آگے کھڑا کردے اگر یہ بھی نہ ہو تو لکیر کھینچ دے یہ مسئلہ شوافع اور صاحبین رح بھی ہے عمدۃ الرعایۃ ۔ لیکن امام صاحب کے نزدیک خط کھینچنا کافی نہیں ہوتا ۔

[۵۳] نہیں توڑتی الخ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ نمازی کے آگے سے کسی چیز کا گذرنا نماز کو نہیں توڑتا اور پہلی احادیث میں جو گدھے کتے و عورت کا آگے سے گذرنا مفسد ...

[۵۴] [illegible]

وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَمَعْنَاهُ أَنْ يَجْعَلَ يَدَهُ عَلَى خَاصِرَتِهِ وَفِي الْبُخَارِيِّ عَنْ

اور الفاظ مسلم کے ہیں اور اسکے معنے یہ ہیں کہ اپنا ہاتھ اپنی کوکھ پر رکھے اور بخاری میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ ہے

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ ذٰلِكَ فِعْلُ الْيَهُودِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ

کہ یہ فعل یہود کا ہے۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ

تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَؤُا

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شام کا کھانا آگے آجاوے تو اوسیکو کھاؤ نماز مغرب سے

بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا الْمَغْرِبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

پہلے ؎۱ (یہ حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں کا کوئی نماز میں کھڑا ہو نہ ہٹاوے کنکریاں اسلئے ؎۲ کہ

فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَزَادَ أَحْمَدُ

رحمت اوس کے سامنے آتی ہے اسکو پانچوں نے اسناد صحیح سے روایت کیا اور احمد نے زیادہ

وَاحِدَةً أَوْ دَعْ وَفِي الصَّحِيحِ عَنْ مُعَيْقِيبٍ نَحْوُهُ بِغَيْرِ تَعْلِيلٍ وَعَنْ

کیا کہ ایک بار کر یا چھوڑ دو اور صحیح حدیث میں معیقیب سے اوسیکی مثل مروی ہے بلا علت بیان کرنے کے اور عائشہ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر اودھر جھانکنے کے

عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ

بارہ میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اچکنا ہے ؎۳ وسکو شیطان بندہ کی نماز سے اسکو

صَلٰوةِ الْعَبْدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِلتِّرْمِذِيِّ وَصَحَّحَهُ إِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي

بخاری نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا بچا تو اپنے آپکو نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے سے کیونکہ

الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ

یہ ہلاکت کا سبب ہے پس اگر ضروری ہی ہو تو نفل میں اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ تم میں کا کوئی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے

فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْصُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ

پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے اسلئے وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنی داہنی جانب لیکن اپنی

وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَعَنْهُ

بائیں جانب اپنے قدم کے نیچے (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور ایک روایت میں ہے یا اپنے قدم کے نیچے۔ اور انہی

قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ فَسَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ

سے روایت ہے کہا وہ عائشہ کا تھا جس سے اپنی کوٹھڑی کی جانب کو چھپا دیا تھا تو رسول خدا صلے اللہ

؎۱ پہلے الخ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر شام کا کھانا بھی حاضر ہو اور نمازی کو بھوک ہو اور اذان مغرب بھی ہو رہی ہو تو اسے پہلے روٹی کھا کر بعد میں نماز ادا کرنی چاہیے کہ بھوک کی حالت میں اُسے نماز میں خشوع حاصل نہ ہوگا جو مطلوب ہے یہی مذہب احناف ہے ۱۲ ؎۲ اسلئے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ گاہ سے کنکریاں وغیرہ نہ ہٹانا بہتر ہے کہ نمازی کے سامنے رحمت ہی ہوتی ہے جو اسکے ہٹنے کی موہم ہوتی ہے اگر ضرورت محسوس ہو تو ایک دو دفعہ ہٹا دے یا چھوڑ دے یہی مذہب احناف ہے ۱۲ ؎۳ اچکنا ہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں ادھر اُدھر جھانکنا مکروہ ہے کہ وہ شیطانی وسوسہ سے ایسا کرتا ہے جس سے اس کی نماز غیر مکمل و غیر افضل ہو جاتی ہے ۱۲ ؎۴ تھوکے الخ اس سے معلوم ہوا کہ بحالت نماز سامنے و دائیں طرف تھوکے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کی رازدارانہ کلام ہو رہی ہے اگر زیادہ ضرورت محسوس ہو تو بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے غیر مسجد میں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

اللّٰھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امیطی عنا قرامک ہذا فانہ لا تزال تصاویرہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ دور کرو ہم سے اپنے اس پردہ کو اسلئے کہ ہمیشہ اس کی تصویرین مجھے حالت نماز مین در پیش

تعرض لی فی صلوتی رواہ البخاری واتفقا علی حدیثہا فی قصۃ

ہونگی اس کو بخاری نے روایت کیا اور حدیث عائشہ پر دونوں نے اتفاق کیا۔ ابوجہیم کی

انبجانیۃ ابی جہم وفیہ فانہا الہتنی عن صلوتی وعن جابر بن

سادی چادر کے قصہ مین ؁۱ اور اس حدیث مین ہے پس اس نے میری نماز سے مجھکو غافل کر دیا۔ اور جابر

سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لینتہین

بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ باز رہین وہ قومین کہ

اقوام یرفعون ابصارہم الی السماء فی الصلوۃ او لا ترجع الیہم رواہ

اٹھاتی ہین اپنی نظرین آسمان کی طرف نماز مین یا یہ کہ نہ لوٹیں اون کی طرف (اون کی نظرین) اسکو مسلم نے

مسلم ولہ عن عائشۃ رض قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

روایت کیا اور مسلم کے لئے عائشہ رضی اللہ عنہا سے (یون ہے) کہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

علیہ وسلم یقول لا صلوۃ بحضرۃ طعام ولا وہو یدافعہ الاخبثان

سنا کہ فرماتے تھے کہ نہیں ؁۲ ہے نماز سامنے کھانے کے اور نہ اس حال میں کہ دفع کر رہے ہوں اسکو دو نجاست ناپاک

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(پیشاب و پاخانہ) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قال التثاؤب من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیکظم ما استطاع

فرمایا کہ جمائی شیطان سے ہے پس جب جمائی آئے کسی تمہارے کو تو چاہئے کہ رد کرے (اسکو جہاں تک ممکن ہو)

رواہ مسلم والترمذی وزاد فی الصلوۃ باب المساجد عن عائشۃ

اسکو مسلم اور ترمذی نے روایت کیا اور یہ لفظ زیادہ کیا کہ نماز میں باب مساجد کے احکام میں عائشہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت امر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ببناء

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہا حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجدین بنانے کا

المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وصحح

گھروں کے اندر اور اسکا کہ وہ پاکیزہ رکھی جاویں اور معطر کی جائیں اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور اوسکے

ارسالہ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

مرسل ہونیکو صحیح کہا اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرے اللہ تعالیٰ

تعالیٰ علیہ وسلم قاتل اللہ الیہود اتخذوا قبور انبیائہم مساجد متفق علیہ وزاد

یہود کو کہ انھوں نے بنا لیا اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدین ؁۴ (حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم نے زیادہ کیا

مسلم والنصاری ولہما من حدیث عائشۃ رض کانوا اذا مات فیہم

اور نصاریٰ کو ... دونوں کے ... [illegible]

؁۱ قصہ اوسکا یہ ہے کہ ابوجہیم نے ایک چادر نقشی رسولخدا کو دی جب آپ نے اوسکے نقوش کو ناپسند کیا تو فرمایا کہ یہ چادر ابوجہیم کو واپس کر دو اور اوس کی سادی چادر لیلو ۱۲ مترجم غفر لہٗ

؁۲ نہیں ہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نے در کی بھوک لگ رہی ہو یا زور کا پیشاب پاخانہ آرہا ہو اور جماعت بھی تیار ہو تو پہلے اُن ضروریات سے فارغ ہوکر نماز ادا کرے ورنہ اس کی نماز نہ ہوگی یعنے مکروہ تحریمہ ہوگی کیونکہ اُن حوادثات کی موجودگی مین خشوع ادائگی نماز ناممکن ہے اور خشوع ہی نماز کی جان ہے ۱۲

؁۳ گھروں الخ اس حدیث شریف کر معلوم ہوا کہ گھروں مین بھی بقدر ضرورت مساجد بنانی اسنون ہین جنھین پاکیزہ و معطر رکھا جائے اور ان مین مستورات نمازین پڑھین اور مرد بھی اپنی نفلی نمازین پڑھیں چونکہ مساجد صرف فرائض کی ادائگی کے لئے ہین جن مین بضرورت سنت و نوافل کا ادا کرنا بھی مضائقہ نہین رکھتا۔ لیکن تاہم سنن و نوافل گھرون مین مستحب ہین ۱۲

؁۴ مسجدین الخ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ قبر کو مساجد بنانا اور ان کی طرف رخ کرکے نماز پڑھنا ممنوع ہے کہ

الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَفِيْهِ اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ وَعَنْ

جب مرجاتا اون میں کوئی نیک مرد تو بنا لیتے اوس کی قبر پر مسجد اور اوس میں تصویریں ہیں کہ وہ لوگ مخلوق میں سے بدترین ہیں

اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا

اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر پس لایا وہ لشکر ایک مرد

فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ اَلْحَدِيْثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سلہ پس باندہ دیا اوس کو مسجد کے ستون میں سے ایک ستون کیساتھ (حدیث) متفق علیہ ہے ۔ اور

وَعَنْهُ اَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ اِلَيْهِ فَقَالَ كُنْتُ

انہیں سے روایت ہے کہ حضرت عمر حضرت حسان پر گذرے کہ وہ مسجد میں شعر گوئی کر رہے تھے پس حضرت عمر نے انکی

اُنْشِدُ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

طرف دیکھا تو حسان بولے کہ میں شعر پڑھا کرتا تھا اس حال میں کہ مسجد کے اندر وہ شخص ہوتے تھے جو تم سے بہتر ہیں حدیث متفق ہے اور

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَّنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ

انہیں سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنے کسی کو کہ ڈھونڈتا ہے گم شدہ چیز مسجد میں تو چاہیے

لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ

سلہ کہ کہیں نہ لوٹاوے اللہ تعالے اوس چیز کو تجہ پر کیونکہ مسجدیں نہیں بنائی گئیں اس کے لئے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَّنْ يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ

انہیں سے روایت ہے کہا جب دیکھو تم اون کو جو فروخت کرتا ہے یا خرید کرتا ہے مسجد میں تو کہو کہ نہ نفع دے اللہ تیری تجارت میں اسکو

فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ

نسائی اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو حسن بتلایا۔

وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور حکیم بن حزام رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مسجدوں میں حدود قائم نہ کی جائیں سلہ

لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُسْتَقَادُ فِيْهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ

اور نہ اون میں قصاص لیا جاوے اسکو احمد اور ابو داؤد نے سند ضعیف کے ساتھ

بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اُصِيْبَ سَعْدٌ

ذکر کیا۔ اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ جنگ خندق کے دن سعد کو (تیر) پہنچا تو اوس کی وجہ سے

يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خیمہ نصب فرمایا سلہ تاکہ

فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهٗ مِنْ قَرِيْبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ

نزدیک رہکر اوس کی عیادت فرماتے رہیں۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا دیکھا میں نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ مجھے چھپا رہے تھے سلہ اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی

سلہ یہ مرد قبیلہ بنی حنیفہ کا تھا نام اوس کا ثمامہ بن اثال ہے اور اہل یمامہ کا سردار ہے ۱۲ مترجم عفرلہ

سلہ یہ کہنا دل سے نہ ہو بلکہ زجر کے قصد سے ورنہ اس کی بددعا جائز نہیں کہ کسی مسلمان کی گم شدہ چیز اوسکو نہ ملے ۱۲

سلہ کی جائیں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد صرف ادائگی نماز کے لئے ہی ہے اور کوئی سیاسی وغیرہ کام جائز نہیں جیسے حدود کا قائم کرنا یا قصاص لینا یا کسی گم شدہ چیز کا پوچھنا اور ایسے ہی خرید و فروخت جیسے پہلی احادیث میں گذرا ہے ۱۲

سلہ اس میں دلیل ہے کہ مسجد کے اندر سونا جائز ہے اسی طرح مریض کا اوس میں رہنا اور وہاں خیمہ نصب کرنا۔ مگر وہ جو اوس میں ہمیشہ رہے بنانا جائز نہیں ۱۲ مترجم عفی عنہ

سلہ چھپا رہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ عائشہ رض کو اون مردوں کی نظروں سے چھپا کر اون کے کرتب دکھا رہے تھے حالانکہ دوسری حدیث میں ہے کہ عورت کو بلا ضرورت جائز نہیں۔ بہرحال غیر مرد کو دیکھنا منع ہے خواہ وہ مرد نہ بھی دیکھے یا نا دیکھا جو اور اس حدیث سے دکھی معلوم ہوتا ہے۔

فِي الْمَسْجِدِ الْحَدِيثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا أَنَّ وَلِيدَةً سَوْدَاءَ كَانَ لَهَا

کہ وہ مسجد میں کھیل رہے تھے آخر حدیث تک (حدیث متفق علیہ ہے) ۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ ایک سیاہ لونڈی

خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَحَدَّثُ عِنْدِي الْحَدِيثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کے لئے مسجد میں خیمہ تھا پس وہ میرے پاس آکر باتیں کیا کرتی تھی آخر حدیث تک (حدیث) متفق علیہ ہے۔

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوکنا ۵۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

مسجد میں گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو زمین میں چھپا دینا ہے (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور انہیں

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ فخر کریں گے

حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ

لوگ مساجد کے بارہ میں اس کی پانچوں نے سوا ترمذی کے تخریج کی اور ابن خزیمہ نے اس کو

وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

صحیح بتلایا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ أَخْرَجَهُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے میں نے حکم نہیں کیا ۵۳ مساجد میں نقش و نگار کرنے کا اس کی ابوداؤد نے

أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

تخریج کی اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا

صلے اللہ علیہ وسلم نے میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کئے گئے یہاں تک کہ تنکے کا جسکو آدمی مسجد سے

الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاسْتَغْرَبَهُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ

نکالے اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو غریب بتلایا اور ابن خزیمہ نے اسکو صحیح کہا۔

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

اور ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں کا کوئی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے جب تک دو رکعت ۵۴ نہ پڑھ لے متفق علیہ ہے۔

بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

باب نماز کی صفت کے بیان میں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو نماز کا ارادہ کرے تو (پہلے) وضو کو کامل کر پھر استقبال

---

۵۱ اس کے متعلق بعض نے کہا کہ وہ جہاد کے لئے لڑائی کی مشق کرتے تھے اور یہ مسجد میں جائز ہے اور بعض نے کہا کہ یہ منسوخ ہے ۱۲

۵۲ تھوکنا الخ اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور پہلے ایک حدیث میں بحالت نماز تھوکنے کی بضرورت بطرف بائیں یا نیچے بائیں پاؤں کے اجازت تھی۔ وہ غیر مسجد پر محمول ہوگی جیسے پہلے ظاہر کر دیا تھا۔ اور مسجد میں تھوکنا گناہ ہے جس سے سبکدوشی تب ہوتی ہے کہ اُسے دور کر دیا جائے یا چھپا دیا جائے مٹی وغیرہ سے ۱۲

۵۳ شیخ نے ترجمہ مشکوٰۃ میں فرمایا کہ بعض متاخرین نے اس کی اجازت دی ہے اور بیان کیا ہے کہ لوگ گھروں کو مزین اور منقش اور مشید بنا لیتے ہیں پس اگر ہم مسجد کو مٹی گارے سے سادہ بنا دیں تو شاید عوام کی نظر میں یہ حقیر معلوم ہو ۱۲ مترجم عفی عنہ

۵۴ نہ پڑھے الخ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ تحیۃ المسجد پڑھنا چاہیے کہ موجب زیادتی ثواب و اجر ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ۔

الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ

کو متوجہ ہو اور اللہ اکبر کہہ پھر جو کچھ تجھسے ہو سکے قرآن سے پڑھ پھر رکوع کر یہانتک کہ قرار پکڑے تو بحالت[1] رکوع پھر

ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا

اٹھ یہانتک کہ ہموار ہو جائے تو کھڑے ہوئے ہیں پھر سجدہ کر یہانتک کہ قرار پکڑے تو بحالت سجدہ پھر اٹھ یہانتک کہ قرار پکڑے

ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا أَخْرَجَهُ السَّبْعَةُ وَاللَّفْظُ

تو بیٹھے ہیں پھر سجدہ کر یہانتک کہ قرار پکڑے تو سجدہ میں پھر کر اسیطرح اپنی تمام نماز میں ساتوں نے اسکی تخریج

لِلْبُخَارِيِّ وَلِابْنِ مَاجَهْ بِإِسْنَادِ مُسْلِمٍ حَتَّى تَطْمَئِنَّ قَائِمًا وَمِثْلُهُ فِي حَدِيثِ

کی الفاظ بخاری کے ہیں اور ابن ماجہ کے لئے مسلم کی اسناد سے (یوں ہے) یہانتک کہ قرار پکڑے تو قیام میں اور اوسکی مثل ہے

رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ عِنْدَ أَحْمَدَ وَابْنِ حِبَّانَ وَفِي لَفْظِ أَحْمَدَ فَأَقِمْ

حدیث رفاعہ بن رافع بن مالک احمد اور ابن حبان کے نزدیک اور احمد کے الفاظ میں (یوں ہے) پس سیدھا کر

صُلْبَكَ حَتَّى تَرْجِعَ الْعِظَامُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَأَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ

اپنی پشت کو یہانتک کہ لوٹ آویں ہڈیاں اور نسائی اور ابوداؤد کے لئے حدیث رفاعہ بن رافع میں (یوں ہے)

إِنَّهَا لَنْ تَتِمَّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ

کہ بیشک قصہ یہ ہے کہ ہرگز نہ پوری ہوگی نماز کسی تمہارے کی یہانتک کہ کامل کرے وضو کو جیسا کہ اسکو خدا تعالے نے حکم دیا پھر

يُكَبِّرُ اللَّهَ تَعَالَى وَيَحْمَدُهُ وَيُثْنِي عَلَيْهِ وَفِيهَا فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ

بڑائی بیان کرے اللہ تعالے کی اور تعریف کرے اوسکی اور ثنا کرے اوسکی اور بیچ اسکے (یوں ہے) پس اگر تیرے ساتھ قرآن ہو تو پڑھ

وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللَّهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ وَلِأَبِي دَاوُدَ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَبِمَا شَاءَ

ورنہ حمد کر اللہ کی اور تکبیر کہہ اور لا الہ الا اللہ کہہ اور ابوداؤد کے لئے اسیطرح ہے کہ پھر پڑھ سورہ فاتحہ اور جو خدا چاہے

اللَّهُ وَلِابْنِ حِبَّانَ ثُمَّ بِمَا شِئْتَ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

اور ابن حبان کے لئے (یوں ہے) کہ پھر جو تو چاہے اور ابوحمید ساعدی رضہ سے روایت ہے کہا

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ

دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ جب آپ تکبیر کہتے تو کر لیتے اپنے دونوں ہاتھ مقابل اپنے

وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى

دونوں [2]مونڈھوں کے اور جب رکوع کرتے تو مضبوط کر لیتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں سے پھر جھکاتے تھے اپنی

حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا

پشت کو پھر جب سر کو اٹھاتے تو سیدھے ہو جاتے یہانتک کہ لوٹ جاتا ہر جوڑ اپنی جگہ پر پھر جب سجدہ کو جاتے تو رکھتے اپنے دونوں

وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ

ہاتھ در انحالیکہ نہ بچھانیوالے ہوتے اور نہ سمیٹنے والے اور قبلہ رخ کرتے اپنی دونوں پاؤں کی انگلیوں کو اور جب دو رکعتوں میں بیٹھتے تو

عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ

اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھ جاتے اور کھڑا کر لیتے داہنے کو اور جب بیٹھتے دوسری رکعت میں تو لے آتے بائیں پاؤں کو آگے

---

[1] قرار پکڑے الخ اسی حدیث شریف کی بنا پر فقہا محققین نے تعدیل ارکان کو واجب قرار دیا ہے کہ اگر تعدیل ترک کر دی جائے تو نماز بکراہت تحریمہ ادا ہوگی جسکا لوٹانا واجب ہے اول حدیث مین ذکر ہے کہ فراغت وضو کے بعد نہایت آداب و خشوع سے نماز ادا کی جاتے۔ اور سجدہ مین جاوے جب بھی اچھی طرح سے خوب ٹھیر کر تسبیح پڑھے اسی طرح رکوع مین اور قومہ مین بھی بخوبی پیچھے ہٹکر کھڑا ہو جائے تاکہ سیدھا ہو جائے اور دو سجدون کے درمیان مین بھی تعدیل کرے۔ نیز اس حدیث مین یہ بھی مذکور ہے کہ جسکو قرارت قرآن نہ یاد ہو تو یاد کرنے تک تسبیح و تہلیل سے ہی نماز ادا کرے جیسے کوئی کافر مسلم ہوگیا ہو تو سورتین یاد کرنے تک اس طرح نماز پڑھے اور یہ بھی ذکر ہے کہ فاتحہ شریف اور اسکے ہمراہ کوئی سی سورت پڑھ لیا کرے تو معلوم ہوا کہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے ۱۲

[2] مونڈھوں کے الخ یہ حدیث مستدل شوافع واہلحدیث ہے اور احناف کے نزدیک دوسری حدیث معتبر ہے جس مین وارد ہے کہ کانون کے برابر انگلیاں کی جایئں اور یہ حدیث عورتوں کی تعلیم کے لئے ہے

الیسریٰ ونصب اخریٰ وقعد علیٰ مقعدتہٖ اخرجہ البخاری وعن

لاتے اور دوسرے کو کھڑا کر لیتے اور اپنی نشستگاہ پر بیٹھ جاتے ۱ اس کی بخاری نے تخریج کی ہے ۔ اور علی

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ جب کھڑے

انہ کان اذا قام الی الصلوٰۃ قال وجہت وجہی للذی فطر السمٰوٰت

ہوتے نماز کو تو فرماتے متوجہ کرتا ہون اپنے چہرہ کو اوس خدا کی طرف جسنے پیدا فرمایا آسمانون اور زمین کو

والارض الی قولہٖ من المسلمین اللّٰھم انت الملک لا الٰہ الا انت انت ربی

مسلمین کے لفظ تک اے خدا تو بادشاہ ہے نہین ہے کوئی معبود بجز تیرے تو میرا پروردگار ہے اور مین

وانا عبدک الیٰ اخرہٖ رواہ مسلم وفی روایۃ لہٗ ان ذلک فی صلوٰۃ

تیرا بندہ ہون اسکے آخر تک مسلم نے اسکو روایت کیا اور انکی ایک روایت (یون ہے) کہ یہ رات کی نماز میں ہے

اللیل وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ

اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز کے لئے

تعالیٰ علیہ وسلم اذا کبّر للصلوٰۃ سکت ھنیۃ قبل ان یقرأ فسألتہ فقال

تو چپ رہتے ۲ تھوڑی دیر قرأت پڑھنے سے پہلے پس میں نے آپ سے دریافت کیا تو آپنے جواب دیا کہ

اقول اللّٰھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب

میں کہا کرتا ہوں اے اللہ دوری کر میرے اور میرے خطاؤں کے درمیان جسطرح دوری کی ہے تونے مشرق اور مغرب میں

اللّٰھم نقّنی من خطایای کما ینقّی الثوب الابیض من الدنس اللّٰھم اغسلنی

اے اللہ پاک صاف کردے تو مجھ کو میری خطاؤں سے جسطرح پاک کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے اے اللہ دھو دے مجھ سے

من خطایای بالماء والثلج والبرد متفق علیہ وعن عمر رضی اللہ تعالیٰ

میری خطاؤں کو پانی اور برف سے حدیث متفق علیہ ہے اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عنہ انہ کان یقول سبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدّک

کہ آپ کہا کرتے تھے پاک ۳ ہے تو اے خدا مین تیری حمد کرتا ہوں اور برکت والا ہے نام تیرا اور برتر ہے عظمت

ولا الٰہ غیرک رواہ مسلم بسند منقطع وللدارقطنی موصولا وھو

تیری اور نہیں ہے کوئی معبود سوا تیرے مسلم نے اسکو سند منقطع کے ساتھ روایت کیا اور دارقطنی نے موصولا

موقوف ونحوہ عن ابی سعید الخدری مرفوعا عند الخمسۃ وفیہ وکان

حالانکہ وہ موقوف ہے اور اسکی مثل ابوسعید خدری سے مرفوعا مروی ہے پانچوں کے نزدیک اور اوس میں (یوں ہے)

یقول بعد التکبیر اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من

اور کہا کرتے تھے بعد تکبیر کے پناہ مانگتا ہوں اللہ کے ساتھ جو سننے جاننے والا ہے شیطان رانے ہوئے سے اور اوسکے

ھمزہٖ ونفخہٖ ونفثہٖ وعن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ

وسوسہ اور اوسکے پھونکنے اور دم کرنے سے اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا

---

۱ حنفیہ کے نزدیک نماز تعدد مثل پہلے کی ہے اور اس کے لئے پہلی حدیث اور دیگر احادیث صحیحہ مروی ہیں ۱۲ مترجم

۲ تھوڑی دیر الخ اس حدیث شریف سے جو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلعم تکبیر تحریمہ کے بعد قبل شروع قرءت کچھ قدر چپ رہتے تھے ۔ ابوہریرہ رض نے عرض کی کہ آپ چپ رہ کر کیا پڑھتے ہین تو آپنے فرمایا کہ پڑھتا ہون اللّٰھم باعد بینی الخ تو احناف کے نزدیک یہ دعائین نوافل نماز پر محمول ہین ۔ کیونکہ فرائض کے متعلق آپ نے رعایت مقتدیون کی خاطر مسنون طور پر ہی نماز کی ادائگی کو مشروع رکھا ہے اس سے زیادہ مقتدیون کی تکلیف کا باعث ہوتی ہے جو غیر مشروع ہے یا یہ دعا آپنے بجائے سبحانک اللہ پڑھی ہوگی ۱۲

۳ پاک ہے الخ اس حدیث شریف سے سبحانک اللہ حسب معمول فی زماننا کا پڑھنا ثابت ہوا کہ یہ پڑھی جائے اور نیز آگے اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ تکبیر کے بعد اعوذ باللہ بھی قبل قرءت پڑھنی چاہیئے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

اللّٰھم اغفر لکاتبہٖ ولمن سعیٰ فیہ ولوالدیھم اجمعین ۔

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یستفتح الصلوٰۃ بالتکبیر والقرأۃ بالحمد للہ

صلے اللہ علیہ وسلم شروع کرتے تھے نماز کو تکبیر سے اور الحمد للہ رب العالمین پڑھنے سے اور

رب العالمین وکان اذا رکع لم یشخص رأسہ ولم یصوبہ ولکن بین ذلک

تھے جب رکوع کرتے تو نہ اٹھاتے تھے اپنے سر کو اور نہ جھکاتے اوسکو لیکن اسکے درمیان درمیان اور تھے جب

وکان اذا رفع رأسہ من الرکوع لم یسجد حتی یستوی قائما واذا رفع

اٹھاتے اپنے سر کو رکوع سے تو سجدہ میں نہ جاتے یہانتک کہ سیدھے کھڑے ہوجاتے اور جب اپنے سر کو سجدہ سے اٹھاتے

رأسہ من السجدۃ لم یسجد حتی یستوی جالسا وکان یقول فی کل رکعتین

تو دوسرے سجدہ میں نہ جاتے یہانتک کہ سیدھے بیٹھ جاتے اور تھے پڑھا کرتے بعد ہر دو رکعتوں کے

التحیۃ وکان یفرش رجلہ الیسری وینصب الیمنی وکان ینہی عن عقبۃ

التحیات الخ اور تھے بچھاتے اپنے پاؤں بائیں کو اور کھڑا کرتے داہنے کو اور منع فرمایا کرتے تھے عقبہ [51]

الشیطان وینہی ان یفترش الرجل ذراعیہ افتراش السبع وکان یختم

شیطان سے اور منع فرماتے تھے اس سے کہ بچھادے آدمی اپنے دونوں ہاتھوں کو مثل بچھانے درندہ کی اور تھے ختم کرتے

الصلوٰۃ بالتسلیم اخرجہ مسلم ولہ علۃ وعن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی

نماز کو سلام کے ساتھ اسکی مسلم نے تخریج کی اور اس حدیث کے لئے ایک نقص ہے اور ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت

عنہ ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا

ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں مونڈھوں کے مقابل جب شروع کرتے

افتتح الصلوٰۃ واذا کبر للرکوع واذا رفع رأسہ من الرکوع متفق علیہ

نماز کو اور جب [52] تکبیر کہتے رکوع کے لئے اور جب اٹھاتے اپنے سر کو رکوع سے (حدیث متفق علیہ ہے)

وفی حدیث ابی حمید عند ابی داود یرفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ

اور حدیث ابو حمید میں ہے ابو داؤد کے نزدیک (یوں ہے) کہ اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھ یہانتک کہ مقابل لے جاتے انکو اپنے دونوں

ثم یکبر ولمسلم عن مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالٰی عنہ قال صلیت مع

مونڈھوں کے پھر تکبیر کہتے اور مسلم کیلئے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مثل حدیث ابن عمر رض کے (مروی) ہے لیکن یہ کہا کہ یہانتک کہ مقابل کرتے

النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسری علی صدرہ اخرجہ

تھے انکو اپنے کانوں کے اور وائل بن حجر رض سے روایت ہے کہا نماز پڑھی میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ پس رکھا آپنے اپنے داہنے ہاتھ کو اپنے

ابن خزیمۃ وعن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول

ابن خزیمہ نے اسکی تخریج کی ہے اور عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بام القرآن متفق علیہ وفی

صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں نماز ہے اس شخص کی جس نے نہ پڑھا سورہ فاتحہ کو (حدیث متفق علیہ ہے) اور

روایۃ لابن حبان والدارقطنی لا تجزی صلوٰۃ لا یقرأ فیہا بفاتحۃ الکتاب

ابن حبان کی ایک روایت میں ہے اسیطرح دارقطنی کی یوں ہے کہ کافی نہیں ہوتی وہ نماز کہ نہ پڑھی جاوے سورہ فاتحہ

---

[51] عقبہ کہ شیطان اسطرح بیٹھتا ہے کہ دونوں سرین زمین پر رکھے اور دونوں پنڈلیاں اور ران کھڑی کرے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے یا یہ کہ دونوں پاؤں نکال کر ایڑیوں پر سرین رکھے ۱۲ مترجم

[52] احناف کے نزدیک رفع یدین صرف ایکدفعہ ہے اور اوس کی دلیل میں بہت سی صحیح حدیثیں ہیں۔ ترمذی میں علقمہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سوا ایکدفعہ کے نہ اٹھائے اور ایسی ہی حدیث براء بن عازب سے روایت ہے اور سفیان سے اور یہ احادیث جو ثبوت میں روایت کی جاتی ہیں۔ ان کے جوابات بہت ہیں سب سے اچھی بات وہ ہے جو علینی شرح بخاری میں ہے کہ یہ رفع یدین شروع اسلام میں تھا۔ پھر منسوخ ہوگیا اور دلیل منسوخ ہونے کی یہ ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے ایک شخص کو رفع یدین کرتے دیکھا تو فرمایا کہ ایسا مت کر کیونکہ یہ ایک فعل ہے جسکو رسول خدا نے کیا پھر چھوڑ دیا اسی طرح طحاوی میں ابوبکر بن عیاش سے مروی ہے جو نسخ پر دلیل ہے ۱۲ مترجم غفرلہ۔

[53] الیمنی الخ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ نماز میں داہنے

وفی اخری لاحمد وابی داود والترمذی وابن حبان لعلکم تقرؤن

اور ایک میں سورہ فاتحہ اور دوسری روایت میں احمد وابوداود اور ترمذی اور ابن حبان کی (یون ہے) کہ شاید تم ایسے

خلف امامکم قلنا نعم قال لا تفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب فانہ لا

امام کے پیچھے پڑھتے ہو ہم نے عرض کی ہاں آپ نے فرمایا مت کرو ایسا مگر سورہ فاتحہ کیونکہ جو اسے نہ پڑھے اوسکی نماز نہیں

صلوۃ لمن لم یقرا بہا وعن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ

ہوتی اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم وابا بکر وعمر کانوا یفتتحون الصلوۃ بالحمد للہ رب العلمین

علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے (حمد سے)

متفق علیہ زاد مسلم لا یذکرون بسم اللہ الرحمن الرحیم فی اول قراءۃ

متفق علیہ ہے اور مسلم نے یہ زیادہ کیا کہ نہیں ذکر کرتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو قرءت کے شروع میں

ولا فی اخرہا وفی روایۃ لاحمد والنسائی وابن خزیمۃ لا یجہرون

اور نہ اوسکے آخر میں اور احمد اور نسائی اور ابن خزیمہ کی روایت میں ہے کہ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے

ببسم اللہ الرحمن الرحیم وفی اخری لابن خزیمۃ کانوا یسرون وعلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم اور ابن خزیمہ کی دوسری روایت میں ہے کہ آہستہ پڑھتے تھے

ہذا یحمل النفی فی روایۃ مسلم خلافا لمن اعلہا وعن نعیم المجمر

[illegible]

رضی اللہ تعالی عنہ قال صلیت وراء ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ فقرا بسم اللہ

کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے تو انہوں نے بسم اللہ

الرحمن الرحیم ثم قرا بام القرآن حتی اذا بلغ ولا الضالین قال آمین

الرحمن الرحیم پڑھی پھر سورہ فاتحہ پڑھی یہانتک کہ جب ولا الضالین پر پہنچے تو کہا آمین

ویقول کلما سجد واذا قام من الجلوس اللہ اکبر ثم یقول اذا سلم والذی

اور کہتے تھے جب کبھی سجدہ کرتے [illegible]

نفسی بیدہ [illegible] رواہ النسائی

[illegible]

وابن خزیمۃ [illegible] رسول اللہ

[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم اذا [illegible] بسم اللہ الرحمن الرحیم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ؒ حنفیہ کے نزدیک امام کے پیچھے چپ رہنا ضروری ہو اس کی دلیل میں کئی حدیثیں ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکا کوئی امام ہو تو امام کا پڑھنا اوسکا پڑھنا ہے نیز حق تعالے فرماتا ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو چپ رہو کان لگا کر سنو اور تفسیر ابن کثیر اور معالم التنزیل میں تصریح ہے کہ یہ آیت نماز کے بارہ میں نازل ہوئی اسی طرح تفسیر در منثور میں بھی یہی ہے اور حدیث مذکور کو بہت صحابہ نے روایت کیا اور امام کے پیچھے پڑھنے کو بہت صحابہ نے منع کیا جن میں حضرت علی اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن مسعود ہیں اور عبداللہ بن زید اسلم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ دس اصحابی امام کے پیچھے پڑھنے کو سخت منع فرماتے تھے جیسے ابوبکر صدیق عمر فاروق عثمان بن عفان علی ابن ابی طالب عبدالرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص وغیرہ اور جن حدیثوں سے امام کے پیچھے پڑھنا ثابت کیا جاتا ہے اوس کے جوابات بہت ہیں منجملہ اون کے ایک یہ ہے کہ وہ منفرد کے لئے ہے [illegible] اور یہ حدیث جو امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کو ثابت کرتی ہے [illegible]

ؒ [illegible] آواز سے بسم اللہ [illegible]

[illegible]

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا فرغ من قراءۃ ام القرآن رفع صوتہ

کہتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سورہ فاتحہ پڑھکر فارغ ہوتے تو اپنی آواز بلند کرتے اور

وقال آمین رواہ الدارقطنی وحسنہ والحاکم وصححہ ولابی داؤد و

کہتے آمین ؁۵۱ اسکو دارقطنی نے روایت کیا اور حسن بتلایا اور حاکم نے بھی اور انہوں نے صحیح بتلایا اور ابوداؤد اور

الترمذی من حدیث وائل بن حجر نحوہ وعن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی

ترمذی کے لئے حدیث وائل بن حجر سے اوسکی مثل روایت ہے ؁۵۲ اور عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال انی

عنہ سے روایت ہے کہا آیا ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا کہ نہیں طاقت رکھتا ہوں میں اسکی

لا استطیع ان آخذ من القرآن شیئا فعلمنی ما یجزئنی منہ فقال

کہ حاصل کروں میں قرآن سے کچھ پس مجھے تعلیم دیجئے مجھکو وہ چیز مجھے کافی ہو تو آپ نے فرمایا

قل سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا

کہو سبحان اللہ والحمد للہ ؁۵۳ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

باللہ العلی العظیم الحدیث رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وصححہ ابن

العلی العظیم آخر حدیث تک اسکو احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان

حبان والدارقطنی والحاکم وعن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان

اور دارقطنی اور حاکم نے اسکو صحیح بتایا۔ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی بنا فیقرأ فی الظہر والعصر فی الرکعتین

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھاتے ہمکو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں

الاولیین بفاتحۃ الکتاب وسورتین ویسمعنا الآیۃ احیانا ویطول الرکعۃ

سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور کبھی ہمکو ایک آیت سنا ؁۵۴ دیتے تھے اور پہلی رکعت طویل کرتے

الاولی ویقرأ فی الاخریین بفاتحۃ الکتاب متفق علیہ وعن ابی سعید

تھے اور دوسری رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھتے تھے (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور ابو سعید

الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا نحزر قیام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا اندازہ کرتے تھے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قیام کا

فی الظہر والعصر فحزرنا قیامہ فی الرکعتین الاولیین من الظہر قدر

ظہر اور عصر میں پس اندازہ کیا ہمنے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں بقدر

الم تنزیل السجدۃ وفی الاخریین قدر النصف من ذلک وفی الاولیین

الم تنزیل سجدہ کی اور دوسری رکعتوں میں بقدر نصف اوس صورت کی اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں

من العصر علی قدر الاخریین من الظہر والاخریین علی النصف من ذلک

اور ظہر کی دوسری کے بقدر اور اس کے نصف کی اور عصر کی

؁۵۱ آمین کا آہستہ کہنا سنت ہے اور جو حدیثیں اوسکے زور سے پڑھنے کی وارد ہوئی ہیں وہ تعلیم مقتدیوں کی غرض سے تھیں ۱۲ مترجم

؁۵۲ عبد اللہ الخ عبد اللہ بن ابی اوفی اسلمی صحابی ہیں حدیبیہ و خیبر و دیگر لڑائیوں میں حاضر ہوئے۔ حضرت علیہ الصلوٰۃ وفات حسرت آیات تک مدینہ شریف میں رہے۔ پھر کوفہ چلے گئے۔ جو سب صحابہ کوفہ سے آخر سنہ ۸۷ یا ۸۶ ہجری میں فوت ہوئے ۱۲

؁۵۳ سبحان اللہ الخ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جسے قرآن مجید کی کوئی آیت نہ یاد ہو تو ان تسبیحوں سے نماز ادا کرے لیکن سورت یاد کرنے تک ایسا کرے اور سورت ضرور یاد کرے ۱۲

؁۵۴ یہ اسلئے کرتے تاکہ مقتدیوں کو معلوم ہو جائے کہ فلاں فلاں سورت اس وقت کی نماز میں مسنون ہے ۱۲ مترجم عفی عنہ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔

اللّٰہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین ۔ آمین

۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۳ ۔ ۴ ۔ ۱۲

رواہ مسلم وعن سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ قال کان

اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا تھے

فلان یطیل الاولیین من الظھر ویخفف العصر ویقرأ فی المغرب

فلاں شخص ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل کرتے تھے اور عصر کی ہیں تخفیف کرتے تھے اور مغرب میں قصار ۵۱

بقصار المفصل وفی العشاء بوسطہ وفی الصبح بطوالہ فقال ابو ہریرۃ

مفصل پڑھتے تھے اور عشاء میں اوساط مفصل اور صبح میں طوال مفصل پس ابوہریرہ رضی

رضی اللہ تعالی عنہ ما صلیت وراء احد اشبہ صلوۃ برسول اللہ صلی اللہ

اللہ تعالی عنہ نے فرمایا نہیں نماز پڑھی میں نے پیچھے کسی کے جو مشابہ زیادہ ہو رسول خدا صلے اللہ تعالی

تعالی علیہ وسلم من ھذا اخرجہ النسائی باسناد صحیح وعن جبیر بن مطعم

علیہ وسلم کی نماز کے بہ نسبت اس شخص کے نسائی نے اسناد صحیح کیساتھ اسکی تخریج کی اور جبیر بن مطعم رضی سے روایت ہے

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بالطور متفق علیہ

کہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں ۵۲ سورہ طور پڑھتے سنا متفق علیہ ہے

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے

یقرأ فی صلوۃ الفجر یوم الجمعۃ الم تنزیل السجدۃ وھل اتی علی الانسان

نماز فجر میں جمعہ کے روز الم تنزیل سجدہ اور اور سورہ ہل اتی علی الانسان (حدیث)

متفق علیہ وللطبرانی من حدیث ابن مسعود یدیم ذلک وعن

متفق علیہ ہے اور طبرانی کے لئے حدیث ابن مسعود سے یوں ہے کہ ہمیشہ اسی طرح کرتے تھے

حذیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال صلیت مع النبی صلی اللہ تعالی

اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نماز پڑھی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

علیہ وسلم فما مرت بہ آیۃ رحمۃ الا وقف عندھا یسأل ولا آیۃ عذاب

پس نہیں گذرتے تھے آپ آیت رحمت پر مگر ٹھیرتے تھے اور سوال کرتے اور نہیں گذرتے آیت عذاب پر

الا تعوذ منھا اخرجہ الخمسۃ وحسنہ الترمذی وعن ابن عباس

مگر پناہ مانگتے تھے اوس سے اسکی پانچوں نے تخریج کی ۵۳ و ترمذی نے اسکو حسن کہا اور ابن عباس

رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الا وانی

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو میں منع کیا گیا

نھیت ان اقرأ القرآن راکعا او ساجدا فاما الرکوع فعظموا فیہ الرب

ہوں اس سے کہ قرآن پڑھوں رکوع میں یا سجدہ میں پس رکوع میں بزرگی بیان کرو رب کی

واما السجود فاجتھدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم رواہ مسلم

اور سجدہ میں دعا میں کوشش کرو پس لائق ہے کہ قبول کی جائے تمہاری دعا اسکو مسلم نے روایت کیا

---

۵۱ قصار المفصل یعنے چھوٹی سورتیں لم یکن سے آخر قرآن تک اور اوساط یعنے درمیانہ بروج سے لم یکن تک اور طوال یعنے لمبی سورتیں حجرات سے بروج تک ہیں۔

۵۲ فقہاء کے نزدیک مسنون طریقہ یہ ہے کہ فجر اور ظہر کی نماز میں طوال مفصل اور عصر اور عشا میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل پڑھی جاویں۔ اسکے مخالف حدیثوں کے بارہ میں شیخ نے ترجمہ کہا ہے کہ ان سورتوں کو معین کرنے کی وجہ عمر فاروق کا خط ہے جو انہوں نے ابو موسی اشعری والی کوفہ کو لکھا تھا پس اصل یہ ہے کہ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں طول و قصر قرءت میں منتظم نہ تھا بلکہ مختلف تھا اور بعد میں حضرت عمر نے جو خط لکھا اوس سے حکم ثابت و مقرر ہو گیا اور اون کو کوئی دلیل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں ضرور ملی ہوگی۔ لہذا اب مسنون طریقہ فقہاء کا ہے۔ مترجم

۵۳ تخریج کی اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے [illegible] نماز نفل [illegible] تہجد میں آپ کرتے ہونگے [illegible] حدیث ابو یعلی بہ روایت ابن [illegible]

وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه

روایت کیا اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا سلہ

وسلم يقول في ركوعه وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم

کرتے تھے اپنے رکوع اور سجدہ میں کہ پاکی بیان کرتا ہوں تیری اے رب ہمارے اور تیری تعریف اے اللہ

اغفر لي متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال كان

بخشدے مجھکو متفق علیہ ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إذا قام إلى الصلوة يكبر حين يقوم

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا ارادہ کرتے تو تکبیر کہتے کھڑے ہوتے وقت پھر تکبیر کہتے

ثم يكبر حين يركع ثم يقول سمع الله لمن حمده حين يرفع صلبه

رکوع کرنے کے وقت پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جب اٹھاتے اپنی پشت رکوع سے

من الركوع ثم يقول وهو قائم ربنا لك الحمد ثم يكبر حين يهوي

پھر کہتے کھڑے ہونیکی حالت میں اے رب ہمارے تیرے ہی لئے تعریف ہے پھر تکبیر کہتے

ساجدا ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يكبر حين يسجد ثم يكبر

سجدہ میں جاتے وقت پھر سجدہ سے سر اٹھاتے وقت پھر سجدہ کرتے وقت

حين يرفع ثم يفعل ذلك في الصلوة كلها ويكبر حين يقوم من

کہتے پھر تکبیر کہتے جب اٹھاتے اپنے سر کو پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کرتے پھر اسیطرح

الثنتين بعد الجلوس متفق عليه وعن أبي سعيد الخدري رضي

کرتے تھے اپنی تمام نماز میں اور تکبیر کہتے تھے جب کھڑے ہوتے تھے دو رکعتوں سے بعد بیٹھنے کے حدیث متفق علیہ ہے اور ابو سعید

الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إذا رفع رأسه

خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے سر کو رکوع سے اٹھاتے

من الركوع قال اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات والأرض وملء

تو کہتے اے رب ہمارے تیرے لئے تعریف ہے آسمان اور زمین بھر کے اور وہ چیز بھر کے جو تو چاہے [illegible] ۵۳

ما شئت من شيء بعد أهل الثناء والمجد أحق ما قال العبد

[illegible]

كلنا لك عبد اللهم لا مانع لما أعطيت ولا معطي لما منعت ولا

روکنے والا [illegible]

ينفع ذا الجد منك الجد رواه مسلم وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنه قال

دولت اور [illegible] اسکو مسلم نے روایت کیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أسجد على سبعة أعظم على الجبهة و

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم کیا گیا ہے [illegible] سات اعضا پر (۱) پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے

---

۵۱ کہا ترقی الحواس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کبھی بجائے مروجہ تسبیح رکوع و سجود کے یہ بھی پڑھ دیتے تھے اور یہ بھی مشروع ہے اگرچہ فقہاء اسی کو لکھتے ہیں ۱۲

۵۲ سمع اللہ الخ اور متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں کسی میں ولک الحمد بہ واو ہے کسی میں نہیں وغیرہ وغیرہ اور شامی میں ہے کہ بہتر اسطرح ہے کہ کہے اللھم ربنا ولک الحمد اس سے کم درجہ ربنا ولک الحمد اور اس سے کم ربنا لک الحمد۔ اور جمہور علماء کے نزدیک سوائے تکبیر تحریمہ باقی سب تکبیریں سنت ہیں نہ واجب اور امام احمد رح کے ایک قول میں واجب ہیں۔ اور بنی امیہ کے بعض امراء تکبیرات مستحبہ کو معمولی جائز ترک کر دیا کرتے تھے جبیر صحابہ ان کو سمجھاتے چنانچہ ایسے ہی شامی میں ہے کہ ترک سنت گناہ ہے بگاہ ہے بغیر وجہ بے ادبی موجب زجر و تنبیہ مگر اسپر دوام و اصرار موجب زجر و گناہ ہے ۱۲

۵۳ اٹھاتے الخ اگرچہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد رکوع قومہ میں یہ دعا پڑھی جائے لیکن بوجہ دوسری احادیث مرویہ یہ نفل الجماعة ۱۲

[illegible]

أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ

اشارہ کیا سلہ اپنی ناک کی طرف اور دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں کیطرف اور قدموں کے کناروں کی طرف (حدیث

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

متفق علیہ ہے) اور ابن بحینہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى وَسَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ

تھے جب نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے تو کشادگی کرتے اپنے دونوں ہاتھوں کے مابین یہانتک کہ سلہ ظاہر

إِبْطَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

ہو جاتی اپنی بغلوں کی سفیدی (حدیث متفق) اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تو سجدہ کرے تو رکھدے اپنے دونوں ہاتھ اور اٹھائے رکھ اپنی

وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

دونوں کہنیاں اسکو مسلم نے روایت کیا اور وائل بن حجر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے

عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ فَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے سلہ جب رکوع کرتے تو کشادگی کرتے اپنی انگلیوں میں

وَإِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

اور جب سجدہ کرتے تو ملا لیتے اپنی انگلیاں اسکو حاکم نے روایت کیا اور عائشہ رضہ سے روایت ہے

عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا رَوَاهُ

کہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو چار زانو سلہ بیٹھے نماز پڑھتے دیکھا اسکو نسائی نے

النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ

روایت کیا اور ابن خزیمہ نے اسکی تصحیح کی۔ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ سلہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

فرمایا کرتے تھے درمیان دونوں سجدوں کے کہ اے اللہ بخشدے مجھ کو

وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي

اور رحم کر مجھ پر اور ہدایت کر مجھ کو اور درگذر کر مجھے اور رزق دے مجھکو اسکو چاروں نے ماسوائے نسائی کے روایت کیا اور

دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ

الفاظ ابو داود کے ہیں اور حاکم نے اسکو صحیح بتایا اور مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ

دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے پس جب ہوتے آپ طاق رکعت میں تو نہ اٹھتے [illegible] سیدھا [illegible]

قَاعِدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

[illegible] اسکو بخاری نے روایت کیا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم [illegible]

سلہ اشارہ کیا الخ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرتے وقت ان تمام اعضا کو زمین پر لگنا چاہیے تاکہ مکمل سجدہ ہو ۱۲

سلہ ظاہر ہو جاتی الخ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ سجدہ میں بازو [illegible] علیحدہ کر کے [illegible] سے [illegible] نمازی کو اپنی سجدہ کی جگہ میں ہر چیز دکھائی دے ۱۲

سلہ جب الخ یہ حدیث بھی بتلاتی ہے کہ رکوع کے وقت انگلیاں کشادہ کی جائیں تاکہ زانو مضبوطی سے پکڑے جائیں اور قبلہ رخ رہیں اور سجدہ میں ملائی جائیں کہ ان میں کشادگی کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایسے ہی فقہ میں ہے اور فقہ خلاصہ احادیث ہے ۱۲

سلہ یہ بوجہ عذر کے کیونکہ حدیث سے ثابت ہے کہ آپ گھوڑے سے گر گئے تھے ۱۲ منہ غفرلہ

سلہ کہ نبی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دو سجدوں کے جلسہ میں آپ کبھی یہ دعا پڑھتے تھے۔ چنانچہ اسی طرح ہی ملا علی قاری رحمہ نے لکھا ہے اللھم اغفر لی [illegible]

قنت شهرا بعد الركوع يدعوا على احياء من العرب ثم تركه

ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھا کہ بد دعا کرتے تھے عرب کے چند قبیلوں پر پھر اوسکو چھوڑ دیا (حدیث)

متفق عليه ولاحمد والدارقطني نحوه من وجه اخر وزاد فاما في الصبح

متفق علیہ ہے اور احمد اور دارقطنی کیلئے اوسکی مثل ہے اور سند سے مروی ہے مگر زیادتی کی پس بہر حال نماز صبح میں پس ہمیشہ

فلم يزل يقنت حتى فارق الدنيا وعن انّ النبي صلى الله تعالى

قنوت پڑھتے رہے یہانتک کہ دنیا سے جدا ہوگئے اور انہیں سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم كان لا يقنت الا اذا دعا لقوم او دعا على قوم صححه

نہیں قنوت پڑھتے تھے مگر اوسوقت کہ جب کسی قوم کے لئے دعا کرتے یا کسی قوم پر بد دعا کرتے اور ابن

ابن خزيمة وعن سعيد بن طارق الاشجعي رضي الله تعالى عنه

خزیمہ نے اسکو صحیح کہا ہے۔ اور سعید بن طارق بن اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال قلت لابي يا ابت انك قد صليت خلف رسول الله صلى

کہا میں نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہا آپ نے نماز پڑھی ہیں پیچھے رسول خدا

الله تعالى عليه وسلم وابي بكر وعمر وعثمان وعلي افكانوا يقنتون في الفجر قال

صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر و عثمان و علی کے کیا یہ سب فجر میں قنوت پڑھا کرتے تھے تو جواب دیا کہ

اي بني محدث رواه الخمسة الا ابا داؤد وعن الحسن بن علي

اے بیٹے بدعت ہے ۵۳ اسکو پانچوں نے ابو داؤد کے سوا روایت کیا اور حسن بن علی رضی سے

رضي الله تعالى عنهما قال علمني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كلمات

روایت ہے کہا تعلیم دی ۵۴ مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چند کلموں کی کہ

اقولهن في قنوت الوتر اللهم اهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت و

کہوں میں انکو وتر قنوت میں اے اللہ سیدھی راہ چلا مجھکو ان لوگوں میں جنکو تو نے راہ راست دکھائی اور درگذر کر مجھسے ان

تولني فيمن توليت وبارك لي فيما اعطيت وقني شر ما قضيت

لوگوں میں کہ درگذر کی تو نے ان سے اور دوست رکھ مجھکو ان میں کہ دوست رکھا تو نے انکو اور برکت دی مجھکو ان چیزوں میں کہ دی

فانك تقضي ولا يقضى عليك انه لا يذل من واليت تباركت

تو نے مجھکو اور بچا مجھے اوس شر سے کہ جسکو تو نے مقدر کیا کیونکہ تو مقدر کرتا ہے اور تجھپر حکم نہیں کیا جاتا بیشک نہیں ذلیل ہوتا وہ جسکو دوست

ربنا وتعاليت رواه الخمسة وزاد الطبراني والبيهقي ولا يعز من

رکھے تو اسکو برکت والا ہے تو اے رب ہمارے اور برتر ہے تو اسکو پانچوں نے روایت کیا اور طبرانی نے زیادہ کیا اسی طرح بیہقی نے کہ نہیں

عاديت زاد النسائي من وجه اخر في اخره وصلى الله تعالى على النبي

عزت پاتا جسکو تو دشمن رکھے نسائی نے دوسری سند سے اسکے اخیر میں زیادہ کیا اور درود بھیجتا ہے خدا تعالے نبی پر

والبيهقي عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه

اور بیہقی کے لیے ابن عباس رض سے روایت ہے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تعلیم فرماتے تھے ہمکو دعا کہ دعا کہیں

---

۵۱ دنیا سے جدا ہوئے الخ اس حدیث کے آخری جملوں سے صاف یہی ہمیشہ دعاء قنوت کا بلا حادثہ بھی پڑھنا معلوم ہوتا ہے جسپر اہل شوافع و اہل حدیث کا عمل ہے لیکن ... آیندہ حاشیہ ۵۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ حادثہ کے باعث قنوت پڑھی جاتی تھی نہ بلا حادثہ جیسے اہل حدیث کرتے ہیں ۱۲

۵۲ مگر اسوقت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ بغیر بد دعا یا دعا کسی قوم کے لئے دعاء قنوت ہرگز نہ پڑھتے تھے جسے ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے اس سے معلوم ہوا کہ پہلی حدیث میں قنوت صبح علی الدوام ایام حادثات پر موقوف ہے نہ عام ۱۲-۱۲-

۵۳ اس میں مذہب حنفی کی تائید ہے کہ قنوت صبح کی نماز میں نہیں جسکے امام شافعیؒ قائل ہیں ۱۲ مترجم عفی لہ

۵۴ تعلیم دی الخ اس حدیث لمبی سے یہ کلمات دعاء قنوت معلوم ہوتے ہیں مگر جو دعاء قنوت مروج و معروف احناف کے نزدیک ہے وہ بہتر ہے جو وہ احادیث معتبرہ سے ثابت ہے ۱۲-۱۲-۱۲-

بَعلمنا دعاءً ندعوا به في القنوت من صلوة الصبح وفي سنده

ہم ساتھ اوسکے قنوت ہیں نماز صبح سے اور اس کی سند میں ضعف ہے

ضعف وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

صلى الله تعالى عليه وسلم اذا سجد احدكم فلا يبرك كما يبرك البعير وليضع يديه

علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں کا سجدہ کرے تو نہ بیٹھے جسطرح اونٹ بیٹھتا ہے ۵۱ اور چاہیئے کہ رکھے اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں

قبل ركبتيه اخرجه الثلثة وهو اقوى من حديث وائل بن حجر رض رأيت

سے پیشتر اسکی تینوں نے تخریج کی اور یہ حدیث وائل بن حجر سے زیادہ قوی ہے (وہ یہ کہ) دیکھا میں نے

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا سجد وضع ركبتيه قبل يديه اخرجه

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں گھٹنے اپنے دو ہاتھوں سے پہلے رکھتے اسکی چاروں نے

الاربعة فان للاول شاهدا من حديث ابن عمر رضي الله تعالى عنه صححه

تخریج کی کیونکہ اول (یعنی حدیث ابوہریرہ) کے لیے حدیث ابن عمر سے شاہد ہے جسے ابن خزیمہ نے

ابن خزيمة وذكره البخاري معلقا موقوفا وعن ابن عمر رضي الله

صحیح کیا اور بخاری نے اسکو معلق موقوف ذکر کیا اور ابن عمر رض سے روایت ہے

تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا قعد للتشهد وضع

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے جب تشہد کے لئے بیٹھتے تو اپنا بایاں ہاتھ اپنے بایئں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا

يده اليسرى على ركبته اليسرى واليمنى على اليمنى وعقد ثلاثا وخمسين

داہنے پر اور ترپن ۵۳ کا عقد کرتے اور اپنی سبابہ (انگشت شہادت سے) اشارہ کرتے اسکو

واشار باصبعه السبابة رواه مسلم وفي رواية له وقبض اصابعه

مسلم نے روایت کیا اور اوس کی ایک روایت میں (یوں ہے) اور اپنی تمام انگلیوں کو بند کرتے

كلها واشار بالتي تلي الابهام وعن عبد الله بن مسعود رضي الله

اور اشارہ کرتے اوس انگلی سے جو انگوٹھے کے متصل ہے۔ اور عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے

تعالى عنه قال التفت الينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال اذا

کہا دیکھا ہماری طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ جب نماز پڑھے کوئی تم میں کا تو چاہیئے

صلى احدكم فليقل التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك

کہ کہے کہ تمام تعظیمات خدا کے لئے ہیں (اسی طرح) تمام نمازیں اور پاک چیزیں (اموال وغیرہ) سلام ہو تجھ پر

ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين

اے نبی اور رحمت خدا کی اور اوس کی برکات سلام ہو ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر

اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ثم ليتخير

گواہی دیتا ہوں اس کی کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اوسکے بندے اور رسول ہیں پھر چاہیئے کہ اختیار کرے دعا سے جو زیادہ پسند ہو

---

۵۱ اونٹ بیٹھتا ہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طریقہ معروفہ کی طرح قعدہ میں بیٹھے اسکے خلاف نہ بیٹھے مثلاً جیسے اونٹ وغیرہ بیٹھتا ہے کہ خلاف ادب وتعظیم ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں ہاتھ پھر گھٹنے زمین پر رکھے چونکہ یہی تقاضاء تہذیب وادب ہے اور جس حدیث میں جو ساتھ ہی مذکور ہے کہ پہلے زانو رکھکر پھر ہاتھ رکھے وہ ضعیف ہے شاید وہ اضطراری اور بیماری وغیرہ کی حالات کے لئے ہو اور پہلی حدیث قوی ہے ۱۲۔

۵۲ ترپن الخ لعینہ یہی حدیث کا بحوالہ کتب فقہ شامی وغیرہ میں مفصل مذکور ہے کہ امام محمدؒ کے نزدیک قعدہ میں بیٹھتے ہی داہنے ہاتھ کی سب انگلیاں بہ تفصیل بند کرلے مگر شیخین کے نزدیک اشہد ان لا الہ الا اللہ کے وقت سے بند کرنا آیا ہے۔ ترپن کا عقد یوں ہے کہ انگوٹھا اور اسکے ساتھ کی انگلیوں کے علاوہ باقی تینوں انگلیاں بند کرکے سبابہ انگلی کو کھلا رکھکر انگوٹھے کا سرا سبابہ کی جڑ میں رکھدے یہ عقد ترپن کہلاتا ہے کہ ان لا الہ کہتے وقت سبابہ اوپر کردے اور الا اللہ کے وقت نیچے رکھدے۔ دوسرا طریقہ جو شامی میں مذکور ہے یہ ہے کہ انگوٹھے وسبابہ کا حلقہ بناکر پچھلی دو انگلیوں کو بند کرکے سبابہ سے بطریق مذکورہ اشارہ کرکے سبابہ کو نیچے رکھدے۔ اور جو بہ روایت ضعیف درمختار نے بلا اشارہ کرنا بعض نے لکھا ہے کہ تمام انگلیاں سیدھی رکھی ہوں اور بوقت شہادت سبابہ کھڑا کرکے طریق مذکور کی طرح نیچے رکھدے جسپر عوام بلکہ بعض خواص (زاہد واقف فتاوہ وجات معتبرہ) کا بھی عمل ہے۔ اسے علامہ شامی نے رد قرار دیا ہے کہ اس طرح کسی فقیہ کا قول وعمل نہیں ۱۲

۵۳ کو کہو الخ اس حدیث سے وہی

مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَلِلنَّسَائِيِّ

دعا کرے (حدیث متفق علیہ ہے) اور الفاظ بخاری کے ہیں اور نسائی کے لیے (یوں ہے) کہا کرتے تھے ہم پہلے فرض

كُنَّا نَقُولُ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْنَا التَّشَهُّدُ وَلِأَحْمَدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

ہونے تشہد کے اور احمد کے لیے ہے نبی صلے اللہ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُعَلِّمَهُ النَّاسَ وَلِمُسْلِمٍ

علیہ وسلم نے انکو (تشہد کی) تعلیم دی اور انکو حکم دیا کہ لوگوں کو تعلیم دیں اور مسلم کے لیے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے (یوں ہے) کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ

وآلہ وسلم تعلیم دیتے ہمکو تشہد کی تحیات برکت والی نمازیں پاکیزہ ہیں (سب) خدا کے لیے

لِلّٰهِ إِلَى آخِرِهِ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعَ رَسُولُ

اخیر تک اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا سنا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ وَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ وَلَمْ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا مانگتا تھا اپنی نماز میں اور نہ کی تعریف خدا کی اور نہ

يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ إِذَا

صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ رَبِّهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُو بِمَا شَاءَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ

اور ترمذی اور ابن حبان

وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا

بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ

فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ

وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ

حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا عَلِمْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ

۵۱ فضالہ ابن عبید اوسی انصاری صحابی ہیں جنگ احد اور اسکے مابعد کے جنگوں میں شریک تھے اور بیعت حدیبیہ میں بھی پھر شام کی طرف سفر کر کے دمشق میں اقامت اختیار کر لی اور وہاں کے حاکم تھے اور وہاں ہی وفات پائی۔ ۵۲ دعا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا سے پہلے خدا تعالےٰ کی تعریف اور رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ پر درود پڑھنا چاہیے ... ۵۳ تو چاہیے ان کلمات سے بھی ... اسی حدیث ... معلوم ہوا کہ درود ...

إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِي صَلَوٰتِنَا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

پس کیسے درود بھیجیں ہم آپ پر جب درود پڑھیں آپ پر نمازوں اپنی میں ۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے

تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَهَّدَ

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تشہد پڑھے تم

أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ

میں کا کوئی تو چاہیے کہ پناہ ٥١ مانگے ساتھ اللہ کے چار چیزوں سے کہے اے اللہ بیشک میں پناہ مانگتا ہوں تیرے

عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ

ساتھ عذاب دوزخ اور عذاب قبر سے اور زندگی اور موت کے فتنہ اور مسیح دجال کے فتنہ

فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ

کی شرارت سے (حدیث) متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت میں (یوں ہے) کہ جب فارغ ہو کوئی تم میں کا

التَّشَهُّدِ الْأَخِيْرِ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ

تشہد اخیر سے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ قُلْ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا تعلیم کیجئے مجھکو ٥٢ دعا کہ دعا کیا کروں اوسکے ساتھ اپنی نماز میں آپ نے فرمایا

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ

کہہ اے اللہ بیشک میں نے ظلم کیا اپنی پر بہت اور نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو

فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پس بخشدے مجھ کو بخشنا اپنی جانب سے اور رحم فرما مجھ پر کیونکہ تو بیشک بخشش کرنے والا رحم کرنیوالا ہے۔ (حدیث) متفق علیہ ہے۔

وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز

تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَعَنْ

پڑھی تو آپ سلام کرتے تھے اپنی داہنی جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ٥٣ اور اپنی بائیں

شِمَالِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اسکو ابو داؤد نے اسناد صحیح کیساتھ روایت کیا

وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ٥٤ کہا کرتے تھے

يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ

پیچھے ہر نماز کے جو فرض ہوتی تھی نہیں ہے معبود مگر اللہ تنہا نہیں ہے کوئی شریک اسکا اوسکے لئے ملک ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا

اور اسیکے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اے اللہ نہیں ہے کوئی روکنے والا اوسکو جو تو دے اور نہیں کوئی دینا صاحب

---

٥١ پناہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ دعا بھی ہے جو بعد تشہد آخر پڑھی جاتی ہے اور ابن حزم رحمہ نے استعاذہ ہر دونوں التحیات میں واجب قرار دیا ہے مگر باقی تمام علماء نے اسے صرف آخری التحیات میں مستحب کہا ہے ۱۲

٥٢ دعا الخ اس حدیث شریف سے یہ اور دعا بھی معلوم ہوئی کہ چاہیے یہ بعد تشہد پڑھ لے۔ یعنی دعا کوئی مخصوص نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اسمائے معظمہ سے دعوات میں وسیلہ پکڑنا جائز ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی عالم سے تعلیم حاصل کرنا مستحب ہے ۱۲

٥٣ امام نووی نے شرح مسلم شریف میں کہا ہے کہ یہ زیادتی وبرکات کی ایک راوی کی زیادتی ہے اور پندرہ صحابہ کی روایت کردہ احادیث ایسی ہیں کہ جن میں صرف ورحمۃ اللہ ہی ہے ۱۲ مترجم غفرلہ۔

٥٤ علیہ وسلم الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد نماز یہ دعا پڑھنی مستحب ہے جو جامع تمام منافع ہے ۱۲۔ اللّٰهم اغفر لكاتبه ولمن سعٰى فيه ولوالديهم اجمعين - آمين - ثم آمين -

مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاص

ال ودولت کو تجھے مال ودولت اوسکی اور یہ حدیث متفق علیہ ہے ۵۱ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ

سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے انکے ساتھ پیچھے

کُلِّ صَلٰوۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ

ہر نماز کے اے اللہ بیشک میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بزدلی سے اور

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَ

پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ لوٹایا جاؤں ذلیل ترین عمر کیطرف اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے دنیا کے فتنہ کے

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے عذاب قبر سے اسکو بخاری نے روایت کیا اور ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِسْتَغْفَرَ

کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب لوٹتے اپنی نماز سے تو پناہ مانگتے اللہ تعالے سے

اللّٰہَ ثَلٰثًا وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ

تین بار ۵۲ اور فرماتے اے اللہ تو سلام ہے اور تجھ سے سلامتی ہے برکت والا ہے تو اے صاحب عظمت اور

وَالْاِکْرَامِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ

احسان کے روایت کیا اسکو مسلم نے اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰہَ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص ۵۳ تسبیح کرے اللہ کی پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اور حمد کرے اللہ

حَمِدَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَکَبَّرَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ فَتِلْكَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ

کی تینتیس بار اور تکبیر کہے اللہ کی تینتیس بار پس یہ ننانویں بار ہوا اور فرمایا تمام کرے سو کو اسطرح کہ کہے

اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اوسیکے لئے ملک اور اسی کیلئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے

غُفِرَتْ خَطَایَاہُ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ

والا ہے تو اوسکی خطائیں بخشدی جائینگی اگرچہ وہ دریا کی جھاگ کی مانند ہوں اسکو مسلم نے روایت کیا اور دوسری روایت

اُخْرٰی اِنَّ التَّکْبِیْرَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

میں ہے کہ تکبیر چونتیس بار ہے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اُوْصِیْكَ یَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا میں تجھے وصیت کرتا ہوں اے معاذ کہ نہ چھوڑنا پیچھے ۵۴

دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

ہر نماز کے اس بات کے کہ کہے اے اللہ مدد کر میری اپنے ذکر اور شکر پر اور اپنی عبادت کے عمدہ کرنے پر اسکو احمد اور

۵۱ اور سعد الخ اس حدیث میں دعا بدیگر وارد ہے جسے چاہیئے بعد نماز یا تشہد اخیر میں پڑھ لے ۱۲ ۵۲ تین بار الخ یعنے بعد سلام آپ تین بار استغفر اللہ پڑھتے اس سے اسپر اشارہ ہے کہ عبادت میرے مولا کے شان کے لائق نہیں شاید اس میں قصور واقع ہوگیا ہو۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اللھم انت السلام آخر تک آپ پڑھتے اس سے زائد جو کلمات پڑھے جاتے ہیں وہ حدیث کے خلاف ہیں ایسے ہی شامی میں ہے ۱۲ ۵۳ تسبیح الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد نماز ۳۳ بار سبحان اللہ اور اسیطرح ۳۳ بار الحمد للہ اسی طرح اللہ اکبر پڑھکر لا الہ الا اللہ الخ سے سو بار پوری کی جائیں تو بڑا ثواب ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھے پھر بغیر لا الہ الخ کے سو بار پوری ہو جاتی ہیں یعنی کبھی اس طرح ۳۳ بار تکبیر کہکر لا الہ الخ ملالے اور کبھی ۳۴ بار تکبیر کہ لے۔ یہ ثواب فقراء صحابہ کے سوال پر ان کے حوصلہ افزائی کے لئے حضور علیہ الصلوۃ نے فرمایا چونکہ فقراء صحابہ نے کہا کہ امراء صحابہ تمام صدقات وخیرات کا ہم سے زائد ثواب حاصل کرتے ہیں جس سے ہم محروم ہیں جسپر آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ ہر

رواہ احمد وابوداود والنسائی بسند قوی وعن ابی امامۃ رضی اللہ
اور ابوداود اور نسائی نے سند قوی کے ساتھ روایت کیا اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے

تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من قرأ آیۃ الکرسی
روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے آیۃ الکرسی ۵۱

دبر کل صلوۃ مکتوبۃ لم یمنعہ من دخول الجنۃ الا الموت رواہ
پیچھے ہر نماز کے جو فرض ہے نہیں باز رکھیگا اسکو دخول جنت سے مگر موت روایت کیا اسکو

النسائی وصححہ ابن حبان وزاد فیہ الطبرانی وقل ھو اللہ احد
نسائی نے اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا اور طبرانی نے اوسمیں زیادہ کیا سورہ اخلاص بھی ہے

وعن مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ
اور مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوا کما رایتمونی اصلی رواہ البخاری وعن
صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو جسطرح دیکھا تم نے کہ میں نماز پڑھتا ہوں اسکو بخاری نے روایت کیا اور

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صل
عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا مجھے رسول صلعم نے نماز پڑھ ۵۲

قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب والا فاوم رواہ
کھڑا ہوکر ۵۳ پس اگر طاقت نہ رکھے تو بیٹھکر پس اگر نہ طاقت رکھے تو پہلو پر ورنہ پس اشارہ کر اسکو بخاری نے روایت

البخاری وعن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال
کیا اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بیمار

لمریض صلی علی وسادۃ فرمی بھا وقال صل علی الارض ان
سے جس نے نماز ادا کی تکیہ پر پس آپ نے اوسکو پھینکدیا اور فرمایا نماز پڑھ زمین پر اگر

استطعت والا فاوم ایماء واجعل سجودک اخفض من رکوعک رواہ
طاقت رکھے ورنہ پس اشارہ کر اور کر اپنے سجدہ کو زیادہ پست رکوع اپنے سے اس کو بیہقی نے

البیھقی بسند قوی ولکن صحح ابوحاتم وقفہ باب سجود السھو
سند قوی سے روایت کیا لیکن ابوحاتم نے اسکے موقوف ہونے کو صحیح کہا باب سجدہ سہو اور اوسکے

وغیرہ من سجود التلاوۃ والشکر عن عبد اللہ بن بحینۃ رضی
سوا سجدہ تلاوت اور شکر کے بیان میں عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت

اللہ تعالیٰ عنہ قال ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی بھم الظھر فقام
ہے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی انکو ظہر کی پس پہلی

فی الرکعتین الاولیین ولم یجلس فقام الناس معہ حتی اذا قضی
دو رکعتیں بیٹھ کے کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں پس لوگ (بھی) آپکے ساتھ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جب نماز

۵۱ آیۃ الکرسی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز کے بعد آیۃ الکرسی وقل ہو اللہ کا پڑھنا بڑا ثواب رکھتا ہے کہ ان مین وحدانیت اور جمیع صفات الٰہی ہی مذکور ہین جس مین کسی غیر کا شائبہ نہین ۱۲

۵۲ پڑھتا ہون الخ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ نے نماز مین جو افعال واقوال کئے ہون ان کا اداکرنا ہر نمازی کو ضروری ہے سوا اون افعال واقوال کے جو آپ کے لئے مخصوص ہون ۱۲

۵۳ کھڑا ہوکر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مین قدرت قیام ہوتے کھڑا ہونا فرض ہے اگر قیام کی طاقت نہ ہو تو بیٹھکر بہ رکوع وسجود ادا کرنا فرض ہے۔ کہ رکوع سے سجدہ نیچا کیا جائے۔ اگر بیٹھکر بھی نماز نہ ادا ہو سکے تو لیٹ کر بہ اشارہ رکوع وسجود ادا کرے ۱۲

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین ۔ آمین ۔

الصلوة وانتظر الناس تسليمه كبر وهو جالس وسجد سجدتين

سلام پوری کر چکے اور لوگوں نے آپکے سلام کا انتظار کیا تو تکبیر کہی آپ نے حالانکہ آپ بیٹھے رہے اور سجدے کئے

قبل ان يسلم ثم سلم اخرجه السبعة وهذا لفظ البخاري وفي رواية

سلام پھیرنے سے پیشتر پھر سلام پھیرا اسکی ساتوں نے تخریج کی اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کی ایک

لمسلم يكبر في كل سجدة وهو جالس وسجد الناس معه مكان

روایت میں (یوں ہے) کہ تکبیر کہتے آپ ہر سجدہ میں حالانکہ آپ بیٹھے ہوتے اور لوگ (بھی) آپکے ساتھ سجدہ کرتے بجائے اوسکے

ما نسي من الجلوس وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال صلى

کہ بیٹھنے کو بھول گئے تھے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہا نماز پڑھی

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم احدى صلوتي العشي ركعتين ثم

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رات کی نمازوں میں سے ایک کی دو رکعتیں پھر سلام پھیر دیا

سلم ثم قام الى خشبة في مقدم المسجد فوضع يده عليها وفي القوم

پھر کھڑے ہوتے طرف ایک لکڑی کی مسجد کے اگلے حصہ میں پس اپنا ہاتھ اوسپر رکھا اور قوم میں

ابوبكر وعمر فهابا ان يكلماه وخرج سرعان الناس فقالوا اقصرت

ابو بکر اور عمر بھی تھے پس ڈرے دونوں آپسے کلام کرنے میں اور جلدی جانے والے لوگ چلے گئے پھر لوگوں نے

الصلوة ورجل يدعوه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ذا اليدين فقال يا

عرض کیا کہ کیا نماز مختصر ہو گئی اور ایک آدمی تھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو دونوں ہاتھ ؎ والا کہا کرتے تھے

رسول الله انسيت ام قصرت فقال لم انس ولم تقصر قال بلى

پس وہ کہنے لگا یا رسول اللہ آپ بھول گئے یا نماز مختصر ہو گئی آپ نے فرمایا نہ بھولا ہوں اور نہ مختصر ہوئی اوس نے

قد نسيت فصلى ركعتين ثم سلم ثم كبر فسجد مثل سجوده او

کہا ہاں آپ بھول گئے پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی پھر سجدہ کیا مثل سجدہ اپنے کی یا اس سے

اطول ثم رفع راسه وكبر متفق عليه واللفظ للبخاري وفي رواية

بھی دراز تر پھر اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔ اور ایک روایت میں

لمسلم صلوة العصر ولابي داود فقال اصدق ذو اليدين فاوموا

مسلم کی نماز عصر سے اور ابو داؤد کے لئے (یوں ہے) کہ فرمایا آپنے کہا سچا ہے ذوالیدین تو لوگوں نے

نعم وهي في الصحيحين لكن بلفظ فقالوا وفي رواية له ولم يسجد حتى

اشارہ سے کہا کہ ہاں اور یہ روایت صحیحین میں ہے لیکن اس لفظ کے ساتھ کہ پس کہا انہوں نے اور اوس کی ایک روایت

يقنه الله تعالى ذلك وعن عمران بن حصين رضي الله تعالى عنه

میں (یوں) ہے اور نہیں سجدہ کیا یہاں تک کہ آپ کو یقین دلا دیا خدا تعالیٰ نے اسکا۔ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت

ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صلى بهم فسها فسجد سجدتين ثم

ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اون کو پس بھول گئے آپ اور سجدہ کیا دو سجدے پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا

؎ پوری الخ یہ حدیث سجود سہو کے اثبات میں دلیل ہے اور اسے بھی معلوم ہوا کہ پہلا قعدہ واجب ہے جسکے ترک پر سجدہ سہو آپنے ادا کیا اور اس حدیث میں ہے کہ سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا۔ لیکن سابقہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد سلام کے سجدہ سہو کیا چنانچہ کتب فقہ میں ایسا ہی ہے کہ امام کو منہ اپنے طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرنا چاہئے تاکہ مسبوق وغیرہ مقتدی اٹھ نہ کھڑے ہوں۔ کہ نماز پوری ہو گئی ہے۔ گویا اس صورت میں مکمل سلام سے قبل سجدہ سہو ادا کیا گیا۔ اور منفرد کے بارہ میں اختلاف ہے کہ دونوں طرف یا ایک ہی طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو ادا کرے ۱۲

؎ ہاتھ والا الخ یہ حدیث بظاہر خلاف احناف ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ نے عصر یا عشا کی نماز کی دو رکعات پڑھکر سلام پھیر دیا پھر فارغ ہو کر مسجد کی اگلی جانب کی ایک لکڑی سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے۔ نمازیوں میں حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ بھی تھے مگر آپ کی ہیبت و ڈر کے مارے چپکے بیٹھے رہے آپسے اس بات کا ذکر نہ کیا کہ رکعات صرف دو ہوئی ہیں لیکن ذوالیدین لقب نام جسکے ہاتھ لمبے تھے نڈر تھا اسنے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ آج کی نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں تو آپ نے فرمایا ان میں کوئی بات نہیں جسپر اس نے عرض کی کہ ایسا ہی حضرت ہوا ہے جسپر آپنے باقی صحابہ سے بھی پوچھکر دریافت وغیرہ سے یقین حاصل کر لینے کے بعد دو رکعت اور ادا کر کے بعد سلام سجدہ سہو بہ تکبیر ادا کیا اور تمام نماز نہیں لوٹائی۔ لیکن احناف کہتے ہیں کہ یہ حدیث اوائل اسلام میں ہے

تشہد ثم سلم رواہ ابوداود والترمذی وحسنہ والحاکم وصححہ

۵۱ اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو حسن کہا اور حاکم نے اسکو صحیح کہا۔

وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ

اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا شک احدکم فی صلوتہ فلم یدر کم صلی

شک کرے کوئی تم مین کا اپنی نماز مین پس نہ جانے کہ کتنی پڑھی ہین

ثلثا ام اربعا فلیطرح الشک ولیبن علی ما استیقن ثم یسجد

تین یا چار رکعتین تو چاہیئے کہ دور کرے شک کو اور بنا کرے یقین پر پھر سجدہ کرے دو

سجدتین قبل ان یسلم فان کان صلی خمسا شفعن لہ صلوتہ

سجدے سلام پھیرنے سے پہلے پس اگر پانچ پڑھ چکا ہو تو شفعہ بنادینگے یہ پانچ رکعتین نماز کو

وان کان صلی تماما کانتا ترغیما للشیطان رواہ مسلم وعن

اسکی نماز کو (بسبب سجدہ سہو کے) اور اگر نماز پڑھی پوری کرنے کے لئے تو ہوگئے (یہ دونون سجدے) باعث ذلت واسطے شیطان کے

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلی رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

فلما سلم قیل لہ یا رسول اللہ احدث فی الصلوۃ شیٔ قال وما ذاک

پس جب سلام پھیرا آپ نے تو آپ سے کہا گیا اے اللہ کے رسول کیا نماز مین کوئی نئی بات ہوگئی آپنے فرمایا وہ کیا

قال صلیت کذا وکذا قال فثنی رجلیہ واستقبل القبلۃ فسجد

انہون نے کہا آپ نے رکعات پڑھیں اتنی اور اتنی کہا پس موڑا اپنے دونون پیرون کو اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور سجدے

سجدتین ثم سلم ثم اقبل علینا بوجہہ فقال انہ لو حدث فی

کئے دو سجدے پھر سلام پھیرا پھر اپنے چہرے سے ہم پر متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اگر نماز مین کوئی نئی بات ہوتی تو مین تم کو

الصلوۃ شیٔ انبأتکم بہ ولکن انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون

اوسکو خبر دیتا لیکن مین تمہاری مثل آدمی ہون بھولتا ہون جس طرح تم بھولتے ہو

فاذا نسیت فذکرونی واذا شک احدکم فی صلوتہ فلیتحر الصواب

پس جب بھول جایا کرون تو مجھے یاد دلایا کرو اور جب تم مین کا کوئی نماز مین شک کرے تو چاہیئے کہ ٹھیک بات کو سوچے

فلیتم علیہ ثم لیسجد سجدتین متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری

پھر اوسی کے موافق تمام کرے پھر دو سجدے کرے (حدیث متفق علیہ ہے) اور بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ پس

فلیتم ثم یسلم ثم یسجد ولمسلم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجد

چاہیئے تمام کرے پھر سلام پھیرے پھر سجدہ کرے اور مسلم کے لئے یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا دو سجدے

سجدتی السہو بعد السلام والکلام ولاحمد وابی داود والنسائی من حدیث

سہو کے سلام اور کلام کے بعد ۵۳ اور احمد اور ابوداؤد اور نسائی کے لئے حدیث

---

۵۱ پھر تشہد پڑھا الخ یہ حدیث شریف دلیل احناف ہے کہ سجدہ سہو کے بعد پھر تشہد پڑھکر سلام پھیرا جائے جسکے اہلحدیث قائل نہیں اور ادھر ادھر کی باتین بناکر ٹال دیتے ہین کہ بخاری و مسلم مین نہین تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ درحقیقت ہی نہین بلکہ وہ اس جملہ سے ساکت رہے نہ کہ اس کی نفی انہون نے کردی ہو

۵۲ یعنے تین چار مین شک ہوا اور کہین تین پر ایک اور پڑھی تاکہ چار ہوجائین اور واقع مین چار ہوچکی تھین کہ ایک اور پڑھنے سے پانچ ہوگئین

ترجم ۵۳ یہ حدیث دو طرح سے امام صاحب کی دلیل ہے ایک یہ کہ جسکو نماز مین شک اکثر ہو تو اوسکو سوچنا چاہیئے کہ حقیقت مین کے رکعتین ہوئین اور اکثر ایسا نہ ہوتا ہو تو اول پر قایم ہو اور دوسرے یہ کہ سجدہ سہو کا بعد سلام کے ہے اور اس مین کلام کے بعد جو سجدہ کرنے کا ذکر ہے تو یہ حکم حضرت ابن مسعود اور ابن ارقم کی حدیث سے منسوخ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کلام مفسد نماز ہے خواہ قصدًا ہو یا بھولکر لہذا (اہلحدیث) جو کہتے ہین کہ آیت قوموا للہ قانتین سے احناف جو منسوخ کہتے ہین قابل قبول نہین کہ

عبد الله بن جعفر مرفوعًا من شك في صلوته فليسجد سجدتين
عبد اللہ بن جعفر سے مرفوعًا (روایت ہے) جو شک کرے اپنی نماز مین تو چاہیے کہ سجدہ کرے دو سجدے بعد

بعد ما يسلم وصححه ابن خزيمة وعن المغيرة بن شعبة رضي الله
سلام لہ پھیرنے کے اور ابن خزیمہ نے اسکو صحیح کہا ہے۔ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال اذا شك احدكم فقام
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین کا کوئی شک کرے پس دو رکعتیں پڑھکر کھڑا ہو جاوے

في الركعتين فاستتم قائمًا فليمض ولا يعود وليسجد سجدتين
تو چاہیے کہ گذر جاوے سلہ اور نہ لوٹے (تشہد کی طرف) اور چاہیے کہ سجدے کرے دو اور اگر

فان لم يستتم قائمًا فليجلس ولا سهو عليه رواه ابو داود وابن
قریب پورا تمام نہیں تو چاہیے کہ بیٹھ جاوے اور اوسپر سجدہ سہو نہیں اوسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ اور

ماجة والدارقطني واللفظ له بسند ضعيف وعن عمر رضي الله
دارقطنی نے روایت کیا اور الفاظ اوسی کے ہین سند ضعیف کے ساتھ۔ اور عمر رضی اللہ عنہ سے

تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال ليس على من خلف
روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے اوسپر جو امام کے پیچھے ہو سہو کا سجدہ پس اگر

الامام سهو فان سها الامام فعليه وعلى من خلفه رواه البزار
امام بھول سلہ جاوے تو اوسپر لازم ہے اور اونپر بھی جو اوس کے پیچھے ہین اسکو بزار اور

والبيهقي بسند ضعيف وعن ثوبان رضي الله تعالى عنه عن النبي
بیہقی نے سند ضعیف سے روایت کیا۔ اور ثوبان رضی اللہ عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا

صلى الله تعالى عليه وسلم قال لكل سهو سجدتان بعد ما يسلم رواه ابو
فرمایا سلہ آپ نے ہر سہو کے لئے دو سجدے ہین سلام پھیرنے کے بعد اسکو ابو داؤد اور

داود وابن ماجة بسند ضعيف وعن ابي هريرة رضي الله تعالى
ابن ماجہ نے سند ضعیف کے ساتھ روایت کیا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا

عنه قال سجدنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في اذا السماء
ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا سلہ سورۂ اذا السماء انشقت مین

انشقت واقرأ باسم ربك رواه مسلم وعن ابن عباس رضي الله
اور اقرأ باسم ربک مین اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

تعالى عنه قال ص ليست من عزائم السجود وقد رأيت رسول الله
فرمایا نہین ہے سورۂ ص آن سجدون مین سے جن کا حکم کیا گیا اور مین نے دیکھا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ

صلى الله تعالى عليه وسلم يسجد فيها رواه البخاري وعنه ان النبي صلى الله
وسلم کو اوس مین سجدہ کرتے تھے اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور انہین سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

سلہ بعد سلام الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد سلام کے سجدہ سہو ادا کرے جو یہی احناف کا قول ہے بخلاف شافعی رح کے وہ قبل سلام کے قائل ہین ۱۲

سلہ گذر جائے الخ یہان سے معلوم ہوا کہ جو نمازی دو رکعت پڑھکر قعدہ کئے بغیر سیدھا اُٹھ جائے تو پھر لوٹ کر نہ بیٹھے۔ بلکہ دو سجدہ سہو کر دے اگر تھوڑا سا اتنی مقدار اوپر ہو کہ قعدہ کے قریب ہے تو پھر بیٹھکر قعدہ مین تشہد پڑھ لے اور سجدہ سہو نہ کرے یہی مذہب احناف ہے ۱۲

سلہ بھول جائے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کا سہو امام اور مقتدیون پر واقع ہو جاتا ہے لیکن مقتدی کا سہو مقتدی کو بھی مُضر نہین یعنے مقتدی پر بھی سجدہ سہو نہین۔ چہ جائیکہ امام پر بخلاف سہو امام کے کہ اس سے امام و مقتدیون ہر ایک پر سجدے سہو واجب ہو جاتے ہین ۱۲۔

سلہ فرمایا الخ یہ حدیث بھی مستدل احناف ہے کہ بعد سلام دو سجدے سہو ادا کئے جائین ۱۲

سلہ سجدہ کیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ تلاوت واجب ہے نیز سورہ انشقت میں بخلاف [illegible]

تعالیٰ علیہ وسلم سجد بالنجم رواہ البخاری وعن زید بن ثابت رضی اللہ

سورۂ نجم میں سجدہ کیا اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

تعالیٰ عنہ قال قرأت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم النجم رواہ البخاری

کہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر سورۂ نجم پڑھی اسکو بخاری نے روایت کیا۔

وعن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قرأت علی النبی صلی اللہ

اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سورۂ نجم پڑھی

تعالیٰ علیہ وسلم النجم فلم یسجد فیہا متفق علیہ وعن خالد بن معدان رضی

پھر اوس میں آپ نے سجدہ نہ کیا (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے

اللہ تعالیٰ عنہ قال فضلت سورۃ الحج بسجدتین رواہ ابوداود فی

روایت ہے کہا فضیلت دی گئی ہے سورۂ حج کو دو سجدوں کی وجہ سے ۵۲ اسکو ابوداؤد نے مراسیل

المراسیل ورواہ احمد والترمذی موصولا من حدیث عقبۃ بن

میں روایت کیا اور اسکو احمد اور ترمذی نے متصلاً حدیث عقبہ بن عامر سے روایت کیا۔ اور یہ زیادہ

عامر وزاد فمن لم یسجدہما فلا یقرأہا وسندہ ضعیف وعن عمر رضی

کیا کہ پس جو اون دونوں کا سجدہ نہ کرے وہ ان کو نہ پڑھے اور اس کی سند ضعیف ہے۔ اور عمر رضی اللہ

اللہ تعالیٰ عنہ قال یا ایہا الناس انا نمر بالسجود فمن سجد فقد اصاب

عنہ سے روایت ہے کہا اے لوگو بیشک ہم گذرتے ہیں آیت سجدہ ۵۳ پر پس جس نے سجدہ کیا وہ حق

ومن لم یسجد فلا اثم علیہ رواہ البخاری وفیہ ان اللہ تعالیٰ لم یفرض

یا سنت کو پہنچا اور جس نے سجدہ نہ کیا اوسپر کچھ گناہ نہیں اسکو بخاری نے روایت کیا اور اوس میں یہ ہے

السجود الا ان نشاء وہو فی الموطا وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کہ اللہ تعالیٰ نے سجدہ فرض نہیں کیا ۵۳ مگر یہ کہ ہم چاہیں اور یہ روایت موطا میں ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقرأ علینا القرآن فاذا مر بالسجدۃ کبر

عنہ سے روایت ہے کہتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہم پر قرآن پڑھتے تھے پس جب سجدہ ۵۴ پر گذرتے تو تکبیر

وسجد وسجدنا معہ رواہ ابوداود بسند فیہ لین وعن ابی بکرۃ

کہتے اور سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے اسکو ابوداؤد نے ایسی سند سے روایت کیا جس میں نرمی ہے۔

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا جاءہ امر یسرہ خر ساجدا للہ

اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے کہ جب آپ کے پاس کوئی ایسا حکم آتا جو آپکو خوش کرتا

رواہ الخمسۃ الا النسائی وعن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تو سجدہ ۵۵ میں گر پڑتے اللہ کیواسطے اسکو پانچوں نے نسائی کے سوا روایت کیا۔ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے

قال سجد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاطال السجود ثم رفع رأسہ وقال ان

روایت ہے کہا سجدہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس دراز کیا سجدہ پھر آپ نے اسر کو اٹھایا اور فرمایا کہ بیشک

۵۱ حنفیہ کے نزدیک اون دونوں میں سے پہلا سجدہ تلاوت کا ہے اور دوسرا نماز کا ۱۲ مترجم عفرلہٗ۔

۵۲ واقعہ حدیث سورۂ نحل کا ہے جیسا کہ مفصل حدیث سے معلوم ہوتا ہے جو ربیعہ بن عبداللہ سے روایت کی گئی ہے ۱۲

۵۳ یہ امام شافعی رح وغیرہ کی دلیل ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہے اور امام صاحب کی دلیل وہ حدیث ہے جسکو امام مسلم نے روایت کیا کہ حکم کئے گئے آدم سجدہ کا پس انہوں نے سجدہ کیا اور جنت میں داخل ہوئے اور مجھے سجدہ کا حکم کیا گیا ہے پس اگر نہ سجدہ کروں میں تو میرے لئے دوزخ ہے اور اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس نے اسوقت سجدہ نہ کیا کیونکہ اسکا وجوب فی الحال نہیں ہے بلکہ عام ہے اور دیر میں سجدہ کرنا جایز مع الکراہۃ تنزیہ ہے ۱۲ مترجم عفرلہٗ۔

۵۴ سجدہ پر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قراءت قرآن کے وقت جو سجدہ تلاوت تھے اُن پر آپ ضرور سجدہ کرتے اور سب سامعین بھی۔ یہی مذہب احناف ہے اور امام شافعی وغیرہ جو سجدہ تلاوت کے قائل نہیں اس سے رد ہوتا ہے ۱۲

۵۵ سجدہ الخ اس سے اور آئندہ حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ شکر مشروع ہے جو یہی قول صاحبین ہے۔ اگرچہ امام صاحب قائل نہیں۔ مگر علامہ شامی نے قول صاحبین راجح قرار دیا ہے ۱۲

جبرئيل اتاني فبشرني فسجدت لله شكرا رواه احمد وصححه الحاكم

جبرائیل علیہ السلام آئے میرے پاس پس مجھکو خوش کیا تو مین نے اللہ کے لئے سجدہ کیا شکر کا اسکو احمد نے روایت کیا

وعن البراء بن عازب رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه

اور براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو یمن روانہ کیا

وسلم لما قرأ الكتاب خر ساجدا شكرا لله على ذلك رواه

جن کی واپسی پر کسی نے اسلام لانے کی خوشخبری دی تو حضرت نے سجدہ شکر ادا کیا۔ اسکو

البيهقي واصله في البخاري باب صلوة التطوع عن ربيعة

بیہقی نے روایت کیا اور اصل اوس کی بخاری مین ہے۔ باب نفل نماز کے بیان مین۔ ربیعہ بن کعب اسلمی

بن كعب الاسلمي رضي الله تعالى عنه قال قال لي النبي صلى الله تعالى

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگ تو مین نے

عليه وسلم سل فقلت اسألك مرافقتك في الجنة فقال او غير ذلك

کہا مین آپ کے ساتھ جنت مین رہنا چاہتا ہون آپ نے فرمایا اسکے سوا کچھ اور مین نے عرض

فقلت هو ذاك قال فاعني على نفسك بكثرة السجود رواه مسلم

کیا یہی آپ نے فرمایا کہ اپنی خواہش پر میری امداد سجدے ٢ زیادہ کرنے سے کر اسکو مسلم نے روایت کیا۔

وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنه قال حفظت من النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دس ٣ رکعتین یاد کی ہین

عشر ركعات ركعتين قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد

دو رکعتین ظہر سے پہلے اور دو اوسکے بعد اور دو مغرب کے بعد

المغرب في بيته وركعتين بعد العشاء في بيته وركعتين قبل

اپنے گھر مین اور دو رکعتین عشاء کے بعد اپنے گھر مین اور دو رکعتین صبح سے پہلے

الصبح متفق عليه وفي رواية لهما وركعتين بعد الجمعة في بيته ولمسلم

(حدیث) متفق علیہ ہے اور ان دونون کی ایک روایت مین ہے اور دو رکعتین بعد جمعہ کے اپنے گھر مین

كان اذا طلع الفجر لا يصلي الا ركعتين خفيفتين وعن عائشة

اور مسلم کے لئے یون ہے کہ جب فجر طلوع کرے تو نہ نماز پڑھے مگر دو رکعتین ہلکی۔ اور عائشہ رضی اللہ

رضي الله تعالى عنها ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان لا يدع اربعا

عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے کی چار رکعتین اور صبح سے پہلے کی دو

قبل الظهر وركعتين قبل الغداة رواه البخاري وعنها رضي الله

رکعتین ٤ نہین چھوڑتے تھے اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور انہین سے روایت

تعالى عنها قالت لم يكن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم على شيء من

ہے کہا نہین تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی چیز پر

---

١ کا شکر الخ یہ حدیث بھی مشروعیت سجدہ شکر پر دلالت کرتی ہے ١٢

٢ سجدے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زیادتی نوافل موجب اجر عظیم ہے کہ انسان کو مرافقت رسول علیہ الصلوۃ نصیب ہوگی۔ اور کثرت سجود سے مراد نماز نفل ہے نہ صرف سجود چونکہ صرف سجود کی ترغیب کہین مذکور نہین نیز مصنف نے اسی وجہ سے نماز نوافل مین بیان کی ہے

٣ دس الخ یہان سے تمام سنت موکدہ ہر پانچون نماز کی ثابت ہوگئین جو کتب فقہ مین مسطور ہین۔ ایسے ہی بعد جمعہ دو رکعات بھی سنت موکدہ ہین اور صبح صادق کے بعد دو رکعت سنت موکدہ ہلکی پڑھنی حضور علیہ الصلوۃ سے ثابت ہین ١٢

٤ رکعتین الخ اس سے ظہر سے پہلے چار رکعت اور نماز فجر سے اول دو رکعت پڑھنی موکد و مسنون ثابت ہوتی ہین ١٢-١٢-١٢-١٢

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین

النوافل اشد تعاهدا منه على ركعتي الفجر متفق عليه و[لمسلم ركعتا]

نوافل سے زیادہ سخت از روئے ۵۱ خبرگیری کے اوس سے فجر کی دونوں رکعتین پر (حدیث) متفق علیہ ہے اور مسلم کے

الفجر خير من الدنيا وما فيها وعن ام حبيبة ام المؤمنين رضي الله

لئے یون ہے) فجر کی دونوں رکعتین دنیا اور جو کچھ اوس مین ہے اوس سب سے بہتر ہین۔ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہا

تعالى عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول من صلى

سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے جس نے نماز پڑھی

اثنتي عشرة ركعة في يوم وليلة بني له بهن بيت في الجنة رواه

بارہ رکعتین ایک دن اور ایک رات مین تو بنایا جائے گا اوس کے لئے اون کے بدلے ایک گھر جنت مین اوسکو مسلم نے

مسلم وفي رواية تطوعا وللترمذي نحوه وزاد اربعا قبل الظهر وركعتين

روایت کیا اور ایک روایت مین (یون ہے) کہ پڑھے نفل اور ترمذی کے لئے اوس کی مثل ہے اور زیادہ کیا یہ لفظ کہ چار ظہر سے

بعدها وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل

پہلے اور دو رکعتین اوس کے بعد اور دو رکعتین بعد مغرب اور دو رکعتین بعد عشاء اور دو رکعتین نماز فجر پڑھنے سے پہلے اور

صلوة الفجر وللخمسة عنها من حافظ على اربع قبل الظهر واربع بعدها

پانچون کے لئے ام حبیبہ سے (یون ہے) جو محافظت کرے چار رکعت پر قبل ظہر کے اور چار رکعت پر بعد ظہر کے تو حرام

حرمه الله تعالى على النار وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول

کردیگا اللہ تعالے اوس کے اوپر دوزخ۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحم کرے

الله صلى الله تعالى عليه وسلم رحم الله امرأ صلى اربعا قبل العصر رواه

اللہ تعالے اوس مرد پر جس نے پڑھین چار رکعتین عصر ۵۲ سے پہلے اوسکو احمد اور ابو داؤد

احمد وابو داود والترمذي وحسنه وابن خزيمة وصححه وعن

اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اوسکو حسن کہا اور روایت کیا اوسکو ابن خزیمہ نے اور صحیح بتلایا اوسکو۔ اور عبد اللہ

عبد الله بن مغفل المزني رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى

بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

عليه وسلم قال صلوا قبل المغرب صلوا قبل المغرب ثم قال في الثالثة

کہا نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب کے پہلے پھر فرمایا تیسری بار (یعنی) واسطے اوسکے

لمن شاء كراهية ان يتخذها الناس سنة رواه البخاري وفي رواية

جو چاہے بوجہ بُرا جاننے آپ کے اسکو کہ بنالین لوگ سنت اسکو بخاری نے روایت کیا اور ابن حبان کی

لابن حبان ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صلى قبل المغرب ركعتين

ایک روایت مین یون ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب سے قبل دو رکعتین پڑھین اور مسلم کے لئے

ولمسلم عن انس رضي الله تعالى عنه قال كنا نصلي ركعتين بعد

انس رضہ سے (یون ہے) کہ تھے ہم نماز پڑھتے دو رکعتین بعد غروب آفتاب کے

---

۵۱ اور روئے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت صبح ظہر سے سنن فجر زیادہ موکد ہین۔ ایسے ہی فقہ مین مصرح ہے ۱۲

۵۲ عصر الخ اس حدیث سے چار رکعت نماز عصر سے پہلے پڑھنی بطور استحباب ثابت ہوتی ہے جو موجب اجر عظیم ہے ۱۲

۵۳ الحدیث کے نزدیک یہ نماز فرض مغرب سے پہلے مستحب ہے مگر امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک مستحب نہین۔ فقہاء نے اس کی علت تاخیر ہوجانا نماز مغرب مین لکھا ہے اہل حدیث اپنی دلیل مین یہ حدیث پیش کرتے اور امام صاحب کی دلیل ابو داؤد کی طاوس سے روائیت ہے کہ ابن عمر سے دریافت کیا گیا دو رکعتون سے قبل مغرب کے فرمایا نہین دیکھا مین نے کسیکو زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین کہ پڑھتا ہو ان کو اور جواب اس حدیث کا اول تو یہ ہے کہ یہ حدیث مذکور کے معارض ہے لہذا امر حج کوئی ثالث ہونا چاہیئے اور حدیث ابن حبان جو ذکر کیجاتی ہے ... اس کی نہین کہ آپ نے نفل ہی پڑھے تھے بلکہ برخلاف اس کے یہ امر ثابت ہے کہ آپنے قضا۔

غُرُوْبُ الشَّمْسِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَانَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا

اور تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو دیکھتے پس نہ حکم کرتے اور نہ منع

وَلَمْ يَنْهَنَا وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

فرماتے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہلکا پڑھتے تھے

تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى اِنِّيْ

ان دو رکعتوں کو جو نماز صبح سے پہلے ہیں۔ یہاں تک کہ میں کہا کرتی تھی کہ سورہ فاتحہ بھی آپ نے

اَقُوْلُ اَقَرَأَ بِاُمِّ الْكِتَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

پڑھی یا نہیں (حدیث) متفق علیہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

نے پڑھا دونوں رکعتوں فجر میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اسکو ٥٣

وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ

مسلم نے روایت کیا۔ اور عائشہ رض سے روایت ہے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ

جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو داہنی کروٹ پر لیٹ ٥٣ جاتے اسکو

الْاَيْمَنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

بخاری نے روایت کیا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

علیہ وسلم نے جب پڑھ چکے کوئی تم میں کا دو رکعتیں نماز صبح سے پہلے تو لیٹ جائے

فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

اپنی داہنی کروٹ پر اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور اوس نے اسکو صحیح بتلایا

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

اور ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً

رات کی نماز دو دو رکعت ہے پس جب ڈرے کوئی تم میں کا صبح ہو جانے سے تو پڑھے ایک رکعت کہ

وَاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِلْخَمْسَةِ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ بِلَفْظِ

کہ وتر بنا دیگی اوس کے لئے اوس نماز کو جو پڑھ چکی متفق علیہ ہے۔ اور پانچوں کے لئے (یعنی کے) اور اسکو

صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَقَالَ النَّسَائِيُّ هٰذَا خَطَأٌ وَعَنْ

ابن حبان نے صحیح بتایا کہ نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہیں اور نسائی نے کہا کہ یہ غلط ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی

اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

---

٥١ صبح سے الخ اس حدیث سے بھی پہلے گذری ہوئی حدیثوں کی طرح معلوم ہوتا ہے کہ آپ سنت فجر بہت ہلکی پڑھتے تھے یعنے اُن میں چھوٹی قررت پڑھتے ۱۲

٥٢ اسکو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلی رکعت سنت فجر میں سورت الکافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ پڑھتے تھے اور یہ بھی قررت قلیل ہی ہے ۱۲۔

٥٣ یہ فعل و قول آپ کا بطور عبادت نہیں۔ بلکہ آرام کے قصد سے تھا جیسا کہ امام مالک بھی اسی طرف گئے ہیں۔ کذا فی شرح السعادت ورد المختار ۱۲ محمد حیات عفرلہ

٥٤ ایک رکعت الخ بظاہر اہل حدیث یہاں سے وتر کی ایک رکعت ہونے کا استدلال کرتے ہیں جو نہیں ثابت ہوتا بلکہ مراد یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ دن و رات میں نوافل دو دو رکعت پڑھنے زیادہ افضل ہیں اور جس نے نماز وتر ابھی نہ پڑھی ہو (اپنی بیداری پر اعتماد کے باعث کہ ایسے آدمی کو وتر آخر رات میں پڑھنے زیادہ ثواب ہیں) کہ نوافل دو دو رکعات پڑھ رہا تھا کہ اسے طلوع فجر کا ڈر ہوا کہ

وسلم افضل الصلوة بعد الفريضة صلوة الليل اخرجه مسلم وعن

بہتر نماز بعد فرض کے رات کی نماز ہے اس کی مسلم نے تخریج کی ہے - اور ابو ایوب

ابی ایوب رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال الوتر

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وتر

حق علی کل مسلم من احب ان یوتر بخمس فلیفعل ومن احب ان یوتر

حق ہے اوپر ہر مسلمان کے جو شخص کہ پسند کرے اسکو کہ وتر کرے ساتھ پانچ رکعتوں کے تو چاہیئے کہ کرے اور جو

بثلاث فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدة فلیفعل رواہ الاربعة

پسند کرے کہ وتر کرے ساتھ تین کے تو چاہیئے کہ کرے اور جو پسند کرے کہ وتر کرے ساتھ ایک کے تو چاہیئے کہ کرے اسکو

الا الترمذی وصححہ ابن حبان ورجح النسائی وقفہ وعن علی بن

چاروں نے سوا ترمذی کے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح کہا اور نسائی نے اسکے موقوف ہونیکو ترجیح دی - اور علی بن

ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ قال لیس الوتر بحتم کالمکتوبة ولکن

ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نہیں ہے وتر ضروری [۵۲] مثل فرض کے لیکن وہ

سنة سنها رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رواہ النسائی والترمذی

سنت ہی کہ سنت کیا اوسکو رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا اوسکو نسائی نے اور ترمذی نے

وحسنہ والحاکم وصححہ وعن جابر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول

اور حسن بتلایا اوسکو ترمذی نے اور حاکم نے صحیح کہا - اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول خدا

اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قام فی شهر رمضان ثم انتظروہ من

صلے اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا (نماز پڑھی ماہ رمضان میں) پھر لوگوں نے انتظار کیا آپ کا دوسرے

القابلة فلم یخرج وقال انی خشیت ان یکتب علیکم الوتر رواہ

سال تو آپ تشریف نہ لائے اور فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں اس سے کہ فرض کر دیا جائے تم پر وتر اسکو

ابن حبان وعن خارجة بن حذافة رض قال قال رسول اللہ صلی

ابن حبان نے روایت کیا - اور خارجہ بن حذافہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالی علیہ وسلم ان اللہ امدکم بصلوة هی خیر لکم من حمر النعم

نے کہ اللہ تعالے نے زیادتی کی [۵۳] تمہارے لئے ایک نماز کی جو بہتر ہے تمہارے واسطے سرخ اونٹوں سے ہم نے

قلنا وما هی یا رسول اللہ قال الوتر ما بین صلوة العشاء الی طلوع

عرض کیا اور کیا ہے وہ یا رسول خدا آپ نے فرمایا نماز وتر نماز عشا کے بعد سے طلوع فجر تک

الفجر رواہ الخمسة الا النسائی وصححہ الحاکم وروی احمد عن عمرو بن

پانچوں نے سوا نسائی کے روایت کیا اور حاکم نے صحیح بتلایا اور احمد نے روایت کی عمرو بن

شعیب عن ابیہ عن جدہ نحوہ وعن [illegible]

شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے اسی کی مثل اور عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے وہ

[۵۱] حق ہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر واجب ہیں جو یہی قول امام ابو حنیفہ رح کا ہے بخلاف صاحبین رح کے کہ وہ سنت قرار دیتے ہیں - رکعات میں تین قول ہیں پانچ اور تین - ایک کا جن میں سے بروئے عقل و نقل احناف کے نزدیک تین کا قول معتبر ہے کہ خیر الامور اوسطہا - اور پہلی حدیث کہ دو رکعت کو ایک کی زیادتی سے وتر کر دیا کرو -

[۵۲] کیونکہ واجب فرض سے کم ہوتا ہے اور سنت سے مراد طریقہ مسلوکہ ہے جو واجب و فرض سب کو شامل ہے اور اوس کے وجوب کی دلیل ایک وہ حدیث ہے جسکو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کیا کہ اللہ تعالے نے زیادتی کی تمہارے لئے ایک اور نماز کی جو حمر نعم سے بہتر ہے الخ اور دوسری حدیث وہ جو ابو داؤد نے مرفوعاً روایت کی کہ وتر حق ہے پس جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں اور اوس کی تعداد رکعات میں صحابہ کا ایسا اجماع ہو گیا ہے کہ تین ہیں نہ اس سے زائد نہ کم چنانچہ امام طحاوی نے روایت کیا کہ ابو العالیہ سے وتر کو پوچھا گیا انہوں نے کہا کہ سکھلایا [illegible]

رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الوتر حق

روایت کرتے ہیں اپنے باپ کی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وتر حق ہے

فمن لم یوتر فلیس منا اخرجہ ابوداود بسند لین وصححہ الحاکم

پس جو نہ ادا کرے اسکو پس نہیں ہے ہم سے اس کی ابوداود نے ایسی سند کی تخریج کی جو نرم ہے اور حاکم نے اسکو

ولہ شاہد ضعیف عن ابی ہریرۃ رضہ عند احمد وعن عائشۃ رضی

صحیح کہا اور اسکے لئے شاہد ضعیف ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احمد کے نزدیک ۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت

اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یزید فی

ہے کہا نہیں تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ کرتے رمضان مین اور نہ غیر رمضان مین گیارہ

رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسأل عن

رکعت پر کہ پڑھتے تھے چار رکعتین پس نہ پوچھ ان کی خوبی اور

حسنہن وطولہن ثم یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن

درازی کو پھر پڑھتے تھے چار پس نہ دریافت کر ان کی خوبی اور ان کی درازی

ثم یصلی ثلثا قالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ اتنام قبل ان توتر

پھر پڑھتے تھے تین رکعتین [1] حضرت عائشہ رضہ نے کہا پس مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ وتر پڑھنے سے

قال یا عائشۃ ان عینی تنامان ولا ینام قلبی متفق علیہ وفی روایۃ لہما

پیشتر سو رہتے ہیں تو آپ نے فرمایا یا عائشہ آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا (حدیث متفق علیہ ہی) اور ان کی ایک

عنہا کان یصلی من اللیل عشر رکعات ویوتر بسجدۃ ویرکع رکعتی الفجر

روایت مین عائشہ رضہ سے (یون ہی) نماز پڑھا کرتے تھے رات سے دس رکعتین اور وتر بنا لیتے تھے ایک رکعت کو اور

فتلک ثلث عشرۃ وعنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی

پڑھتے تھے دو رکعتین فجر کی پس یہ تیرہ ہوئیں ۔ اور انہین سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثلث عشرۃ رکعۃ یوتر من ذلک بخمس

نماز پڑھتے تھے رات کو تیرہ رکعتین وتر بنا لیتے تھے ان مین سے پانچ کے ساتھ کہ نہین بیٹھتے تھے

لا یجلس فی شیء الا فی اخرہا وعنہا قالت من کل اللیل قد اوتر

کسی رکعت مین مگر ان کے آخر مین اور انہین سے روایت ہی کہ تمام رات کو وتر کیا کرتے تھے رسول خدا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانتہی وترہ الی السحر متفق علیہما وعن عبد

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آخر ہوئے ہی وتر آپ کے سحر تک (حدیث) متفق علیہ ہے ۔ اور عبد اللہ

اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ

بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہا فرمایا مجھ کو رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

تعالیٰ علیہ وسلم یا عبد اللہ لا تکن مثل فلان کان یقوم من اللیل فترک متفق علیہ

اے عبد اللہ مت ہو مثل فلان شخص کی کہ یہ رات کو جاگا کرتا تھا پھر اوسنے رات کا جاگنا چھوڑ دیا متفق علیہ ہے ۔

---

[1] رکعتین الخ اس حدیث سے بھی وترون کا تین رکعت ہونا ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رات کو گھر ہے آپ چار چار رکعات بھی نوافل ادا کرتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلاۃ کی نیند وضو کو نہین توڑتی ۱۲

[2] پس ختم الخ اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے تمام رات مین وتر پڑھے یعنی اول اور درمیانہ اور آخر رات طلوع فجر تک گویا وتر عشاء کے بعد طلوع فجر تک جائز ہین خواہ کسی وقت پڑھ لے مگر دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے جو سحری کو نہ جاگ سکے وہ پہلی ہی رات مین پڑھکر سوئے کہ قضا نہ ہو جائین اگر ایسا شخص ہو جو ضرور آخری رات مین بیدار ہو جاتا ہو اسکے لئے آخر رات مین وترون کا پڑھنا مستحب ہے ۱۲

[3] مت ہو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیام رات مستحب ہے، نہ واجب ورنہ ایسے آپ زجر فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس عبادت کو مقرر کر لیا ہو اس مین غفلت نہ کرے اور اوسپر دوام غنیمت خیال کرے جو موجب اجر عظیم ہے اور یہ بھی معلوم

وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی

اور علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھو اے قرآن والو

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْتِرُوْا یَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ یُّحِبُّ الْوِتْرَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَیْمَةَ

کیونکہ اللہ تعالے وتر ہے دوست[1] رکھتا ہے وتر کو اسکو پانچوں نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے اسکو صحیح کہا

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا

اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین نبی صلعم سے فرمایا کرو اپنی اخیر کی نماز رات کو وقت وتر (حدیث)

مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِیْ

متفق علیہ ہے۔ اور طلق بن علی رضہ سے روایت ہے کہا سنا مین نے رسول خدا کو فرماتے ہوئے کہ ایک رات مین دو

لَیْلَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالثَّلٰثَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم

وتر نہین ہین[2] اسکو احمد اور تینون نے روایت کیا اور ابن حبان نے اس کی تصحیح کی۔ اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہا

یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ

تھے رسول خدا صلعم وتر[3] پڑھتے ہی ساتھ سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون کے اور قل ہو اللہ احد کی روایت کیا

اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ وَلَا یُسَلِّمُ اِلَّا فِیْ اٰخِرِهِنَّ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیِّ

اسکو احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے زیادہ کیا نسائی نے اور سلام نہین پھیرتے تھے مگر آخر مین ابو داؤد اور ترمذی

نَحْوُهٗ عَنْ عَائِشَةَ وَفِیْهِ كُلُّ سُوْرَةٍ فِیْ رَكْعَةٍ وَفِی الْاَخِیْرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

کے لئے اوسکی مثل ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور اوس حدیث مین (یون ہے) کہ ہر سورت ہر رکعت مین اور اخیر رکعت

وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی

مین قل ہو اللہ احد اور معوذتین۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِابْنِ حِبَّانَ مَنْ اَدْرَكَ

وتر پڑھو صبح کرنے سے پیشتر روایت کیا اسکو مسلم نے اور ابن حبان کے لئے (یون ہے) جو شخص پاوے

الصُّبْحَ وَلَمْ یُوْتِرْ فَلَا وِتْرَ لَهٗ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ

صبح کو اور نہ وتر پڑھے ہون اوس نے[4] تو اوس کے لئے وتر نہین۔ اور انہین کی روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اَوْ نَسِیَهٗ فَلْیُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ اَوْ ذَكَرَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ

نے جو شخص سو جائے وتر سے یا بھول جاوے اوسکو چاہئیے کہ پڑھے[5] جب صبح کرے یا یاد کرے اسکو پانچون نے سوا نسائی کے

اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا یَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ

روایت کیا۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرے اس بات سے کہ نہ اٹھیگا

اَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ یَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْیُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّیْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّیْلِ مَشْهُوْدَةٌ

اخیر رات کو تو چاہئیے کہ وتر پڑھ لے اول رات مین اور جو امید رکھے اخیر شب اٹھنے کی تو چاہئیے کہ وتر پڑھے آخر رات مین کیونکہ نماز

وَذٰلِكَ اَفْضَلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی

آخر رات کی مشہود ہے[6] اور یہ زیادہ بہتر ہے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ

---

[1] دوست الخ اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وتر سنت مستحب جو قول صاحبین و بعض آئمہ کا ہے مگر واجب اور فرض تو اس سے بھی زیادہ محبوب ہوتے ہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آخری نماز رات مین کی وتر ہو ۱۲

[2] دو وتر الخ یعنی ایک رات مین دو دفعہ وتر نہین بلکہ ایک ہی دفعہ پڑھے جاتے ہین یہ نہین کہ پہلے پہلی رات مین پڑھکر پھر آخری رات مین بھی پڑھے یہ نہین ہو سکتا ۱۲

[3] وتر الخ اس سے بھی معلوم ہوا کہ وتر تین رکعات ایک سلام سے ہین جو یہی قول احناف ہے ۱۲

[4] تو اسکے الخ اس سے معلوم ہوا کہ وترون کا آخر وقت تا طلوع فجر ہے اگر قبل صبح صادق نہ پڑھ سکو تو پھر وتر قضا ہو گئے ۱۲

[5] پڑھے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر واجب ہین چونکہ اُن کے فوت ہو جانے پر ان کے قضا کرنیکا حکم ہے ۱۲

[6] یہ زیادہ الخ اس حدیث سے صریح وہی تفصیل ثابت ہوتی ہے جو صفحہ ۹۹ کے حاشیہ ۲ مین مذکور ہوئی کہ آخر رات مین یقینی جاگنے والے کو آخر شب وتر پڑھنے افضل

عليه وسلم قال اذا طلع الفجر فقد ذهب كل صلوة الليل والوتر

علیہ وسلم سے فرمایا جب طلوع ہو جائے تو ہر نماز رات کی اور وتر بھی چلے گئے لہذا وتر پڑھ لیا کرو

فاوتروا قبل طلوع الفجر رواه الترمذي وعن عائشة رضي الله تعالى عنها

طلوع صبح سے پہلے اسکو ترمذی نے روایت کیا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا کہتے

قالت كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي الضحى اربعا ويزيد ما

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے چاشت کی چار رکعتیں لہ اور زیادہ کرتے جو چاہتا

شاء الله رواه مسلم وله عنها انها سئلت هل كان رسول الله صلى الله

اللہ تو اسکو مسلم نے روایت کیا اور اوسکے لئے اون سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

تعالى عليه وسلم يصلي الضحى قالت لا الا ان يجيء من مغيبه وله عنها ما رأيت

چاشت کی نماز پڑھتے تھے اونہوں نے کہا نہیں مگر جب آتے اپنے سفر سے اور مسلم کے لئے عائشہ رض سے (روایت

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي سبحة الضحى قط واني لاسبحها وعن

بھی ہے) کہ نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے ہوں چاشت کی نفل کبھی اور میں اسکو پڑھتی ہوں

زيد بن ارقم رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال

اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز اون لوگوں کی

صلوة الاوابين حين ترمض الفصال رواه الترمذي وعن انس رضي

جو حق کیطرف رجوع کرنے والے ہیں اوسوقت ہوتی ہے کہ جب اونٹ کے بچے گرمی سے بیٹھ جائیں اسکو ترمذی نے روایت کیا۔ اور انس

الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من صلى الضحى ثنتي

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نماز پڑھے چاشت کی بارہ سلہ رکعتیں تو

عشرة ركعة بنى الله له قصرا في الجنة رواه الترمذي واستغربه وعن

بنا دیگا اللہ تعالے اوس کے لئے ایک محل جنت میں اسکو ترمذی نے روایت کیا اور غریب بتلایا۔ اور

عائشة رضي الله تعالى عنها قالت دخل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بيتي

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا داخل ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں پس چاشت

فصلى الضحى ثماني ركعات رواه ابن حبان في صحيحه باب صلوة

کی نماز پڑھی آٹھ سکہ رکعتیں اسکو ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ باب نماز جماعت اور

الجماعة والامامة عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما ان رسول

امامت کے بیان میں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال صلوة الجماعة افضل من صلوة الفذ بسبع

فرمایا جماعت کی نماز بہتر ہے تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس

وعشرين درجة [illegible] وعن ابي هريرة رضي الله [illegible]

[illegible]

لہ وتر الخ یعنے طلوع فجر سے رات کے نوافل اور وتر فوت ہو جاتے ہیں جن میں کہ صرف وتروں کا لوٹانا واجب ہے باقی کا مستحب نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے تنگ وقت جاگ سکتی کہ جس میں صرف وتر پڑھ سکتا ہے نہ باقی نوافل تو صرف وتروں کو پڑھے ۱۲۔

لہ زیادہ الخ بعض نسخہ اس روایت حضرت عائشہ رض سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چاشت کے نوافل چار رکعت بھی اور جسقدر اللہ تعالے چاہتا زیادہ بھی پڑھتے تھے جیسے آیندہ متصلہ حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے آٹھ و بارہ رکعت بھی پڑھی ہیں۔ اور درمیان حدیثہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سفر سے واپسی کے علاوہ آپ نوافل چاشت نہ پڑھتے تھے اور آخر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو بینے چاشت کی نماز پڑھتے کبھی نہیں دیکھا گر میں پڑھتی تھی۔ یہ حدیث باقی روایتوں کے خلاف ہے لہ اسے اسپر محمول کیا جائے کہ پہلے انہیں اس بات کا علم نہ تھا تو جب ان کو معلوم ہوا۔ تو پھر انہوں نے چاشت حضور علیہ الصلوٰۃ روایت کیں یا آپ نے عائشہ رض کے سامنے جن ایام میں نماز چاشت نہ ادا کی ہوگی ۱۲

سلہ بارہ الخ اس روایت سے بارہ رکعت نماز چاشت ثابت ہوتی ہے یعنی کبھی چار اور کبھی بارہ اور کبھی آٹھ پڑھتے تھے ۱۲

سکہ آٹھ الخ اس روایت حضرت عائشہ رض سے آٹھ رکعت چاشت ثابت ہوتی ہیں چونکہ روایت اول حضرت عائشہ رض میں یہ جملہ بھی تھا کہ چار رکعت پڑھتے اور کبھی زیادہ بھی جسقدر اللہ تعالے کو منظور [illegible]

وعشرين جزءً وكذا للبخاري عن أبي سعيد وقال درجة وعن

کہ پچیس جز اور اسی طرح بخاری کے لئے ابو سعید سے روایت ہے اور کہا درجہ کا لفظ (بجائے جز کے ہی) - اور ابوہریرہ

أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس کے

والذي نفسي بيده لقد هممت أن آمر بحطب فيحطب ثم آمر

قبضہ میں میری جان ہے البتہ ارادہ کیا میں نے اسکا کہ حکم کروں جمع کرنے لکڑیوں کا تاکہ وہ جمع کی جاویں پھر

بالصلوة فيؤذن لها ثم آمر رجلا فيؤم الناس ثم أخالف إلى رجال

حکم کروں نماز کا پس کہی اذان اوسکی پھر حکم کروں کسی کو کہ وہ نماز پڑھاوے پھر جاؤں ایسے لوگوں کی طرف جو نہ حاضر

لا يشهدون الصلوة فأحرق عليهم بيوتهم والذي نفسي بيده لو

ہوں نماز میں تو اون کے گھروں کو جلا دوں قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے

يعلم أحدهم أنه يجد عرقا سمينا أو مرماتين حسنتين لشهد العشاء

اگر جانتا کوئی اون میں کا یہ کہ وہ پاویگا موٹی ہڈی یا دو کھر اچھے تو البتہ آموجود ہوتا عشا کی نماز میں (حدیث)

متفق عليه واللفظ للبخاري وعنه رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

صلى الله تعالى عليه وسلم أثقل الصلوة على المنافقين صلوة العشاء وصلوة

وسلم نے زیادہ گراں گذرنے والی نماز منافقوں پر نماز عشا اور نماز فجر ہے لہ

الفجر ولو يعلمون ما فيهما لأتوهما ولو حبوا متفق عليه وعنه قال أتى

اور اگر جان لیتے کہ کیا کچھ ہے ان نمازوں میں تو البتہ آتے وہ اون میں اگرچہ سینہ یا سرین کے بل (کیوں نہ آنا پڑے) متفق علیہ

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم رجل أعمى فقال يا رسول الله إنه ليس لي قائد

اور انہیں سے روایت ہے کہا آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی نابینا لہ اور عرض کیا یا رسول اللہ نہیں ہے

يقودني إلى المسجد فرخص له فلما ولى دعاه فقال هل تسمع النداء

میرے لئے کوئی لانیوالا کہ لاوے مجھ کو مسجد میں تو رسول خدا صلعم نے اسکو رخصت دی پس جب وہ واپس ہو گیا تو بلایا اوسکو اور فرمایا

بالصلوة قال نعم قال فأجب رواه مسلم وعن ابن عباس رضي الله

کیا تو اذان کی آواز سنتا ہے اس نے کہا ہاں ہیں آپ نے فرمایا کہ قبول کر (اور آ مسجد میں) اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابن عباس

تعالى عنهما عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال من سمع النداء فلم يأت فلا

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سنے اذان پھر نہ آوے تو اوسکی نماز

صلوة له إلا من عذر رواه ابن ماجة والدارقطني وابن حبان والحاكم

نہیں مگر کسی عذر سے لہ اس کو ابن ماجہ اور دارقطنی اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا

وإسناده على شرط مسلم لكن رجح بعضهم وقفه وعن يزيد

اور اسکا اسناد مسلم کی شرط کے موافق ہے لیکن بعضوں نے اسکے موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے اور یزید سے

لہ لکڑیوں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز پڑھنا واجب ہے جو یہی راجح قول فقہا ہے جسے علامہ شامی نے مصرح بیان کیا ہے اگرچہ کبھی فقہا اسے سنت موکدہ قرار دیتے ہیں ۱۲ لہ فجر ہے الخ اس سے فجر و عشا کی جماعت سے نماز کا ادا کرنا جو بافضیلت زائد ثابت ہوا کہ یہ تکلیف کا وقت ہوتا ہے ۱۲۔ لہ نابینا الخ یہ اندھے عبداللہ ابن ام مکتوم ہیں۔ جنہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ مجھے مسجد میں لانے والا نہیں مگر آپ نے فرمایا کہ تمہیں جب آذان سنائی دیتی ہے تو مسجد میں ہی آکر باجماعت نماز پڑھو یعنے جب تک اشد تکلیف نہ ہو فضیلت جماعت سے کیوں محروم رہو ۱۲ لہ عذر سے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلا عذر ترک جماعت سے تنہا نماز نہیں ہوتی یعنے کامل نہیں ہوتی کہ خالی از فضیلت ہوگئی ہے لیکن عذر کے باعث کامل ہوجاتی ہے لیکن فضیلت جماعت کما حقہ حاصل نہیں ہوتی ۱۲۔

اللّٰهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين آمين - ثم آمين -

بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

بن اسود رضؓ سے روایت ہے کہ انہون نے نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

علیہ وسلم صلوۃ الصبح فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا

صبح کی پس جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھ چکے تو اچانک آپ دو آدمیون کے ساتھ

ھو برجلین لم یصلیا قد عا بہما ترعد فرائصہما فقال لہما ما منعکما

تھے جنھون نے نماز نہین پڑھی پس آپ نے اون کو پکارا پس وہ لائے گئے اس حال مین کہ اون کی

ان تصلیا معنا قالا قد صلینا فی رحالنا قال فلا تفعلا اذا صلیتما

شانہ کا گوشت کانپ رہا تھا پس آپ نے اون سے فرمایا کہ کس چیز نے منع کیا تمکو اس سے کہ نماز پڑھو ہمارے ساتھ تو انہون نے

فی رحالکم ثم ادرکتم الامام ولم یصل فصلیا معہ فانہا لکم نافلۃ رواہ

جب تم نماز پڑھ چکا کرو اپنے مکانون پر پھر پاؤ تم امام کو اور نہ پڑھی ہو اوسنے نماز تو پڑھو تم اوس کے ساتھ کیونکہ (دوسری) نماز

احمد واللفظ لہ والثلثۃ وصححہ الترمذی وابن حبان وعن ابی ھریرۃ

تمہارے لئے نفل ہو جائے گی اوسکو احمد نے روایت کیا اور الفاظ اوسی کے ہین اور تینون نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن حبان نے اسکو صحیح کہا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما جعل

اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے سوا نہین کہ امام اسلئے ہے کہ اوس کی پیروی[۲]

الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا ولا تکبروا حتی یکبر واذا رکع فارکعوا

کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور نہ تکبیر کہو جب تک وہ تکبیر نہ کہہ لے اور جب رکوع کرے تو رکوع

ولا ترکعوا حتی یرکع واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا لک الحمد

کرو اور نہ رکوع کرو جب تک وہ نہ کرے اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو کہو اللہم ربنا لک الحمد

واذا سجد فاسجدوا ولا تسجدوا حتی یسجد واذا صلی قائما فصلوا

اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور نہ سجدہ کرو جبتک وہ نہ کرے پھر جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو کھڑے ہو کر پڑھو

قیاما واذا صلی قاعدا فصلوا قعودا اجمعین رواہ ابو داود وھذا لفظہ

اور جب بیٹھکر نماز پڑھے[۵] تو تم سب بھی بیٹھکر ادا کرو اسکو ابو داؤد نے روایت کیا

واصلہ فی الصحیحین وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول

اور اس کی اصل صحیحین مین ہے۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رای فی اصحابہ تاخرا فقال تقدموا فائتموا

وسلم نے اپنے صحابہ کو (جماعت کے اندر) پیچھے کھڑا ہوتا دیکھا تو فرمایا کہ آگے آیا کرو اور میرا اقتدا کیا کرو اور

بی ولیاتم بکم من بعدکم رواہ مسلم وعن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ

تمہارا اقتدا تمہارے[۳] پیچھے کے لوگ کیا کرین اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور زید بن ثابت رضؓ سے روایت ہے کہا کہ احتیار

عنہ قال احتجر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجرۃ مخصفۃ فصلی فیہا فتتبع

کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چھپر سا حجرہ پس اوس مین نماز پڑھی پس لوگ آپکی تلاش مین ہوتے

[۱] پڑھو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی تنہا نماز پڑھکر جماعت کے پاس حاضر ہو جاین اور وہ وقت ایسے ہون جن مین نوافل مکروہ نہین تو امام کے ساتھ بہ نیت نفل شروع کر دینے اس کے نفل ہو جاتے ہین ۱۲

[۲] پیروی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کی پیروی مقتدی کو ہر حال کرنی چاہیئے کہ امام کی تکبیر و رکوع و سجود وغیرہ کے بعد خود یہ کام کرے۔ لیکن آخر مین جو مروی ہے کہ امام بعذر بیٹھکر نماز پڑھائے تو مقتدی بھی بیٹھکر پڑھین۔ یہ منسوخ ہے ۱۲

[۳] تمہارے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے متصل وہی مقتدی کھڑے ہون جو ذی علم سمجھدار عاقل بالغ ہون تاکہ دوسرے کمتر درجہ کے پیچھے کھڑے ہون کہ اگر امام کو لقمہ یا خلیفہ بنانے وغیرہ کی ضرورت پڑے۔ تو پیچھے والون سے یہ کام لے ۱۲-۱۲-۱۲

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین

[۵] بیٹھکر امام کی متابعت مین نماز پڑھنا دوسری احادیث سے منسوخ پایا جاتا ہے ۱۲

إِلَيْهِ رِجَالٌ فَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلٰوتِهِ الْحَدِيْث وَفِيْهِ أَفْضَلُ صَلٰوةِ

اور آگئی آپکی نماز پڑھنے لگے آخر حدیث تک اور اسی حدیث میں (یوں) ہے . بہتر نماز آدمی کی اپنے گھر میں ہے

الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَة مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

ماسوا فرض ف۱ کے (حدیث) متفق علیہ ہے اور جابر رضؓ سے روایت ہے کہا معاذ نے اپنے ساتھیوں کو

صَلّٰى مُعَاذٌ بِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

عشاء کی نماز پڑھائی ف۲ پس دراز کی انپر تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرِيْدُ أَنْ تَكُوْنَ يَا مُعَاذُ فَتَّانًا إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَءْ بِالشَّمْسِ

کیا ارادہ کرتا ہے تو اسے معاذ کہ ہو فتنہ میں ڈالنے والا لوگونکو جب امام بنے تو لوگوں کا تو پڑھا کر سورہ والشمس

وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَاقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى

وضحہا اور سبح اسم ربک الاعلےٰ اور اقراء باسم ربک اور واللیل اذا یغشےٰ (حدیث)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِي قِصَّةِ صَلٰوةِ رَسُوْلِ

متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں اور عائشہ رضؓ سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَهُوَ مَرِيْضٌ قَالَتْ فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ

وسلم کے لوگوں کو نماز پڑھانیکے قصہ میں جبکہ آپ بیمار تھے کہا پس تشریف لائے آپ یہانتک کہ

عَنْ يَسَارِ أَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ جَالِسًا وَأَبُوْ بَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِيْ

بیٹھ گئے ابا بکرؓ کی بائیں جانب پس لوگونکو بیٹھکر نماز پڑھاتے رہے ابوبکر رضؓ کھڑے ہوکر (پڑھتے رہے) کہ اقتدا کرتے

أَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْتَدِيْ النَّاسُ بِصَلٰوةِ أَبِيْ بَكْرٍ

ابوبکر رضؓ نماز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اقتدا کرتے تھے لوگ نماز ابوبکر رضی اللہ عنہ کا (حدیث)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

متفق علیہ ہے۔ ف۳ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيْهِمُ الصَّغِيْرَ وَالْكَبِيْرَ

جب امام بنے کوئی تم میں کا لوگوں کا تو چاہیئے کہ ہلکا کرے ف۴ (نماز کو) کیونکہ اسمیں چھوٹے (بھی) ہیں اور

وَالضَّعِيْفَ وَذَا الْحَاجَةِ فَإِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ مُتَّفَقٌ

بوڑھے اور ضعیف اور ضرورتمند (بھی) اور جب تنہا پڑھے تو پڑھے جسطرح چاہے (حدیث) متفق علیہ

عَلَيْهِ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ قَالَ أَبِيْ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ہے اور عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میرے باپ نے کہ میں آیا ہوں تمہارے

تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا قَالَ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ

پاس نبی برحق صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سے فرمایا آپنے جب آجائے وقت نماز کا تو چاہیئے کہ اذان پڑھے کوئی

أَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا قَالَ فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّيْ

تم میں کا اور چاہیئے کہ امام بنے تمہارا زیادہ تم میں کا از روے قرآن کے کہا پس غور کیا انہوں نے پس نہ تھا کوئی زیادہ

ف۱ فرض الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرائض کے علاوہ باقی سنت و نفل نمازیں گھروں میں پڑھنی افضل ہیں ۱۲ ف۲ دراز الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز فرض میں اتنی مقدار قرءت مسنونہ پڑھی جائے جو مقتدیوں پر شاق ومشکل نہ گذرے کیونکہ زیادہ لمبائی پر آپ نے معاذ رضؓ پر سخت زجر کیا ۱۲ ف۳ یعنے لوگ حضرت ابوبکر رضؓ کی حرکات دیکھ کر امام کی پیروی کرتے تھے اور مرض موت میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کبھی خود امام ہوئے اور کبھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۱۲ مترجم غفرلہ ف۴ ہلکا الخ اس حدیث سے حدیث حاشیہ ف۲ کی تفصیل معلوم ہوتی ہے کہ باجماعت نماز میں مقتدیوں کے حال کا ضرور خیال کیا جائے اور اگر تنہا نماز پڑھے۔ تو جس طرح اس کی مرضی ہو ۱۲-۱۲-

اللّٰهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين آمين ثم آمين يا رب العٰلمين

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

فَقَدَّمُوْنِیْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

قرآن میں مجھ سے لہٰذا مجھ کو آگے کر دیا انہوں نے حالانکہ میں چھ یا سات سال کا تھا اسکو بخاری نے اور ابوداؤد

وَالنَّسَائِیُّ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

اور نسائی نے روایت کیا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَأُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِنْ کَانُوْا

نے امام بنے قوم کا اچھا ۵۲ پڑھنے والا اونمیں کا قرآن شریف کو پس اگر اچھا پڑھنے میں

فِی الْقِرَاءَۃِ سَوَاءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُھُمْ

سب برابر ہوں تو زیادہ جاننے والا اونمیں کا سنت رسول کو پھر اگر اس میں بھی برابر ہوں تو وہ جو ہجرت میں مقدم

ھِجْرَۃً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُھُمْ سِلْمًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ سِنًّا وَلَا

ہو اور اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو وہ جو اسلام میں پرانا ہو اور ایک روایت میں ہے کہ عمر میں جو پرانا ہو اور ہرگز نہ

یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ اِلَّا

امام بنے کوئی شخص دوسرے شخص کا اوسکی سرداری کی جگہ اور نہ بیٹھے آدمی دوسرے شخص کے گھر میں اوسکی مخصوص جگہ

بِاِذْنِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَلِابْنِ مَاجَۃَ مِنْ حَدِیْثِ جَابِرٍ رض وَلَا تَؤُمَّنَّ امْرَاَۃٌ

مگر اوسکی اجازت سے اسکو مسلم نے روایت کیا اور ابن ماجہ کیلئے حدیث جابر سے (یوں ہے) اور نہ امام بنے عورت مرد کی اور نہ

رَجُلًا وَلَا اَعْرَابِیٌّ مُھَاجِرًا وَلَا فَاجِرٌ مُؤْمِنًا وَاِسْنَادُہٗ وَاہٍ وَعَنْ اَنَسٍ

دیہاتی مہاجر کا اور نہ بدکار ایماندار کا اور اس کی اسناد ردی ہے اور انس

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوْا صُفُوْفَکُمْ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ۵۳ کرو اپنی صفوں کو اور نزدیکی

وَقَارِبُوْا بَیْنَھَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَصَحَّحَہُ ابْنُ

کرو ان کے درمیان اور برابر رکھو گردنوں کو اسکو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان

حِبَّانَ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

نے اسکو صحیح بتایا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُھَا وَشَرُّھَا اٰخِرُھَا وَخَیْرُ

علیہ وسلم نے بہتر صف ۵۴ مردوں کی پہلی اونمیں کی ہے اور شر اون میں کی آخر اونمیں کی ہے اور

صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُھَا وَشَرُّھَا اَوَّلُھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عورتوں کی بہتر صف پچھلی اونمیں کی ہے اور بدتر اونمیں کی پہلی اونمیں کی ہے اور ابن عباس رضی اللہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ

عنہ سے روایت ہے کہا نماز پڑھی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات

لَیْلَۃٍ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِہٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِیْ مِنْ

تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوا پس پکڑا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا سر

---

۵۱ اس حدیث سے صبی یعنے نابالغ کی امامت جائز ہونے پر استدلال نہیں ہوسکتا اسلئے کہ اس واقعہ کی خبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں ہوئی ورنہ آپ ایسی نماز کے اعادہ کا ضرور حکم فرماتے جس میں امام کی دُبر سجدہ کی حالت میں کھل جائے جیسا ابوداؤد کی مفصل روایت میں ہے اور اعادہ کا کہیں ذکر نہیں معلوم ہوا کہ آپ کو اس کی اطلاع نہیں پہنچی ۱۲ مترجم

۵۲ امام صاحب کے نزدیک ایک سنت کا جاننے والا مقدم ہے قاری پر اور کی دلیل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوبکر رض کو امام بننے کا حکم فرمانا ہے حالانکہ اوس میں ابی بن کعب بھی موجود تھے جو قاری زیادہ تھے اور اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ ابوبکر رض کو امام بنانے کا واقعہ اخیر کا ہے لہٰذا اسی پر عمل کرنا بہتر ہے ۱۲

۵۳ ٹھیک الخ اس حدیث سے صفوں کا سیدھا ملا کر بنانا ثابت ہوتا ہے کہ گردنوں کو برابر رکھو اور مونڈھے اس طرح برابر ہوں کہ صف سیدھی ہوجاتی ہے یہی مذہب احناف ہے نہ یہ کہ ٹخنہ ٹخنہ سے ملا کر

وَرَائِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ

میرے پیچھے سے پھر مجھے اپنی داہنی جانب کر لیا (حدیث متفق علیہ ہے) اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ خَلْفَهُ وَأُمُّ سُلَيْمٍ

کہا نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کھڑا ہوا میں اور ایک یتیم پیچھے آپ کے اور ام سلیم

خَلْفَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رض أَنَّهُ انْتَهَىٰ إِلَى النَّبِيِّ

ہمارے پیچھے ۵۱ (حدیث متفق علیہ ہے) اور الفاظ بخاری کے ہیں اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشَىٰ

پہنچے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف اور آپ رکوع میں تھے پس رکوع ۵۲ کیا انہوں نے پہلے اس سے کہ ملیں

إِلَى الصَّفِّ وَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

صف سے پھر چلے صف کیطرف اور ذکر کی (یہ بات) نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تو نبی صلے اللہ علیہ

اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ

وسلم نے اون سے فرمایا زیادہ دے تجھے خدا تعالے حرص اور آئیندہ ایسا نہ کرنا اسکو بخاری نے روایت کیا اور ابو داؤد

أَبُو دَاوُدَ فِيهِ فَرَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشَىٰ إِلَى الصَّفِّ وَعَنْ وَابِصَةَ

نے اوسمیں زیادہ کیا پس رکوع کیا ورے صف سے پھر چلے طرف صف کی اور وابصہ بن معبد

بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَىٰ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ۵۳ نماز پڑھانیکا

رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ

حکم فرمایا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی

وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَلَهُ عَنْ طَلْقٍ لَا صَلٰوةَ

نے اسکو حسن کہا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتایا اور انہیں کے لئے طلق سے روایت ہے کہ نہیں ہے

لِمُنْفَرِدٍ خَلْفَ الصَّفِّ وَزَادَ الطَّبَرَانِيُّ فِي حَدِيثِ وَابِصَةَ أَلَا دَخَلْتَ

نماز تنہا کھڑے ہونے والے کی پیچھے صف کے اور طبرانی نے حدیث وابصہ میں زیادہ کہا کیوں نہ داخل

مَعَهُمْ أَوِ اجْتَرَرْتَ رَجُلًا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ

ہوا تو اونکے ساتھ اور یا کھینچ لیتا کسی شخص کو اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوا إِلَى الصَّلٰوةِ

کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا جب تکبیر سنو تو چلو طرف نماز کی اور لازم کر لو اپنے اوپر

وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ وَلَا تُسْرِعُوا فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ

سکون اور اطمینان کو اور جلدی نہ کرو پس جو کچھ پالو اوسکو پڑھ لو اور جو تم سے رہ جائے اوسے

فَأَتِمُّوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ

(بعد میں) پورا کر لو (حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں) اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے [illegible]

---

۵۱ پیچھے الخ اس حدیث سے ثابت ہو گیا کہ مردوں کی صف کے بعد عورت کھڑی ہو اور عورتوں کی صف پیچھے ہونی چاہیئے خواہ اُن مردوں کی محرم عورت ہی کیوں نہ ہو چونکہ یہاں پر اور دوسری حدیثوں سے متعلق عورتوں کی صف وغیرہ کا پیچھے ہونا ثابت ہوتا ہے ایسے ہی شامی میں ہے

۵۲ رکوع الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب امام رکوع میں ہو اور پیچھے سے آنے والا آدمی صف میں پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر کے صف میں پہنچے بلکہ صف میں پہنچکر رکوع کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو جائے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی جیسے حضرت ابو بکرہ رض تنہا ہی نماز کی نیت باندھ کر صف تک آئے اور حضرت علیہ الصلوٰۃ نے اعادہ نماز کا حکم نہیں کیا اور جو آئندہ حدیث سے کچھ معلوم ہوتا ہے وہ قابل استدلال نہیں چونکہ اس حدیث کو عبد اللہ نے مضطرب اور بیہقی نے ضعیف قرار دیا ہے ۱۲

۵۳ نماز نے کا الخ یہاں سے کچھ معلوم ہوتا ہے کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنے سے نماز خراب ہوتی

پیچھے اگر اس سے مراد [illegible]

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صلوۃ الرجل مع الرجل

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز مرد کی مرد کے ساتھ زیادہ بہتر ہے

ازکی من صلوتہ وحدہ وصلوتہ مع الرجلین ازکی من صلوتہ مع

اوسکی تنہا نماز سے اور مرد کا دو مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا بہتر ہے اوسکے ایک مرد کے ساتھ نماز

الرجل وما کان اکثر فھو احب الی اللہ عز وجل رواہ ابوداود

پڑھنے سے اور جسقدر زیادہ ہوں وہی زیادہ پسند ہیں حق تعالے کو اسکو ابوداود

والنسائی وصححہ ابن حبان وعن ام ورقۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان النبی

اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا اور ام ورقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم امرھا ان تؤم اھل دارھا رواہ ابوداود وصححہ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم دیا کہ امام بنیں ۵۲ وہ اپنے گھروالیوں کی اسکو ابوداود نے روایت کیا اور صحیح

ابن خزیمۃ وعن انس رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

بتایا اوسکو ابن خزیمہ نے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

استخلف ابن ام مکتوم یؤم الناس وھو اعمی رواہ احمد وابوداود

خلیفہ بنایا ابن ام مکتوم کو کہ امام بنیں لوگوں کے حالانکہ وہ نابینا تھے ۵۳ اسکو احمد اور ابوداود

ونحوہ لابن حبان عن عائشۃ وعن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال

نے روایت کیا اور اسکی مثل ابن حبان کے لیئے ہے عائشہ رضسے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو اوس شخص پر جس نے کہا ہے کہ لا الہ الا اللہ

وصلوا خلف من قال لا الہ الا اللہ رواہ الدارقطنی باسناد ضعیف

اور نماز پڑھو پیچھے اوسکے جس نے کہا لا الہ الا اللہ اسکو دارقطنی نے اسناد ضعیف سے روایت کیا

وعن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی

اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

اللہ تعالی علیہ وسلم اذا اتی احدکم الصلوۃ والامام علی حال فلیصنع

وسلم نے جب آوے کوئی تم میں سے نماز کو اور امام کسی حالت میں ہو تو چاہیے کہ کرے جو کرتا ہو امام

کما یصنع الامام رواہ الترمذی باسناد ضعیف باب صلوۃ المسافر

اسکو ترمذی نے اسناد ضعیف سے روایت کیا باب مسافر اور مریض

والمریض عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت اول ما فرضت الصلوۃ

کی نماز کے بیان میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا پہلی بار جو نماز فرض ہوئی وہ دو

رکعتان فاقرت صلوۃ السفر واتمت صلوۃ الحضر متفق علیہ وللبخاری

رکعتیں ہیں پس برقرار رکھی گئی نماز سفر کی اور پوری کر دی گئی نماز حضر کی (حدیث) متفق علیہ ہے اور بخاری

---

۵۱ پسند الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسقدر جماعت زیادہ ہوگی زیادہ ثواب ہوگا ۱۲

۵۲ معلوم ہوا کہ امامت عورت کی عورتوں کے لئے درست ہے جیسا کہ مولینا عبدالحی رح نے مسلک محقق کے اندر لکھا ہے اور اسکے لئے اون کا رسالہ تحفۃ النبلاء فی جماعۃ النساء کافی ہے ۱۲ مترجم غفرلہٗ

۵۳ اس سے معلوم ہوا کہ نابینا اگر محتاط ہو تو اوسکا امام بنانا بلا تامل صحیح ہے ۱۲

۵۴ جسنے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا جو شخص بحالت ایمان فوت ہوا اوسکا جنازہ پڑھا جائے اور جو شخص ایمان رکھتا ہو اسکے پیچھے نماز جائز ہے خواہ فاسق و ظالم ہی کیوں نہ ہو لیکن اس کے علاوہ متقی عادل امام ملنے پر متقی کے پیچھے افضل ہے۔ فاسق وغیرہ کے پیچھے غیر افضل ۱۲

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین۔ آمین۔

۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

ثُمَّ هَاجَرَ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا وَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْأَوَّلِ وَزَادَ أَحْمَدُ

(یوں ہے) کہ پھر ہجرت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تو چار رکعتیں [1] فرض ہو گئیں اور سفر کی نماز برقرار رکھی

إِلَّا الْمَغْرِبَ فَإِنَّهَا وِتْرُ النَّهَارِ وَإِلَّا الصُّبْحَ فَإِنَّهَا تَطُوْلُ فِيْهَا الْقِرَاءَةُ وَعَنْ عَائِشَةَ

گئی اول پر اور احمد نے زیادہ کیا ماسوا مغرب کے کیونکہ وہ دن کے وتر ہیں اور ماسوا صبح کے کیونکہ اوس میں قرات طویل ہوتی ہے

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں قصر کیا کرتے تھے اور پوری [2] پڑھا کرتے تھے اور روزہ

وَيُتِمُّ وَيَصُوْمُ وَيُفْطِرُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّهُ مَعْلُوْلٌ

(بھی) رکھتے تھے اور افطار بھی کرتے تھے اسکو دارقطنی نے روایت کیا اور اسکے راوی ثقہ ہیں مگر یہ کہ حدیث معلول ہے اور

وَالْمَحْفُوْظُ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ فِعْلِهَا وَقَالَتْ إِنَّهُ لَا يَشُقُّ عَلَيَّ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ

محفوظ حضرت عائشہ رض سے کرنا اونکا ہے اور فرمایا انہوں نے کہ قصر کرنا مجھ پر بار نہیں ہے اسکی بیہقی نے تخریج کی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالے

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتٰى رُخَصُهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ تُؤْتٰى مَعْصِيَتُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ

دوست رکھتا ہے اسکو کہ بجا لائے جائیں رخصتیں اوسکی جسطرح برا جانتا ہے اسکو کہ بجا لائی جائیں گناہ کی باتیں اوسکی اسکو

وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتٰى عَزَائِمُهُ وَعَنْ

اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا اور ایک روایت میں ہے جیسا کہ دوست رکھتا ہے اسکو کہ بجا لائی جائیں عزیمتیں اوسکی اور انس رض

أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ

سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب تشریف لے جاتے

مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلٰثَةِ فَرَاسِخَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ

تین میل [3] یا تین فرسخ دو [4] رکعتیں پڑھتے اسکو مسلم نے روایت کیا اور انہیں سے

خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ

کہا نکلے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ سے طرف مکہ کی پس تھے آپ پڑھتے دو رکعتیں

رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

یہانتک کہ لوٹے ہم مدینہ کیطرف (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں اور ابن

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ

عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مقیم رہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم انیس دن قصر کرتے

يَوْمًا يَقْصُرُ وَفِيْ لَفْظٍ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ

رہے اور ایک لفظ میں (یوں ہے) کہ مکہ میں انیس دن رہتے۔ اسکو بخاری نے روایت کیا اور

لِأَبِيْ دَاوُدَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَفِيْ أُخْرٰى خَمْسَ عَشْرَةَ وَلَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ سترہ دن اور ایک اور روایت میں ہے پندرہ [5] دن اور اسکے لئے عمران ابن حصین

---

[1] فرض الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے پہل نماز دو رکعت ہی فرض ہوئی تھی کہ بعد ازاں حضر مین چار رکعت ہوگئی اور مغرب مین تین ہی رہیں کہ یہ دن کے وتر ہین اور صبح مین بھی بہرحال دو رہین اور بحالت سفر چار رکعت والی مین دو پڑھنی ضروری ہین ۱۲

[2] پوری الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سفر مین چار پڑھنی بھی جائز ہین مگر ..... اہل حدیث ..... بھی قابل قبول نہین ٹھیراتے اور ابن قیم رحمہ نے ابن تیمیہ سے سُنا کہ یہ حدیث سخت ضعیف ہے ۱۲

[3] مقدار سفر اس مسافر کی جس مین قصر ہوتا ہے مختلف فیہ ہے حنفیہ کے نزدیک تین دن رات کی مسافت ہے اور یہ قول احتیاط کے قریب ہے دلیل اس کی مسح علی الخف کی حدیث اور وہ حدیث ہے جس میں عورت کو تین دن کا سفر بلا معیت محرم کے ناجائز فرمایا ہے ۱۲ محمد

[4] دو الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ سفر مین دو ہی رکعت پڑھی جائیں ۱۲

[5] پندرہ الخ یہ تفاوت بظاہر خلاف احناف ہے کہ احناف کے نزدیک ۱۵ دن اقامت کی ہو

ثَمَانِیَ عَشْرَةَ وَلَہٗ عَنْ جَابِرٍ اَقَامَ بِتَبُوْكَ عِشْرِیْنَ یَوْمًا یَقْصُرُ الصَّلٰوةَ
سے روایت ہے کہ اٹھارہ روز اور اسی کیلئے جابر رضہ سے (یوں ہے) کہ مقیم رہے تبوک میں بیس دن قصر کرتے رہے نماز کو

وَرُوَاتُہٗ ثِقَاتٌ اِلَّا اَنَّہٗ اخْتُلِفَ فِیْ وَصْلِہٖ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اور راوی اسکے ثقہ ہیں مگر یہ کہ اس حدیث کے موصول ہونے میں اختلاف ہے اور انس رضہ سے روایت ہے

قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِیْغَ
کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کوچ کرتے آفتاب ڈھلنے سے پہلے تو

الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰی وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَیْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ
موخر کرتے ظہر کو وقت عصر تک پھر اترتے اور ان دونوں کو جمع [1] کرتے پس اگر ڈھل جاتا آفتاب

الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَحِلَ صَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَةِ
قبل سفر کرنیکے تو پہلے نماز پڑھ لیتے ظہر کی پھر سوار ہوتے متفق علیہ ہے اور حاکم کی

الْحَاكِمِ فِی الْاَرْبَعِیْنَ بِالْاِسْنَادِ الصَّحِیْحِ صَلَّی الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ رَكِبَ
ایک روایت میں اربعین کے اندر بسناد صحیح کے ساتھ (یوں ہے) کہ نماز پڑھ لیتے پھر سوار ہوتے

وَلِاَبِیْ نُعَیْمٍ فِیْ مُسْتَخْرَجِ مُسْلِمٍ كَانَ اِذَا كَانَ فِیْ سَفَرٍ فَزَالَتِ الشَّمْسُ
اور ابو نعیم کے لئے کتاب مستخرج میں جو انہوں نے مسلم پر لکھی ہے (یوں ہے) کہ تھے آپ جب سفر کرتے اور آفتاب

صَلَّی الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا ثُمَّ ارْتَحَلَ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ
ڈھل چکا ہوتا تو ظہر اور عصر دونوں کی نماز پڑھ لیتے پھر سفر کرتے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ
کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک میں پس آپ

تَبُوْكَ فَكَانَ یُصَلِّی الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِیْعًا رَوَاهُ
نماز پڑھا کرتے تھے ظہر اور عصر کی اکٹھی اور مغرب اور عشاء کی اکٹھی [2] اسکو مسلم

مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
نے روایت کیا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَقْصُرُوا الصَّلٰوةَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ اَرْبَعَةِ بُرُدٍ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قصر کرو نماز کو کم بیچ چار برد سے

مِنْ مَكَّةَ اِلٰی عُسْفَانَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ بِاِسْنَادٍ ضَعِیْفٍ وَالصَّحِیْحُ
مکہ سے عسفان تک اسکو دارقطنی نے بسناد ضعیف سے روایت کیا اور صحیح ہے

اَنَّہٗ مَوْقُوْفٌ كَذَا اَخْرَجَہُ ابْنُ خُزَیْمَةَ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ
کہ وہ موقوف ہے اسی طرح تخریج کی اوسکی ابن خزیمہ نے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ اُمَّتِی الَّذِیْنَ اِذَا اَسَاءُوْا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین امت میری کے وہ لوگ ہیں کہ جب برا کرتا

[1] جمع الخ یہ حدیث جو بظاہر جمع کرنے ہر دو نماز پر دلالت کرتی ہے اس سے حقیقی جمع کرنا مراد نہیں بوجہ اس آیت شریف کے کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔ کہ مومنوں پر ہر نماز اپنے اپنے وقت میں فرض ہے اور یہاں مجازی وصوری جمع مراد ہے کہ یہ وقت سفر یا جنگ کا تھا کہ بوجہ ضرورت ایک نماز کو مؤخر کرکے پڑھتے تھے کہ اسکے ادا کرتے دوسری نماز کا وقت داخل ہوجاتا تو اسے بھی ساتھ پڑھ لیتے تاکہ فراغت سے سفر یا جنگ کا انتظام کریں ۱۲۔

[2] اکٹھی الخ یہ حدیث بھی حدیث اول کی طرح وارد ہے جس سے تصریح غزوہ معلوم ہوتی ہے کہ بوقت جنگ ضرورت کی لئے جمع از روئے صورت کرتے تھے۔ ورنہ حضور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے خلاف آیت شریف کیسے ممکن تھا حالانکہ کتاب اللہ میں وارد ہے کہ اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کہ آپ کما حقہٗ عامل فرقان حمید ہیں۔ گویا وہ آپ کی خصائل مبارک ہی ہوگئی ہیں ۱۲۔ اللّٰهم اغفر لكاتبه ولمن سعی فیه۔

استغفروا واذا سافروا قصروا وافطروا اخرجه الطبرانی فی

کریں تو بخشش طلب کریں اور جب سفر کریں تو قصر کریں سلہ اور افطار کریں اسکو طبرانی نے

الاوسط باسناد ضعیف وھو فی مراسیل سعید بن المسیب عند

اوسط میں اسناد ضعیف سے روایت کیا اور مراسیل سعید بن مسیب میں سے بیہقی

البیھقی مختصرا وعن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانت

کے نزدیک بطور اختصار اور عمران بن حصین سلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھی

لی بواسیر فسالت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلوٰۃ فقال صل

مجھکو بواسیر تو میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارہ میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا

قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب رواہ البخاری

کہ نماز پڑھ کھڑا ہوکر پس اگر نہ پڑھ سکے تو بیٹھکر اور نہ پڑھ سکے تو کروٹ پر اسکو بخاری نے روایت کیا

وعن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال عاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عیادت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

مریضا فراٰہ یصلی علی وسادۃ فرمی بھا وقال صل علی الارض ان

ایک بیمار کی پس دیکھا آپ نے اسکو کہ نماز پڑھ رہا ہے تکیہ پر پس آپ نے تکیہ کو پھینک دیا اور فرمایا کہ نماز پڑھ

استطعت والا فاوم ایماء واجعل سجودک اخفض من رکوعک رواہ

زمین پر اگر طاقت رکھے تو ورنہ پس اشارہ کر اشارہ کرنا اور کر اپنے سجدہ کو زیادہ پست رکوع اپنے سے اسکو بیہقی نے روایت

البیھقی وصحح ابو حاتم وقفہ وعن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت

کیا اور ابو حاتم نے اوسکے موقوف ہونیکو صحیح کہا ہے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا

رایت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی متربعا رواہ النسائی وصححہ الحاکم

دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے سلہ چار زانو بیٹھکر اسکو نسائی نے روایت کیا اور حاکم نے

باب صلوٰۃ الجمعۃ عن عبد اللہ بن عمر وابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ

صحیح بتلایا۔ باب نماز جمعہ کے بیان میں عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے

عنھما سمعا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول علی اعواد منبرہ لینتھین

سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے اوپر لکڑیوں سلہ منبر اپنے کے جاہیئے کہ

اقوام عن ودعھم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبھم ثم لیکونن من

باز رہیں لوگ چھوڑنے اونکے سے جمعونکو یا ضرور مہر کردیگا اللہ تعالیٰ اونکے دلوں پر پھر ضرور ہوجاوینگے

الغافلین رواہ مسلم وعن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ غافلوں میں سے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے ہم کہ

قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الجمعۃ ثم ننصرف ولیس

نماز پڑھتے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز جمعہ کی پھر ہم لوٹتے اور حال یہ تھا کہ نہیں ہوتا

سلہ قصر الخ اس حدیث سے بھی قصر نماز معلوم ہوا کہ سفر میں قصر کرکے دو رکعت پڑھی جائیں اور روزوں کا افطار بھی جائز ہے اگر تکلیف نہ ہو تو رکھ لینے بھی بلا کراہت جائز ہیں بلکہ امام اعظم رح فرماتے ہیں۔ کہ اگر فرض قضا روزے ہوں تو ان کا ادا کرنا وقتی روزوں سے افضل ہے کہ قضائی اسکے ذمہ لازم ہو گئے ہیں۔ اور اس سفر کے رمضان کے روزے ابھی اسپر لازم نہیں ہوئے۔ یہ بعد انقطاع سفر لازم ہونگے ۱۲

سلہ یہ تینوں حدیثیں پہلے گذر چکی ہیں ۱۲ مترجم

سلہ چار زانو الخ اس سے معلوم ہوا کہ بیماری کی حالت میں جسطرح بیٹھکر نماز ادا ہو سکے ادا کیجائے خواہ چار زانو وغیرہ طور سے ۱۲

سلہ لکڑیوں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منبر پر خطبہ پڑھنا اور وعظ کرنا مسنون ہے خصوصًا لکڑی کے منبر پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جمعہ فرض عین ہے جسکے ترک پر بڑا وعید ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ۔

للحيطان ظل نستظل به متفق عليه واللفظ للبخاري وفي لفظ لمسلم كنا

دیواروں کا سایہ کہ اونکے سایوں میں چلیں ہم (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کے ایک لفظ

نجمع معه إذا زالت الشمس ثم نرجع ثم نتتبع الفيء وعن سهل بن

میں یوں ہے کہ ہم جمعہ پڑھا کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب آفتاب ڈھل جاتا پھر لوٹتے ہم اور پیروی کرتے

سعد رضي الله تعالى عنه قال ما كنا نقيل ولا نتغدى إلا بعد الجمعة

سایہ کی اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نہ تھے قیلولہ کرتے تھے ہم اور نہ کھانا کھاتے تھے مگر بعد جمعہ کے (حدیث

متفق عليه واللفظ لمسلم وفي رواية في عهد رسول الله صلى الله تعالى

متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں

عليه وسلم وعن جابر رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے

يخطب قائما فجاءت عير من الشام فانفتل الناس إليها حتى لم يبق

تھے پس آیا ایک قافلہ شام سے پس چلے گئے لوگ اوسکی جانب یہانتک کہ نہ باقی رہے

إلا اثنا عشر رجلا رواه مسلم وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنه قال

مگر بارہ آدمی اسکو مسلم نے روایت کیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا

قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من أدرك ركعة من صلوة الجمعة

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے پایا ایک رکعت کو نماز جمعہ کے سے اور اس کے

وغيرها فليضف إليها أخرى وقد تمت صلوته رواه النسائي وابن

سوا سے تو چاہیئے کہ ملا دے اوسکے ساتھ دوسری اور اوسکی نماز پوری ہوگئی اسکو نسائی اور ابن ماجہ اور دار قطنی

ماجه والدارقطني واللفظ له وإسناده صحيح لكن قوى أبو حاتم إرساله

نے روایت کیا اور لفظ اوسکے ہیں اور سند اوسکی صحیح ہے لیکن ابو حاتم نے اوسکے مرسل ہونیکو قوی کہا

وعن جابر بن سمرة رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

اور جابر بن سمرہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

كان يخطب قائما ثم يجلس ثم يقوم فيخطب قائما فمن أنبأك أنه

تھے خطبہ پڑھتے کھڑے ہو کر پھر بیٹھ جاتے تھے پھر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے پس جو تجھ کو

كان يخطب جالسا فقد كذب أخرجه مسلم وعن جابر بن عبد الله

خبر دے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھکر خطبہ پڑھا کرتے تھے وہ جھوٹا ہے اسکو مسلم نے روایت کیا اور جابر بن عبد اللہ

رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إذا

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو

خطب احمرت عيناه وعلا صوته واشتد غضبه حتى كأنه منذر

سرخ ہو جاتیں آنکھیں آپکی اور بلند ہوتی آواز آپ کی اور سخت ہوتا غصہ آپ کا یہانتک کہ

له ڈھل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز جمعہ کا وقت زوال سے شروع ہو جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز جمعہ سویرے پڑھی جائے تاکہ دور سے آنے والے لوگ وقت پر اپنے گھروں کو واپس ہو جائیں ۱۲

له۲ قیلولہ الخ یہ حدیث پہلی کی طرح جلدی نماز جمعہ ادا کرنے پر دلیل ہے کہ راوی کہتے ہیں کہ ہم جمعہ کے دن قبل ادائے نماز جمعہ قیلولہ نہ کرتے تھے اور نہ ہی کھانا کھاتے بلکہ بعد ادائگی جمعہ بزمانہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲

له۳ جمعہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی جمعہ وعید کی ایک رکعت پڑھی جانے کے بعد جاکر ملے تو دوسری رکعت بعد سلام امام پڑھکر نماز جمعہ وعید ختم کرے اور اسکا جمعہ وعید ادا ہوگئی ۱۲

له۴ خطبہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑا ہو کر پڑھنا ہی مشروع ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیٹھکر پڑھنے کی روایت کرے وہ جھوٹا ہے مگر خطبہ کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے کہ پہلا خطبہ ختم کرکے قدرے

جيشٍ يقول صبّحكم ومسّاكم ويقول امّا بعد فانّ خير الحديث

کہ گویا کہ آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں یہ کہکر کہ وہ صبح کو تم پر آیا اور شام کو تم پر آیا اور کہا کرتے تھے بہر حال بعد حمد و

كتاب الله وخير الهدى هدى محمّد وشرّ الامور محدثاتها وكلّ بدعة

صلوٰۃ پس بیشک بہتر کلام اللہ کی کتاب ہے اور اچھا طریقہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہے اور بدترین امور اونمیں سے نئی باتیں ہیں

ضلالة رواه مسلم وفي رواية له كانت خطبة النبي صلّى الله تعالى عليه وسلّم

اور ہر بدعت گمراہی ہے اسکو مسلم نے روایت کیا اور اسکی ایک روایت میں (یوں ہے) کہ تھا خطبہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

يوم الجمعة يحمد الله ويثني عليه ثم يقول على اثر ذلك وقد علا

کا جمعہ ۵۱ کے دن یہ کہ تعریف کرتے تھے آپ اللہ کی اور ثنا کرتے اوسکی پھر اوسکے بعد فرماتے حالانکہ آواز

صوته وفي رواية له من يهده الله فلا مضلّ له ومن يضلله فلا هادي

آپکی بلند ہوتی اور اوسکی ایک روایت میں (یوں ہے) جسکو اللہ تعالے ہدایت کرے پس نہیں ہے گمراہ کرنیوالا اسکے لیے

له وللنسائي وكلّ ضلالة في النار وعن عمار بن ياسر رضي الله تعالى

اور جسکو وہ گمراہ کرے پس نہیں ہے ہدایت کرنیوالا اوس کیواسطے اور نسائی کے لیے یوں ہے کہ ہر گمراہ دوزخ میں ہے اور عمار بن یاسر رضی اللہ

عنه قال سمعت رسول الله صلّى الله تعالى عليه وآله وسلّم يقول انّ طول

سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ طویل ہونا آدمی کی نماز کا

صلوٰة الرجل وقصر خطبته مئنّة من فقهه رواه مسلم وعن

اور اسکے خطبہ کا مختصر ہونا ۵۲ علامت اوسکی دانائی کی ہے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ام ہشام

امّ هشام بنت حارثة رضي الله تعالى عنها قالت ما اخذت ق والقرآن

بنت حارثہ رضہ سے روایت ہے کہا نہیں حاصل کیا میں نے سورہ ۵۳ ق والقرآن المجید

المجيد الّا عن لسان رسول الله صلّى الله تعالى عليه وسلّم يقرأها كلّ

کو مگر زبان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے آپ اوسکو ہر جمعہ میں منبر پر جب خطبہ پڑھتے

جمعة على المنبر اذا خطب الناس رواه مسلم وعن ابن عباس رضي

تھے لوگوں کے لیے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے

الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلّى الله تعالى عليه وآله وسلّم من تكلّم يوم

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کلام کرے جمعہ کے

الجمعة والامام يخطب فهو كمثل الحمار يحمل اسفارا والذي يقول

روز اس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو تو وہ مثل گدھے کی ہے جو لادتا ہے کتابیں اور جو اوس سے کہے

له انصت ليست له جمعة رواه احمد باسناد لا باس به وهو تفسير

چپ رہ نہیں ہے اوسکے لیے جمعہ۔ اسکو احمد نے ۵۴ ایسے اسناد سے روایت کیا کہ جس میں کوئی مضائقہ نہیں

حديث ابي هريرة رض في الصحيحين مرفوعا اذا قلت لصاحبك

اور یہ تفسیر کرتی ہے حدیث ابو ہریرہ رضہ کی جو صحیحین میں مرفوع ہے مروی ہے جب کہا تونے اپنے ساتھی سے

۵۱ جمعہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ میں پہلے خدا تعالے کی حمد و ثنا کر لینے کے بعد یہ کلمات پڑھے جو پہلی حدیث میں بھی ہیں اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ الخ اور اس میں یہ بھی من یہدہ اللہ الخ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خطبہ پڑھتے وقت جوش اور زور سے پڑھا جائے جسکا سامعین پر اثر ہو ۱۲ ۵۲ مختصر الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ تنہا نماز پڑھنے والے کو نماز کا لمبا کرنا اسکی فقاہت کی نشانی ہے اور اسیطرح خطبہ کا اختصار بھی مع خطبہ کے جامع ہونیکے ۱۲ ۵۳ ق الخ یہاں سے معلوم ہوا کہ آپ خطبہ میں بسا اوقات سورہ ق کی آیات تلاوت فرماکر وعظ فرماتے چونکہ یہ اخروی و دنیوی مصالح و مواعظ و پند پر حاوی ہے ۱۲ ۵۴ احمد نے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت بات کرنی سخت منع ہے بلکہ دوسرے کو یہ کہنا بھی کہ چپ کر اور یہی مذہب احناف ہے لیکن یہ جو حدیث میں وارد ہے کہ بات کرنے والے کی نماز جمعہ ہی نہیں ہوتی زجر پر محمول ہے کہ کافی ... جیسے حدیث ہے ۱۲

اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ
کہ چپ ہو جا جمعہ کے روز اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تو نے لغو وبیہودہ کام کیا اور جابر رضی
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سے روایت ہے کہا داخل ہوا ایک شخص جمعہ کے روز اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم
يَخْطُبُ فَقَالَ صَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ
خطبہ پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ تحیۃ المسجد پڑھ چکا ہے اوسنے کہا نہیں تو آپنے فرمایا اٹھ اور دو رکعتیں ۵۱ (تحیۃ المسجد پڑھ)
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے
يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَهُ عَنْ
نماز جمعہ میں سورہ ۵۲ جمعہ اور منافقون اسکو مسلم نے روایت کیا اور مسلم کے لیے نعمان بن
النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى
بشیر رض سے روایت ہے کہ پڑھا کرتے تھے دو عیدین ۵۳ اور جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلی
وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ اور زید ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ
کہا نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عید کی پھر رخصت دی جمعہ میں اور فرمایا
مَنْ شَاءَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ
جو چاہے کہ پڑھے پس چاہیئے کہ پڑھے اسکو پانچوں نے سوا ترمذی کے روایت کیا اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
جب نماز پڑھے جمعہ کی تم میں کا کوئی تو چاہیئے کہ پڑھے اسکے بعد چار اس کو مسلم نے روایت کیا
وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَهُ
اور سائب بن یزید سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہا جب
اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَتَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ
تو جمعہ کی نماز پڑھ چکے پس مت ملا تو اوسکے ساتھ کوئی نماز یہانتک کہ کلام کرے تو یا نکل جاوے تو کیونکہ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ لَّا تُوْصَلَ صَلٰوةٌ بِصَلٰوةٍ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہمکو اسکا کہ نہ ملادیں ہم ایک نماز دوسری نماز سے
حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
یہانتک کہ کلام کریں یا نکل کر چلے جاویں ہم اسکو مسلم نے روایت کیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۱ یہ فرمانا آپکا کلام کی بابت سے پہلے تھا اور یا اسی شخص کی خصوصیت ہے یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بند کردیا تھا اتنی دیر کے لئے ۱۲ مترجم۔

۵۲ جمعہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گاہے آپ رکعات جمعہ میں سے ایک میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون پڑھتے تھے اور گاہے ان کی غیر جیسے آگے آئیگا ۱۲

۵۳ اور جمعہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ گاہے نماز جمعہ وعیدین میں کی ایک رکعت میں سورہ الاعلے اور دوسری میں سورہ الغاشیہ پڑھتے تھے ۱۲

۵۴ کرے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلی نماز کے خاتمہ پر کلام کرلے یا مسجد سے نکل جانے کے بعد دوسری نماز شروع کی جائے تاکہ یہ نہ معلوم ہو کہ پہلی ہی نماز سے ہے تاکہ فرض نفلوں سے مخلوط ہو جائیں ۱۲-۱۲

اللّٰهم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین۔ آمین

تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من اغتسل ثم اتى الجمعة

سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے پھر آوے جمعہ میں

فصلى ما قدر له ثم انصت حتى يفرغ الامام من خطبته ثم يصلي معه

پس نماز پڑھے جسقدر اوسکی تقدیر میں ہو پھر چپ ہو جاوے یہانتک کہ فارغ ہو جاوے امام اپنے خطبہ سے

غفر له ما بينه وبين الجمعة الاخرى وفضل ثلثة ايام رواه مسلم

پھر اوسکے ساتھ نماز ادا کرے تو بخشدیے جاتے ہیں اوسکے وہ گناہ جو اوسکے اور جمعہ دوسرے کے درمیان میں

وعنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ذكر يوم الجمعة فقال فيه

ہونگے اور تین روز کی زیادتی ہے اسکو مسلم نے روایت کیا اور انہیں سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ

ساعة لا يوافقها عبد مسلم وهو قائم يصلي يسال الله عز وجل

کے دن کا ذکر فرمایا پس فرمایا اسکے دن میں ایک گھڑی ہے کہ نہیں موافق ہوتا اوسکو کوئی بندہ مسلم اس حال میں کہ وہ کھڑا ہوا

شيئا الا اعطاه اياه واشار بيده يقللها متفق عليه وفي رواية لمسلم

نماز ادا کرتا ہو کہ دعا کرے خدای عز وجل سے کسی چیز کی مگر دیتا ہے اوسکو وہ چیز اور اشارہ فرمایا آپ نے اپنے ہاتھ سے کہ بیان کرتے تھے اوسکو

وهي ساعة خفيفة وعن ابي بردة رضي الله تعالى عنه عن ابيه قال

گھڑی کی حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے وہ گھڑی نازک ہے اور ابو بردہ رضہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے کہا

سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول هي ما بين ان يجلس الامام

سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ وہ گھڑی امام کے خطبہ کیلئے بیٹھنے اور نماز ادا کرنے

الى ان تقضى الصلوة رواه مسلم ورجح الدارقطني انه من قول ابي

کے درمیان میں ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اور دارقطنی نے اسکو ترجیح دی کہ وہ ابو بردہ کا قول ہے۔

بردة وفي حديث عبد الله بن سلام عند ابن ماجة وجابر عند

اور حدیث عبد اللہ بن سلام میں ابن ماجہ کے نزدیک اور حدیث جابر میں ابوداؤد اور

ابي داود والنسائي انها ما بين صلوة العصر الى غروب الشمس وقد اختلف

نسائی کے نزدیک یہ ہے کہ وہ گھڑی مابین نماز عصر سے ہے غروب آفتاب تک اور بیشک اختلاف کیا گیا

فيها على اكثر من اربعين قولا امليتها في شرح البخاري وعن جابر

ہے اوس گھڑی کی تعیین میں چالیس ۵۲ قول سے زیادہ جنکو میں نے شرح بخاری میں لکھا ہے اور جابر

رضي الله تعالى عنه قال مضت السنة ان في كل اربعين فصاعدا

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا گذر گئی سنت یہ کہ چالیس ۵۳ یا زیادہ میں جمعہ ہے اسکو

جمعة رواه الدارقطني باسناد ضعيف وعن سمرة بن جندب رضي

دارقطنی نے روایت کیا اسناد ضعیف کے ساتھ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ

الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يستغفر للمؤمنين

عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بخشش چاہا کرتے تھے مومنین

---

۵۱ نماز الخ اس سے یہ مراد ہے کہ ہر شخص کو جمعہ کے دن غسل کرکے مسجد میں آکر سنت پڑھکر وقت خطبہ امام چپکا بیٹھکر امام سے نماز جمعہ بطریق مشروعہ ادا کرنے پر بڑا ثواب ہے اور یہ مراد نہیں جیسے اہل ظواہر سمجھتے ہیں کہ اگر خطبہ بھی ہوتا ہو جب بھی سنت پڑھکر خاتمہ خطبہ تک چپکا بیٹھا رہے"

۵۲ وہ یہ ہیں ایک یہ جو حدیث کتاب میں ہے دو طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک (۳) زوال کے وقت (۴) وقت اذان جمعہ (۵) وقت نماز جمعہ (۶) زوال آفتاب اور نماز جمعہ کے درمیان (۷) زوال سے ایک مثل ہٹ جانے کے وقت (۸) (۹) کی آخری گھڑی (۱۰) جمعہ کے دن کی تیسری گھڑی (۱۱) دو خطبوں کے درمیان (۱۲) جمعہ کے روز صبح کی اذان کے وقت (۱۳) طلوع آفتاب کے بعد پہلی ساعت (۱۴) طلوع آفتاب کے وقت (۱۵) زوال کے بعد جب تک سایہ نصف ہاتھ ہو (۱۶) زوال کے بعد سے جب تک سایہ نصف ہاتھ ہو [illegible] (۱۷) زوال سے لیکر امام کے خطبہ کو جانے تک (۱۸) زوال سے غروب آفتاب تک (۱۹) امام کو خطبہ کو جانے اور نماز کے تکبیر ہونیکے مابین (۲۰) امام کے خطبہ کو جانے کے وقت (۲۱) جمعہ کی اول اذان سے اور امام کے باہر نماز تک (۲۲) تکبیر کے وقت (۲۳) اذان اور امام کے باہر آنے اور تکبیر کے وقت (۲۴) خطبہ کرنے منبر پر پہنچنے خطبہ شروع ہونے تک (۲۵) خطبہ شروع ہونے سے ختم خطبہ تک (۲۶) جب امام دونوں میں بیٹھے (۲۷) جب امام منبر سے اترے (۲۸) جب امام اور لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو جائیں (۲۹) جو وقت رسول خدا [illegible] (۳۰)

والمؤمنات في كل جمعة رواه البزار باسناد لين وعن جابر بن سمرة
اور عورتوں کے لئے ہر جمعہ میں اسکو بزار نے نرم اسناد سے روایت کیا اور جابر بن سمرہ رضی اللہ

رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم كان في خطبته
عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ میں آیات قرآنیہ ۵۱ پڑھا کرتے تھے

يقرأ آيات من القرآن يذكر الناس رواه ابو داود واصله في مسلم
کر نصیحت فرماتے تھے لوگوں کو اسکو ابو داؤد نے روایت کیا اور اسکی اصل مسلم میں ہے۔

وعن طارق بن شهاب رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى
اور طارق بن شہاب رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم قال الجمعة حق واجب على كل مسلم في جماعة الا على اربعة مملوك
فرمایا جمعہ ایک حق ہے جو واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت کے ۵۲ مگر چار پر ایک غلام

وامرأة وصبي ومريض رواه ابو داود وقال لم يسمع طارق من النبي صلى
دو عورت سوم نابالغ چہارم بیمار اسکو ابو داؤد نے روایت کیا اور کہا کہ نہیں سنا طارق بن شہاب نے رسول خدا

الله تعالى عليه وسلم واخرجه الحاكم من رواية طارق بن المذكور عن ابي
صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حاکم نے اسکی یہ روایت طارق مذکور ابو موسے سے تخریج

موسى وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله
کی ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ تعالے

تعالى عليه وسلم ليس على مسافر جمعة رواه الطبراني باسناد ضعيف وعن
علیہ وسلم نے مسافر پر جمعہ نہیں ۵۳ روایت کیا اسکو طبرانی نے اسناد ضعیف کے ساتھ اور

عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب

تعالى عليه وسلم اذا استوى على المنبر استقبلناه بوجوهنا رواه الترمذي
جب منبر پر سیدھے کھڑے ہوتے تو ہم اپنے چہروں سے آپ کی طرف متوجہ ہوتے اسکو ترمذی نے

باسناد ضعيف وله شاهد من حديث البراء عند ابن خزيمة وعن
اسناد ضعیف سے روایت کیا اور اسکے لئے شاہد ہے حدیث براء سے ابن خزیمہ کے نزدیک۔ اور

الحكم بن حزن رضي الله تعالى عنه قال شهدنا الجمعة مع النبي صلى الله
حکم بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا حاضر ہوئے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

تعالى عليه وسلم فقام متوكئا على عصا او قوس رواه ابو داود باب
ساتھ جمعہ میں پس کھڑے ہوئے آپ لاٹھی ۵۴ یا کمان پر ٹیک لگا کر اسکو ابو داؤد نے روایت کیا

صلوة الخوف عن صالح بن خوات عمن صلى مع النبي صلى الله تعالى
باب خوف کی نماز کے بیان میں صالح بن خوات سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اوس سے جس نے نماز

---

۵۱ قرآنیہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ میں آیات قرآنیہ کا پڑھنا مسنون ہے کہ انہیں سے وعظ و نصیحت کی جاتی تھی نہ یہ کہ اِدھر اُدھر کی غیر متعلقہ باتوں و قصوں سے ۱۲

۵۲ واجب ہے الخ اس سے بھی معلوم ہوا کہ نماز جمعہ ذیل کے چار اشخاص کے علاوہ سب پر واجب فرض ہے یعنی غلام اور عورت اور بیمار اور نابالغ لڑکے پر فرض نہیں ۱۲

۵۳ جمعہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ حاشیہ ۵۲ کے چار کے علاوہ ایک مسافر شخص پر بھی جمعہ فرض نہیں جسکے ترک پر اسے گناہ ہو لیکن اگر یہ اشخاص جنپر فرض نہیں اگر ادا کریں تو جمعہ ادا ہو جائے گا عدم فرضیت دفع حرج کے باعث ہے ۱۲

۵۴ لاٹھی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بوقت خطبہ کسی لاٹھی یا کمان وغیرہ جیسی اشیاء پر ٹیک لگا کر خطبہ پڑھنا مسنون ہے جیسے بعض فقیہ خطیبوں کا تعامل ہے اور جو خطیب ایسا نہیں کرتے وہ غلطی پر ہیں ہاتھ میں عصا وغیرہ لیا کریں ۱۲

عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ

پڑھی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذات رقاع کے دن نماز[1] خوف کہ ایک گروہ نے نماز

وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا

پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا پس آپنے ساتھ والیلو ایک

لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى

رکعت پڑھائی پھر کھڑے رہے آپ اور اپنی نماز اوس گروہ نے پوری کی اور چلے گئے پھر صف بستہ ہو گئے سامنے

فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ

دشمن کے اور دوسرا گروہ آیا پس اوسکو وہ پڑھائی جو باقی رہی تھی پھر آپ بیٹھے رہے اور انہوں نے اپنی نماز پوری

سَلَّمَ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَوَقَعَ فِي الْمَعْرِفَةِ لِابْنِ مَنْدَهْ

کرلی پھر آپ نے اونکے ساتھ سلام پھیر دیا حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور ابن مندہ کی تصنیف

عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

کردہ کتاب معرفہ میں واقع ہوا صالح بن خوات سے وہ اپنے باپ سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا جہاد کیا

غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ

میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی جانب پس مڈبھیڑ کی ہم نے دشمن سے اور

فَصَافَفْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ

صف بستہ کھڑے ہوئے اونکے بالمقابل تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی اور ایک گروہ

مَعَهٗ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ بِمَنْ مَعَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ

آپکے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن پر متوجہ ہوا اور رکوع کیا آپ نے اپنے ساتھ کے گروہ کیساتھ اور سجدے کئے دو

انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوْا فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ

سجدے پھر وہ چلے گئے اوس گروہ کی جگہ جس نے نماز نہیں پڑھی تھی اور آیا دوسرا گروہ پس آپنے اونکے ساتھ رکوع کیا اور سجدے

سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

کئے دو سجدے پھر سلام پھیر دیا پھر کھڑا رہا ہر ایک اون میں سے اور رکوع کیا اپنے لئے اور کئے دو سجدے (حدیث)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُّ

متفق علیہ اور الفاظ بخاری کے ہیں اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا حاضر ہوا میں رسول

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا صَفَّيْنِ صَفٌّ خَلْفَ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف میں پس ہم نے دو صفیں بنائیں ایک صف پیچھے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حال یہ ہے کہ دشمن ہمارے اور قبلہ کے مابین تھا پس نبی

اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم سب نے تکبیر کہی پس آپنے رکوع کیا تو ہم سب نے رکوع کیا پھر آپنے اپنے سر کو اٹھایا

---

[1] خوف الخ اس حدیث سے طریق ادائے نماز خوف بدیں طور معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لشکر کی دو جماعت بنا کر ایک جماعت سے صرف ایک رکعت پڑھا دی جب پھر وہ جماعت دشمن کے سامنے چلی گئی اور دوسری جماعت جو پہلے دشمن کے مقابل کھڑی تھی وہ آئی اور باقی دوسری رکعت آپنے اس کو پڑھائی جب پھر یہ صف مقابلہ دشمن چلی گئی اور آپ نے سلام پھیر دیا کہ سفر تھا اور پہلی جماعت آکر بلا قرارت اپنی نماز ادا کریگی کہ گویا امام کے پیچھے ہے اور جب یہ جماعت اپنی نماز ختم کر کے برمقابلہ دشمن چلی جائے گی تو پھر دوسری جماعت اپنی دوسری فوت شدہ رکعت قرارت سے ادا کر کے سلام پھیریگی کیونکہ یہ مسبوق ہیں - نیز کتب فقہ میں مسطور ہے کہ آپنے اس طرح اسلئے کیا ہوگا کہ آپکے علاوہ کسی دوسرے کے پیچھے دوسری جماعت نماز نہ پڑھتی ہوگی - وغیرہ وغیرہ کہ آپکے پیچھے نماز کا ادا کرنا بڑی فضیلت کا باعث ہے اگر آنحضرت کے علاوہ اور کسی وقت ایسی صورت واقعہ ہو جائے تو جداگانہ امام سے دو جماعت کر کے نماز پڑھنی چاہیئے اگر اس حدیث کی طرح کیا جائے جب بھی نماز جائز

الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ

رکوع سے اور ہم سب نے اٹھایا سر پھر جھکے آپ سجدہ کیواسطے اور وہ صف جو آپکے متصل تھی اور کھڑی رہی وہ

الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى السُّجُودَ قَامَ الصَّفُّ الَّذِي

صف جو پیچھے تھی دشمن کی جانب ٥١ پس جبکہ ادا کر چکے سجدہ کو تو کھڑی ہوگئی وہ صف جو متصل تھی آپکے

يَلِيهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ

پس ذکر کیا حدیث کو اور ایک روایت میں ہے کہ پھر سجدہ کیا آپنے اور سجدہ کیا آپ کے ساتھ صف اول نے پھر جب

فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ

وہ کھڑے ہوگئے تو سجدہ کیا صف ثانی نے پھر صف اول پیچھے کو ہوگئی اور صف ثانی آگے کو

الثَّانِي وَذَكَرَ مِثْلَهُ وَفِي آخِرِهِ ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ذکر کیا اسی کی مثل آخر میں (یوں ہے) کہ پھر سلام پھیرا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِأَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ

سب نے اسکو مسلم نے روایت کیا اور ابوداؤد کے لیئے ابو عیاش زرقی سے اسکی

مِثْلُهُ وَزَادَ أَنَّهَا كَانَتْ بِعُسْفَانَ وَلِلنَّسَائِيِّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ جَابِرٍ

مثل ہے اور زیادہ کیا یہ کہ یہ نماز مقام عسفان میں تھی اور نسائی کیلئے دوسری سند سے جابر سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِطَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ رَكْعَتَيْنِ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ایک گروہ کو اپنے صحابہ میں سے دو رکعتیں۔

ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِآخَرِينَ أَيْضًا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَمِثْلُهُ لِأَبِي دَاوُدَ

پھر سلام پھیرا پھیر نماز پڑھائی دوسرے کو بھی دو رکعتیں ٥٢ پھر سلام پھیرا اور اسکی مثل ابوداؤد کے لیئے

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

ابو بکرہ سے روایت ہے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ بِهَؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهَؤُلَاءِ رَكْعَةً

علیہ وسلم نے نماز پڑھائی خوف کی ان لوگوں کو ایک رکعت ٥٣ اور دوسروں کو ایک رکعت

وَلَمْ يَقْضُوا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ

اور نہیں قضا کی انہوں نے دوسری رکعت اسکو احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے

مِثْلُهُ عِنْدَ ابْنِ خُزَيْمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

اسکو صحیح بتایا اور اسی کی مثل ابن خزیمہ کے نزدیک ابن عباس سے مروی ہے اور ابن عمر نے روایت کی ہے

تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْخَوْفِ

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف ایک

رَكْعَةٌ عَلَى أَيِّ وَجْهٍ كَانَ رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَعَنْهُ مَرْفُوعًا

رکعت ہے جس طریقہ سے ہو سکے بزار نے اسناد ضعیف کے ساتھ روایت کیا اور

---

٥١ مذہب حنفی میں جو طریق نماز خوف کتب فقہ کے اندر لکھا ہے اوس کی دلیل وہ روایت ہے جو نزد ابی داؤد میں ابن مسعود اور تمام صحاح ستہ میں ابن عمر سے مروی ہے ١٢ مترجم

٥٢ دوالخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپنے ایک جماعت کو بھی دو رکعات پڑھائیں اور دوسری کو بھی اتنی ہی اور ہر ایک کو بعد سلام پھیرا لیکن صحیح مسلم وغیرہ کی احادیث کے مخالف ہے لہذا یہ مستند نہ ہوگی ١٢

٥٣ رکعت الخ یہاں سے بھی معلوم ہوا کہ آپ نے نماز خوف بحالت سفر ہر ایک طائفہ و گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھائی جب آپ کی دو ہوگئیں تو سلام پھیر کر اپنی نماز تمام کرلی ١٢

٥٤ رکعت الخ اس سے جو معلوم ہوتا ہے وہ ظاہر پر محمول نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ بحالت جماعت ایک امام کی صورت میں ہر طائفہ ایک رکعت پڑھے کہ دوسرا مقابل دشمن ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بحالت جنگ جس طرف رخ کرنا ممکن ہو۔ اسی طرف کرکے نماز ادا کی جائے ١٢-١٢-١٢

لَيْسَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ سَهْوٌ أَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ

اور انہیں سے مرفوعاً روایت ہے کہ نماز خوف میں سہو نہیں اسکو دارقطنی نے اسناد ضعیف کیساتھ روایت کیا۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ

باب عیدین کی نماز کے بیان میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْفِطْرُ يَوْمَ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فطر کا دن وہ ہے

يُفْطِرُ النَّاسُ وَالْأَضْحٰى يَوْمَ يُضَحِّي النَّاسُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

جسدن لوگ افطار کریں سلہ اور اضحے کا دن وہ ہے جس دن لوگ قربانی کریں اسکو ترمذی نے روایت

وَعَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ أَنَّ رَكْبًا جَاؤُوا

کیا۔ اور ابو عمیر بن انس رضہ سے روایت ہے وہ اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں جو صحابیہ ہیں کہ کچھ سوار لوگ آئے آپ کے

فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

پاس پس گواہی دی کہ چاند کل گذشتہ دیکھا ہے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کو حکم دیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا يَغْدُوا إِلٰى مُصَلَّاهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو

کہ افطار کریں اور جب صبح کریں تو اپنی عید گاہ میں جائیں اسکو احمد اور ابو داؤد نے روایت

دَاوُدَ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ

کیا اور یہ اسکے الفاظ ہیں اور اسناد اسکا صحیح ہے اور انس رضہ سے روایت ہے کہا تھے رسول

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہیں صبح کرتے تھے عید الفطر کے روز یہانتک کہ کھا لیتے تھے چند چھوہارے

يَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ مُعَلَّقَةٍ وَوَصَلَهَا أَحْمَدُ وَ

کھاتے آپ انکو شمار میں طاق اسکی بخاری نے تخریج کی اور ایک روایت میں جو معلق ہے اور احمد نے اسکو موصول کیا ہے۔

يَأْكُلُهُنَّ أَفْرَادًا وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

(یوں ہے) کہ کھاتے تھے آپ انکو طاق کا عدد اور ابن بریدہ [illegible]

اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى

صلے اللہ علیہ وسلم نہیں نکلتے تھے عید الفطر کے روز یہانتک کہ کھا لیتے تھے اور نہیں کھاتے تھے عید الضحے

حَتّٰى يُصَلِّيَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ

کے دن یہانتک کہ نماز پڑھ لیتے اسکو احمد اور ترمذی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا اور ام عطیہ رضہ سے روایت

قَالَتْ أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيدَيْنِ يَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ

ہے کہا حکم کئے گئے ہم اسکا کہ نکالیں بالغ اور جوان لڑکیوں کو اور حیض والیوں کو [illegible]

الْمُسْلِمِينَ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

اور مسلمانوں کی دعا میں [illegible]

سلہ کریں الخ اس حدیث سے عید الفطر و عید الضحی کی وجہ تسمیہ معلوم ہوگئی کہ اُسے اسلئے کہتے ہیں کہ اس دن لوگ افطار کر دیتے ہیں اور عید الضحی کو اضحی اسلئے کہتے ہیں کہ اسدن قربانی کی جاتی ہے چونکہ ضحو قربانی وغیرہ کے معنی میں مستعمل ہے ۱۲۔

سلہ عید الفطر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید الفطر کے دن کچھ میٹھی چیز کھا کر عید گاہ کو جانا مسنون ہے اور عید الضحے کو بلا کھائے کہ واپس آکر قربانی کے گوشت سے افطار کرے جو موجب ثواب کثیرہ ہے ۱۲۔

سلہ حنفیہ کے نزدیک عورتوں کا عید گاہ میں جانا درست نہیں اسلئے کہ رسول خدا صلعم کے زمانہ میں انکا جانا صرف مباح تھا۔ اور اوس کی اباحت ان قیود کیساتھ تھی کہ کپڑے عمدہ نہ ہوں خوشبو نہ لگی ہو زیور بجتا ہوا نہ پہنتی ہوں جیسا کہ ابو داؤد اور مسلم کے روایات سے معلوم ہوتا ہے اور چونکہ اس زمانہ میں وہ شرائط مفقود ہیں اسلئے کہ مشاہدہ خود شاہد ہے اور خود حضرت عائشہ رضہ کا ارشاد ہے کہ آنحضرت صلعم اگر عورتوں کی یہ حرکات دیکھتے جو انہوں نے اب ایجاد کی ہیں تو اون کو مساجد سے روکدیتے جیسے کہ بنی اسرائیل کی عورتیں روکدی گئیں اب اباحت بھی نہ رہی اور حدیث سے اہل حدیث خود [illegible]

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ

اور ابوبکر اور عمر نماز پڑہتے تھے دونوں عیدوں کی خطبہ سے پہلے ٥١ (حدیث) متفق علیہ ہے اور

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ

ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن نماز پڑہی

الْعِيْدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا اَخْرَجَهُ السَّبْعَةُ وَعَنْهُ اَنَّ

دو رکعتیں نہ نماز پڑہی پہلے اُن سے نہ ٥٢ بعد میں اون سے اسکی ساتوں نے تخریج کی اور انہیں سے روایت ہے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِيْدَ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی عید کی بلا اذان ٥٣ اور بلا تکبیر اس کی ابوداؤد نے تخریج کی۔

دَاوُدَ وَاَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ

اور اسکی اصل بخاری میں ہے اور ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے کہا تھے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعِيْدِ شَيْئًا فَاِذَا رَجَعَ اِلٰى

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہیں نماز پڑہتے تھے عید سے پہلے کچھ پھر جب لوٹتے اپنے مکان کی

مَنْزِلِهٖ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَعَنْهُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

طرف تو نماز پڑہتے دو رکعتیں اسکو ابن ماجہ نے اسناد حسن سے روایت کیا اور انہیں سے روایت ہے کہ تھے نبی صلے

اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى وَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّبْدَاُ

اللہ علیہ وسلم نکلتے عید الفطر اور عید الضحٰے کے روز عیدگاہ کیجانب اور سب سے پہلی چیز جسکو شروع میں کرتے

بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ

وہ نماز ہوتی پھر اوس سے فارغ ہوکر لوگوں کے مقابل کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی صفوں پر قائم ہوتے پس انکو نصیحت

وَيَاْمُرُهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

فرماتے اور حکم کرتے متفق علیہ ہے اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں باپ اپنے سے وہ اپنے دادا سے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّكْبِيْرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْاُوْلٰى وَ

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عید الفطر میں ٥٤ سات تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں اور

خَمْسٌ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَنَقَلَ

پانچ دوسری میں ہیں اور قرأت دونوں میں تکبیروں کے بعد ہے اسکی ابوداؤد نے تخریج کی اور

التِّرْمِذِيُّ عَنِ الْبُخَارِيِّ تَصْحِيْحَهٗ وَعَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ترمذی نے بخاری سے اسکا صحیح ہونا نقل کیا اور ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ

کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے ٥٥ تھے عید الضحٰے میں اور عید الفطر میں

٥١ پہلے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر دو عیدین ادا کرنے کے بعد خطبہ پڑھنا مسنون ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا ١٢

٥٢ نہ بعد الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز عید سے پہلے اور بعد عیدگاہ میں آپ کوئی نفل نہین پڑھتے تھے اور عیدگاہ سے واپسی پر گھر آکر نوافل پڑہتے تو جیسے آیندہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے ١٢

٥٣ بلا اذان الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید کی نمازوں کے لئے اذان و اقامت نہین ١٢

٥٤ حنفیہ کے نزدیک رکعت اولیٰ مین قررت سے پہلے چار تکبیرین اور رکعت ثانیہ مین قرارت کے بعد اور دلیل اسی باب مین ابو موسےٰ اور حذیفہ اور ابن مسعود کی احادیث ہین جو آگے آرہی ہین ١٢ مترجم

٥٥ پڑھتے الخ اس سے معلوم ہوا کہ آپ گاہے نماز عیدین کی ایک رکعت مین سورہ قٓ اور دوسری مین سورہ اِقْتَرَبَت پڑھتے ١٢-١٢

بق وَاقْتَرَبَتْ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرٍ رضـ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
سورہ ق اور اقتربت اسکی مسلم نے تخریج کی اور جابر رضـ سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ

اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْعِيدِ خَالَفَ الطَّرِيقَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ
علیہ وسلم جب عید کا دن ہوتا تو رستہ بدل سلہ لیتے اسکی بخاری نے تخریج کی

وَلِأَبِي دَاوُدَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُهُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ
اور ابو داؤد کے لیئے ابن عمر سے اسکی مثل ہے اور انس رضـ سے روایت ہے کہا تشریف لائے

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اور انکے لیئے دو دن تھے جن میں وہ کھیل کیا کرتے

فِيهِمَا فَقَالَ قَدْ أَبْدَلَكُمُ اللهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ أَخْرَجَهُ
تھے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے انسے بہتر سلہ بدل دیا عید الضحے اور (۲) عید الفطر کے دن ابو داؤد

أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
اور نسائی نے صحیح اسناد کے ساتھ اسکی تخریج کی اور صحیح بتایا اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا

مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَعَنْ
سنت یہ ہے کہ جاوے عید کو پیدل سلہ اسکو ترمذی نے روایت کیا اور اسکو حسن بتلایا اور ابو

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَصَلَّى
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان لوگوں کو عید کے دن بارش پہنچی پس ان کو

بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُو
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی عید کی مسجد میں سلہ اسکو ابو داؤد نے نرم

دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ لَيِّنٍ بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ
اسناد کے ساتھ بیان کیا باب گہن کی نماز کے بیان میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
سے روایت ہے کہا گرہن لگا آفتاب کو زمانہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں جس دن

اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ
انتقال ہوا صاحبزادہ ابراہیم کا تو لوگ کہنے لگے گرہن لگا آفتاب ابراہیم کے انتقال

لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
کے باعث تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک آفتاب اور چاند

آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا
دو نشان ہیں خدا تعالے کی نشانیوں میں سے نہیں گہنتے کسی کی موت سلہ اور نہ کسی کی زندگی کی

رَأَيْتُمُوهَا فَادْعُوا اللهَ وَصَلُّوا حَتَّى تَنْكَشِفَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ
وجہ سے پس جب تم ایسا دیکھو تو دعا کرو خدا تعالے سے اور نماز پڑھو یہاں تک کہ کھل جاوے حدیث متفق علیہ ہے اور

سلہ بدل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید کے دن جس راستہ سے انسان جائے اسکے علاوہ دوسرے راستہ سے واپس ہو تاکہ کفار پر شعائر اسلام کی ہیبت ہو اور بہت مواضع نماز کے لئے شہادت عبادت دین ۱۲

سلہ بدل الخ کتب تواریخ اسلام میں ہے کہ سب سے پہلے عید الفطر اسلام سلہ ھ میں واقع ہوئی - کہ جیسے یہود کے لئے دو دن خوشی کے تھے ان سے تمکو اللہ تعالی نے فطر اور ضحیٰ کا دن بخشا ۱۲

سلہ پیدل الخ معلوم ہوا کہ عیدگاہ میں پیادہ چلکر آنا جانا مسنون ہے ۱۲

سلہ مسجد الخ یہاں سے معلوم ہوا کہ ضرورت بارش وغیرہ کے باعث مساجد میں عید کا پڑھنا جائز ہے ۱۲

سلہ موت الخ یہاں سے معلوم ہوا کہ سورج و چاند گرہن کسی ولی نبی بزرگ وغیرہ کی موت و حیات کے باعث نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ حکم الہی ہے - جب یہ دیکھو تو اللہ تعالے سے دعا مانگو اور نماز خسوف و کسوف پڑھو - حتی کہ ان سے یہ تکلیف دور ہو جائے ۱۲

لِلْبُخَارِيِّ حَتَّى تَنْجَلِيَ وَلِلْبُخَارِيِّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ رضؓ فَصَلُّوْا وَادْعُوْا

بخاری کی ایک روایت میں ہے یہانتک کہ روشن ہوجائے اور بخاری کیلئے حدیث ابوبکرہ سے (یوں ہے) کہ پس نماز پڑھو

حَتّٰى يَنْكَشِفَ مَا بِكُمْ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ

اور دعا کرو خدا تعالےٰ سے یہانتک کہ دور ہوجائے وہ جو تمہارے ساتھ ہے اور حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهٖ فَصَلّٰى اَرْبَعَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے آواز سے پڑھی گہن کی نماز میں قرءت اوسکی اور کیے چار ؎۱ رکوع دو رکعتوں اور چار

رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِيْ

سجدوں میں (حدیث) متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور اوسکی ایک روایت

رِوَايَةٍ لَهٗ فَبَعَثَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

میں ہے پس بھیجا ایک پکارنے والیکو کہ پکارے نماز تیار ہے اور ابن عباس رضی

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ عنہ سے روایت ہے کہا گیا آفتاب بزمانہ نبی صلے اللہ علیہ

اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

وسلم کے پس آپ نے نماز پڑھی اور قیام ؎۲ کیا طویل قریب سورہ بقر پڑھنے کے بعد پھر

ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ

رکوع کیا رکوع طویل پھر اٹھے اور قیام کیا طویل لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا

الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ

پھر رکوع کیا لانبا اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا پھر

قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ

کھڑے ہوئے دیر تک لیکن پہلے کھڑے ہونے سے کم پھر رکوع کیا لانبا اور یہ پہلے

دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ

رکوع سے کم تھا پھر قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا

ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ سَجَدَ

پھر رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر اپنا سر اٹھایا اور سجدہ کیا

ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ

پھر لوٹے اور آفتاب روشن ہوگیا تھا پس لوگوں کو خطبہ سنایا (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ صَلّٰى حِيْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ

کے ہیں۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نماز پڑھی آپ نے جب گہن گیا آفتاب آٹھ رکوع چار

سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَهٗ عَنْ جَابِرٍ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

سجدوں میں اور علی سے اسی طرح مروی ہے اور اسی سے جابر رضؓ سے چھ رکعات چار سجدوں سے مروی ہے

؎۱ احناف کے نزدیک نماز کسوف کی ایک رکعت میں ایک رکوع ہے اور یہی فعل نبی صلعم ہے جو بخاری میں ثابت ہے اور یہی فعل نبی صلے اللہ علیہ وسلم بروایت ابن سمرہ ثابت ہے ابوداؤد اور ابن ماجہ اور نسائی اور ترمذی وغیرہ نے اس کی تخریج کی ہے اور خطبہ اس میں نہیں ہے اور احادیث میں جو یہ آتا ہے کہ خطبہ پڑھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ حقیقت میں خطبہ نہ تھا بلکہ مقصود اس سے ان لوگوں کی تردید تھی جو کہتے تھے کہ ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے سورج گہن ہوا کیونکہ اس عقیدہ کا ابطال نبی صلعم پر ضروری تھا لیکن خلاصہ اور فتاوے قاضیخان اور ہدایہ وغیرہ میں خلاف جمہور خطبہ کی مسنونیت کو ترجیح دی ہے ۱۲ محمد حیات

؎۲ قیام الخ یہاں سے معلوم ہوا کہ نماز خسوف یعنے سورج گرہن میں قیام رکوع وسجود طویل ہو بدین غرض کہ نماز اس وقت ختم ہو کہ وقت سورج گرہن [illegible] نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ سابقہ قیام ورکوع وسجود سے پچھلا کم ہو ۱۲

ولأبي داود عن أبي بن كعب صلى فركع خمس ركعات وسجد سجدتين

اور ابوداود کے لیے ابی بن کعب سے (یوں روایت ہے) کہ نماز پڑھی آپ نے پس پانچ رکوع کیے اور سجدے دو

وفعل في الثانية مثل ذلك وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنه

اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال ما هبت الريح قط إلا جثى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم على ركبتيه

کہ نہیں چلی کبھی ہوا ۵۱ کبھی مگر بیٹھ جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں زانو پر

وقال اللهم اجعلها رحمة ولا تجعلها عذابا رواه الشافعي والطبراني

اور فرماتے تھے اے اللہ کر تو اسکو رحمت اور مت کر تو اسکو عذاب اسکو شافعی اور طبرانی نے روایت کیا

وعنه أنه صلى الله تعالى عليه وسلم صلى في زلزلة ست ركعات وأربع

اور انہیں سے روایت ہے کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زلزلہ ۵۲ میں چھ رکوع اور چار

سجدات وقال هكذا صلاة الآيات رواه البيهقي وذكر الشافعي

سجدوں کی اور کہا اسی طرح سے نماز حوادث کی اسکو بیہقی نے روایت کیا اور شافعی نے

عن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه مثله دون آخره باب

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اسکی مثل ذکر کیا نہ کسی اور سے باب

صلاة الاستسقاء عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه قال خرج النبي

استسقاء کی نماز کے بیان میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نکلے ۵۳ نبی صلی اللہ

صلى الله تعالى عليه وسلم متواضعا متبذلا متخشعا مترسلا متضرعا فصلى

علیہ وسلم منکسر میلے کچیلے کپڑوں میں عاجزانہ طریق سے پیچھے کو جھکے ہوئے زار و نزار

ركعتين كما يصلي في العيد لم يخطب خطبتكم هذه رواه الخمسة وصححه

پس پڑھیں دو رکعتیں جسطرح پڑھتے ہیں عید میں خطبہ نہیں پڑھا تمہارے اس خطبہ کی طرح اسکو پانچوں نے روایت کیا اور

الترمذي وأبو عوانة وابن حبان وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت

ترمذی نے اسکی تصحیح کی اور ابو عوانہ اور ابن حبان نے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا

شكا الناس إلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قحوط المطر فأمر بمنبر

شکایت کی لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش نہ ہونیکی آپ نے حکم فرمایا منبر کا چنانچہ

فوضع له في المصلى ووعد الناس يوما يخرجون فيه فخرج حين بدا

وہ آپ کیلئے عیدگاہ میں رکھا گیا اور خبر دیدی گئی لوگوں کو ایک دن نکلنے کی اور رسول خدا صلعم نکلے جب ظاہر ہوا

حاجب الشمس فقعد على المنبر فكبر وحمد الله ثم قال إنكم شكوتم جدب

آفتاب پس بیٹھے آپ منبر پر تکبیر کہی اور حمد کی اللہ کی پھر فرمایا کہ تم شکایت کرتے ہو خشک

دياركم وقد أمركم الله أن تدعوه ووعدكم أن يستجيب لكم ثم

شہروں میں قحط ہو جانے کی اور تحقیق حکم کیا تمکو خدا تعالی نے اسکے دعا کرنے کا اور وعدہ کیا ہے اس کا کہ دعا قبول کرے تمہاری پھر

---

۵۱ ہوا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آندھی بھی موجب ڈر و خوف و عذاب ہے جسکے باعث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم زانو کے بل ہوکر اللہم اجعلها الخ دعا پڑھتے چونکہ یہ آندھی بعض امم سابقہ کے لئے موجب عذاب واقع ہوئی ہے ۱۲

۵۲ زلزلہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زلزلہ کے وقت میں بھی دعا روا نماز نفل ہے کہ اللہ تعالی اسے دور کرے کہ یہ بھی سخت خوف وعذاب کا محل ہے ۱۲

۵۳ نکلے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بارش بند ہو جانے پر کہ جس وقت بارش کی ایسی بندش ہو جائے جو مضر واقع ہو کہ پانی سوکھ جائیں اور کھیتی باڑی جل جائیں تو اعلان کیا جائے کہ سخت دوپہر کے وقت تمام لوگ مع امام نہایت عاجزی سے پھٹے پرانے کپڑوں میں اللہ تعالی کی بارگاہ میں زاری کرنے کے لئے جمع ہو کر عید کی طرح دو رکعت نماز استسقاء پڑھیں جن میں خطبہ بھی پڑھیں اور دعا کریں۔ اور امام اعظم کے نزدیک نماز نہیں صرف دعا ہے مگر دوسری روایتیں نماز کے قائل ہیں

قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ

وعدہ کیا ہے تم سے اسکا کہ قبول کریگا تمہاری دعا پھر فرمایا سب تعریف خدا کے لئے ہی جو قیامت کے دن کا مالک ہے

اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ

نہیں کوئی معبود سوا خدا کے کرتا ہے جو چاہتا ہے اے خدا تو اللہ ہے نہیں ہے کوئی معبود بجز تیرے تو بے نیاز ہے اور ہم

اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ

محتاج نازل کر ہم پر بارش اور کر اوس کو جو تو ہم پر نازل کرے سبب قوت اور مقاصد کو پہونچنا زمانہ دراز تک

ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى رُئِيَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ

پھر اٹھایا اپنے ہاتھوں کو اور اونچے لئے رکھا یہاں تک کہ دیکھی گئی آپکی بغلوں کی سفیدی پھر پھیرا اپنی پشت کو لوگوں

ظَهْرَهٗ وَقَلَبَ رِدَاءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ

کی طرف اور پلٹا اپنی چادر کو اور آپ اٹھائے ہوئے تھے اپنے دونوں ہاتھ پھر لوگوں پر متوجہ ہوئے اور اترے

وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَنْشَاَ اللّٰهُ تَعَالٰى سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ

منبر سے اور پڑھیں سلہ دو رکعتیں پس پیدا فرمایا اللہ تعالےٰ نے ایک ابر پس کڑکا اور بجلی چمکی پھر برسا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ وَقِصَّةُ التَّحْوِيْلِ فِي الصَّحِيْحِ

اسکو ابوداؤد نے روایت کیا اور کہا کہ غریب ہے اور اسناد اسکا اچھا ہے اور چادر پلٹنے کا قصہ صحیح میں

مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَفِيْهِ فَتَوَجَّهَ اِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ ثُمَّ

حدیث عبداللہ بن زید سے (مروی ہے) اور اوس میں (یوں ہے) پس متوجہ ہوئے آپ طرف قبلہ کی کہ دعا کرتے تھے پھر

صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَلِلدَّارَقُطْنِيِّ مِنْ مُرْسَلِ اَبِيْ جَعْفَرٍ

نماز پڑھی دو رکعتیں کہ ادن میں آواز سے قرأت پڑھی اور دارقطنی کیلئے مرسل ابوجعفر باقر سے یوں ہے

الْبَاقِرِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ لِيَتَحَوَّلَ الْقَحْطُ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اور پلٹا اپنی چادر کو تاکہ قحط پلٹ جاوے (فراخ سالی سے) اور انس رض سے روایت ہے

اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

کہ ایک شخص جمعہ کے روز مسجد میں داخل ہوا حالانکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے

قَائِمٌ يَخْطُبُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ

ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے پس عرض کیا اوس نے یارسول خدا اموال ہلاک ہوگئے اور رستے

فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُغِيْثُنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ

بند ہوگئے پس دعا کیجئے خدا تعالےٰ سے کہ بارش دے ہمکو پس آپنے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا کہ

اَغِثْنَا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ الدُّعَاءُ بِاِمْسَاكِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَنَسٍ

اے خدا بارش دے ہمکو اے خدا بارش دے ہمکو پس حدیث کو ذکر کیا اور اوسی بقیہ حدیث میں دعا ہی بارش بند ہونے کی (حدیث)

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ اِذَا قُحِطُوْا يَسْتَسْقِيْ

متفق علیہ ہے اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے جب لوگ قحط میں پڑجاتے تو بارش طلب کرتے

سلہ امام صاحب کے نزدیک استسقاء میں جماعت مسنون نہیں لیکن جماعت کے ساتھ بھی درست ہے اور خطبہ بھی مسنون نہیں کیونکہ وہ جماعت کے تابع ہے اور مسنون اوسمیں صرف دعا اور استغفار ہے اور دلیل یہ ہے کہ روایت کیا گیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بارش طلب کی جمعہ کے خطبہ میں اور کوئی خاص نماز آپ سے مروی نہیں اور صاحبین کے نزدیک نماز اور خطبہ وغیرہ مسنون ہر ایک کی دلیل ہے آئندہ حدیث دلیل امام صاحب رحمہ ۱۲

سلہ فرمایا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طلب بارش کے لئے صرف دعا ہی کی جاتی ہے جیسے آپنے ایک شخص کی عرض پر خطبہ جمعہ پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی کہ اللّٰھم اغثنا الخ نیز اسی حدیث میں دوسری جگہ وارد ہے کہ اسی طرح وہی یا کوئی اور شخص جمعہ کے دن مسجد میں خطبہ ہوتے پھر عرض کرنے لگا کہ بارش بہت برسنے کے باعث سخت نقصان ہوتا ہے دعا فرمائیں کہ بند ہو جسپر آپنے بندش کی دعا فرمائی ۱۲۔۱۲

بالعباس بن عبد المطلب فقال اللهم انا كنا نستسقي اليك بنبينا

بواسطہ عباس بن عبد المطلب کے اور فرماتے اے خدا طلب بارش کرتے تھے ہم تیری طرف بواسطہ نبی اپنے

فتسقينا وانا نتوسل اليك بعم نبينا فاسقنا فيسقون رواه البخاري

کے تو تو بارش دیتا تھا ہمکو اور اب وسیلہ ٹھیراتے ہیں تیری جانب اپنے نبی کے چچا کو پس بارش دی ہمکو چنانچہ وہ بارش

وعنه رضي الله تعالى عنه قال اصابنا ونحن مع رسول الله صلى

دیئے جاتے اسکو بخاری نے روایت کیا اور انہیں سے روایت ہے کہا پہونچی ہمکو حالانکہ ہم رسول خدا صلے اللہ

الله تعالى عليه واله وسلم مطر فحسر ثوبه حتى اصابه من المطر

علیہ وسلم کے ساتھ تھے بارش پس اٹھایا آپ نے اپنی کپڑے کو یہانتک کہ پہونچی اس کو بارش اور فرمایا کہ یہ پانی

وقال انه حديث عهد بربه رواه مسلم وعن عائشة رضي الله

ابھی آیا ہے خدا کے پاس سے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

تعالى عنها ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا راى المطر قال

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے جب دیکھتے بارش کو تو فرماتے اے خدا دے ہم کو سود مند

اللهم صيبا نافعا اخرجاه وعن سعد رضي الله تعالى عنه ان النبي

بارش بخاری و مسلم نے اسکی تخریج کی ہے اور سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

صلى الله تعالى عليه وسلم دعا في الاستسقاء اللهم جللنا سحابا كثيفا

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے استسقاء میں دعا کی اے خدا چھپا دے ہم کو پے درپے زوردار چمکدار

قصيفا دلوقا ضحوكا تمطرنا منه رذاذا قطقطا سجلا يا ذا الجلال

بجلی والے سے کہ بارش دے تو ہمکو اس سے تھوڑی تھوڑی چھوٹے قطروں کی پے درپے خوب زیادہ اے عزت

والاكرام رواه ابو عوانة في صحيحه وعن ابي هريرة رضي الله

و بزرگی والے ابوعوانہ نے اپنی صحیح میں اسکو روایت کیا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم قال خرج سليمان

روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلے سلیمان

عليه السلام يستسقي فراى نملة مستلقية على ظهرها رافعة قوائمها

علیہ السلام بارش مانگنے پس دیکھا ایک چیونٹی کو کہ لیٹی ہوئی ہے اپنی پشت پر اور اٹھائے ہوئے ہے

الى السماء ثم تقول اللهم انا خلق من خلقك ليس بنا غنى عن سقياك

اپنے پاؤں آسمان کیطرف اور کہہ رہی ہے کہ اے خدا بیشک ہم ایک مخلوق ہیں منجملہ تیری مخلوق کے نہیں ہے ہمکو بے

فقال ارجعوا قد سقيتم بدعوة غيركم رواه احمد وصححه

نیازی تیری بارش سے تو فرمایا کہ ۳ واپس ہوجاؤ بیشک تم بارش دیئے گئے اپنے غیر کی دعا سے اسکو احمد نے روایت کیا اور حاکم نے

لكم وعن انس رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه

اسکو صحیح بتلایا اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

ف۱ بواسطہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بوسیلہ انبیاء و بزرگان و اولیاء زندہ دعا مانگنا چاہیئے۔ لیکن مردہ بزرگان دین سے بحرمت آن وسیلہ جائز ہے مگر کلمات شرکیہ سے پرہیز ضروری ہے۔ قبور اولیاء پر جاکر دعا پڑھکر صرف یہی کہنا کہ رب العالمین بواسطہ اپنے ان خاص نیک بندوں کے بفضل و حکم و رحمت اپنی کے میرا یہ جائز مطلب حل کر دے۔ نہ یہ کہ صاحب قبور سے مراد و امداد طلب کی جائے جو سخت گناہ ہے ۱۲

ف۲ سود مند الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بارش شروع ہو۔ تو اسکے نافع غیر ضار ہونے کی دعا کرے تا کہ وہ وبال جان نہ بن جائے۔ جیسے ۱۳۲۹ء میں بصوبہ پنجاب و سرحد وبال جان بن گئی۔ اور بنگال تو کئی بار طوفانوں و طغیانی کا باعث ہو کر لاکھوں مخلوقات تباہ و ہلاک ہو گئی ۱۲

ف۳ واپس الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر جاندار چیز پانی کے لئے دعا کرتی ہے جونکہ اسے بھی ضرورت ہوتی ہے اور چیونٹی زاری کے لئے پاؤں آسمان کی طرف کرکے دعا کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھ نہیں ۱۳-۱۲-۱۳-۴-

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَاَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ اِلَى السَّمَآءِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

بارش طلب کی پھر ارشاد فرمایا اپنی دو ہتھیلیوں کی پشت سے آسمان کی طرف اسکی مسلم نے تخریج کی

بَابُ اللِّبَاسِ

عَنْ اَبِىْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ

باب لباس کے بیان میں ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِىْ اَقْوَامٌ يَّسْتَحِلُّوْنَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ ضرور ہونگی میری امت میں سے ایسی قومیں کہ حلال

الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَاَصْلُهٗ فِى الْبُخَارِىِّ وَعَنْ حُذَيْفَةَ

جانینگی خالص سلہ ریشم اور ریشم کو ابو داؤد نے روایت کیا اور اسکی اصل بخاری میں ہے اور حذیفہ رضی اللہ

رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

اَنْ نَّشْرَبَ فِىْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَّاْكُلَ فِيْهَا وَعَنْ لُبْسِ

اسکو کہ پیویں ہم سونے اور چاندی کے برتن میں اور اس سے کہ کھاویں ہم اون میں اور نہ پہنیں

الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَّجْلِسَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَعَنْ عُمَرَ رَضِىَ

ریشم اور دیبا سے اور بیٹھیں ہم اوسپر اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور عمر رضی اللہ

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ

تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے پہننے سے

الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

مگر بمقدار دو انگشت یا تین یا چار سلہ کی (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں اور

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ

انس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بوجہ خارش سلہ رخصت دی

لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ فِىْ قَمِيْصِ الْحَرِيْرِ فِىْ سَفَرٍ مِّنْ حِكَّةٍ

عبدالرحمن بن عوف اور زبیر کے لئے ریشم کے قمیص میں سفر کے اندر سے

كَانَتْ بِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

جو اون کے بدن میں تھی (حدیث) متفق علیہ ہے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا

كَسَانِى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيْهَا فَرَاَيْتُ

دیا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی جوڑا پس نکلا میں اوس جوڑے میں پس دیکھا میں نے نبی

الْغَضَبَ فِىْ وَجْهِهٖ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَآئِىْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَعَنْ

کے چہرہ میں غصہ تو ٹکڑے ٹکڑے کر کے تقسیم کر دیا سے اپنی عورتوں میں متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں

اَبِىْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِاِنَاثِ

ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال کیا گیا ہے سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لیے

سلہ اس لفظ کو بعض نے حر بحاء حطی پڑھا ہے جس کے معنے فرج کے ہیں مراد زنا ہے لیکن مصنف کا اس حدیث کو اس باب میں لانا خز بمعجمتین کو موید ہے جسکے معنی خالص ریشم کے ہیں اور حریر مطلق ریشم کو کہتے ہیں لہذا عطف خاص کا عام پر ہو گیا۔ اس حدیث سے تنبیہ اس بات کی ہوتی ہے مرد امت محمدیہ ریشم کے پہننے کو حلال خیال کرینگے حالانکہ ان کے لئے حرام ہے یعنی پوری طور سے احتراز کیا جائے جو پہنے اُسے سمجھایا جائے۔ اور عورتوں و لڑکیوں کے لئے سونا چاندی ریشم اور سچے کام کا استعمال جائز ہے صرف مردوں کو منع ہے کہ پہننے پر دن قیامت کے محروم ہونگے۔ وغیرہ وغیرہ ۱۲

سلہ چار الخ اس حدیث سے چار انگل تک ریشم کی کناری گوٹہ لگانے کی مردوں و بچوں کو اجازت ہے اس سے زائد نہیں اور لڑکوں کو بھی ریشم وغیرہ ممنوعات مردوں کا استعمال والدین کو منع ہے کہ اسکا گناہ بچے کو نہیں و بلکہ پہنانے والوں کو ہے ۱۲

سلہ خارش الخ یہاں سے معلوم ہوا کہ وجہ عذر شدید ریشم کے کپڑے کا استعمال مرد کو بھی بطور علاج جائز ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

گر یا دو دونوں چیزوں میں بہت ہی نزدیک ہو گئی ہیں حرام ہوں گی ۱۲

أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

اور حرام کیا گیا ہے ان کے مردوں سلہ کے لیے اسکو احمد اور ترمذی اور نسائی نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکی تصحیح

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى

کی اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ إِذَا أَنْعَمَ عَلَى عَبْدِهِ نِعْمَةً أَنْ يَرَى أَثَرَ

وسلم نے فرمایا بیشک اللہ دوست رکھتا ہے جب انعام کرے اپنے بندے پر کسی نعمت کا اس بات کو کہ دیکھا

نِعْمَتِهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

جائے سلہ نشان اوسکی نعمت کا اوسپر اسکو بیہقی نے روایت کیا اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پہننے کپڑے قسی سلہ اور کسوم کے رنگے ہوئے سے اسکو مسلم نے روایت کیا

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا دیکھا مجھ پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑے کسم کے رنگے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ أُمُّكَ أَمَرَتْكَ بِهٰذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

ہوئے سو آپ نے فرمایا کہ تیری ماں نے تجھے اسکے پہننے کا حکم دیا اسکو مسلم نے روایت کیا اور اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ

أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عنہا سے روایت ہے کہ اونہوں نے رسول صلعم کا جبہ نکالا جسکا گریبان اور دونوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكْفُوفَةَ الْجَيْبِ وَالْكُمَّيْنِ وَالْفَرْجَيْنِ بِالدِّيبَاجِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

آستینیں اور دونوں کشادگیاں ریشم سے کناری لگی ہوئی تھیں اسکو ابو داؤد نے روایت کیا

وَأَصْلُهُ فِي مُسْلِمٍ وَزَادَ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ فَقَبَضْتُهَا وَ

اور اسکی اصل مسلم میں ہے اور زیادہ کیا کہ وہ جبہ حضرت عائشہ کے پاس تھا یہاں تک کہ عائشہ کی وفات ہوگئی تو اسکو

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى نَسْتَشْفِي

میں نے لیا اور تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پہنا کرتے اسکو پس ہم اسکو دھو کر بیماروں کو پلاتے

بِهَا وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ وَكَانَ يَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ وَالْجُمُعَةِ كِتَابُ

تھے شفا کی غرض سے اور بخاری نے ادب مفرد میں زیادہ کیا اور تھے پہنا کرتے اسکو وفد کے آنے کے

الْجَنَائِزِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

وقت اور جمعہ کے روز کتاب جنازے کے احکام میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے زیادہ کیا کرو یاد قطع کرنیوالی لذتوں یعنی موت کی اسکو ترمذی اور نسائی نے روایت

ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کیا اور ابن حبان نے صحیح بتایا اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ [illegible]

سلہ مردوں کے لئے الخ اس حدیث سے صراحۃً معلوم ہوگیا کہ ریشم وسونا عورتوں کے لئے جائز اور مردوں کے لئے حرام ہے خواہ لڑکا ہو۔ چونکہ وہ بھی مرد ہی ہے نہ عورت ۱۲ سلہ نشان الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے اپنی نعمتوں کا اثر اپنے بندوں پر دیکھ کر خوش ہوتے ہیں لہذا جائز طور پر نعمتوں کا ..... ہر شخص کو حسب انعام الٰہی گرنا مسنون ومستحب ہے اچھے جائز کپڑے پہننے اور جائز سہولت بہم پہنچانا وغیرہ وغیرہ ۱۲ سلہ قسی منسوب ہے قس کی طرف وہ کپڑا جو قس کا بنا ہوا ہو اور قس اطراف مصر میں ایک جگہ کا نام ہے ریشم کا کپڑا وہاں بنتا ہے ۱۲ سلہ ریشم الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ چار انگل مقدار مرد کو ریشم کا استعمال جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مجمعوں اور جلسوں اور وفد وغیرہ آنے کے موقعوں پر عمدہ لباس پہنکر جانا چاہیئے کہ موجب زیب وعزت ہے اور نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ متبرک اشیاء سے فیض اٹھانا چاہیئے ۱۲-۱۲-۱۲-[illegible]

[illegible]

لا يتمنين احدكم الموت لضر نزل به فان كان لا بد متمنيا فليقل

کرے کوئی تم میں کا موت کسی دکھ کی وجہ سے تکلیف کے جو اسپر نازل ہوئی ہو اور اگر مجبوراً خواہش کرنی ہی ہو تو چاہئے کہ کہے

اللهم احيني ما كانت الحيوة خيرا لي وتوفني ما كانت الوفاة خيرا

اے اللہ زندہ رکھ تو مجھکو جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو اور وفات دے مجھکو جبکہ وفات میرے لیے بہتر ہو

لي متفق عليه وعن بريدة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى

(حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ

عليه وسلم قال المؤمن يموت بعرق الجبين رواه الثلاثة وصححه ابن

وسلم سے فرمایا ایماندار مرتا ہے پیشانی کے پسینہ سے ـ اسکو تینوں نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو

حبان وعن ابي سعيد وابي هريرة رضي الله تعالى عنهما قالا قال

صحیح بتایا ۔ اور ابوسعید و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے دونوں نے کہا فرمایا رسول

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لقنوا موتاكم لا اله الا الله رواه

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اسکو مسلم

مسلم والاربعة وعن معقل بن يسار رضي الله تعالى عنه ان

اور چاروں نے روایت کیا اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال اقرؤا على موتاكم يس رواه ابو داود

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو اپنے مردوں پر سورہ یس اسکو ابوداؤد نے روایت

وصححه ابن حبان وعن ام سلمة رضي الله تعالى عنها قالت دخل

کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح کہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على ابي سلمة وقد شق بصره

خدا صلے اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ کے پاس اور کھچ گئی تھی نگاہ تشریف لائے

فاغمضه ثم قال ان الروح اذا قبض اتبعه البصر فضج ناس من

حالانکہ انکی بینائی پھٹ گئی تھی پس آپنے انکی آنکھیں بند کیں پھر فرمایا کہ جب روح قبض کیجاتی ہے تو نگاہ اسکے پیچھے

اهله فقال لا تدعوا على انفسكم الا بخير فان الملائكة تؤمن

لگی رہتی ہے پس چیخ پڑے کچھ لوگ انکے گھر والے تو آپنے فرمایا مت بد دعا کرو اپنی جانوں پر مگر بہتری کی کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہیں

على ما تقولون ثم قال اللهم اغفر لابي سلمة وارفع درجته في

اوسپر جو تم کہتے ہو پھر فرمایا خدایا ابوسلمہ کو بخش دے اور ہدایت والوں میں اسکا درجہ بلند فرما اور اسکی قبر میں فراخی

المهديين وافسح له في قبره ونور له فيه واخلفه في عقبه رواه مسلم

فرما اور اوسمیں روشنی کر اور خلیفہ ہو اسکا اوسکے پیچھے اسکو مسلم نے روایت کیا

وعن عائشة رضي الله تعالى عنها ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حين توفي

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے جس وقت وفات پائی۔

معلوم ہوا کہ دعا موت منع ہے۔ اگر بہت ہی گھبرا جاوے تو یہ کہے اللھم الخ ۱۲ ــ

ل مسلم مکلف ایماندار پر کفارہ ذنوب سابقہ ہونے کے لیے وقت موت بڑی تکلیف ہوتی ہے جسکی وجہ سے اوس کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے یا یہ کہ ایماندار آدمی دنیا سے حلال روزی کمانے کی مشقت ہی کرتے کرتے چلدیتا ہے ۱۲ مترجم غفرلہ

سے یعنے وقت مرگ اس کلمہ کو اوس کے سامنے پڑھو تاکہ اوسکو بھی اسکا خیال پیدا ہو یا باقی رہے مترجم

سے یس الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردہ و میت پر سورہ یس کا پڑھنا ثواب کا باعث ہے ۱۲

سے دعا کرو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت پر چیخنا چلانا منع ہے۔ کیونکہ یہ موجب گناہ اور بدنصیبی ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ باہر سے جانے والا شخص میت کے لیے دعاء مغفرت کرے جیسے اللھم اغفر الخ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ میت کی آنکھیں بھی بند کردی جاویں ایسے ہی تمام اعضاء اپنی حالت پر کردیے جاویں کہ

سُجّی بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا رض اَنَّ اَبَابَکْرٍ قَبَّلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰه
تو آپ بحبرہ[1] چادر سے ڈھانک دئے گئے (حدیث) متفق علیہ ہے اور انہیں سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
بوسہ[2] دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو آپکی موت کے بعد اسکو بخاری نے روایت کیا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِهٖ
ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا جان مومن کی معلق ہوتی ہے اوسکے قرضہ میں یہانتک کہ اوسکی طرف سے

حَتّٰی یُقْضٰی عَنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَهٗ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
ادا کر دیا جائے اسکو احمد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو حسن کہا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے

رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الَّذِیْ
روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس شخص کے بارے میں

سَقَطَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَمَاتَ اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِیْ ثَوْبَیْنِ
جو گر گیا تھا اپنی سواری سے پس وہ مر گیا کہ غسل دو اسکو پانی اور بیری سے اور کفن دو اوسکو دو کپڑوں[3] میں

مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَ
(حدیث متفق علیہ ہے) اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا جب لوگوں نے نبی صلے اللہ

النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا نَدْرِیْ نُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو کہا انہوں نے قسم خدا کی نہیں جانتے ہم کہ برہنہ

اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا اَمْ لَا اَلْحَدِیْثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ
کریں ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جسطرح برہنہ کرتے ہیں ہم اپنے مردوں کو یا نہیں آخر حدیث تک اسکو احمد

دَاوٗدَ وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا
اور ابوداؤد نے روایت کیا۔ اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا داخل ہوئے ہم پر

النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا
نبی صلعم اس حال میں کہ ہم آپکی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے پس فرمایا آپ نے

ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَیْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ
غسل دو اسکو تین یا پانچ یا اس سے زائد بار اگر ضرورت سمجھو پانی اور بیری سے اور کرو اخیر بار

فِی الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَلَمَّا فَرَغْنَ اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰی اِلَیْنَا
میں کافور یا کچھ کافور پس جب فارغ ہوئے تو ہم نے آپکو اطلاع دی پس آپ نے اپنا

حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِیَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِبْدَاْنَ بِمَیَامِنِهَا
تہ بند ہماری طرف ڈالدیا پس فرمایا کہ شعار[4] بناؤ اس تہ بند کو اوسکے لئے (حدیث متفق علیہ ہے) اور ایک روایت میں ہے شروع کرو ساتھ

وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَفِیْ لَفْظٍ لِّلْبُخَارِیِّ فَضَفَّرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ
داہنی جانب اوسکی کے اور اوسکے وضو کے مقامات سے اور بخاری کے الفاظ میں (یوں ہے) پس گوندھا ہم نے اوسکے بالوں کو تین

---

[1] حبرہ بکسر حا یمنی کی چادر جس میں روئی کے تاگے سے پھول نقوش وغیرہ نکالے گئے ہوں ۱۲ مترجم

[2] بعض نے اسی حدیث سے کہا کہ میت کو ڈھانکنا مستحب اور اوسکو بوسہ دینا جائز ہے اور میت پاک ہے بعض نے انکار کیا اور جواب دیا کہ یہ افعال آپ کے بعض صحابہ کے از خود ہیں۔ لہٰذا دلیل نہیں ہوسکتی ۱۲-۱۲

[3] یہ اسلئے ہے۔ کہ اور کوئی کپڑا موجود نہ تھا اور مرد کے لئے دو کپڑے کفن کفایت ہیں ۱۲

[4] شعار الخ یہاں سے معلوم ہوا کہ بزرگان دین کے کپڑوں سے بعد موت بھی استفاع جائز ہے کہ اسکے باعث میت پر اللہ تعالیٰ کچھ سہولت و آرام فرماتے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیری کے پتوں سے جوش دادہ پانی سے طاق دفعہ غسل دیا جائے اور آخر میں مواضع سجود پر کافور لگائی جائے اور غسل داہنی جانب سے شروع کیا جائے۔ اور نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کے سر کے بال تین حصے کرکے پیٹھ کے پیچھے رکھدیئے جائیں ۱۲-۱۲۔

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

فَاَلْقَيْنَاهُ خَلْفَهَا وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كُفِّنَ رَسُوْلُ

حصہ ڈالدیا ہم نے انکو اوسکے پیچھے کیجانب۔ اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہا کفن دیا گیا رسول خدا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سُحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ

صلے اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں جو سفید تھے ف۱ سحول کے بنے ہوئے سوتی نہیں تھا

لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی

اس میں کوئی کرتہ اور نہ عمامہ (حدیث متفق علیہ ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

روایت ہے کہا جب عبداللہ بن ابی مرگیا تو اوسکا بیٹا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ اُكَفِّنْهُ فِيْهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

کے پاس آیا اور عرض کیا اپنا کرتہ عنایت فرما دیجئے تاکہ اپنے باپ کو اوس میں مکفون کروں پس آپ نے اسکو کرتہ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

دیدیا ف۲ (حدیث متفق علیہ ہے) اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ

تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ

وسلم نے فرمایا پہنو اپنے سفید کپڑے اسلیئے کہ وہ ف۳ تمہارے اچھے کپڑوں میں سے ہیں

ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ

اور انہیں میں اپنے مردوں کو کفن دو اسکو پانچوں نے نسائی کے سوا روایت کیا اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ

تعالے علیہ وسلم نے جب کفن دے کوئی تم میں کا اپنے بھائی کو تو چاہیئے کہ اچھا دے کفن اوس کا روایت کیا اسکو

عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ

مسلم نے اور انہیں سے روایت ہے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمع کرتے تھے دو آدمیوں کو احد

مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَيُقَدِّمُهٗ

کے مقتولوں میں سے ایک کپڑے میں پھر فرماتے کون سا ان میں کا زیادہ ہے از روی حصول قرآن کے پس اوس کو

فِي اللَّحْدِ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ

لحد میں اوسیکو آگے رکھتے اور نہ غسل دیے گئے اور نہ ف۴ ان پر نماز پڑھی گئی اسکو بخاری نے روایت کیا اور علی رضی

اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا

اللہ عنہ سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہ گراں لو ف۵

تُغَالُوْا فِي الْكَفَنِ فَاِنَّهٗ يُسْلَبُ سَرِيْعًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَعَنْ عَائِشَةَ

کرو کفن میں کیونکہ وہ جلدی خراب ہو جاتا ہے اسکو ابو داؤد نے روایت کیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے

[illegible] کا دوسرا نام ہے معلوم ہوا کہ تین کپڑوں میں کفن دینا چاہئے اور قمیص و عمامہ کفن میں نہ ہونا چاہئے ف۲ یا تو آپ نے اوسکے بیٹے عبداللہ کی خاطر سے دیدیا کیونکہ وہ مرد صالح تھے یا اس وجہ سے کہ عبداللہ بن ابی نے بدر کے روز حضرت عباس کو اپنا کپڑا پہنایا تھا اوسکا بدلہ دنیا میں پورا فرمادیا ۱۲ مترجم ف۳ اچھے [illegible] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو ایسے اچھے کپڑوں میں دفنایا جائے جو بحالت زندگی اسے پہننے جائز تھے اور پہنتا تھا۔ چنانکہ اسی بنا پر وارد ہے کہ مردوں کے لئے سفید کپڑے پہننے بحالت زندگی بہتر و اچھے ہیں بعد موت بھی ایسے ہی کپڑوں کا کفن دیا جائے ۱۲ ف۴ امام شافعیؒ کے نزدیک شہید پر نماز نہ پڑھی جائے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اوسپر نماز ہے کیونکہ ابن ماجہ اور حاکم اور احمد اور دارقطنی اور طبرانی اور بیہقی اور ابو داؤد وغیرہ کی بیان کردہ حدیث ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسپر نماز پڑھی اور ظاہر ہے کہ مثبت نافی پر مقدم ہوتی ہے ۱۲ واللہ اعلم۔

ف۵ [illegible] ۱۲

رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لہا لو مت

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا اگر تو نے مجھ سے پہلے وفات پائی تو

قبلی لغسلتک الحدیث رواہ احمد وابن ماجۃ وصححہ ابن حبان

میں تجھکو غسل دونگا آخر حدیث تک سلہ اسکو احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح کہا

وعن اسماء بنت عمیس ان فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اوصت

اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی اسکی

ان یغسلہا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رواہ الدارقطنی وعن بریدۃ

کہ غسل دیں سلہ اونکو حضرت علی رضی اللہ عنہ اسکو دارقطنی نے روایت کیا بریدہ رضی اللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قصۃ الغامدیۃ التی امر النبی صلی اللہ

عنہ سے قصہ غامدیہ میں روایت ہے جسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کرنے کا

تعالیٰ علیہ وسلم برجمہا فی الزنا قال ثم امر بہا فصلی علیہا ودفنت

حکم دیا تھا زنا کے بارے میں کہا پھر حکم فرمایا پس اوسپر نماز پڑھی گئی سلہ اور وہ دفن کیگئی

رواہ مسلم وعن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ

اسکو مسلم نے روایت کیا اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا لایا گیا نبی صلے اللہ علیہ

تعالیٰ علیہ وسلم برجل قتل نفسہ بمشاقص فلم یصل علیہ رواہ

وسلم کے پاس ایک شخص کہ جس نے مار ڈالا تھا اپنے آپکو تیر کی دھار سے آپنے اوسپر نماز نہ پڑھی سلہ اسکو مسلم نے

مسلم وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قصۃ المرأۃ التی

روایت کیا۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اوس عورت کے قصہ میں جو مسجد میں جھاڑو

کانت تقم المسجد فسأل عنہا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالوا

دیا کرتی تھی پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے متعلق دریافت فرمایا تو لوگوں نے

ماتت فقال افلا کنتم اذنتمونی فکانہم صغروا امرہا فقال دلونی

جواب دیا کہ وہ مرگئی تو آپنے فرمایا کیا نہیں تھے کہ مجھے اطلاع کرتے تو گویا انہوں نے اوس عورت کی موت کو معمولی سمجھا پس آپنے فرمایا

علی قبرہا فدلوہ فصلی علیہا متفق علیہ وزاد مسلم ثم قال ان ہذہ

کہ مجھے اوسکی قبر بتلاؤ پس بتلائی انہوں نے قبر اوسکی آپنے نماز اوسپر پڑھی (حدیث) متفق علیہ ہے اور مسلم نے زیادہ کیا کہ

القبور مملوءۃ ظلمۃ علی اہلہا وان اللہ ینورہا لہم بصلوتی علیہم

فرمایا آپنے بیشک یہ قبریں اندھیرے سے بھری ہوئی ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ اونکو روشن کردیتا ہے میرے اونپر نماز پڑھنے سے

[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ

اور [illegible] رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم کان ینہی عن النعی رواہ احمد والترمذی وحسنہ وعن

وسلم منع فرمایا کرتے تھے موت کا اعلان کرنے سے اسکو احمد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو حسن کہا

سلہ یعنے غسل تجہیز تکفین و تدفین کا انتظام کرونگا۔ نہ یہ کہ خود غسل دونگا ۱۲

سلہ غسل دیں الخ اس حدیث سے بھی پہلی حدیث کی طرح معلوم ہوا کہ شوہر کو بیوی نے غسل کی وصیت کی۔ لیکن اس سے شوہر کا انتظام غسل حسب بیان حدیث حاشیہ اول مراد ہے ۱۲

سلہ پڑھی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حد زدہ پر جنازہ پڑھا جائے۔ اور دفن کیا جائے۔ لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ پڑھنا زجر کے لئے ثابت نہیں جس سے معلوم ہوا کہ بزرگان دین و علماء زجراً نہ پڑھیں دوسرون کو خیر باد ہیں ۱۲

سلہ آپ کا نماز نہ پڑھنا تہدید و تخویف کے واسطے تھا ورنہ ہر نفس جو قاتل نفس ہے اوسپر نماز پڑھنی چاہیئے جیسا کہ پہلے ایک حدیث مین گذرا ۱۲ مترجم

سلہ نماز الخ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگان دین کے خصوصاً انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے کسی میت پر جنازہ پڑھنے سے برکت ... ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجد کی خدمت وجھاڑو وغیرہ باعث ثواب عظیم ہے۔

أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نعى

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنے

النجاشي في اليوم الذي مات فيه وخرج بهم إلى المصلى فصف بهم وكبر

کی خبر دی جسدن کہ وہ مرا اور نکلے آپ لوگوں کو عیدگاہ کیطرف پس ان کو صف بستہ کیا اور اوسپر ۱ؐ چار تکبیریں کہیں

عليه أربعا متفق عليه وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال سمعت

(حدیث) متفق علیہ ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول خدا

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقول ما من رجل مسلم يموت فيقوم على

صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ نہیں ہے کوئی مرد مسلم کہ مرجائے پس کھڑے ہوں اوسکے جنازہ

جنازته أربعون رجلا لا يشركون بالله شيئا إلا شفعهم الله فيه رواه

پر چالیس آدمی کہ نہ شریک کرتے ہوں خدا کا کسی چیز کو مگر شفاعت قبول فرمائیگا خدا انکی اسکے لئے روایت

مسلم وعن سمرة بن جندب رضي الله تعالى عنه قال صليت وراء

کیا اوسکو مسلم نے اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے نبی صلے اللہ

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم على امرأة ماتت في نفاسها فقام وسطها

علیہ وسلم کے ایک عورت پر جو زچہ خانہ میں مرگئی پس آپ اوسکے درمیان میں کھڑے ہوئے ۲ؐ

متفق عليه وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت والله لقد صلى

متفق علیہ ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا قسم ہے خدا کی بیشک نماز پڑھی رسول

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على ابني بيضاء في المسجد رواه مسلم

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت بیضاء کے دونوں بیٹوں پر مسجد میں ۳ؐ اسکو مسلم نے روایت

وعن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال كان زيد بن أرقم يكبر على

کیا اور عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت ہے کہا تھے زید بن ارقم ہمارے جنازوں پر

جنائزنا أربعا وإنه كبر على جنازة خمسا فسألته فقال كان رسول

چار ۴ؐ تکبیریں اور بیشک انہوں نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں پس میں نے اونسے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا

الله صلى الله تعالى عليه وسلم يكبرها رواه مسلم والأربعة وعن علي رضي

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیریں کہتے تھے اسکو مسلم اور چاروں نے روایت کیا اور علی رضی اللہ تعالے عنہ سے

الله تعالى عنه أنه كبر على سهل بن حنيف ستا وقال إنه بدري رواه سعيد

روایت ہے کہ انہوں نے سہل بن حنیف پر چھ تکبیریں کہیں اور فرمایا کہ یہ بدری ہے اسکو سعید بن منصور نے روایت کیا

بن منصور وأصله في البخاري وعن جابر رضي الله تعالى عنه قال كان

اور اس کی اصل بخاری میں ہے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يكبر على جنائزنا أربعا ويقرأ بفاتحة الكتاب

وسلم تکبیریں کہا کرتے تھے چار ہمارے جنازوں پر اور سورہ ۵ؐ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

۱ؐ غائب پر جنازہ پڑھنا صرف آپ کے لئے تھا۔ اب کسی کے لئے درست نہیں کیونکہ نجاشی کا جنازہ آپکے سامنے حاضر کر دیا گیا تھا جیسا کہ بعض احادیث میں اس کی تصریح بھی آئی ہے مترجم ۲ؐ حنفیہ کے نزدیک سینہ کے مقابل کھڑے ہونیکا حکم ہے مگر یہ حدیث اسکے منافی نہیں کیونکہ سینہ اعضاء کے لحاظ سے وسط ہی ہے کہ سینہ سے اوپر سر اور ہاتھ ہیں اور سینہ کے نیچے پیٹ اور ٹانگیں ۳ؐ بیضاء ایک عورت کا لقب ہے اور مسجد میں نماز پڑھنا کسی عذر سے تھا ورنہ مسجد میں جنازہ کی نماز پڑھنا مسنون نہیں اسلئے کہ ایک دو شخصوں کے جنازوں کی نماز جنازہ پڑھنے سے اسکا مسنون ہونا ثابت نہیں ہو سکتا جبکہ ایک جم غفیر صحابہ کی نماز مسجد سے باہر پڑھی گئی ہوں جنہوں نے مدینہ منورہ میں وفات پائی مسلم کی روایت میں ہے کہ صحابہ نے کہا نہیں لائے جاتے تھے جنازے مساجد میں ۴ؐ مترجم ۵ؐ یہ حدیث حنفیہ کی مستدل ہے کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں اور جو احادیث اس سے زائد تکبیروں کے بارے میں مروی ہیں ان کے متعلق امام نووی نے شرح مسلم میں لکھا ہے کہ یہ منسوخ ہیں اور اجماع اس کے نسخ کی دلیل ہے اور چار تکبیروں پر اجماع ہونا ابن عبد اللہ وغیرہ کی نقل

فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ

پہلی تکبیر میں اسکو شافعی رحمہ نے روایت کیا اسناد ضعیف سے اور طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے روایت

بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ

ہے کہا نماز پڑھی میں نے ابن عباس کے پیچھے ایک جنازہ پر تو انہوں نے سورہ فاتحہ

فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَوْفِ

پڑھی اور فرمایا تاکہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور عوف بن مالک

بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک

وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ

جنازہ پر پس میں نے آپکی دعا سے کو یاد کر لیا اے اللہ بخشدے اوسکو اور رحم کر اوسپر اور درگذر کر اوس سے اور معافی دے

عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ

اسکو اور عزت کر اوسکی مہمانی کی اور اوسکے آنیکی جگہ فراخ کر اور دھو دے اوسکو پانی اور اولے اور برف سے اور پاک

مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ

صاف کر اسکو خطاؤں سے جسطرح پاک صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل کچیل سے اور بدلہ دے اوسکو اچھا گھر اوسکے گھر سے

دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ

اور اہل خانہ بہتر اوسکے اہل خانہ سے اور داخل کر اوسکو جنت میں اور بچا اوسکو قبر کے فتنہ سے اور عذاب دوزخ

النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ

سے روایت کیا اسکو مسلم نے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا

خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے کسی جنازہ پر تو سے فرماتے اے خدا بخشدے ہماری زندوں کو اور

وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ

مردوں کو اور ہمارے حاضر اور غائب کو اور چھوٹے ہمارے اور بڑے ہمارے اور مذکر ہماری اور مونث ہماری کو اے خدا

أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ

جس شخص کو تو ہم میں سے زندہ رکھے تو زندہ رکھ اوسکو اسلام پر اور جسکو وفات دے ہم میں سے تو وفات دے اسکو ایمان پر اے

اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْأَرْبَعَةُ وَعَنْهُ

خدا مت محروم کر ہمکو اوسکے ثواب سے اور نہ گمراہ کر ہمکو اسکے بعد اسکو مسلم اور چاروں نے روایت کیا اور انہیں سے روایت ہے کہ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز پڑھو میت پر تو خالص کرو اوسکے لئے دعاء اوسکو ابوداؤد نے

لَهُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

روایت کیا۔ اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتایا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ﻠﮧ یعنی ناجائز نہیں ہے اسلئے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکا پڑھنا ثابت ہے مگر اس سے امام صاحب کے قول کا ابطال نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ بھی اسکے جواز کے قایل ہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ بہ نیت قرأت نہ ہو بلکہ بہ ارادہ دعا ہو اور کہنا اونکا ناشی عن دلیل ہے ۱۲ مترجم۔

ﻠﮧ دعاء الخ اس حدیث سے نماز جنازہ کی وہ دعاء معلوم ہوئی جو مروجہ نہیں گویا یہ بھی درست ہو اگرچہ مروجہ دعا بہتر ہے جو حدیث آیندہ میں وارد ہے جیسے نقل ہے ۱۲

ﻠﮧ فرماتے الخ اس حدیث میں مروجہ دعاء جنازہ برائے میت اللهم اغفر لحينا الخ بتمامہ مذکور ہے جس میں کچھ زیادتی بھی ہے اور پہلی حدیث صرف صحیح مسلم میں ہے اور یہ صحیح مسلم اور چار باقی کتب احادیث میں بھی وارد ہے ۱۲

اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين آمين۔ یا رب العالمین۔

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ

وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جلدی کرو جنازہ سلہ کیساتھ کیونکہ اگر وہ نیک ہے

صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ

تو خیر ہے کہ اوسکو آگے لے جاؤ خیر کیجانب اور اگر اسکے سوا ہے تو وہ شر ہے کہ اتارو اسکو

رِقَابِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

اپنی گردنوں سے (حدیث) متفق علیہ ہے اور انہیں سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا

وسلم نے جو جنازہ کو حاضر ہو یہانتک کہ اوسپر نماز پڑھے تو اوسکے لیئے ایک قیراط تہ سلہ ہے اور جو اوسکے پاس

حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ

موجود ہے یہانتک کہ دفن کیا جاوے تو اوسکے دو قیراط ہیں عرض کیا گیا اور کیا چیز ہیں دو قیراط تو آپنے جوابدیا مثل

الْعَظِيْمَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ وَلِلْبُخَارِيِّ مَنْ

دو بڑے پہاڑوں کی متفق علیہ ہے اور مسلم کیلئے یوں ہے یہانتک کہ رکھا جائے قبر میں اور بخاری کیلئے یوں ہے جو شخص پیچھے چلے

تَبِعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَ

کسی مسلمان کے جنازہ کے یقین اور ثواب کیلئے اور رہے اوسکے ساتھ یہانتک کہ اوسپر نماز پڑھی جاوے اور دفن سے

يُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ جَبَلِ اُحُدٍ وَعَنْ

فراغت ہو پس بیشک وہ لوٹیگا ساتھ دو قیراطوں کے ہر قیراط احد پہاڑ کی برابر ہوگی اور سالم سے روایت

سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُوْنَ

ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ انہوں نے دیکھا نبی صلعم کو اور ابو بکر اور عمر رض کو کہ چلتے تھے آگے جنازہ

اَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاَعَلَّهُ النَّسَائِيُّ وَطَائِفَةٌ

کے اسکو پانچوں نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکی تصحیح کی اور نسائی اور ایک گروہ نے اوس میں مرسل

بِالْاِرْسَالِ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ

ہونیکی علت بیان کی۔ اور ام عطیہ سلہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو

الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

جنازہ کے ہمراہ جانے سے منع فرمایا ہے (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھو تم جنازہ کو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو اوسکے پیچھے چلے

فَلَا يَجْلِسْ [illegible] عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

[illegible]

يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَدْخَلَ الْمَيِّتَ مِنْ قِبَلِ رِجْلِ الْقَبْرِ وَقَالَ هٰذَا مِنَ السُّنَّةِ

تعالٰے عنہ نے داخل کیا میت کو قبر کی پائینتی کی طرف سے اور فرمایا کہ یہ سنت سے ہے سلہ

سلہ جنازہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنازہ لیجانے میں شروع جلدی کی جائے تاکہ اُسے اپنے ٹھکانے لگا دیا جائے ۱۲ منہ

سلہ قیراط از روے حساب دینار کا بارھواں حصہ ہوتا ہے یعنی اتنی مقدار ثواب حاصل ہوتا ہے اور یہاں قیراط سے پہاڑ اُحد کی طرح مراد ہے ۱۲

سلہ امام صاحب کے نزدیک افضل جنازے کے پیچھے چلنا ہے دلیل یہ کہ ابن طاؤس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ چلے یہانتک کہ دفات پائی مگر پیچھے جنازہ کے ۱۲ مترجم

سلہ ام عطیہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو جنازہ کے ہمراہ جانا منع ہے ۱۲

سلہ یعنے اسکا بھی ثبوت ہے مگر حنفیہ کے نزدیک مسنون طریقہ جانب قبلہ سے داخل کرنا ہے جیسا کہ ترمذی کی حدیث ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کسی صحابی کے جنازہ کو قبلہ کیجانب سے قبر میں داخل کرنا ثابت ہے ۱۲ مترجم ۱۲-۱۳

أخرجه أبو داود وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى
ابوداؤد نے اسکی تخریج کی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے

الله تعالى عليه وسلم قال إذا وضعتم موتاكم في القبور فقولوا بسم الله
اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جب رکھو تم ۵۱ اپنے مردوں کو قبروں میں تو کہو بسم اللہ وعلے

وعلى ملة رسول الله أخرجه أحمد وأبو داود والنسائي وصححه ابن حبان
ملتہ رسول اللہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے اسکی تخریج کی اور ابن حبان نے اسکو صحیح کہا

وأعله الدارقطني بالوقف وعن عائشة رضي الله تعالى عنها أن رسول
اور دارقطنی نے اس میں موقوف ہونے کی علت بیان کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا

الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال كسر عظم الميت ككسره حيا رواه أبو
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کی ہڈی کو توڑنا ۵۲ مثل زندہ کی ہڈی توڑنے کے ہے اسکو

داود بإسناد على شرط مسلم وزاد ابن ماجة من حديث أم سلمة
ابو داؤد نے ایسے اسناد سے روایت کیا جو مسلم کی شرط کے موافق ہے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے حدیث ام

في الإثم وعن سعد بن أبي وقاص رضي الله تعالى عنه قال الحدوا لي
سلمہ سے یہ لفظ گناہ کے بارے میں۔ سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہا لحد بناؤ میرے لئے

لحدا وانصبوا على اللبن نصبا كما صنع برسول الله صلى الله تعالى
لحد اور قائم کرو کھڑی اینٹیں قائم کرنا جسطرح کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

عليه وسلم رواه مسلم وللبيهقي عن جابر رض نحوه وزاد ورفع قبره
اسکو مسلم نے روایت کیا اور بیہقی کیلئے جابر رضی اللہ عنہ سے اوسکی مثل ہے اور زیادہ کیا کہ اٹھائی گئی

عن الأرض قدر شبر وصححه ابن حبان ولمسلم عنه نهى رسول الله
قبر اونکی زمین سے بقدر ایک بالشت اور اسکو ابن حبان نے صحیح کہا اور مسلم کے لئے انہیں سے (یوں ہے)

صلى الله تعالى عليه وسلم أن يجصص القبر وأن يقعد عليه وأن يبنى عليه
کہ منع فرمایا رسول خدا ۵۳ صلعم نے اس سے کہ گچ کی جائے قبر اور اس سے کہ بیٹھا جائے اوپر اور اس سے کہ عمارت قائم کیجائے اوسپر

وعن عامر بن ربيعة رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی

صلى على عثمان بن مظعون رض وأتى القبر فحثى عليه ثلاث حثيات و
عثمان بن مظعون رض پر اور تشریف لے گئے قبر پر پس لپ ۵۴ ڈالے اوسپر (مٹی کے) تین لپ اس حال میں کہ آپ

هو قائم رواه الدارقطني وعن عثمان رضي الله تعالى عنه قال كان
کھڑے تھے۔ اسکو دارقطنی نے روایت کیا۔ اور عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إذا فرغ من دفن الميت وقف عليه وقال
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوتے میت کے دفن سے تو کھڑے ہو جاتے اوسپر اور فرماتے

---

۵۱ بسم اللہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کے دفن کے وقت یہ دعا پڑھی جائے بسم اللہ الخ ۱۲۔

۵۲ توڑنا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کے اعضاء کا توڑنا ایسا ہی گناہ ہے جیسے بحالت زندگی توڑنیکا ۱۲

۵۳ رسول خدا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر لحد بنائی جائے اگر زمین سخت ہو کہ لحد مستحب ہے اگر زمین نرم ہو تو ضرورۃً قبر شق بنائی جائیگی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ زمین سے ایک بالشت قبر بلند ہونی چاہیئے۔ اور پکی بھی نہ ہو اور اسپر گنبد وغیرہ بھی نہ بنایا جائے اور نہ اسپر کوئی بیٹھے ۱۲

۵۴ لپ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہوئے کم سے کم تین لپ مٹی کی میت کی قبر پر ڈالنا بھی مستحب ہے۔ کہ آپ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے لہذا امت کے بزرگان دین وعلما کو بھی ایسا کرنا بہتر ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ التَّثْبِيتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

مغفرت طلب کرو اپنے بھائی کے لئے اور تثبیت لے کی اوسکے لئے دعا مانگو کیونکہ وہ اب سوال کیا جائیگا اسکو ابو

وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ أَحَدِ التَّابِعِينَ قَالَ كَانُوا

داؤد نے روایت کیا اور حاکم نے اسکی تصحیح کی اور ضمرہ بن حبیب تابعی سے روایت ہے کہا کہ لوگ مستحب جانتے تھے جب

يَسْتَحِبُّونَ إِذَا سُوِّيَ عَلَى الْمَيِّتِ قَبْرُهُ وَانْصَرَفَ النَّاسُ عَنْهُ أَنْ يُقَالَ

میت کی قبر کو ہموار کر دیا جائے اور لوگ وہاں سے لوٹ آئیں اس بات کو کہ کہا جائے اوس کی قبر کے پاس

عِنْدَ قَبْرِهِ يَا فُلَانُ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَا فُلَانُ قُلْ رَبِّيَ اللهُ

اے فلان کہہ لا الہ الا اللہ تین بار اے فلان کہہ کہہ میرا رب خدا ہے

وَدِينِيَ الْإِسْلَامُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ مَوْقُوفًا وَلِلطَّبَرَانِيِّ

اور میرا دین اسلام اور میرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکو سعید بن منصور نے موقوفا روایت کیا اور طبرانی

نَحْوُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ مَرْفُوعًا مُطَوَّلًا وَعَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ

کے لئے مثل اوسکے ہے حدیث ابو امامہ سے مرفوعا طویل حدیث۔ اور بریدہ بن حصیب

الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں نے تمکو منع کیا

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ زَادَ التِّرْمِذِيُّ

کیا تھا قبروں کی زیارت سے پس زیارت کرو ان کی اسکو مسلم نے روایت کیا ترمذی نے زیادہ کیا

فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ زَادَ ابْنُ مَاجَهْ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَتُزَهِّدُ فِي

کیونکہ وہ یاد دلاتی ہے آخرت کو زیادہ کیا ابن ماجہ نے حدیث ابن مسعود سے اور دنیا سے رغبت

الدُّنْيَا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى

ہٹاتی ہے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ

نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی فرمائی ترمذی نے اسکی تخریج کی اور ابن حبان

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

نے اسکو صحیح کہا اور ابو سعید خدری رض سے روایت ہے لعنت فرمائی رسول خدا صلے اللہ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ

علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور اوسکے سننی والی پر ابوداؤد نے اسکی تخریج کی اور ام عطیہ

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا عہد لیا ہم پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا کہ نہ نوحہ کریں ہم

أَنْ لَا نَنُوحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

لہ تثبیت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دفن میت کے بعد میت کو لئے بخشش اور سوال وجواب منکر نکیر مین ثابت قدم رہنے کی دعا کی جائے ۱۲

کہ الخ یہ کلمات بھی اس اثر مین وارد ہین کہ لوگون کے واپس آجانے کے بعد کہے جاوین ۱۲

سے منع الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آپنے مردوں کو بھی زیارت قبور سے منع فرمایا تھا تاکہ ممنوعات شرعیہ کے مرتکب نہ ہوں۔ رونے چلانے نہ لگیں یا قبروں سے مدد نہ خاص کیا کریں یا پوجا پاٹ نہ کرنے لگ جاوین چونکہ شروع اسلام تھا جس مین شعائر اسلامیہ شائع نہ ہوئے تھے جب شائع ہو گئے تو آپنے زیارت قبور کی اجازت دیدی کہ وہان سے جاکر عبرت حاصل کرو اور مردوں کو قرآن مجید سے پڑھکر ثواب بخشو ۱۲

سہ لعنت الخ اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے لئے زیارت قبور منع ہے کہ جاہل طائفہ ہے جو ممنوعات شرعیہ سے باز آنے والا نہیں ہے الا ماشاء اللہ اور نیز غیر محرمون سے خلط وملط وفتنہ کا خوف ہے

ہ نوحہ الخ اس حدیث سے

تعالیٰ علیہ وسلم قال المیت یعذب فی قبرہ بما نیح علیہ متفق

فرمایا میت کو عذاب دیا جاتا ہے اس کی قبر میں بوجہ اوس کے کہ نوحہ کیا جاوے اوس پر

علیہ ولہما نحوہ عن المغیرۃ بن شعبۃ وعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(حدیث) متفق علیہ ہے اور اون دونوں کے لئے اوسی کی مثل ہے مغیرہ بن شعبہ رض سے۔ اور انس رضی اللہ

قال شہدت بنتاً للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تدفن ورسول اللہ

عنہ سے روایت ہے کہا حاضر ہوا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے دفن پر اور رسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جالس عند القبر فرأیت عینیہ تدمعان

خدا صلے اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس بیٹھے تھے پس دیکھا میں نے آپ کی آنکھوں کو بہا رہی تھیں اسکو بخاری نے

رواہ البخاری وعن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی

روایت کیا۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا تدفنوا موتاکم باللیل الا ان تضطروا

مت دفن کرو اپنے مردوں کو رات میں مگر یہ کہ مجبور ہو جاؤ اس کی طرف

الیہ اخرجہ ابن ماجۃ واصلہ فی مسلم لکن قال زجر ان یقبر

اسکی ابن ماجہ نے تخریج کی اور اس کی اصل مسلم میں ہے لیکن کہا کہ سخت منع کیا اس سے کہ دفن

الرجل فی اللیل حتی یصلی علیہ وعن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ

کیا جائے آدمی رات میں [2] یہانتک کہ نماز پڑھی جائے اوسپر۔ اور عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہا جب

تعالیٰ عنہ قال لما جاء نعی جعفر حین قتل قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

جعفر کی موت کی خبر آئی جبکہ وہ مقتول ہوئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

علیہ وسلم اصنعوا لآل جعفر طعاماً فقد اتاہم ما یشغلہم اخرجہ

تیار کرو اولاد جعفر کے لئے کھانا [3] کیونکہ اون کے پاس یہی خبر آئی ہے جو اون کو مشغول کردے گی

الخمسۃ الا النسائی وعن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول

(غم و ہم میں) اس کی پانچوں نے سوا نسائی کے تخریج کی۔ اور سلیمان بن بریدہ کہ روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعلمہم اذا خرجوا الی المقابر ان یقولوا

اپنے باپ سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تعلیم دیتے تھے اون کو جب جاتے وہ قبرستان [4] میں اس کی کہ

السلام علی اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ

کہیں سلامتی ہو جیو تم پر اے گھر والو ایماندارو اور مسلمانو اور بیشک ہم اگر چاہے گا

تعالیٰ بکم لاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ رواہ مسلم وعن

خدا تعالیٰ تو تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں سوال کرتے ہیں ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا اسکو مسلم

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال مر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

روایت کیا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا گذرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کی قبروں پر پس آپ

---

[1] اس حدیث میں جمہور کا یہ قول ہے کہ میت کو اوس وقت عذاب دیا جائے گا۔ کہ اپنے اوپر رونے کی وصیت کر گیا ہو یا اپنی زندگی میں نوحہ کے طور پر اوس کو پسند کرتا ہو واللہ اعلم ۱۲ مترجم

[2] یہ ممانعت اوس وقت ہے کہ جب رات کو دفن کرنے میں کسی بات میں نقص کا خوف ہو ورنہ نہیں جیسا کہ اگلی حدیث اسپر دال ہے ۱۲

[3] کھانا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل مصیبت کی دعوت کی جاتے لیکن اہل مصیبت کو طعام طلب کرنا ہرگز نہیں جیسے بعض ملکوں میں منحوس بری اور بدعت سے شرعی رواج ہے اور یہ بات ایک حدیث میں مروی ہے کہ ایک میت والوں نے دعوت آپکی مع صحابہ کی تو آپ نے قبول فرمائی نہی جب ہے کہ اس مال کا کوئی نابالغ نہ ہو اور خیرات کرنے والا صاحب استطاعت ہو ۱۲

[4] قبرستان الخ اس حدیث میں قبرستان میں جاکر مذکورہ دعا پڑھنے کی ہدایت کی گئی ہے ۱۲

[5] آنکھوں الخ یہاں سے معلوم ہوا کہ بلا نوحہ صرف درد و غم کے باعث رونا موجب عذاب نہیں جس میں آواز نہ ہو۔ اگر بےقصدا آواز نکلی ہے تو معذور ہے ۱۲

وسلم بقبور المدينة فاقبل عليهم بوجهه فقال السلام عليكم
اون پر متوجہ ہوئے ۔ اور فرمایا سلامتی ہو تم پر اے قبروں

يا اهل القبور يغفر الله لنا ولكم انتم سلفنا ونحن بالاثر رواه
والو بخشدے اللہ ہمکو اور تم کو تم پہلے ہو اور ہم پیچھے روایت کیا اسکو

الترمذي وقال حسن وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال
ترمذی نے اور کہا حسن ہے ۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا فرمایا

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تسبوا الاموات فانهم قد
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہو مردوں کو کیونکہ وہ پہنچ گئے اوسکو جو

افضوا الى ما قدموا رواه البخاري وروى الترمذي عن المغيرة
انہوں نے پہلے کیا اوسکو بخاری نے روایت کیا اور روایت کیا اسکو ترمذی نے مغیرہ سے

نحوه لكن قال فتؤذوا الاحياء كتاب الزكوة عن ابن عباس
اوسکی مثل لیکن کہا کہ دو تکلیف دو زندوں کو ۔ کتاب زکوۃ کے احکام میں ۔ ابن عباس

رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بعث معاذ
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ رضی اللہ عنہ کو

رضي الله تعالى عنه الى اليمن فذكر الحديث وفيه ان الله قد افترض
یمن کی طرف پس ذکر کیا حدیث کو اور اوس میں یہ ہے کہ اللہ تعالے نے فرض کیا اوپر

عليهم صدقة في اموالهم تؤخذ من اغنيائهم فترد على فقرائهم متفق
صدقہ اون کے مالوں میں لیا جائے اون کے مالداروں سے اور دیدیا جاوے اون کے فقیروں کو (حدیث)

عليه واللفظ للبخاري وعن انس رضي الله تعالى عنه ان ابا بكر الصديق
متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں ۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

رضي الله تعالى عنه كتب له هذه فريضة الصدقة التي فرضها
اون کو لکھا یہ فرض صدقہ ہے کہ فرض کیا ہے اوس کو

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على المسلمين والتي امر الله بها رسوله
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں پر اور وہ زکوۃ کہ حکم کیا ہے اللہ نے

في كل اربع وعشرين من الابل فما دونها الغنم في كل خمس شاة
اوس کا اپنے رسول کو ہر چوبیس اونٹوں میں یا اوس سے سوا میں بکری ہر پانچ میں ایک بکری

فاذا بلغت خمسا وعشرين الى خمس وثلاثين ففيها بنت مخاض انثى فان لم
پس جب پچیس کو پہنچ جاوے پینتیس تک تو اوس میں بنت مخاض ہے مادہ پس اگر وہ

تكن فابن لبون ذكر فاذا بلغت ستا وثلاثين الى خمس واربعين ففيها بنت
نہ ہو تو ابن لبون نر پس جب پہنچ جاوے چھتیس کو پینتالیس تک تو اوس میں بنت

ا۔ متوجہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ قبور کی زیارت ان کی طرف متوجہ ہوکر کی جائے اور یہاں دوسری دعا مذکور ہے گویا آپ کبھی کوئی بھی دعا پڑھتے

۲۔ مت الخ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میت کے دفن ہوجانے کے بعد اسے برا نہ کہا جائے ۔ کہ جو اس کے اعمال تھے ان کی پاداش اسے مل گئی ہے تمہاری بدگوئی ناکام وبے فائدہ ہے ۱۲

۳۔ فرض الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ زکوۃ فرض ہے ۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اغنیا پر فرض ہے اور اس کے مستحق فقراء ہیں ۱۲

۴۔ اونٹ کا وہ بچہ جس پر ایک سال گذر کر دوسرے میں قدم رکھا ہو ۱۲-۱۲

۵۔ لبون الخ یعنے اونٹنی کا ایسا بچہ لازم ہوتا ہے جسکے دو سال گذر کر تیسرے میں پاؤں ہو ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ

لبون فاذا بلغت ستا واربعين الى ستين ففيها حقة طروقة الجمل

لبون ہے پس جب پہنچ جائے چھیالیس کو ساٹھ تک تو اوس میں سلہ حقہ ہے نر کی جفتی کے

فاذا بلغت واحدة وستين الى خمس وسبعين ففيها جذعة فاذا

قابل پھر جب پہنچ جاویں اکسٹھ کو پچھتر تک تو اون میں جذعہ ہے سلہ پھر جب چھہتر کو پہنچ

بلغت ستا وسبعين الى تسعين ففيها بنتا لبون فاذا بلغت احدى

جاویں نوے تک تو اون میں دو بنت لبون ہیں اور جب پہنچ جاویں اکیانویں کو ایک سو بیس

وتسعين الى عشرين ومائة ففيها حقتان طروقتا الجمل فاذا زادت

تک تو اون میں دو حقہ ہیں قابل جفتی نر پھر جب زیادہ ہو جائیں ایکسو بیس پر تو ہر

على عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت لبون وفي كل خمسين

چالیس میں بنت لبون ہے اور ہر پچاس میں ایک حقہ اور وہ شخص کہ نہ

حقة ومن لم يكن معه الا اربع من الابل فليس فيها صدقة الا

ہوں اوس کے پاس مگر چار اونٹ تو اون میں صدقہ نہیں ہے مگر یہ

ان يشاء ربها وفي صدقة الغنم في سائمتها اذا كانت اربعين

کہ چاہے مالک چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ میں جب چالیس ہوں ایکسو بیس تک

الى عشرين ومائة شاة فاذا زادت على عشرين ومائة الى مائتين

ایک بکری ہے پھر جب ایکسو بیس پر زیادہ ہو جائیں دو سو تک تو اون

ففيها شاتان فاذا زادت على مائتين الى ثلاث مائة ففيها ثلاث

میں دو بکریاں ہیں پھر جب زیادہ ہو جائیں دو سو پر تین سو تک تو اون میں تین بکریاں

شياه فاذا زادت على ثلاث مائة ففي كل مائة شاة فاذا كانت

ہیں اور جب تین سو پر زیادہ ہو جائیں تو ہر سیکڑہ میں ایک بکری ہے اور جب کہ

سائمة الرجل ناقصة من اربعين شاة شاة واحدة فليس فيها

چرنے والی آدمی کی چالیس بکریوں کو ایک بکری کم ہو تو اون میں زکوٰۃ نہیں ہے

صدقة الا ان يشاء ربها ولا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين

مگر یہ کہ چاہے مالک اوس کا اور نہ جمع کیا جائے درمیان سلہ متفرق کے اور نہ تفریق کی

مجتمع خشية الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما

جائے درمیان مجتمع کے زکوٰۃ کے خوف سے اور جو نصاب کہ دو شریکوں میں ہو تو دونوں ایک

بالسوية ولا يخرج في الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تيس الا ان يشاء

دوسرے سے لوٹا لیں برابر اور نہ نکالا جائے زکوٰۃ میں زیادہ عمر سلہ والا جانور اور نہ نقص والا اور نہ بکرا مگر یہ کہ چاہے

المصدق وفي الرقة ربع العشر فان لم تكن الا تسعين

زکوٰۃ لینے والا اور چاندی میں چالیسواں حصہ ہے پس اگر نہ ہو مگر ایک سو نوے

سلہ جس میں تین سال گذر کر چوتھا لگ گیا ہو ۱۲ سلہ جو پانچویں سال میں لگ گیا ہو ۱۲ مترجم سلہ یہ دو نو حکم ساعی اور مالک دونوں کو شامل ہیں ساعی کے لئے مطلب یہ ہوا کہ اگر کسی کے پاس ایک سو بیس بکریاں ہوں جن میں ایک بکری آتی ہے تو ساعی اون کو چالیس چالیس تین فکر نہ کردے تاکہ اوس میں تین بکریاں لازم ہو جائیں یا دو شخصوں کی چالیس بکریاں ہوں الگ الگ جن میں کسی پر زکوٰۃ نہیں تو ساعی اون کو جمع نہ کرے تاکہ ایک بکری لازم ہو جائے اور مالک کے لئے یہ مطلب کہ مثلاً اگر کسی کی چالیس بکریاں ہوں جن میں ایک پوری بکری آتی ہے تو اون کے ساتھ کسی دوسرے آدمی کی چالیس بکریاں ملائے تاکہ اپنے آپ کو نصف بکری دینی پڑے یا مثلاً کسی کی بیس بکریاں دوسرے کی بیس بکریوں کے ساتھ مشترک نہیں جن میں بکری آتی تو وہ اب جمع نہ کرے

فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها ومن بلغت عنده من الابل

ہوں مگر ایک سو نوے تو اون میں زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ چاہے مالک اون کا اور وہ شخص کہ اوس کے پاس

صدقة الجذعة وليست عنده جذعة وعنده حقة فانها

کے اونٹ جذعہ کی زکوٰۃ کو پہنچ گئے ہوں اور اوس کے پاس جذعہ ہو نہیں اور اوسکے پاس حقہ ہو

تقبل منه الحقة ويجعل معها شاتين ان استيسرتا له او عشرين

تو اس سے حقہ لے لیا جاوے اور اوسکے ساتھ دو بکریاں اور لے اگر میسر آجا ئیں یا بیس

درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الحقة

درہم اور جس کے پاس کے اونٹ حقہ کے صدقہ کو پہنچ گئے ہوں اور اوسکے پاس حقہ نہ ہو البتہ اوسکے

وعنده الجذعة فانها تقبل منه الجذعة ويعطيه المصدق عشرين

پاس جذعہ ہو تو اوس سے جذعہ لے لیا جاوے اور زکوٰۃ دینے والا اوسکو بیس درہم یا دو بکریاں

درهما او شاتين رواه البخاري وعن معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه

واپس دیدے اوسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بعثه الى اليمن فامره ان ياخذ من كل

صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کو یمن کی طرف روانہ کیا پس اون کو حکم دیا یہ کہ لیوے ہر تیس گایوں میں

ثلاثين بقرة تبيعا او تبيعة ومن كل اربعين مسنة ومن كل حالم

سے ایک سالہ بچھڑ نر یا مادہ اور ہر چالیس سے ایک مسنہ اور ہر بالغ سے ایک دینار

دينارا او عدله معافر يا رواه الخمسة واللفظ لاحمد وحسنه الترمذي

یا اوس کے برابر معافری اسکو پانچوں نے روایت کیا اور الفاظ احمد کے ہیں اور ترمذی نے

واشار الى اختلاف في وصله وصححه ابن حبان والحاكم وعن عمرو بن

اسکو حسن کہا ہے اور اس کے موصول ہونے میں اختلاف کی طرف اشارہ کیا ہے اور ابن حبان نے اسکو صحیح کہا اور حاکم نے

شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

شعیب سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ کو وہ اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

توخذ صدقات المسلمين على مياههم رواه احمد ولابي داود

کہ لئے جاویں صدقے مسلمانوں سے اون کے پانیوں کے اوپر اسکو احمد نے روایت کیا اور ابو داؤد کے لئے

ولا توخذ صدقاتهم الا في دورهم وعن ابي هريرة رضي الله

(پانیوں سے) ورنہ لئے جاویں اون کے صدقے مگر اون کے گھروں میں۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا

تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ليس على المسلم

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے مسلمان پر اوس کے

في عبده ولا فرسه صدقة رواه البخاري ولمسلم ليس في العبد صدقة

غلام اور اوسکے گھوڑے پر صدقہ اسکو بخاری نے روایت کیا اور مسلم کے لئے (یوں ہے) نہیں ہے غلام میں صدقہ

سلہ حقۃ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر زکوٰۃ کی وصولی میں جو جانور لازم ہوتا ہے وہ نہ ملے۔ تو اس سے چھوٹا یا بڑا لیکر حسب ذکر حدیث کمی بیشی روپوں میں کرلے کہ اگر چھوٹا حیوان ملا ہے تو بیشی کے روپے مال والے سے لے لے اگر مقدار مفروضہ سے بڑا حیوان ملا ہے تو اس میں کی بیشی عامل مالک کو واپس کردیوے

سلہ تبیع گائے کا یکسالہ بچہ اور ہر بالغ سے دینار جزیہ کا کیا جائے اور معافری منسوب ہے معافر کی طرف یہ ایک قبیلہ ہے یمن میں جہاں کے کپڑے مشہور ہیں

سلہ مترجم سلہ پانیوں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عامل کو چاہیئے کہ جہاں کسی کے جانور ہوں خواہ پانیوں گھاٹیوں یا گھروں میں وہاں جاکر ان سے زکوٰۃ وصول کرے نہ یہ کہ ان کو چراگاہوں سے بلاکر تکلیف دے کہ وہ تمام ریوڑ ہمراہ لاکر اسے زکوٰۃ ادا کریں۔ کہ عامل کو جیسے ان کو تکلیف نہیں جیسے مالدار کو ہے

سلہ گھوڑے اس حدیث سے معلوم ہوا ... ت کے غلام ...

اَلصَّدَقَةُ الْفِطْرِ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ

کہ صدقہ لہ فطر۔ اور بہز بن حکیم سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ سَائِمَةِ اِبِلٍ فِيْ اَرْبَعِيْنَ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر باہر چرنیوالے لہ اونٹوں چالیس میں بنت

بِنْتُ لَبُوْنٍ لَا يُفَرَّقُ اِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا

لبون ہے نہ جدا کئے جاویں اونٹ اپنی گنتی سے جو دیوے اون کو دراں حال کہ اجر کی نیت

بِهَا فَلَهٗ اَجْرُهَا وَمَنْ مَّنَعَهَا فَاِنَّا اٰخِذُوْهَا وَشَطْرَ مَالِهٖ عَزْمَةً مِّنْ

کرنے والا ہو اون سے تو اوسکے لئے اجر ہے اور جو نہ دیوے اوسکو پس بیشک ہم اوسکو لینے والے ہیں اور نصف مال

عَزَائِمِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ مِّنْهَا شَيْءٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اوسکا تاوان ہے اپنے پروردگار کے تاوانوں میں سے کہ آل محمد کے لئے اوس میں سے کچھ حلال نہیں اوسکو احمد ابو داؤد

وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَلَّقَ الشَّافِعِيُّ الْقَوْلَ بِهٖ عَلٰى ثُبُوْتِهٖ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ

اور نسائی نے روایت کیا اور حاکم نے اوسکو صحیح کہا اور شافعی نے اسکے ساتھ قول کرنے کو اس کے ثبوت پر معلق کیا

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ

اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ہوں تیرے لئے

لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ

سو درہم اور اون پر ایک سال لہ گذر جائے تو اون میں پانچ درہم ہیں اور نہیں ہے

عَلَيْكَ شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ لَكَ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيْهَا

تجھ پر کوئی چیز یہانتک کہ ہو جاویں تیرے لئے بیس دینار اور گذر جائے اوسپر ایک سال تو

نِصْفُ دِيْنَارٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِيْ مَالٍ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ

آدھا دینار اون میں ہے اور جو کچھ زیادہ ہو تو وہ اس کے حساب سے ہے اور نہیں ہے کسی مال میں زکوٰۃ یہانتک

الْحَوْلُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَهُوَ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ رَفْعِهٖ وَلِلتِّرْمِذِيِّ

کہ گذر (نہ) جائے اوسپر سال اسکو ابو داؤد نے روایت کیا اور یہ حسن ہے اور اس کے مرفوع ہونے میں اختلاف ہوا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

اور ترمذی کے لئے (ابن عمر سے یوں ہے) جو شخص حاصل کرے مال کو تو اوسپر زکوٰۃ لازم نہیں یہاں تک کہ اوسپر

وَالرَّاجِحُ وَقْفُهٗ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَيْسَ فِي الْبَقَرِ

ایکسال گذر جائے اور اسکے موقوف ہونیکو ترجیح ہے۔ اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نہیں ہے کام کرنے

الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالرَّاجِحُ وَقْفُهٗ اَيْضًا

والی گایوں میں زکوٰۃ اسکو ابو داؤد اور دارقطنی نے روایت کیا اور اسکے بھی موقوف ہونے کو ترجیح دی۔

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں جو عبد اللہ بن عمرو

لہ صدقہ فطر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت کے غلاموں سے صدقہ فطر مالک پر واجب ہے نہ زکوٰۃ ۱۲-۱۲۔

لہ باہر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انہیں جانوروں پر زکوٰۃ ہے۔ جو اکثر سال باہر مفت چراگاہ میں چرتے پھرتے ہیں۔ اگر اکثر سال گھر میں قیمتًا چارہ کھلایا جائے تو پھر ان پر زکوٰۃ نہیں ۱۲

لہ ایکسال الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چاندی کے دوسو دراہم پر جبکہ اُن پر ایکسال گذر جائے تو پانچ درہم زکوٰۃ میں لازم ہوتے ہیں۔ اسیطرح سال گذرنے پر بیس دینار سونے سے نصف دینار لازم ہوتا ہے ۱۲

لہ کام کرنے والے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو جانور کام کاج کے لئے رکھے ہوں۔ اُن پر زکوٰۃ فرض نہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲۔

اللّٰهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين آمين۔

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ

ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی یتیم کا ولی ہو جس کے پاس اوس کا مال ہے

فَلْيَتَّجِرْ لَهُ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارَ

تو چاہیے کہ اوس کے لئے تجارت کرے اور نہ چھوڑ رکھے اوسکو یہانتک کہ زکوٰۃ اسکو کھا جائے روایت کیا

قُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَلَهُ شَاهِدٌ مُرْسَلٌ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَعَنْ

اسکو ترمذی اور دار قطنی نے اور اسکا اسناد ضعیف ہے اور اسی کے لئے شاہد مرسل ہے شافعی کے نزدیک ہے اور

عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ کے پاس

إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

کوئی قوم اپنی زکوٰۃ لاتی تو آپ یہ فرماتے کہ الٰہی خدا رحمت فرما ۵۲ انپر متفق علیہ (حدیث) ہے۔ اور

عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ الْعَبَّاسَ رض سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عباس رضی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وقت سے پہلے ۵۳

فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ رَوَاهُ

اپنی زکوٰۃ دینے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے اوس کی رخصت دی اسکو ترمذی اور

التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ

حاکم نے روایت کیا۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ

صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہیں ہے کم ہیں پانچ ۵۴ اوقیوں سے چاندی کے صدقہ اور نہ

صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا

کم ہیں پانچ اونٹوں سے زکوٰۃ اور نہ کم میں پانچ وسق ۵۵ پھلوں سے زکوٰۃ

دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَهُ مِنْ

پانچ وسق اسکو مسلم نے روایت کیا اور اوس کے لئے حدیث ابو

حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا

سعید سے یوں ہے نہیں ہے کم میں پانچ وسق چھوہرے اور نہ غلہ سے

حَبٍّ صَدَقَةٌ وَأَصْلُ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَالِمِ

زکوٰۃ اور اصل حدیث ابو سعید کی متفق علیہ ہے۔ اور سالم بن عبد اللہ سے

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ

روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے اوس چیز میں کہ

السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ

سیراب کیا ہو اوسکو آسمان اور چشموں نے یا ہو عشری دسوان حصہ ہے اور جو سیراب کی گئی ہو

پانی کنوین سے کھینچکر اوس میں بیسوان حصہ ہے

۵۱ مال الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس کے پاس کوئی مالدار یتیم ہو تو نگران کو چاہیئے کہ یتیم کے مال میں تجارت کرے تاکہ یتیم کا مال زکوٰۃ دیتے دیتے . . . ختم نہ ہو جائے۔ چونکہ چاندی و سونے میں نماء باطنی ہی شرط ہے۔ جو اس میں متحقق ہوتی ہے جب تک چاندی دو صد دراہم تک اور سونا بیس دینار تک رہے اسکے بعد اس مقدار سے کم ہونے پر زکوٰۃ نہین لازم ہوتی ۱۲

۵۲ فرمایا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کسی عامل یا حاکم کے پاس زکوٰۃ وغیرہ صدقات لائے جائیں تو وہ لانے والوں کے لئے دعاء خیر و برکت کرے ۱۲-۱۲-

۵۳ پہلے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وقت زکوٰۃ پورا ہونے سے قبل بھی زکوٰۃ کا ادا کر دینا جائز ہے ۱۲

۵۴ چاندی کا ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پس پانچ اوقیوں کے دوسو درہم ہوئے ۱۲

۵۵ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع چار مد کا اور مد آدھ سیر سے کچھ زائد کا ہوتا ہے ۔ مجمع بحار ۱۲

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِأَبِي دَاوُدَ وَكَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ

اسکو بخاری نے روایت کیا اور ابو داؤد کے لئے یوں ہے کہ یا ہو (زمین) بعل لہ تو اوس میں دسواں حصہ

بِالسَّوَانِي وَالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَمُعَاذٍ

ہے اور وہ زمین جو اونٹ لگا نے یا کنویں سے پانی کھینچکر سیراب کیگئی ہو اون میں چالیسواں حصہ ہے۔ اور ابو موسیٰ اشعری

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا لَا

اور معاذ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کو فرمایا کہ مت لو صدقے میں

تَأْخُذَا فِي الصَّدَقَةِ إِلَّا مِنْ هٰذِهِ الْأَصْنَافِ الْأَرْبَعَةِ الشَّعِيرِ وَالْحِنْطَةِ

مگر ان سے ۳ چار قسموں سے یعنی جو گیہوں

وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَلِلدَّارَقُطْنِيِّ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ

منقے اور چھوہارے سے اسکو طبرانی اور حاکم نے روایت کیا اور دارقطنی کے لئے معاذ سے یوں

فَأَمَّا الْقِثَّاءُ وَالْبِطِّيخُ وَالرُّمَّانُ وَالْقَصَبُ فَقَدْ عَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ہے کہا پس بہرحال کھیرا خربوز اور انار اور گنا پس بیشک معاف فرمایا اوس سے رسول خدا

اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اسکا اسناد ضعیف ہے۔ اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے روایت ہے کہا فرمایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب

إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا

اندازہ کرو تم پس لیلو (مقدار زکوٰۃ) اور چھوڑ دو ۳ ایک تہائی پس اگر نہ چھوڑو ایک تہائی تو

الرُّبُعَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا ابْنَ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ

چھوڑ دو چوتھائی اسکو پانچوں نے روایت کیا سوا ابن ماجہ کے اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتایا۔ اور

عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى

عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا حکم دیا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ وَتُؤْخَذُ زَكَاتُهُ زَبِيبًا

کہ اندازہ کیا جائے انگور کا جسطرح اندازہ کیا جاتا ہے کھجور کا اور لی جائے اوس کی زکوٰۃ منقے

رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَفِيهِ انْقِطَاعٌ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

بناکر اسکو پانچوں نے روایت کیا اور اسمیں انقطاع ہے۔ اور عمرو بن شعیب روایت کرتا ہے اپنے باپ سے وہ اپنے

أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ

باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ ایک عورت آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اوس کے ساتھ اوسکی ایک بیٹی تھی

مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهَا أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ

اور اوسکی بیٹی کے ہاتھ میں دو کنگن [illegible] سونے کے تو آپ نے فرمایا کیا دیتی ہو زکوٰۃ اسکی [illegible]

لہ بعل وہ پھل یا کھیتی جس کو اوس چیز سے پانی نہ دیا گیا ہو جس میں بارش کا پانی ہوتا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جس کھیتی میں بارش یا چشموں وادیوں سے بلا اُجرت پانی دیا جائے اُن میں پورا عُشر ہے اگر زمین عُشری ہو اگر رہٹ وغیرہ چیزوں سے بتکلیف سیراب کیا جائے تو پھر اُن میں نصف عُشر ہے ۱۲۔

۲ چار الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف گندم و جو و منقے و کھجور میں زکوٰۃ ہے ترکاریوں وغیرہ ککڑی اور خربوز و تربوز و انار میں نہیں ہے لیکن احناف کے نزدیک سب میں زکوٰۃ ہے چونکہ یہ حدیث ضعیف ہے ۱۲۔

۳ چھوڑ دو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ میوہ و غلہ وغیرہ کی زکوٰۃ بطور اندازہ لینی جائز ہے۔ اور نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جب دو تہائی کی زکوٰۃ لیجائے تو ایک تہائی عامل مالک کو چھوڑ دے اگر یہ نہ چھوڑ سکے تو چوتھائی ہی چھوڑ دے ۱۲

۴ فرمایا الخ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے زیور میں بھی زکوٰۃ ہے جو یہی مذہب احناف ہے اگرچہ بنا بر دوسری

[illegible]

يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ فَأَلْقَتْهُمَا رَوَاهُ

یہ پسند ہے کہ کنگن پہنا دے تجھ کو خدا تعالیٰ ان کے بدلہ میں آگ کے قیامت کے روز پس ۵۱ اس نے

الثَّلٰثَةُ وَاِسْنَادُهٗ قَوِیٌّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ مِنْ حَدِیْثِ عَائِشَةَ وَعَنْ

اون کو پھینک دیا اسکو تینوں نے روایت کیا اور اسنا اسکا قوی ہے اور حاکم نے اسکو بروایت عائشہؓ صحیح کہا ہے اور

اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ وہ دو کڑے سونے کے پہنے ہوئے تھیں پس عرض کیا

فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَنْزٌ هُوَ قَالَ اِذَا اَدَّیْتِ زَكٰوتَهٗ فَلَیْسَ بِكَنْزٍ رَوَاهُ

انہوں نے اے خدا کے رسول کیا یہ کنز (خزانہ) ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب اس کی زکوۃ ادا کر دے تو کنز نہیں ہے ۵۲

اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ

اسکو ابو داؤد اور دارقطنی نے روایت کیا اور حاکم نے اس کو صحیح کہا۔ اور سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے

تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا اَنْ نُخْرِجَ

کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم فرماتے اسکا کہ نکالیں ہم

الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِیْ نُعِدُّهٗ لِلْبَیْعِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ لَیِّنٌ وَ

زکوۃ اوس چیز سے کہ رکھتے ہیں ہم اوسکو فروخت ۵۳ کے لئے اس کو ابو داؤد نے روایت کیا اور اسکا اسناد نرم ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ

کہ دفینہ میں پانچواں حصہ ہے (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور عمرو بن شعیب سے

عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ فِیْ كَنْزٍ وَجَدَهٗ رَجُلٌ فِیْ خَرِبَةٍ اِنْ وَجَدْتَهٗ فِیْ قَرْیَةٍ

اوس خزانہ ۵۵ کے بارے میں جسکو کسی نے ویرانہ میں پایا ہو کہ اگر پایا ہو تو نے اوسکو کسی آباد

مَسْكُوْنَةٍ فَعَرِّفْهُ وَاِنْ وَجَدْتَهٗ فِیْ قَرْیَةٍ غَیْرِ مَسْكُوْنَةٍ فَفِیْهِ وَ

گاؤں میں تو اسکو پہچانو اور اگر پائے تو اوسکو غیر آباد گاؤں میں تو اوس میں اور دفینہ

فِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ اَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَعَنْ بِلَالِ

میں پانچواں حصہ ہے ابن ماجہ نے اچھے اسناد سے اس کی تخریج کی ہے۔ اور بلال

بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ

بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وَسَلَّمَ اَخَذَ مِنَ الْمَعَادِنِ الْقَبَلِیَّةِ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

قبلیہ کی کانوں ۵۴ سے صدقہ لیا اسکو ابو داؤد نے روایت کیا۔

---

۵۱ یہ حدیث زیورات میں زکوۃ واجب ہونے کی دلیل ہے جیسا کہ حنفیہ اس کے قائل ہیں ۱۲ مترجم

۵۲ جسکے متعلق قرآن مجید میں وعید آئی ہے کہ جو لوگ کنز جمع کرتے ہیں الخ ۱۲ مترجم

۵۳ فروخت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان ہی اشیاء میں زکوۃ لازم ہے کہ جو بغرض تجارت رکھی ہوں ۱۲۔

۵۴ یہ ایک مقام ہے سمندر کے کنارے کہ اس کے اور مدینہ طیبہ کے درمیان پانچ روز کا راستہ ہے اور صدقہ سے مراد اس حدیث میں پانچواں حصہ ہے جیسا کہ امام اعظم رح کا مذہب ہے بوجہ اس حدیث کے کہ فی الرکاز الخمس الخ ۱۲ مترجم

۵۵ خزانہ الخ یعنے اگر کسی کو ویران جگہ سے خزانہ ملے تو اس میں سے اُسے پانچواں حصہ حاکم وقت کو دینا ہوگا۔ رکاز کے مال کی طرح۔ اگر مملوکہ زمین سے ملے تو پھر [illegible] ہوگا کہ مالک اگر آکے وصول کر لے ۱۲-۱۲-۱۲

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ

باب صدقہ فطر کے بیان میں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا مقرر کیا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع سلہ چھوہاروں کو یا ایک صاع

مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ

جووں سے غلام اور آزاد سلہ مرد اور عورت چھوٹے اور بڑے پر مسلمانوں میں

الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سے اور حکم فرمایا اوس کے بارے میں کہ وہ لوگوں کے نماز عید کو جانے سے پیشتر ادا کیا جاے (حدیث)

وَلِابْنِ عَدِيٍّ وَالدَّارَقُطْنِيِّ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ اَغْنُوْهُمْ عَنِ الطَّوَافِ فِيْ

متفق علیہ ہے اور ابن عدی اور دارقطنی کے لئے اسناد ضعیف سے (یوں ہے) کہ ان سے نیاز کرو اون کو اس

هٰذَا الْيَوْمِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا

دن (خوراک کی تلاش کر ہیں) پھرنے سے۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا

نُعْطِيْهَا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَوْ صَاعًا

تھے ہم دیا کرتے تھے صدقہ فطر زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں ایک صاع گیہوں سے

مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ

یا ایک صاع چھوہاروں سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کشمش سے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَمَّا اَنَا فَلَا

(حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ایک روایت میں یوں ہے یا ایک صاع پنیر سے کہا ابو سعید نے بہر حال

اَزَالُ اُخْرِجُهٗ كَمَا كُنْتُ اُخْرِجُهٗ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

میں پس ہمیشہ نکالتا ہوں اس کو جسطرح میں نکالا کرتا تھا زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں اور

وَسَلَّمَ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ لَا اُخْرِجُ اَبَدًا اِلَّا صَاعًا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

ابو داؤد کے لئے (یوں ہے) کہ نہیں نکالتا ہوں میں ہمیشہ مگر ایک صاع۔ اور ابن عباس رضی اللہ

تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً

عنہ سے روایت ہے کہا فرض کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو پاک سلہ کرنے والا

لِّلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ فَمَنْ اَدَّاهَا قَبْلَ

واسطے روزوں کے بیہودہ اور فحش باتوں سے اور کھانا واسطے مسکینوں کے پس جو ادا کرے اوسکو نماز سے

الصَّلٰوةِ فَهِيَ زَكٰوةٌ مَّقْبُوْلَةٌ وَمَنْ اَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِّنَ

پہلے تو وہ صدقہ مقبول سلہ ہے اور جو ادا کرے اوسکو بعد نماز کے تو وہ ایک صدقہ ہے منجملہ اور صدقات کے

الصَّدَقَاتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور حاکم نے اوس کی تصحیح کی۔

بَابُ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ عَنْ

باب نفلی صدقہ کے بیان میں

سلہ صاع کا وزن ساڑھے تین سیر ہوتا ہے انگریزی روپیہ سے چالیس روپیہ کے وزن کا سیر مراد ہے ۱۲ مترجم

سلہ آزاد الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اور کھجوروں سے ایک صاع صدقہ فطر واجب ہے ہر شخص پر خواہ غلام ہو یا حر مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا ہر ایک نگران پر واجب ہے۔ کہ غلام اور چھوٹوں سے صدقہ فطر ادا کرے عیدگاہ جانے سے قبل ۱۲

سلہ پاک الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ فطر روزوں کے لیے بیہودہ اور فحش باتوں کی طہارت کے لئے واجب ہوا ہے۔ نیز مساکین کے پرورش ... ودلجمعی و عید مساکین کے لئے قبل خروج بطرف عیدگاہ ادا کیا جائے ۱۲

سلہ یعنے ادا ہوجاتا ہے۔ اگرچہ وہ فضیلت حاصل نہیں ہوتی۔ جو بالخصوص صدقہ فطر میں قبل نماز ادا کرنے کے اندر ہے ۱۲ مترجم

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

آپنے سات آدمی ہیں کہ رکھیگا اون کو خدا تعالےٰ اپنے سایہ[1] میں جسدن نہ ہوگا سایہ سوا اوس کے

وَفِيهِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّىٰ لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا

سایہ کے پس ذکر کیا حدیث کو اور اودن میں یون ہی کہ ایک شخص وہ ہی جسنے صدقہ کیا پھر چھپایا اوسکو یہانتک کہ

يُنْفِقُ يَمِينُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ

نہ جانے بایان اوسکا اوسکو جو خرچ کرے داہنا اوسکا (حدیث) متفق علیہ ہی - اور عقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہی کہا

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ امْرِئٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ

سُنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ ہر آدمی اپنے صدقہ کے سایہ[2] میں ہوگا یہانتک کہ درمیان

حَتَّىٰ يُفْصَلَ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ

لوگوں کے فیصلہ ہو جائے اسکو ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا - اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا

سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جونسا مسلمان

مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَىٰ عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ

پہنائے کسی مسلمان کو کپڑا (اوس کی) برہنگی پر تو پہنا دے گا اوس کو خدا تعالےٰ بہشت کے سبز جوڑے

وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَىٰ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا

اور جونسا مسلمان کھلائے دوسرے مسلمان کو بھوک پر کھلا دیگا اوسکو خدا تعالےٰ جنت کے پھلوں سے اور جونسا

مُسْلِمٍ سَقَىٰ مُسْلِمًا عَلَىٰ ظَمَإٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي

مسلمان پلائے کسی مسلمان کو[3] پیاس پر تو سیراب کریگا اوسکو خدا تعالےٰ شراب پاک صاف سی اوسکو ابوداود نے روایت

إِسْنَادِهِ لِينٌ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

کیا اور اسکے اسناد میں نرمی ہے - اور حکیم بن حزام سے روایت ہی وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ

تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَىٰ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ

وسلم سے فرمایا آپ نے اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور شروع کر اوس سے جس کی تو پرورش کرتا

وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ

ہے اور بہتر صدقہ وہ ہی جو بے نیازی کے بعد[4] ہو اور جو پاکدامن (سوال سے) بنیگا پاکدامن کریگا اوسکو خدا تعالےٰ

يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اور جو غنی بنیگا غنی کریگا - اوسکو خدا تعالےٰ (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں اور ابوہریرہ

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا عرض کیا گیا اے رسول خدا کونسا صدقہ بہتر ہے آپنے فرمایا مشقت تھوڑے[5] مال والے کی اور شروع کر اوس

---

[1] سایہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفلی صدقہ بھی موجب اجر عظیم ہے جبکہ اسی طرح دیا جائے کہ داہنے ہاتھ سے دیتے وقت بائیں کو بھی اطلاع نہ ہو یعنی پوشیدہ دیا جائے تاکہ ریا کا شبہ تک نہ ہو ۱۲

[2] سایہ الخ اس حدیث میں نفلی صدقہ کی فضیلت مسطور ہے کہ صدقہ کے سایہ میں ہوگا جیسے پہلی حدیث میں مندرج ہے ۱۲

[3] پیاس الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر چیز کے صدقہ و خیرات سے ثواب ہوتا ہے. خواہ کپڑا کھانا یا پانی ہی کیوں نہ ہو کہ سب موجب ثواب عظیم ہیں

[4] یعنی پہلے اوس سے اپنی حاجت رفع کر لے بعد میں بچے ہوئے کا صدقہ کرے ۱۲ - ۱۲ مترجم عفرلہ

[5] یعنی ایسے شخص کا صدقہ جو قلیل المال ہو اور محنت و مشقت کے بعد حاصل ہوا ہو ۱۲ مترجم عفی لہ - اللہم اغفر لہ ... سعی ...

أخرجه أحمد وأبو داود وصححه ابن خزيمة وابن حبان والحاكم

سے جس کی پرورش کرتا ہے اسکی احمد اور ابوداؤد نے تخریج کی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح کہا۔

وعنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم تصدقوا فقال رجل

اور انہیں سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ[1] کرو تو ایک شخص بولا

يا رسول الله عندي دينار فقال تصدق به على نفسك قال عندي

اے رسول خدا میرے پاس ایک دینار ہے تو آپ نے فرمایا کہ اسکو اپنے اوپر صدقہ کرلے اوس نے کہا میرے پاس

آخر قال تصدق به على ولدك قال عندي آخر قال تصدق به

اور ہے آپنے فرمایا اسکو اپنے بچہ پر صدقہ کردے اوس نے کہا میرے پاس اور ہے آپ نے فرمایا اسکو اپنی بیوی

على زوجتك قال عندي آخر قال تصدق به على خادمك قال عندي

پر صدقہ کردے اوس نے کہا میرے پاس اور ہے آپ نے فرمایا اوسکو اپنے خادم پر صدقہ کردے اوس نے کہا میرے

آخر قال أنت أبصر به رواه أبو داود والنسائي وصححه ابن حبان والحاكم

پاس اور ہے آپ نے فرمایا تو اوسکو زیادہ جاننے والا ہے اسکو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتایا

وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب

إذا أنفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة كان لها أجرها ولزوجها

خرچ[3] کرے عورت اپنے گھر سے کھانے کی کوئی چیز درانحالیکہ اسراف کرنیوالی نہ ہو تو اوس کیلئے خرچ کرنے کا اجر ہے اور

أجره بما كسب وللخازن مثل ذلك لا ينقص بعضهم من أجر بعض شيئا

اس کے خاوند کے لئے اوس کے کمانیکا اجر ہے اور خزانچی کیلئے اوسی کی مثل نہیں کم کریگا بعض اون کا بعض کے ثواب سے کچھ

متفق عليه وعن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال جاءت زينب امرأة

(حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا آئی زینب ابن مسعود کی بیوی

ابن مسعود فقالت يا رسول الله إنك أمرت اليوم بالصدقة وكان

پس عرض کرنے لگی کہ اے رسول خدا آپ نے حکم دیا تھا آج صدقہ کا اور میرے پاس

عندي حلي لي فأردت أن أتصدق به فزعم ابن مسعود أنه وولده

میرا زیور تھا تو میں نے اوسکے صدقہ کرنیکا ارادہ کیا پس ابن مسعود نے کہا کہ میں اور میرا بیٹا زیادہ

أحق من تصدقت به عليهم فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صدق ابن مسعود

مستحق[2] ہیں بہ نسبت اون کے کہ صدقہ کرے تو اونپر پس نبی صلعم نے فرمایا کہ ابن مسعود نے سچ کہا تیرا خاوند

زوجك وولدك أحق من تصدقت به عليهم رواه البخاري وعن ابن

اور تیرا بیٹا زیادہ مستحق ہے بہ نسبت غیر کے کہ صدقہ کرے تو اون پر اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور ابن عمر

عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما يزال الرجل

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ سوال کرتا رہتا ہے آدمی

---

[1] صدقہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفلی صدقہ جب ہی باہر فقرا و مساکین کو دیا جائے جب اپنی ضروریات اور بچوں اور بیوی و خادم کی ضرورتوں سے زائد ہو ۱۲

[2] مستحق الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیوی کو نفلی صدقہ مسکین شوہر اور مسکین اولاد کو دینا بہ نسبت بیگانوں مسلم کے زیادہ افضل ہے کہ مثل مشہور ہے کہ پہلے خویش بعدہٗ درویش اسی جیسی احادیث کا ماحصل ہے ۱۲

[3] خرچ الخ اس سے معلوم ہوا کہ جب شوہر بیوی کو جسقدر صدقہ و خیرات کی اجازت دیدے تو بیوی کو اتنی مقدار صدقہ دینا موجب ثواب ہے۔ بیوی اور خادم اور خازن کے لئے برابر کا ثواب ہوگا۔ کہ ایک دوسرے سے کمی نہ پوری کی جائیگی ۱۲-۱۲-۱۲

يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ مُتَّفَقٌ

لوگوں سے یہانتک کہ آئیگا قیامت کے دن اس حال میں کہ نہ ہوگا اوس کے چہرہ پر ٹکڑا ؁۵۱ گوشت کا

عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْأَلُ

نے جو شخص کہ سوال کرے لوگوں سے اون کی اموال کا بہ قصد زیادہ کرنے ؁۵۲ مال کے تو سوا اسکے نہیں

جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

کہ سوال کرتا ہے چنگاری کا پس چاہیئے کہ کم کرے (سوال کو) یا زیادہ کرے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور زبیر بن عوام

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا البتہ یہ کہ لیوے کوئی

يَأْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا

تم میں کا اپنی رسی کو پس لاوے بوجھ لکڑیوں کا ؁۵۳ اپنی پشت پر پھر فروخت کرے اوسکو

فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْأَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ

اور خدا تعالیٰ اوسکی قیمت کے سبب باقی رکھے اوس کی وجاہت کو بہتر ہے اوس کے لئے لوگوں سے سوال کرنے سے دیویں اوسکو یا

مَنَعُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

منع کر دیں اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَسْئَلَةُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا کھرو چین ہونگی کہ کھسوٹے گا آدمی وجہ

بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ اِلَّا اَنْ يَّسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَا بُدَّ

اوس کے اپنے چہرہ کو مگر یہ کہ سوال کرے آدمی کسی بادشاہ ؁۵۴ سے یا کسی ایسے معاملہ میں سوال کرے جس سے چارہ نہ

مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ بَابُ قِسْمِ الصَّدَقَاتِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

ہو اسکو ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا اسکو۔ باب صدقات کی تقسیم کے بیان میں۔ ابوسعید خدری

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں حلال ہے

تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْ رَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ

صدقہ مالدار کے لئے مگر پانچ آدمیوں کے واسطے اوس کے وصول کرنے والے اور اوس شخص کے لئے جس نے

اَوْ غَارِمٍ اَوْ غَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مِسْكِيْنٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ مِنْهَا فَاَهْدٰى

اسکو اپنے مال سے خرید لیا ہو اور مقروض کے لئے اور اللہ کے رستہ میں جہاد کرنے والے کے واسطے یا اوس مسکین کے لئے جسپر اوس

مِنْهَا لِغَنِيٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَاَعَلَّ

میں سے صدقہ کیا گیا ہو پھر اوس نے مالدار کو ہدیہ دیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتایا

؁۵۱ ٹکڑا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیجا طور پر سوال سوال کرنے والے کے چہرہ پر قیامت کے دن ہڈیوں کے بغیر ذرہ بھر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا۔ یعنی بلا ضرورت اسقدر سوال کرنا سخت گناہ ہے ۱۲

؁۵۲ زیادہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناجائز طور سے جو کوئی سوال کرے جیسے مال جمع کرنے وغیرہ کے لئے تو اسے وہ سوال کرنا گویا دوزخ کی چنگاریوں کا جمع کرنا ہے خواہ کوئی زیادہ جمع کرے یا کم ۱۲

؁۵۳ لکڑیوں الخ اس حدیث سے محنت مزدوری کی بامانگنے کے بہ نسبت زیادہ فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ جو کوئی سوال کرنیکا مستحق ہوا ہو بھی سوال کرکے کھانے سے اپنی محنت سے کما کر کھانا بہرحال اچھا ہے ۱۲

؁۵۴ بادشاہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجبوری کی ضرورت کے باعث سوال کرنا جائز ہے وہ بھی بادشاہ وغیرہ ایسے اشخاص سے جو سوال کو حل کر دیں۔ اگر مجبوری کے علاوہ سوال کیا جائے تو برا ہے جو چہرہ چھپے ہوئے

؁۵۵ [illegible]

بالارسال وعن عبد الله بن عدي بن الخيار أن رجلين

اور مرسل ہونے کی علت بتائی ۔ اور عبداللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے حدیث بیان

حدثاه أنهما أتيا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يسألانه من

کی اون سے کہ وہ دونوں حاضر ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سوال کرتے تھے آپ سے صدقہ کے

الصدقة فقلب فيهما البصر فرآهما جلدين فقال إن شئتما

بارے میں پس پھیرا آپ نے اون دونوں میں نظر کو تو پایا آپنے اون کو قوی و چست اور فرمایا کہ اگر چاہو تو میں تم کو

أعطيتكما ولا حظ فيها لغني ولا لقوي مكتسب رواه أحمد وأبو

دیدوں اور نہیں ہے حصہ (سلہ) اس میں غنی اور قوی کا جو کما سکے اسکو احمد نے روایت کیا اور ابو داؤد اور نسائی نے

داود والنسائي وعن قبيصة بن مخارق الهلالي رضي الله

اس کی تقویت کی ۔ اور قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إن المسألة لا تحل

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سوال حلال نہیں

إلا لأحد ثلاثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسألة حتى يصيبها

مگر تین آدمیوں کے لیے ایک وہ جو اٹھائے ہوئے ہو کوئی بوجھ (ضمانت وغیرہ) کا تو حلال ہے اوس کے لیے

ثم يمسك ورجل أصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له

سوال تاکہ حاصل کرے اوسکو پھر باز رہے سوال سے اور ایک وہ شخص ہے کہ پہنچا ہو اوسکو حادثہ جسنے ہلاک کر دیا

المسألة حتى يصيب قواما من عيش ورجل أصابته فاقة حتى

ہو اوس کے مال کو تو حلال ہے اوسکے واسطے سوال یہانتک کہ پہنچے اوس شے کو کہ قائم رکھے اوس کو گذران

يقوم ثلاثة من ذوي الحجى من قومه لقد أصابت فلانا فاقة فحلت

تیسرے جس شخص پر افلاس طاری ہو جائے اور اس کی قوم کے تین نیکو کار شخص کھڑے ہو کر اس کی تصدیق کریں تو اس کے لیے

له المسألة حتى يصيب قواما من عيش فما سواهن من المسألة يا

بقدر ضرورت سوال حلال ہے پس وہ سوال جو ان صورتوں کے ماسوا ہے

قبيصة سحت يأكلها صاحبها سحتا رواه مسلم وأبو داود وابن

قبیصہ حرام ہے کہ کھاتا ہے اوسکو صاحب اوسکا حرام کیا اوسکو مسلم نے اور ابو داؤد اور ابن

خزيمة وابن حبان وعن عبد المطلب بن ربيعة بن الحارث رضي الله

خزیمہ نے اور ابن حبان نے روایت کیا ۔ اور عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت

تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إن الصدقة لا

ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ صدقہ جائز نہیں واسطے

تنبغي لآل محمد إنما هي أوساخ الناس وفي رواية وإنها لا تحل

آل (سلہ) محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ایسے ہوا ہے کہ وہ میل ہے لوگوں کا اور ایک روایت

سلہ حصہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قوی تندرست شخص کو سوال نہ کرنا چاہیے۔ چونکہ صدقات و خیرات میں اُن کا اور غنیاء کا حق نہیں ۱۲

سلہ وغیرہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مذکورہ ذیل دو حدیث صورت کے واسطے سوال حلال ہے جیسے وہ پوری ہو جائیں تو پھر بس ناجائز ہے ۱۲

سلہ آل محمد الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کے لئے صدقات خیرات وغیرہ میل ہونے کے باعث ناجائز ہیں کہ یہ لوگوں کی میل ہوتی ہے جو ان کے گناہوں و مصائب و بلیات وغیرہ کے دفعیہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ جو آپ کی آل طاہر کے شایان شان نہیں اگرچہ غریب و مسکین ہی کیوں نہ ہوں۔ آپ کی شرافت کے باعث ان کو ہدیہ و تحفہ دیا جاوے ۱۲

لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ
یں ہے کہ صدقہ حلال نہین واسطے محمد اور آل محمد (صلعم) کے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ

تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عنہ سے روایت ہی کہا گیا مین اور عثمان بن عفان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ
پس عرض کیا ہمین نے اے رسول خدا آپ نے بنی مطلب کو خیبر کے خمس (پانچویں حصہ) سے

خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ وَهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
دیدیا اور ہم کو چھوڑ دیا حالانکہ ہم اور وہ ایک رتبہ میں ہیں تو آپ نے فرمایا اس کے سوا

اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ رَوَاهُ
نہین کہ بنی مطلب اور بنی ہاشم ایک چیز ہیں سلہ اسکو بخاری نے روایت

الْبُخَارِيُّ وَعَنْ اَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
کیا۔ اور ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ مِنْ بَنِي مَخْزُوْمٍ فَقَالَ لِاَبِي رَافِعٍ
ایک شخص کو صدقہ پر (مقرر کرکے) قبیلہ بنی مخزوم سے تو اوس شخص نے ابو رافع سے کہا کہ

اِصْحَبْنِي فَاِنَّكَ تُصِيْبُ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى اٰتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
تو میرے ساتھ ہولے کیونکہ تو پہنچ سکتا ہے اوسکو اوس نے کہا نہین یہانتک کہ حاضر ہوں میں رسولخدا

تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهٗ فَاَتَاهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور دریافت کرون آپ سے پس آیا وہ اور دریافت کیا آپ سے تو آپ نے فرمایا قوم کا

اِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالثَّلٰثَةُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ
غلام سلہ اونہین کے حکم میں ہی اور بیشک حلال نہین ہمارے لئے صدقہ اوسکو احمد اور تینون اور ابن خزیمہ اور ابن

حِبَّانَ وَعَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
حبان نے روایت کیا۔ اور سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسولخدا

اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِيْ عُمَرَ الْعَطَاءَ فَيَقُوْلُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ مِنِّيْ فَيَقُوْلُ
صلے اللہ علیہ وسلم دیتے تھے حضرت عمر رضہ کو عطائین تو وہ عرض کرتے کہ دیدیجئے مجھسے زیادہ حاجتمند کو

خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ اَوْ تَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ
پس آپ فرماتے کہ لیلو اور مال بنالو اسکو یا اوس کا صدقہ کردو اور جو مال تمہارے پاس اس قسم کا آئے حالانکہ تم اوسکے

مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ كِتَابُ
منتظر اور لالچی اور سائل نہ ہو تو اوسکو لیلو اور جو ایسا نہ ہو تو اپنے نفس کو اسکا لالچ مت دو اسکو مسلم نے روایت کیا۔

الصِّيَامِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
کتاب روزون کے بیان میں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ

سلہ یعنے دونون کو صدقات لینا حرام ہے لیکن بنی مطلب کو بطور تفضیل کے دیدیا گیا تھا ۱۲ مترجم عفی عنہ۔

سلہ یعنے تجھے اوس میں سے حصہ مل سکتا ہے اور تو بوجہ غلام ہونے کے اوس کا مستحق ہے ۱۲ مترجم

سلہ ابن عبد اللہ نے تمہید میں بتایا کہ اسپر اجماع ہے۔ کہ صدقہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور بنی ہاشم اور اون کے غلامون کے لیئے حلال نہین ۱۲ مترجم عفی عنہ۔

سلہ عمر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی بزرگ قوم کسی کو کوئی عطیہ اسکے مانگے بغیر اوسے دیدے اسکا لینا اور جمع کرنا جائز و مشروع ہے اگر اوسے نہ ضرورت ہو تو جب بھی لیکر کسی پر صدقہ کر دینا چاہیئے ۱۲

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

صلى الله تعالى عليه وسلم لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين

علیہ وسلم نے کہ رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھو اور نہ دو دن پہلے مگر وہ شخص

الا رجل كان يصوم صوما فليصمه متفق عليه وعن عمار بن

جو روزہ سلہ رکھا کرتا ہو وہ اس دن روزہ رکھے متفق علیہ ہے۔ اور عمار بن یاسر

ياسر رضي الله تعالى عنه قال من صام اليوم الذي يشك فيه

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا جو شخص روزہ رکھے اس دن جسکے رمضان ہونے نہ ہونے (میں)

فقد عصى ابا القاسم ذكره البخاري تعليقا ووصله الخمسة وصححه

شک سلہ کیا جاتا ہو پس نافرمانی کی اوس نے ابوالقاسم کی اسکو بخاری نے معلق طور پر ذکر کیا اور پانچوں نے

ابن خزيمة وابن حبان وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال

اسکو موصول ٹھہرایا اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسکی تصحیح کی۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول اذا رأيتموه فافطروا

کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ جب دیکھو تم (رمضان کے) چاند کو تو

فان غم عليكم فاقدروا له متفق عليه ولمسلم فان اغمي عليكم

افطار کرو پس اگر (ابر وغبار وغیرہ کی وجہ سے) پوشیدہ ہو جائے چاند تم پر تو اندازہ کر لو سلہ اوسکا اور حدیث

فاقدروا له ثلاثين وللبخاري فاكملوا العدة ثلاثين وله في

متفق علیہ ہے اور مسلم کے لئے یوں ہے کہ پس اگر پوشیدہ ہو جائے تم پر تو شمار کر لو تیس دن اور بخاری کیلئے (یوں ہے) پس پورا

حديث ابي هريرة فاكملوا عدة شعبان ثلاثين وعن ابن عمر

شمار کرو تیس دن اور اس کے لئے حدیث ابوہریرہ میں (یوں ہے) پس پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن۔ اور ابن عمر

رضي الله تعالى عنهما قال تراءى الناس الهلال فاخبرت النبي صلى

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا لوگوں نے مل کر چاند دیکھا پس میں نے خبر دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو

الله تعالى عليه وسلم اني رأيته وصام وامر الناس بصيامه رواه

کہ میں نے دیکھ لیا چاند تو آپ نے بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو روزے رکھنے کا حکم

ابو داود وصححه الحاكم وابن حبان وعن ابن عباس رضي الله تعالى

دیا سلہ اسکو ابوداود نے روایت کیا اور حاکم اور ابن حبان نے اسکو صحیح کہا۔ اور ابن عباس رضی

عنهما ان اعرابيا جاء الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال اني

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ بیشک میں نے

رأيت الهلال فقال اتشهد ان لا اله الا الله قال نعم قال اتشهد

چاند دیکھا تو آپ نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہا ہاں آپ نے فرمایا کیا

ان محمدا رسول الله قال نعم قال فاذن في الناس يا بلال ان يصوموا

تو گواہی دیتا ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) خدا کے رسول ہیں اوس نے کہا ہاں تو آپ نے فرمایا سلہ اعلان کر دے

سلہ روزہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان شریف سے پہلے ایک یا دو دن روزہ رکھنا منع ہے مگر کہ جس کی ان دنوں روزہ رکھنے کی عادت ہو ۱۲

سلہ شک الخ اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ یوم شک کا روزہ منع ہے۔ اگر کوئی عالم رکھے تو جائز ہے کہ وہ شک کی طور پر نہ رکھیگا بلکہ یقینا نفلی نیت کر کے رکھے گا ۱۲

سلہ یعنے مہینہ کے دن شمار کر لو جو تیس ہوتے ہیں ۱۲ مترجم غفرلہٗ

سلہ یہ دلیل ہے کہ ایک مرد عادل کی گواہی رمضان کے لئے کافی ہے۔ جبکہ آسمان میں علت ہو ۱۲ مترجم

سلہ اس سے معلوم ہوا کہ خبر مستور الحال کی معتبر ہے جیسا کہ طحاوی نے بیان کیا ۱۲۔ مترجم غفرلہٗ۔

غدا رواه الخمسة وصححه ابن خزيمة وابن حبان ورجح النسائي

کہ بلال لوگوں کو منادی کرے کہ کل کو روزہ رکھیں ۔ اس کو پانچوں نے روایت کیا اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتایا

إرساله وعن حفصة أم المؤمنين رضي الله تعالى عنها أن النبي

اور نسائی نے اس کو مرسل ہونیکو ترجیح دی ۔ اور مومنوں کی ماں حفصہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صلى الله تعالى عليه وسلم قال من لم يبيت الصيام قبل الفجر فلا صيام

جو رات سے نہ ارادہ کرے روزہ دن کا قبل فجر کے تو اوس کے لئے روزہ نہیں ہے اسکو پانچوں نے

له رواه الخمسة ومال الترمذي والنسائي إلى ترجيح وقفه وصححه

روایت کیا اور مایل ہوئے ترمذی اور نسائی اس کے موقوف ہونے کے رجحان کی جانب اور ابن خزیمہ اور ابن

مرفوعا ابن خزيمة وابن حبان وللدارقطني لا صيام لمن لم يفرضه

حبان نے اس کے مرفوع ہونے کو صحیح کہا اور دارقطنی کے لئے (یوں ہے) کہ نہیں روزہ اوس کو جس نے

من الليل وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت دخل علي النبي

فرض کیا ہو اوس کو رات کو ۔ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہا داخل ہوئے مجھپر نبی صلے اللہ

صلى الله تعالى عليه وسلم ذات يوم فقال هل عندكم شيء قلنا

علیہ وسلم ایک دن پس فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے ہم نے عرض کیا نہیں تو فرمایا آپ نے کہ

لا قال فإني إذا صائم ثم أتانا يوما آخر فقلنا أهدي لنا حيس

اب میں روزہ سے ہوں پھر تشریف لائے ہمارے پاس دوسرے دن پس ہم نے عرض کیا ہمارے واسطے

فقال أرينيه فلقد أصبحت صائما فأكل رواه مسلم وعن سهل

حیس کا ہدیہ آیا ہے تو آپ نے کہا مجھے تو دکھلاؤ میں نے صبح تو روزہ کی نیت کی تھی پس آپ نے اسکو کھالیا مسلم نے اسکو

بن سعد رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

روایت کیا ۔ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ رہینگے لوگ

قال لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر متفق عليه وللترمذي من

ساتھ بہتری کے جب تک جلدی کرینگے افطار میں متفق علیہ ہے اور ترمذی کے لئے حدیث ابو ہریرہ

حديث أبي هريرة عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال قال الله عز

سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

وجل أحب عبادي إلي أعجلهم فطرا وعن أنس بن مالك رضي الله

اللہ عز وجل نے محبوب تر بندے میرے میری طرف جلدی کرنیوالے ان میں سے ہیں افطار کو ۔ اور انس بن مالک سے

تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم تسحروا فإن في

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سحر کا کھانا کھایا کرو کیونکہ سحری میں

السحور بركة متفق عليه وعن سلمان بن عامر الضبي رضي الله تعالى عنه

برکت ہے متفق علیہ ہے ۔ اور سلیمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں

امام اعظم رہ کے نزدیک رمضان کے روزے کے لیے رات سے نیت ضروری نہیں ہے اس کی دلیلیں بہت سی ہیں منجملہ اور کے ایک وہ حدیث ہے جو صاحب فتح القدیر نے بخاری اور مسلم کی حدیث لکھی ہے کہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول صلعم نے ایک اسلمی مرد کو حکم دیا کہ جس نے کھالیا ہے پس باقی دن ٹھیرا رہے اور جس نے نہیں کھایا پس چاہیے کہ روزہ رکھے الخ دوسری دلیل وہ حدیث ہے جو آگے اسی کتاب میں آرہی ہے اور یہ جو حدیث ہے کہ رات کو نیت نہ کرے تو اوس کا روزہ نہیں سو اس میں تصریح رمضان کے روزے کی نہیں ہوسکتا ہے کہ قضا یا کفارہ یا نذر غیر معین کا روزہ ہو جس میں امام اعظم صاحب کے نزدیک بھی رات سے نیت کرنا ضرورت ہے دوسرے یہ کہ بیت کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ اون میں بھی نیت ہوسکی رات سے روزہ کی ہو یا یہ مراد ہے کہ اوس شخص کا کامل روزہ نہیں مگر رات سے نیت کا شرط ہونا اس سے جب ہی ثابت ہو سکتا ہے کہ ان احتمالات کو باطل کر دیا جاوے اور اگر اس سے قطع نظر کیجیے تو قرآن مجید سے خود رات سے ضروری نہ ہونا ثابت ہوتا ہے کما بین فی موضعہ ۱۲ مترجم

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُفْطِرْ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا جب افطار کرے کوئی تم میں کا تو چاہیے کہ افطار کرے کھجور[۱] پر پس

عَلٰی تَمْرٍ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی مَاءٍ فَاِنَّہٗ طَهُوْرٌ رَوَاہُ الْخَمْسَۃُ

اگر نہ پائے تو چاہیے کہ افطار کرے پانی پر کیونکہ وہ پاک کرنیوالا ہے اسکو پانچوں نے روایت کیا اور ابن

وَصَحَّحَہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ

خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے ۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ

کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وصال[۲] سے پس ایک

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنَّکَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاَیُّکُمْ

شخص بولا مسلمانوں میں سے پس بیشک آپ تو وصال کرتے ہیں اے رسول خدا آپ نے فرمایا اور کونسا تم میں

مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ یَّنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ

کا میری مثل ہے بیشک میں شب گذارتا ہوں اس حال میں کہ کھلاتا ہے مجھکو میرا رب اور پلاتا ہے مجھکو پس جب

وَاصَلَ بِهِمْ یَوْمًا ثُمَّ یَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَاَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُّکُمْ

انکار کیا انہوں نے اس سے کہ باز رہیں وصال سے تو وصال کرایا آپ نے اون کو ایک روز پھر ایک روز پھر انہوں نے چاند دیکھ

کَالْمُنَکِّلِ لَهُمْ حِیْنَ اَبَوْا اَنْ یَّنْتَهُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

لیا (شوال کا) تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند موخر ہوجاتا تو اور زائد وصال[۳] کرتا تم سے اور یہ ارشاد آپکا مثل عذاب دینے والے کے تھا

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ وَالْجَهْلَ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ

(حدیث) متفق علیہ ہے ۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ دار نہ چھوڑے جھوٹ کلام اور

فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاللَّفْظُ

عمل ساتھ اوس جھوٹ کے اور جہالت تو نہیں ہے خدا تعالے کے لئے کوئی حاجت کہ چھوڑ دے کھانا اپنا اور پینا اپنا اسکو بخاری نے اور

لَہٗ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

اور ابو داؤد نے روایت کیا اور الفاظ انہی کے ہیں ۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَیُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلٰکِنَّہٗ کَانَ

علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے حالانکہ آپ روزہ دار ہوتے تھے لیکن یہ بات تھی کہ آپ اپنے نفس پر[۴] قادر زیادہ تھے

اَمْلَکَکُمْ لِاِرْبِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ فِیْ

بہ نسبت تمہارے (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں اور زیادہ کیا ایک روایت میں رمضان

رَمَضَانَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ

کے اندر ۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ

لگوائے حالانکہ آپ محرم تھے اور پچھنے[۵] لگوائے آپ نے اس حال میں کہ آپ روزہ دار تھے اسکو بخاری نے روایت کیا

---

[۱] کھجور الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھجور سے روزہ کا افطار مستحب ہے۔ اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے ہی کرے۔

[۲] وصال یک لخت دو یا تین روزے اس طرح رکھنا کہ درمیان میں کھایا پیا کچھ نہ جاوے ۱۲ مترجم

[۳] آپ نے یہ ارشاد غصہ میں اون کو تہدید کی غرض سے فرمایا اور مذہب یہ ہے کہ اسطرح روزہ رکھنا مکروہ ہے تحریمًا ۱۲ مترجم۔

[۴] پس جسکو اپنے نفس پر اطمینان ہو اور جماع کا خوف نہ ہو اوسے بوسہ لینا وغیرہ افعال درست ہیں ۱۲ مترجم

[۵] امام صاحب اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک روزہ میں پچھنے لگوانے میں کوئی مضائقہ نہیں البتہ بخوف نقاہت وضعف مکروہ تنزیہی ہے ۱۲ مترجم غفرلہ

اللّٰہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین ۔ آمین ۔ یا رب العالمین ۔ ۱۲

۱۲ — ۱۱ — ۱۲ — ۱۲ — ۱۱ — ۱۲

شداد بن اوس رضی الله تعالٰی عنه ان النبی صلی الله تعالٰی
اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک شخص پر

علیه وسلم اتٰی علی رجل بالبقیع وهو یحتجم فی رمضان فقال افطر
(مقام) بقیع میں حالانکہ وہ پچھنے لگا رہا تھا رمضان کے اندر تو آپ نے فرمایا افطار کر لیا پچھنے لگانے

الحاجم والمحجوم رواه الخمسة الا الترمذی وصححه احمد وابن خزیمة
والے اور لگوانے والے نے اسکو پانچوں نے سوا ترمذی کے روایت کیا اور احمد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان

وابن حبان وعن انس بن مالک رضی الله تعالٰی عنه قال اول
نے اسکو صحیح کہا اور انس بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ اوّل وہ امر کہ مکروہ کیا گیا

ما کرهت الحجامة للصائم ان جعفر بن ابی طالب احتجم وهو صائم
پچھنے لگوانا روزہ دار کے لیئے (اوس کی وجہ سے) یہ ہے کہ جعفر بن ابو طالب نے پچھنے لگوائے حالانکہ وہ روزہ

فمر به النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم فقال افطر هذان ثم رخص النبی
دار تھے پس اون پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں نے افطار کر لیا پھر

صلی الله تعالٰی علیه وسلم بعد فی الحجامة للصائم فکان انس یحتجم وهو
رخصت دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد میں پچھنے لگوانے کے اندر روزہ دار کے لیئے اور انس تو کہ پچھنے

صائم رواه الدارقطنی وقواه وعن عائشة رضی الله تعالٰی عنها ان النبی
لگواتے تھے حالانکہ روزہ دار ہوتے تھے اسکو دارقطنی نے روایت کیا اور اسکو قوی بتایا اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ

صلی الله علیه وسلم اکتحل فی رمضان وهو صائم رواه ابن ماجة باسناد
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سرمہ لگایا رمضان میں حالانکہ آپ روزہ دار تھے اسکو ابن ماجہ نے اسناد ضعیف کیساتھ

ضعیف وقال الترمذی لا یصح فیه شیء وعن ابی هریرة رضی الله تعالٰی
روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ اس بارے میں کوئی چیز صحیح نہیں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہا

عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نسی وهو صائم فاکل او شرب
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بھول جاوے حالانکہ وہ روزہ دار ہو پس کھا لیا

فلیتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه متفق علیه وللحاکم من افطر
یا پی لیا تو چاہیے کہ پورا کرے اپنے روزہ کو اسلیئے کہ کھلایا ہے اسکو خدا نے اور پلایا ہے اسکو (حدیث)

فی رمضان ناسیا فلا قضاء علیه ولا کفارة وهو صحیح وعن ابی هریرة
متفق علیہ ہے اور حاکم کے لیئے (یوں ہے) جو افطار کرے رمضان میں بھول کر تو اوسپر قضا لازم نہیں ہے اور نہ کفارہ (اور یہ حدیث صحیح ہے)

رضی الله تعالٰی عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم من ذرعه
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو خود قے آجاوے

القیء فلا قضاء علیه ومن استقاء فعلیه القضاء رواه الخمسة
تو اوسپر قضا لازم نہیں اور جو قصداً قے لاوے تو اوسپر قضا لازم ہے اسکو پانچوں نے روایت کیا اور

ک۵۱ یعنے افطار کا خوف ہوگیا لگوانے والے کے لیئے اس وجہ سے کہ اوسکو کمزوری بہت ہوگئی اور لگانے والے کے لیئے اسوجہ سے کہ شاید کچھ خون منہ میں چلا گیا ہو۔ واللہ اعلم ۱۲ مترجم۔

ک۵۲ اکتحل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان شریف کو دن میں سرمہ لگانا مضائقہ نہیں رکھتا چونکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود لگایا ہے جو اس سے احتراز کرتے ہیں وہ جہلا ہیں ۱۲

ک۵۳ بھول الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص رمضان میں بھول کر کھا پی لے تو اسکا روزہ نہیں ٹوٹتا نہ ہی اسپر قضا و کفارہ لازم ہوتا ہے۔ چونکہ بھول امت محمدیہ معاف ہے۔ اگر دوسرا آدمی دیکھ رہا ہو تو کھانے پینے والا کمزور ہو تو اسے نہ اطلاع کرے۔ ورنہ اطلاع کردے تاکہ باز آجائے۔ ایسے ہی کتب فقہ وغیرہ میں ہے ۱۲

ک۵۴ قصداً الخ اس سے معلوم ہوا کہ خودبخود قے آجانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگر خود قے کرے تو

وَاَعَلَّهُ اَحْمَدُ وَقَوَّاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ

احمد نے اسکو معلل کہا اور دارقطنی نے اسکی تقویت کی ۔ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ

ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے فتح مکہ کے سال مین مکہ کی طرف رمضان کے اندر

فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ

پس آپ نے روزہ رکھا یہانتک کہ پہنچے آپ مقام کراع غمیم سلہ مین پس لوگون نے بھی روزے

مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ

رکھے پھر آپ نے ایک پیالہ پانی منگایا اور اوسکو اٹھایا یہانتک کہ سب لوگون نے اسکو دیکھ لیا پھر آپ

بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ وَفِيْ لَفْظٍ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ

پی گئے بعد مین عرض کیا گیا کہ بعض لوگون نے تو روزہ باقی رکھا آپ نے فرمایا وہی نافرمان ہین اور ایک

النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاِنَّمَا يَنْتَظِرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ

لفظ (یون ہے) کہ عرض کیا گیا آپ سے بعض لوگون پر روزے شاق ہین اور اسکے سوا نہین کہ وہ آپ کے

مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ حَمْزَةَ ابْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ

فعل کو دیکھتے ہین (یعنی اتباع کرتے ہین) تو آپ نے ایک پیالہ پانی بعد عصر منگایا پس آپ نے اوسکو پی لیا

اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ

سلہ اسکو مسلم نے روایت کیا ۔ اور حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ کو روایت ہے کہ انہون نے کہا اے رسول خدا بیشک

جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَمَنْ اَخَذَ

مین اپنے اندر سفر مین روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہون تو مجھپر روزہ رکھنے مین کوئی مضایقہ ہے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَصْلُهُ

نے فرمایا یہ رخصت سلہ ہے اللہ تعالےٰ کی جانب سے پس جو پکڑے اسکو تو اچھا ہے اور جو روزہ رکھنا چاہے تو اوسپر بھی

فِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو سَاَلَ وَعَنِ ابْنِ

کچھ مضایقہ نہین اسکو مسلم نے روایت کیا اور اس کی اصل متفق علیہ مین ہے حدیث عائشہؓ سے کہ حمزہ بن عمرو نے

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ رُخِّصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيْرِ اَنْ يُّفْطِرَ وَيُطْعِمَ

سوال کیا ۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رخصت دی گئی بہت بوڑھے کے لئے سلہ یہ کہ وہ افطار کرے

عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِّسْكِيْنًا وَّلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَاهُ

اور ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھلاوے اور اوسپر قضا لازم نہین اسکو دارقطنی نے روایت کیا اور حاکم نے اور دونون

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

دونون نے صحیح کہا ۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا آیا ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ

پس عرض کیا اوس نے کہ ہلاک ہوگیا مین اے رسول خدا فرمایا آپ نے کس چیز نے ہلاک کیا تجھکو اوس نے

سلہ ایک موضع ہے مکہ مدینہ کے مابین عسفان کے نزدیک تین میل کے فاصلہ پر ۱۲ مترجم غفرلہ۔

سلہ مسافر کے لئے فطار وصوم دونون جایز ہین - اگر قوت رکھتا ہو۔ تو روزہ رکھنا بہتر ہے اور حدیث دلیل ہے کہ عزیمت شدید کیوقت افطار صوم جایز ہے - اور آپکا اون کو نافرمان کہنا اس وجہ سے تھا کہ انھون نے اوسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کی ۱۲ مترجم غفرلہ۔

سلہ رخصت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین افطار بہتر اور روزہ رکھنا بھی جایز ہے۔ اگر تکلیف نہ محسوس ہو ورنہ روزہ مکروہ ہوگا جیسے حدیث حاشیہ سے معلوم ہوتا ہے سلہ بوڑھے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہت بوڑھے یا بوڑھی کو روزہ کے بدلہ فدیہ طعام مشروعہ فقرا کو دیدینا روزہ سے کافی ہوجاتا ہے جس کی قضا بھی لازم نہین بشرطیکہ وہ اشخاص بعد مین روزہ رکھنے کے قابل نہ ہون ۱۲ -۱۲-

وَقَعَتُ عَلٰى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ

اپنی عورت سے ہم بستری کرلی رمضان کے اندر آپ نے فرمایا کیا پاتا ہے تو وہ شی کہ اوس کے بدلہ آزاد کرلے

لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ

تو ایک غلام اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا کیا دو ماہ کے متواتر روزے رکھ سکتا ہے اوسنے کہا نہین فرمایا

مَا تُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا ثُمَّ جَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

آپ نے ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلا سکتا ہے اوس نے کہا نہین پھر وہ بیٹھ رہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا فَقَالَ أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنَّا فَمَا

پاس ایک زنبیل لائی گئی جس مین کھجورین تھین پس آپ نے فرمایا کہ اسکو صدقہ کردے اوسنے کہا کیا اپنے آپ سے

بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

زیادہ حاجتمند پر پس نہین ہے دونون جانبوں مدینہ کے کوئی اہل خانہ کہ زیادہ حاجتمند ہو اوسکا ہمسے تو نبی صلے اللہ

تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ

علیہ وسلم ہنسے یہانتک کہ ظاہر ہوگئیں داڑھیں آپ کی پھر فرمایا جا لے اپنے گھر والون کو کھلا دے اسکو

رَوَاهُ السَّبْعَةُ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَعَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

ساتون نے روایت کیا اور الفاظ مسلم کے ہیں۔ اور عائشہ رض اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم صبح کرتے تھے حالت جنابت میں بوجہ ہم بستری کے پھر

جِمَاعٍ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ

غسل کرتے تھے ۵۲ متفق علیہ ہے اور مسلم نے حدیث ام سلمہ مین زیادہ کیا کہ اوس کی

وَلَا يَقْضِي وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

قضا نہین رکھتے تھے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

جو مر جاوے حالانکہ اوسپر روزے لازم ہوں تو اوس کی طرف سے اوسکا ولی رکھے (حدیث) متفق علیہ ہے

بَابُ صَوْمِ التَّطَوُّعِ وَمَا نُهِيَ عَنْ صَوْمِهَا عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ

باب نفلی روزہ اور ان دنون کے بیان مین جن مین روزہ منع ہے۔ ابو قتادہ انصاری رضی اللہ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ

عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا عرفہ کے

عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ وَسُئِلَ

دن روزہ رکھنے کے بارے مین تو آپ نے فرمایا کہ کفارہ بنا دیتا ہے سال گذشتہ (کے گناہون) کا اور سال

عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَسُئِلَ

آئندہ کا اور سوال کیے گئے آپ عاشورہ کے روزے سے تو فرمایا کہ یہ سال گذشتہ (کے گناہون) کا کفارہ بنا دیتا ہے

---

۵۱ شیخ نے ترجمہ مین بیان کیا اہل خانہ کا کھا لینا کفارہ کے لیئے کافی نہین اکثر علما اسی پر ہیں۔ لیکن اوس کے حاجتمند ہونیکے سبب اوس کی حاجت کے دور کرنے کو آپ نے وہ کھجورین دیدیں اور کفارہ کو مؤخر کردیا کہ جب مالدار ہوگا دے دیگا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ اوسی شخص کیساتھ مخصوص ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ پہلے یہ ہی حکم تھا بعد میں منسوخ ہوگیا۔ لیکن قول اول قدیم قول ہے انتہے ۱۲ مترجم

۵۲ حدیث دلیل ہے کہ ناپاک رہنے سے روزہ نہین ٹوٹتا ۱۲ مترجم

۵۳ لمعات شرح مشکوۃ میں ہے کہ جمہور اسطرف گئے ہین کہ میت کی طرف سے روزہ نہ رکھا جائے اور یہ قول مالک کا ہے اور صحیح قول امام شافعی کا بلکہ اوس کی طرف سے کھانا کھلانے کا حکم ہے مشکوۃ میں ابن عمر سے یہ حدیث مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر روزے لازم ہوں اور اس کی طرف سے ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے رواہ الترمذی اور فتح القدیر میں امام مالک کا

عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ وَبُعِثْتُ
اور پیر کے دن کے روزے سے سوال کئے گئے تو فرمایا یہ دن ہے کہ پیدا ہوا میں اس میں اور نبی بنایا گیا

فِيْهِ وَاُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ
میں اس میں اور نزول وحی ہوا مجھپر اس میں اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ
روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رمضان کے روزے بعد عید شوال

رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ رَوَاهُ
کے چھ روزے رکھے تو ہوگا یہ مثل تمام عمر کے روزوں سے کے اسکو مسلم نے روایت

مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
کیا۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ
علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی بندہ کہ روزہ رکھے کسی دن خدا تعالےٰ کے رستہ میں

اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا مُتَّفَقٌ
مگر دور کر دیگا خدا تعالےٰ اوس دن کے طفیل اوس کے چہرہ سے آگ کو ستر سال کے رستہ کی مقدار (حدیث)

عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ
متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ
وسلم روزہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے کہ افطار نہیں کریں گے اور افطار کرتے تھے

حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
یہاں تک کہ ہم کہتے تھے کہ روزہ نہیں رکھیں گے اور نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ کامل

اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ
کیا ہو آپ نے کسی مہینہ کے روزوں کو کبھی مگر رمضان کے اور نہیں دیکھا میں نے آپ کو کسی مہینہ میں ماہ

مِنْهُ صِيَامًا فِيْ شَعْبَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ
شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔ اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ
روایت ہے کہا حکم دیا ہم کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ روزے رکھیں

نَصُوْمَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ رَوَاهُ
ہم مہینہ سے تین دن تیرھویں چودھویں پندرھویں (تاریخ) اسکو نسائی اور ترمذی نے روایت

النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ
کیا اور ابن حبان نے اس کو صحیح بتلایا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ف۱ پیر الخ اس حدیث سے پیر کے دن روزہ رکھنے کی بھی فضیلت ثابت ہوئی۔ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے اور مبعوث ہونے اور نزول فرقان حمید کا دن اول ہے۔

ف۲ یہ حسب کہ ہر سال روزے اسی طرح رکھا کرے اسلیئے کہ ایکمرتبہ ایسا کرنا ایک سال کے روزوں کے برابر ہوتا ہے کیونکہ ہر دن کا روزہ دس دن کے روزہ کی برابر ہے۔ لہٰذا ایک ماہ کے روزے تین سو روزوں کی برابر ہیں پھر بعد میں چھ روزے برابر ساٹھ روزوں کے پس ۳۶۰ تین سو ساٹھ کا حساب پورا ہوگیا ۱۲ مترجم عفرلہ

ف۳ افطار الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی مصلحت کے باعث آپ اکثر نفلی روزے رکھتے اور کبھی نہ رکھتے اور روزہ رمضان تو ہمیشہ رکھتے تھے۔ اور نفلی روزوں سے شعبان کے روزے بکثرت رکھتے تھے ۱۲۔ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعیٰ فیہ ولوالدیہم اجمعین۔ آمین۔

۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال لا يحل للمرأة أن تصوم

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں عورت کو کہ روزہ رکھے اس حال

وزوجها شاهد إلا بإذنه متفق عليه واللفظ للبخاري زاد أبو داود

میں کہ اوس کا خاوند موجود ہو مگر اس کی اجازت سے (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے

غير رمضان وعن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه أن رسول

ہیں ابو داؤد نے زیادہ کیا سوا رمضان کے۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

الله صلى الله تعالى عليه وسلم نهى عن صيام يومين يوم الفطر ويوم

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دو دن (۲) روزہ رکھنے سے عید الفطر کے دن اور دسوین

النحر متفق عليه وعن نبيشة الهذلي رضي الله تعالى عنه قال قال

ذی الحجہ (عید الضحی کے دن) متفق علیہ ہے۔ اور نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أيام التشريق أيام أكل وشرب

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام (۳) تشریق کھانے اور پینے اور خدا تعالےٰ کی یاد

وذكر الله عز وجل رواه مسلم وعن عائشة وابن عمر رضي الله

کے دن ہیں اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور عائشہ و ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

تعالى عنهما قالا لم يرخص في أيام التشريق أن يصمن إلا لمن لم

ہے کہا نہیں رخصت دی گئی ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی مگر اوس کے لئے

يجد الهدي رواه البخاري وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن

جو ہدی (۴) نہ پاوے اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال لا تختصوا ليلة الجمعة بقيام من بين

کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مت مخصوص کرو شب جمعہ کو بیچ اور راتوں کی شب خیزی کے لئے

الأيام إلا أن يكون في صوم يصومه أحدكم رواه مسلم وعنه

مگر یہ کہ ہو اوسدن جمعہ کہ جس دن کو (۵) تم میں کا روزہ رکھا کرتا ہو اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور

أيضا قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم لا يصوم من أحدكم

اونہیں سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ روزہ رکھے کوئی تم میں کا

يوم الجمعة إلا أن يصوم يوما قبله أو يوما بعده متفق عليه وعنه

جمعہ کے دن مگر یہ کہ روزہ رکھے ایک دن اوس سے پیشتر یا ایک دن اوس کے بعد (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور

أيضا أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال إذا انتصف شعبان

نیز اونہیں سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ماہ شعبان نصف گذر جائے تو

فلا تصوموا رواه الخمسة واستنكره أحمد وعن الصماء

روزہ نہ رکھو اسکو پانچوں نے روایت کیا اور احمد نے منکر بتلایا اس کو۔ اور صماء

---

(۱) مطلب یہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس عورت کا شوہر گھر موجود ہو تو اُسے فرضی روزہ کے بغیر نفلی روزے سوائے اجازت شوہر جائز نہیں ہیں ۱۲

(۲) دو دن الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید الفطر وعید الضحیٰ کے دن روزہ رکھنا منع ہے ایسے ہی تشریق کے دنوں میں حسب حدیث آئندہ چونکہ یہ مہمانی رب العالمین کے دن ہیں ۱۲

(۳) ذی الحجہ کی گیارھوین بارھوین تیرھوین کو ایام تشریق کہتے ہیں ۱۲ مترجم عفی عنہ

(۴) قربانی کا جانور جو حاجی لوگ اون ایام میں ذبح کرتے ہیں ۱۲ مترجم۔

(۵) مثلاً تیرہ یا چودہ وغیرہ تاریخ اوسکو روزہ رکھنے کی عادت ہو اور اوسدن جمعہ واقع ہو جائے۔ تو درست ہے۔ ورنہ مکروہ ہے اوسدن تخصیص کرکے روزہ رکھنا۔ ۱۲ مترجم عفی عنہ ۱۲

اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم أجمعين.

بنت بسر أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال لا تصوموا

بنت بسر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ نہ رکھو سبت

يوم السبت إلا فيما افترض عليكم فإن لم يجد أحدكم إلا

(شنبہ) کے دن مگر اون دونوں میں کہ فرض ہوں روزے تم پر پس اگر نہ پاوے کوئی تم میں کا

لحاء عنب أو عود شجرة فليمضغها رواه الخمسة ورجاله ثقات

مگر چھال درخت انگور کی یا لکڑی کسی درخت کی چاہیئے کہ چابے اوسکو پانچوں نے روایت کیا اور اوس کے

إلا أنه مضطرب وقد أنكره مالك وقال أبو داود هو منسوخ

رجال ثقہ ہیں مگر یہ حدیث مضطرب ہے اور اسکا مالک نے انکار کیا ہے اور ابو داود نے کہا کہ یہ منسوخ ہے

وعن أم سلمة رضي الله تعالى عنها أن رسول الله صلى الله تعالى

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جن دونوں میں اکثر روزہ

عليه وسلم أكثر ما كان يصوم من الأيام يوم السبت ويوم الأحد وكان

رکھا کرتے تھے وہ شنبہ ۵۲ اور یکشنبہ کا روزہ ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں عید کے دن

يقول إنهما يوما عيد للمشركين وأنا أريد أن أخالفهم أخرجه

ہیں مشرکوں کے لیئے اور میں اون کی مخالفت چاہتا ہوں اسکی تخریج نسائی نے کی

النسائي وصححه ابن خزيمة وهذا لفظه وعن أبي هريرة رضي

اور ابن خزیمہ نے اسکو صحیح بتلایا اور یہ الفاظ اوسی کے ہیں۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

الله تعالى عنه أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نهى عن صوم يوم

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا عرفہ کے دن (مقام) عرفہ میں روزہ رکھنے

عرفة بعرفة رواه الخمسة غير الترمذي وصححه ابن خزيمة والحاكم

سے ۵۳ اسکو پانچوں نے ماسوا ترمذی کے روایت کیا اور ابن خزیمہ اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا

واستنكره العقيلي وعن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما

اور عقیلی نے اوسکو منکر بتلایا۔ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا صام من صام الأبد

صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں روزہ رکھا اوس نے جس نے روزہ رکھا ہمیشہ ۵۴ (حدیث)

متفق عليه ولمسلم عن أبي قتادة بلفظ لا صام ولا أفطر باب

متفق علیہ ہے اور مسلم کے لیئے ابو قتادہ کی روایت ہے کہ روزہ نہ رکھا اوس نے نہ افطار کیا۔ باب اعتکاف اور

الاعتكاف وقيام رمضان عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول

قیام رمضان کے بیان میں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

الله صلى الله عليه وسلم قال من قام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له

فرمایا جو شخص کھڑا ہوا (نماز کو) رمضان میں یقین سے اور ثواب کی امید سے بخشے جائینگے

---

۵۱ اسلیئے اوس دن روزہ رکھنے ہیں اوس دن کی تعظیم ہے جس سے یہود کی مشابہت لازم آتی ہے۔ تو اگر کوئی اوس دن روزہ رکھے تو ایک دن اوس کے ساتھ اور ملالے تاکہ مخالفت ہو جاتے یہود کی ۱۲ مترجم

۵۲ شنبہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ہفتہ و اتوار کے روز روزہ رکھتے تھے۔ یہود کی مخالفت کے باعث کہ ان کے نزدیک یہ ایام عید ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حاشیہ ۵۱ کی حدیث منسوخ ہے ۱۲۔

۵۳ اسلیئے کہ اوس روز ارکان حج ادا کرنے کی وجہ سے مشقت و محنت زیادہ پڑتی ہے ۱۲ مترجم

۵۴ ہمیشہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہمیشگی روزہ رکھنا منع ہے گویا کہ نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔ یعنی روزہ کا ثواب بھی نہ ہوا۔ اور مفت میں بھوکا پیاسا رہا چونکہ اسوجہ سے کئی ممنوعات کا ارتکاب لازم آتا ہے اور طاقت بشریہ سے بھی بعید ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے کبھی ایسے روزے نہیں

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ

وہ گناہ جو پہلے گذر چکے (حدیث متفق علیہ ہے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَيِ الْعَشْرُ

تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب آتا عشرہ اخیر رمضان کا تو مضبوط فرما لیتے

الْاَخِيْرَةُ مِنْ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيٰی لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ مُتَّفَقٌ

اپنے تہ بند کو اور جاگتے تمام رات اور جگاتے اپنے اہل خانہ کو (حدیث) متفق علیہ ہے۔

عَلَيْهِ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ

اور اونہیں سے روایت ہے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے اعتکاف

وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّی الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کرنے کا تو نماز پڑھتے فجر کی پھر جاتے اعتکاف میں تشریف لے جاتے (حدیث) متفق

وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ

علیہ ہے۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے رمضان کے اخیر

مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ

عشرہ میں یہانتک کہ وفات دیدی آپ کو حق تعالے نے پھر آپ کے بعد آپ کی بیویوں نے اعتکاف کیا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا قَالَتْ وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ

(حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور اونہیں سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم داخل کر دیتے تھے مجھپر

عَلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا

سر مبارک اپنا پس میں اوس میں کنگہی کر دیتی تھی اور نہیں آتے تھے گھر میں مگر کسی ضرورت سے جبکہ

لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَعَنْهَا قَالَتْ

آپ معتکف ہوتے (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا

اَلسُّنَّةُ عَلَی الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ

سنت اعتکاف کرنے والے پر یہ ہے کہ نہ عیادت کو جائے کسی بیمار کی اور نہ حاضر ہووے جنازہ میں ۵۳

امْرَاَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا

اور نہ چھووے بہی عورت کو اور نہ چمٹے اوسکو اور نہ نکلے کسی ضرورت کے لئے مگر وہ ضرورت جس سے چارہ نہ ہو اور

اِعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اعتکاف نہیں ہوتا مگر روزہ کے ساتھ اور اعتکاف نہیں ہوتا مگر مسجد جامع میں ۵۵ اسکو ابو داؤد نے

وَلَا بَاْسَ بِرِجَالِهٖ اِلَّا اَنَّ الرَّاجِحَ وَقْفُ اٰخِرِهٖ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

روایت کیا اور اس حدیث کے رجال (راویوں) میں کوئی مضایقہ نہیں مگر یہ کہ راجح اسکے اخیر جملہ کا موقوف ہونا

تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَی الْمُعْتَكِفِ صِيَامٌ

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اعتکاف کرنے والے پر روزے مگر یہ

---

۵۱ یعنی عبادت میں مشقت کرنے سے کنایہ ہے اور یا کہ مراد اجتناب از ہم بستری ہے ۱۲ مترجم

۵۲ اعتکاف الخ اس حدیث اور ذیل کی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ آخر عشرہ رمضان میں صبح کی نماز پڑھکر اپنی جائے اعتکاف میں چلے جاتے۔ اور بغیر ضرورت انسانی نہ نکلتے اور بحالت اعتکاف بیمار پرسی وجنازہ کیلئے نکلنا اور مباشرت عورت سب منع ہے مگر مسجد میں بیٹھے ہوئے زوجہ سے اپنی حالت کی درستی جائز ہے ۱۲۔

۵۳ اور اگر نیت اعتکاف کے ساتھ جنازہ میں جانے کی بھی نیت کر لی ہو تو اوسکے لئے نکلنا درست ہے ۱۲ مترجم۔

۵۴ یہی قول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ۱۲ مترجم غفر لہٗ

۵۵ امام صاحب کے نزدیک اعتکاف اوس مسجد کیساتھ مخصوص ہے جس میں پانچوں نمازیں ہوتی ہوں ۱۲ مترجم عفی عنہ۔

۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔

۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔

إلا أن يجعله على نفسه رواه الدارقطني والحاكم والراجح وقفه

که لازم کرے اوس کو اپنے اوپر اسکو دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا اور راجح اسکا موقوف ہونا ہے

ايضا وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ان رجالا من اصحاب النبي

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند لوگ صحابہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

صلى الله تعالى عليه وسلم اروا ليلة القدر في المنام في السبع الاواخر

لیلۃ القدر خواب کے اندر دکھلائے گئے ہفتہ اخیرہ میں تو

فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ارى رؤياكم قد تواطأت

کہ تم سب کی خوابیں آخر ہفتہ پر متفق ہوگئی ہیں لہذا جو اوسکو تلاش کرے تو چاہیئے کہ

في السبع الاواخر فمن كان متحريها فليتحرها في السبع الاواخر

تلاش کرے ہفتہ اخیرہ ۵۱ میں (حدیث) متفق علیہ

متفق عليه وعن معاوية بن سفيان رضي الله تعالى عنه عن النبي

ہے اور معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلعم سے

صلى الله تعالى عليه وسلم قال في ليلة القدر ليلة سبع وعشرين

فرمایا آپ نے لیلۃ القدر کے بارے میں کہ وہ ستائیسوین ۵۲ رات ہے

رواه ابوداود والراجح وقفه وقد اختلف في تعيينها على

اسکو ابوداود نے روایت کیا اور اس کا موقوف ہونا اغلب ہے اور شب قدر کی تعیین میں چالیس

اربعين قولا اوردتها في فتح الباري وعن عائشة رضي الله تعالى

قول ہیں جنکو میں نے (شرح بخاری) فتح الباری میں ذکر کیا ہے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

عنها قالت قلت يا رسول الله ارايت ان علمت اي ليلة القدر

کہا عرض کیا میں نے اے رسول خدا خبر دیجئے کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کونسی شب شب قدر ہے تو بولوں اوس میں

ما اقول فيها قال قولي اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عني

کیا کہوں (کیا مانگوں) آپ نے فرمایا کہہ ۵۳ اے خدا تو درگذر کرنیوالا ہے درگذر کو اچھا جانتا ہے لہذا مجھسے درگذر کر

رواه الخمسة غير ابي داود وصححه الترمذي والحاكم وعن ابي سعيد

اسکو پانچوں نے ابوداود کے سوا روایت کیا اور ترمذی اور حاکم نے اسکو صحیح کہا۔ اور ابوسعید خدری رضی

الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ باندھو جاوین

لا تشد الرحال الا الى ثلثة مساجد المسجد الحرام ومسجدي

کجاوے مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد حرام ۵۴ میری یہ مسجد اور مسجد اقصے (بیت المقدس)

هذا والمسجد الاقصى متفق عليه كتاب الحج باب فضله وبيان

(حدیث) متفق علیہ ہے۔ کتاب حج کے احکام میں۔ باب حج کی فضیلت اور اون کے

---

۵۱ اخیرہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لیلۃ القدر آخری ہفتہ میں ہے جبکہ آپ نے صحابہ کی خوابوں کو اسکا پر متفق پایا۔

۵۲ ستائیسوین الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان کی ۲۷ تاریخ کی رات کو لیلۃ القدر ہوتی ہے اور لیلۃ القدر کی تعیین میں چالیس قول ہیں جو فتح الباری میں مذکور ہیں۔

۵۳ کہہ الخ اس حدیث سے لیلۃ القدر کی رات کی دعا معلوم ہوئی کہ یہ دعا کی جائے۔

۵۴ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ رسول قدس صلے اللہ علیہ وسلم کو مزار مقدس کی زیارت کے لیئے سفر کرنا درست نہ ہو کیونکہ حدیث کے معانی چند بیان کیئے گئے ہیں منجملہ اون کے ایک یہ ہے کہ مساجد میں سے صرف ان تین مساجد کے لیئے سفر درست ہے کیونکہ مستثنی منہ اس صورت میں مستثنی کی جنس سے ہو جائے گا۔ جیسا کہ ہونا چاہیئے۔ اور رسول قدس صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا کیونکر نادرست ہو سکتا ہے جبکہ مسلمانوں

من فرض عليه عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول

بیان ہیں جن پر حج فرض ہے ـ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ

الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال العمرة إلى العمرة كفارة لما بينهما

وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ سلہ تک کفارہ ہوتا ہے اون گناہوں کا جو

والحج المبرور ليس له جزاء إلا الجنة متفق عليه وعن عائشة رضي

اون کے درمیان میں کئے ہوں اور حج مقبول کا بدلہ کچھ نہیں مگر جنت (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور عائشہ رضہ سے

الله تعالى عنها قالت قلت يا رسول الله على النساء جهاد قال

روایت ہے کہا عرض کیا میں نے اے رسول خدا کیا عورتوں پر جہاد لازم ہے آپ نے فرمایا

نعم عليهن جهاد لا قتال فيه الحج والعمرة رواه أحمد وابن ماجه

ہاں سلہ اون پر جہاد لازم ہے جس میں قتل و قتال نہیں ہے (وہ) حج اور عمرہ ہے اسکو احمد اور ابن ماجہ نے

واللفظ له وإسناده صحيح وأصله في الصحيح وعن جابر بن عبد الله

روایت کیا اور الفاظ اوسی کے ہیں اور اس کا اسناد صحیح ہے اور اس کی اصل صحیح (موجود) ہے ـ اور جابر بن

رضي الله تعالى عنهما قال أتى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أعرابي

عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ـ کہا حاضر ہوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گنوار پس

فقال يا رسول الله أخبرني عن العمرة أواجبة هي فقال لا وأن تعتمر

عرض کیا اوس نے یارسول اللہ بتلا دیجئے مجھکو کیا عمرہ واجب ہے آپ نے فرمایا نہیں اور عمرہ ادا کرنا

خير لك رواه الترمذي والراجح وقفه وأخرجه ابن عدي من وجه

بہتر ہے سلہ تیرے واسطے اسکو ترمذی نے روایت کیا اور اس کے موقوف ہونے کو ترجیح دی اور ابن عدی نے اس کی

آخر ضعيف وعن جابر رضي الله تعالى عنه مرفوعا الحج والعمرة

تخریج کی دوسری سند سے ضعیف ہے ـ جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوع طور پر کہ حج اور عمرہ فرض ہیں ـ

فريضتان وعن أنس رضي الله تعالى عنه قال قيل يا رسول الله

اور انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا عرض کیا گیا اے رسول خدا السبیل کیا چیز ہے

ما السبيل قال الزاد والراحلة رواه الدارقطني وصححه الحاكم و

آپ نے فرمایا توشہ سلہ اور سواری اسکو دارقطنی نے روایت کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتایا اور اس کا

الراجح إرساله وأخرجه الترمذي من حديث ابن عمر أيضا وفي إسناده

مرسل ہونا ترجیح ہے اور ترمذی نے اسکو بیان کیا حدیث ابن عمر رضہ سے بھی اور اسکے اسناد میں

ضعف وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن النبي صلى الله تعالى

ضعف ہے ـ اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ملاقات

عليه وسلم لقي ركبا بالروحاء فقال من القوم قالوا المسلمون فقالوا

کی ایک جماعت سواروں سے مقام روحاء میں پس آپ نے فرمایا کون لوگ ہو انہوں نے کہا مسلمان ـ پس کہا

سلہ ۱ عمرہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمرہ کرنا بڑا ثواب رکھتا ہے جس سے بڑھکر حج کا ثواب ہے کہ جنت میں داخل ہوگا ۱۲

سلہ ۲ ہاں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر بلا ضرورت خاصہ حقیقی جہاد نہیں بلکہ مجازی جہاد ہے یعنے حج و عمرہ جو اجر عظیم کا باعث ہے ۱۲

سلہ ۳ بہتر الخ اس سے معلوم ہوا کہ عمرہ کرنا مستحب ہے ـ اور حج ایک بار کا فرض اس سے ما زاد نفل ۱۲

سلہ ۴ توشہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تفسیر آیت مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا یہ ہے ـ کہ جو شخص توشہ و سواری رکھتا ہو اور رستہ بھی مامون ہو تو اس پر حج فرض ہے ۱۲-۱۲-۱۲-

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

مَنْ أَنْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلِهٰذَا

انہوں نے کہا آپ کون ہیں آپ نے فرمایا خدا کا رسول تو آپ کی طرف ایک عورت نے بچہ اٹھایا اور

حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ

دریافت کرنے لگی کیا اس کے لئے حج ملتا ہے آپنے فرمایا ہاں اور تیرے لیئے ثواب ہے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور انہیں سے

عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ

روایت ہے کہا تھے فضل بن عباس پیچھے سوار ہونیوالے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تو ایک عورت قبیلہ

مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ

خثعم سے آئی پس فضل اوس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کیطرف دیکھتی تھی اور رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ

صلے اللہ علیہ وسلم فضل کا چہرہ اور جانب کو پھیرتے تھے پس اوس نے

فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ

عرض کیا اے رسول خدا اللہ تعالیٰ کا فرض اپنے بندوں پر حج ہے اوس نے پا لیا ہے میرے باپ

أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ

کو ایسے حال میں کہ وہ بہت بوڑھا ہے کہ سواری پر نہیں ٹھیر سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج ۵۲ کر دوں

فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ

آپنے فرمایا ہاں اور یہ حجۃ الوداع کا ذکر ہے (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔ اور انہیں سے روایت ہے

جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي

کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت آئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس عرض کیا کہ میری ماں نے حج

نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا

کرنے کی نذر مانی تھی لیکن نہ حج کیا اوس نے یہانتک کہ مر گئی تو کیا میں اوس کی طرف سے حج ۵۳ کر دوں آپنے فرمایا ہاں

أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ

حج کر اوس کی طرف سے کیا تو سمجھتی ہے کہ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو اوسکو ادا کرتی ادا کرو قرض خدا کا کیونکہ اللہ تعالیٰ

بِالْوَفَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زیادہ سزاوار ہے قرض ادا کرنے کے لیئے اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

أَيُّمَا صَبِيٍّ حَجَّ ثُمَّ بَلَغَ الْحِنْثَ فَعَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ حَجَّةً أُخْرَى وَأَيُّمَا

علیہ وسلم نے جونسا بچہ حج کرے پھر ۵۴ بلوغ کو پہنچ جائے تو اوسپر لازم ہے کہ دوسرا حج کرے اور جونسا غلام کہ

عَبْدٍ حَجَّ ثُمَّ أُعْتِقَ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ

حج کرے پھر آزاد ہو تو اسپر دوسرا حج لازم ہے کہ دوسرا حج کرے اسکو ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے

وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّهُ اخْتُلِفَ فِي رَفْعِهِ وَالْمَحْفُوظُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ

روایت کیا اور اسکے سند میں آنے والے [illegible]

---

۵۱ حج الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ بچے کے لیئے بھی حج نفل ہے جسکا ثواب کرانے والے کو ہوگا۔ ایسا ہی جمیع عبادات نابالغ میں سعی کرنے والے کو سعی کا ثواب باقی حج کرنے کا نابالغ کو ہوگا۔ کذا فی الشامی

۵۲ حج الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس میت پر حج فرض ہوا تھا۔ کہ قبل ادائگی حج فوت ہو گیا تو اس سے حج کا ادا کرنا جائز ہے۔ کہ یہ عبادت مشترک درمیان مال ونفس ہے ۱۲

۵۳ حج الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت سے حج نذر بھی ادا کرنے سے ادا ہو جاتا ہے ۱۲

۵۴ بلوغ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص بحالت نابالغی حج کرلے اور بعد بلوغ بھی اوسپر حج فرض ہو جائے تو اسپر دوبارہ حج لازم ہے۔ ایسے ہی غلام کا حال ہے کہ بعد حج اول آزاد ہو جائے۔ مگر شاید عند الاحناف

[illegible]

وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يخطب يقول لا يخلون

اور انہیں سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے وقت فرماتے تھے

رجل بامرأة إلا ومعها ذو محرم ولا تسافر المرأة إلا مع ذي محرم

کہ ہرگز نہ تنہائی کرے کوئی مرد کسی عورت سے مگر اس حال میں کہ عورت کیساتھ [۵۱] اسکا رشتہ دار موجود ہو اور

فقام رجل فقال يا رسول الله إن امرأتي خرجت حاجة و

نہ سفر کرے عورت [۵۲] مگر محرم کیساتھ پس ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا اے رسول خدا میری عورت

إني اكتتبت في غزوة كذا وكذا قال انطلق فحج مع امرأتك

حج کے لیے نکلی اور میرا نام فلاں فلاں جہادوں میں جانے کے لیے لکھا ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ ... اپنی عورت

متفق عليه واللفظ لمسلم وعنه أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

کے ساتھ حج ادا کر متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔ اور انہیں کی روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

سمع رجلا يقول لبيك عن شبرمة قال من شبرمة قال أخ لي

ایک شخص کو لبیک عن شبرمہ کہتے سنا [۵۳] آپ نے دریافت کیا کون شبرمہ اس نے کہا میرا بھائی

أو قريب لي قال أحججت عن نفسك قال لا قال حج عن نفسك ثم حج عن

یا کوئی عزیز ہے آپ نے کہا تو اپنی طرف سے حج کر چکا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پہلے اپنی طرف سے

شبرمة رواه أبو داود وابن ماجة وصححه ابن حبان والراجح عند أحمد

حج کر پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا

وقفه وعنه قال خطبنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال

اور ترجیح احمد کے نزدیک اس کے موقوف ہونے کو ہے۔ اور انہیں کی روایت ہے کہا خطبہ سنایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ

إن الله كتب عليكم الحج فقام الأقرع بن حابس فقال أفي كل عام يا رسول

علیہ وسلم نے پس فرمایا بیشک اللہ تعالے نے تم پر حج کو فرض کیا ہے - پس اقرع بن حابس اٹھے اور عرض کیا کہا ہر

الله قال لو قلتها لوجبت الحج مرة فما زاد فهو تطوع رواه الخمسة

سال میں یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا اگر میں کہدوں ہاں تو واجب ہوجائے ہر سال میں (لیکن) حج

غير الترمذي وأصله في مسلم من حديث أبي هريرة باب المواقيت

ایک دفعہ فرض ہے اور جو اس سے زاید ہو وہ نفل ہے اسکو پانچوں نے ترمذی کے سوا روایت کیا اور اصل اس کی مسلم میں ...

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میقات [۵۴] بنایا اہل مدینہ

وقت لأهل المدينة ذا الحليفة ولأهل الشام الجحفة ولأهل نجد

کے لیے ذوالحلیفہ [۵۵] کو اور اہل شام کے لیے جحفہ کو اور اہل نجد کے لیے قرن منازل [۵۶]

قرن المنازل ولأهل اليمن يلملم هن لهن ولمن أتى عليهن من غيرهن

اور اہل یمن کے لیے یلملم یہ مواقیت ... انہیں کے لیے ہیں ... اور ... دوسرے مقامات

---

[۵۱] محرم وہ جسکے کبھی حال میں نکاح درست نہ ہو ۱۲ مترجم ۱۲

[۵۲] عورت الخ یعنے عورت کو سفر کسی محرم یا شوہر کے بغیر ناجائز ہے ۱۲۔۱۲۔

[۵۳] شبرمہ اوس شخص کا نام ہے جس کی طرف سے یہ شخص نائب حج کو گیا تھا۔ اسلئے کہتا ہے کہ لبیک ہو جیو شبرمہ کی جانب سے کیونکہ اوسی کا حج ہے ۱۲

[۵۴] میقات وہ مقام ہے جہاں سے احرام باندھا جائے ۱۲

[۵۵] ایک گاؤں ہے طیبہ کے نزدیک مکہ سے دو منزل کے فاصلہ پر ۱۲

[۵۶] مکہ سے دو منزل پر ایک پہاڑ ہے ۱۲ مترجم عفرلہ ۱۲۔۱۲۔۱۲۔

اللّٰھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین آمین

۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ

کے اون پر سے گذرین اون لوگون مین سے جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرین اور جو ان سے اندر کے رہنے والے ہین تو

حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

احرام باندھین جہان سے حج کے لئے چلنا شروع کیا ہو یہان تک کہ اہل مکہ مکہ سے متفق علیہ ہے - اور عائشہ رضی

تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ

اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا اہل عراق کے لئے ذات سلہ عرق کو

عِرْقٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاَصْلُهٗ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ اِلَّا اَنَّ

ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا اور اس کی اصل مسلم کے نزدیک حدیث جابر ہے مگر یہ کہ اوس کے راوی

رَاوِيَهٗ شَكَّ فِيْ رَفْعِهٖ وَفِيْ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ اَنَّ عُمَرَ هُوَ الَّذِيْ وَقَّتَ ذَاتَ

نے اس کے مرفوع ہونے مین شک کیا اور صحیح بخاری میں یہ ہے کہ عمرؓ ہی وہ شخص ہین جنہون نے میقات مقرر

عِرْقٍ وَعِنْدَ اَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

کیا ذات عرق کو اور احمد اور ابو داؤد اور ترمذی کے نزدیک ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ

عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر فرمایا اہل مشرق کے لئے عقیق سلہ

بَابُ وُجُوْبِ الْاِحْرَامِ وَصِفَتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

باب احرام کے وجوب اور اوس کے طریق کے بیان مین - عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا

قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَمِنَّا

نکلے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج وداع میں پس بعض ہم مین سے وہ تھے جنہون نے

مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ

احرام باندھا عمرہ کا اور بعض وہ جنہون نے احرام باندھا حج اور عمرہ دونون کا اور بعض وہ جنہون نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا

احرام باندھا صرف حج کا اور احرام باندھا رسول خدا صلعم نے صرف حج کا پس جس نے احرام باندھا

مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ

تھا عمرہ کا وہ حلال ہو گیا اور جس نے احرام باندھا تھا حج کا یا جمع کیا درمیان حج اور عمرہ کے وہ حلال

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَابُ الْاِحْرَامِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ہوئے یہان تک کہ دسوین ذی الحجہ ہوئی متفق علیہ ہے - باب احرام اور اوس کے متعلقات کے بیان مین ابن

عَنْهُمَا قَالَ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا احرام نہیں باندھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مگر نزدیک مسجد کے

عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

ذو الحلیفہ کی [illegible]

سلہ ذات عرق کے نزدیک ایک موضع کا نام ہے طیبی نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مشرق کے لیئے کوئی میقات ذکر نہیں فرمایا اور مسلم نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے" مترجم

سلہ عقیق الخ یہ بھی ایک مقام کا نام ہے - جسے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مشرق کے لیئے میقات مقرر فرمایا "

سلہ نبی صلعم کے احرام کے بارے مین روایات مختلف ہین، کہ آیا وہ نماز کے بعد مسجد ذی الحلیفہ سے باندھا یا جب سواری پر آپ سیدھی بیٹھے یا جب بیدا کی بلندی پر چڑھے اور سب میں تطبیق کی صورت وہ ہے جو ابو داؤد نے روایت کی ہے - اور حنیفہ کے نزدیک حاجی کو اختیار ہے - خواہ نماز کے بعد احرام باندھے یا جب اونٹ لیکر چلیں - کذا فی المواہب المعلی ۱۲ - مترجم عفی عنہ ۱۲ -

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اتانی جبریل فامرنی ان آمر اصحابی

فرمایا آئے میرے پاس جبریل ع پس حکم دیا مجھکو اسکا کہ حکم دوں اپنے صحابہ کو اسکا کہ بلند کریں

ان یرفعوا اصواتہم بالاہلال رواہ الخمسۃ وصححہ الترمذی

اپنی آواز احرام کے ساتھ اسکو پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن حبان نے اسکو صحیح

وابن حبان وعن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی

بتلایا۔ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تجرد لاہلالہ واغتسل رواہ الترمذی و

برہنہ ہوئے واسطے احرام لینے کے اور غسل کیا اسکو ترمذی نے روایت کیا اور اسکو

حسنہ وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ

حسن کہا۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا

تعالیٰ علیہ وسلم سئل ما یلبس المحرم من الثیاب قال لا یلبس القمیص و

کیا محرم کپڑے پہنے تو آپ نے فرمایا نہ پہنے کرتہ اور

لا العمائم ولا السراویلات ولا البرانس ولا الخفاف الا احد

عمامہ اور نہ پیجامے اور نہ باران کوٹ اور نہ موزے مگر وہ شخص کہ نہ پاوے

لا یجد نعلین فلیلبس الخفین ولیقطعہما اسفل من الکعبین ولا

جوتیاں تو چاہیے کہ پہنے وہ موزے جو کٹے ہوئے ہوں ٹخنوں کے نیچے سے اور مت

تلبسوا شیئا من الثیاب مسہ الزعفران ولا الورس متفق علیہ

پہنو کوئی کپڑا کہ لگ گئی ہو اوسکو زعفران یا ورس (حدیث) متفق

واللفظ لمسلم وعن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت اطیب

علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا تھی میں خوشبو

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ

لگاتی تھی آپ کے احرام کے لئے احرام سے پیشتر اور آپ کے

قبل ان یطوف بالبیت متفق علیہ وعن عثمان ابن عفان رضی اللہ

حلال ہونے کے لئے قبل طواف خانہ کعبہ کے (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور عثمان بن عفان رضی اللہ

تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا ینکح المحرم ولا

عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نکاح کرے محرم اور نہ نکاح کر

ینکح ولا یخطب رواہ مسلم وعن ابی قتادۃ الانصاری فی قصۃ

دیا جاوے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اون کے شکار کے

صیدہ الحمار الوحشی وہو غیر محرم قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شکار کرنے کے قصہ میں اس حالت میں کہ وہ غیر محرم تھے کہا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

ل بلند الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام کے وقت پکار کر آواز کی جائے ۱۲ ع کپڑے الخ اس حدیث میں لباس محرم کی تفصیل ہے کہ اُسے کیا پہننا جائز اور کیا ناجائز ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا کہ سیا ہوا کپڑا قمیص وپگڑی وپاجامے اور کوٹ اور موزے پہننے ناجائز ہیں۔ ایسے ہی جو کپڑا زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو اگر کسی کی جوتی نہ ہو۔ تو موزوں کو ٹخنوں کی جگہ سے کاٹ کر جوتی کی شکل بنا کر ان کا استعمال جائز ہے ۱۲ سہ ورس ایک زرد گھاس ہے جس سے کپڑے وغیرہ رنگے جاتے ہیں ۱۲ مترجم سمہ پیشتر الخ یعنے احرام سے پہلے خوشبو لگانا اور ایسے ہی بعد ادا ارکان حج قبل طواف بھی خوشبو لگانا جائز ہے ۱۲ ھ نکاح الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بحالت احرام نہ نکاح کیا جائے نہ ہی پیغام منگنی دیا جائے مگر اس کے علاوہ

لِاَصْحَابِہٖ وَكَانُوْا مُحْرِمِيْنَ هَلْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهٗ اَوْ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ

صحابہ سے اور وہ محرم تھے کیا تم میں سے کسی نے اوسکا حکم دیا ہے یا اشارہ کیا ہے شکار کی

قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ

طرف کسی چیز سے انہوں نے کہا نہیں ؂۱ تو آپ نے فرمایا کھاؤ اسکا باقی گوشت سے (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور

جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

صعب بن جثامۃ لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر گئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ قَالَ

ہدیۃ آیا حالانکہ آپ مقام ابواء ؂۲ میں تھے یا ودان میں پس آپ نے اوسکو واپس کردیا اور

اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

فرمایا کہ ہم نہیں لوٹاتے تجھے اوسکو مگر اسوجہ سے کہ ہم محرم ہیں۔ (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور عائشہ رضہ سے

تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ جانور ہیں کہ اون میں سے

الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْحِدَاَةُ

ہر ایک برا ہے قتل ؂۳ کیئے جائیں وہ حل اور حرم میں بچھو چیل اور

وَالْغُرَابُ وَالْفَاْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

کوا اور چوہا اور کتا کاٹنے والا (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ابن عباس رضی

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ

اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ محرم ؂۴

مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حُمِلْتُ

تھے (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لیجایا گیا میں رسول

اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اس حال میں ؂۵ کہ جوئیں گر رہی تھیں میرے چہرہ پر پس فرمایا

مَا كُنْتُ اُرٰى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰى اَتَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ

آپ نے کہ گمان نہ تھا میرا کہ تکلیف پہونچیگا تجھکو اسقدر کہ میں دیکھتا ہوں کیا تو کوئی بکری پاتا ہے میں نے

فَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ

کہا نہیں آپ نے فرمایا پس تین روزے رکھ تین دن یا کھلا چھ مسکینوں کو ہر مسکین کے لئے نصف صاع

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالٰى

متفق علیہ ہے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا جب فتح کردیا اللہ تعالے نے

عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر مکہ کو تو کھڑے ہوئے آپ صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں میں پس

؂۱ نہیں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر محرم اگر کوئی شکار کریں اور کسی محرم نے اس میں کسی قسم کا اشارہ وکنایۃ تک بھی نہ کیا ہو تو وہ گوشت سب کے لئے کھانا جائز ہے خواہ محرم ہو ۱۲

؂۲ مکہ اور مدینہ کے مابین مدینہ کی طرف نزدیک ایک مقام ہے اسی طرح ودان بھی۔ یعنی ہمنے کسی رنجش کے باعث نہیں واپس کیا بلکہ اس لئے کہ ہمیں اب ضرورت نہیں ۱۲۔

؂۳ قتل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موذی جانور کو بحالت احرام قتل کرنا جائز ہے۔ جیسے سانپ بچھو وغیرہ الخ ۱۲

؂۴ محرم الخ اس سے معلوم ہوا کہ بحالت احرام سینگی لگانا جائز ہے۔ اگر سر کے بالوں سے کچھ کٹ گئے ہوں۔ تو اُن کا فدیہ دینا پڑیگا

؂۵ جوئیں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بضرورت بطور مجبوری بال منڈوا کر فدیہ دینا جائز ہے جیسے اس حدیث میں مذکور ہے کہ سر منڈا کر ہدی کی طاقت ...

فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الله تعالى حبس عن مكة
پس الله تعالیٰ کی حمد وثنا کی اسپر پھر فرمایا بیشک الله تعالیٰ نے روک دیا مکہ سے فیل (ہاتھی) کو

الفيل وسلط عليها رسوله والمؤمنين وانها لم تحل لاحد كان
اور اوسپر اپنے رسول کو مسلط فرمایا اور تمام مومنین کو اور بیشک یہ نہیں حلال ہوا کیا گیا کسی کے لئے مجھ سے

قبلي وانما احلت لي ساعة من نهار وانها لن تحل لاحد بعدي
پہلے اور اس کے سوا نہین کہ حلال کیا گیا ہے میرے لئے دن کی ایک گھڑی اور وہ حلال نہ ہوگا میرے بعد

فلا ينفر صيدها ولا يختلى شوكها ولا تحل ساقطتها الا لمنشد ومن
کسی کے لئے پس نہ بھگایا جاوے شکار اوس کے اور نہ کاٹے جائین کانٹے اوس کے اور حلال نہین گری ہوئی چیز

قتل له قتيل فهو بخير النظرين فقال العباس الا الاذخر يا رسول الله
اوس کی مگر مشتہر کرنے والے کے لئے اور جسکا کوئی قتل کیا گیا ہو تو اوسکو دونون باتون کا اختیار ہے پھر عباس

فانا نجعله في قبورنا وبيوتنا فقال الا الاذخر متفق عليه وعن عبد الله
بولے مگر اذخر اے رسول خدا صلے الله علیہ وسلم کیونکہ ہم اسکو اپنی قبرون مین اور گھرون میں رکھتے ہین تو آپ نے فرمایا

بن زيد بن عاصم رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه
بن زید بن عاصم رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے

وسلم قال ان ابراهيم حرم مكة ودعا لاهلها واني حرمت المدينة
حرام کیا مکہ کو اور دعا کی اوسکے اہل کے لئے اور بیشک مین حرام کرتا ہون مدینہ کو جسطرح

كما حرم ابراهيم مكة واني دعوت في صاعها ومدها بمثلي ما دعا به
حرام کیا ابراہیم نے مکہ کو اور مین دعا کرتا ہون اوس کے صاع اور اوسکے مد مین ساتھ دو چند اوس کے کہ دعا کی

ابراهيم لاهل مكة متفق عليه وعن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى
ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لئے (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور علی ابن ابی طالب رضی الله عنہ سے روایت ہے

عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم المدينة حرام ما بين عير
کہا فرمایا رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نے کہ مدینہ حرم ہے مقام عیر سے ثور کے مقام تک

الى ثور رواه مسلم باب صفة الحج ودخول مكة وعن جابر بن
اسکو مسلم نے روایت کیا۔ باب حج کے طریقہ اور مکہ مین داخل ہونے کے بیان مین۔ اور جابر بن

عبد الله رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله تعالى عليه
عبد الله رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نے حج کیا

وسلم حج فخرجنا معه حتى اذا اتينا ذا الحليفة فولدت اسماء بنت
پس ہم آپ کے ہمراہ نکلے یہانتک کہ جب ہم ذوالحلیفہ مین آئے تو اسماء بنت عمیس کے بچہ

عميس فقال اغتسلي واستثفري بثوب واحرمي فصلى رسول الله صلى الله تعالى
پیدا ہوا پس آپ نے فرمایا غسل کر اور مقام خون کو کپڑے سے بند کر

---

۵۱ حلال الحرام الحدیث
سے معلوم ہوا کہ مکہ شریف کا حرم شروع زمانہ سے قیامت تک رہیگا کہ اسمین کسی کو قتال جائز نہین ہوا اگر رسول مقبول صلے الله علیہ وسلم کو دن کے وقت ایک گھڑی جائز ہوا اب اس کے بعد مکہ شریف کی حرمت پہلے کی طرح قیامت تک رہیگی۔ جس کی کسی چیز کا اکھاڑنا و کاٹنا و شکار کرنا جائز نہین سوائے اذخر گھاس کے جو مکانون اور قبرون پر ڈالنے کے لیے اشد ضرورت کی باعث جائز ہوا۔ اور جس کا کوئی قریبی مکہ شریف مین قتل ہوجائے تو اوسے قصاص لینے و معاف کرنے کی ہر دونون مین سے اجازت ہے

۵۲ امام اعظم رحمۃ الله علیہ کے نزدیک مدینہ کا حرم ہونا ایسا نہین ہے جیسا کہ مکہ معظمہ کا قالہ الشیخ فی ترجمۃ المشکوٰۃ اور تورپشتی نے بیان کیا کہ رسول خدا صلعم کا یہ فرمانا کہ مین نے مدینہ کو حرام کیا اس سے مراد حرمت تعظیمی ہے حرم ہونے کے احکام اسپر جاری نہ ہونگے اس کی دلیل مسلم کی حدیث ہے کہ فرمایا آپ نے مدینہ کے درختون کو

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ

اور احرام باندھا اور رسول خدا نے مسجد میں نماز گذاری پھر قصوا[۱] پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب لے گئی آپ کو

عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

مقام بیدار پر تو آواز بلند کی آپ نے ساتھ توحید کی حاضر ہوں میں تیری خدمت کو اے خدا حاضر ہوں میں نہیں ہے

لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ حَتّٰى إِذَا

کوئی شریک تیرا حاضر ہوں میں بیشک حمد اور نعمت تیرے لیے ہے اور ملک نہیں ہے کوئی شریک تیرا یہاں تک کہ جب ہم خانہ

أَتَيْنَا الْبَيْتَ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتٰى مَقَامَ

کعبہ کو آئے تو آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور تین بار اکڑتے ہوئے چلے چار بار پھر آئے مقام ابراہیم میں پس نماز

إِبْرَاهِيْمَ فَصَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا

پڑھی پھر لوٹے حجر اسود کی طرف اور اوسکو بوسہ دیا پھر نکلے آپ دروازہ سے صفا کی طرف پس

فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ أَبْدَأُ بِمَا

جب صفا سے نزدیک ہوئے تو پڑھا ان الصفا والمروة من شعائر اللہ شروع کرتا ہوں اوس سے

بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ فَرَقِيَ الصَّفَا حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ

کہ شروع کیا خدا تعالیٰ نے اوس سے تو چڑھے مقام صفا پر یہاں تک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو پھر قبلہ رخ ہوئے آپ اور

وَكَبَّرَهٗ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ

خدا تعالیٰ کا ایک ہونا بیان کیا اور اوس کی بڑائی کی اور کہا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علیٰ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ

کل شیء قدیر لا الٰہ الا اللہ سچا کر دیا اوس نے اپنے وعدہ کو اور مدد کی اپنے بندہ کی اور شکست دی گروہوں

وَحْدَهٗ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ مِنَ الصَّفَا إِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى

کو تنہا اس نے پھر ان اذکار کے مابین دعا کی تین بار پھر اترے مقام صفا سے مروہ کی جانب یہاں تک کہ

إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَا مَشٰى إِلَى

جب نیچے کو آئے دونوں قدم آپ کے مقام بطن وادی میں تو دوڑے آپ یہاں تک کہ جب چڑھ گئے تو چلے مقام

الْمَرْوَةِ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ

مروہ کی جانب اور کیا مروہ پر جس طرح کیا تھا صفا پر پس ذکر کی پوری حدیث اور اوس میں یوں ہے

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا إِلٰى مِنًى وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

پس جب ترویہ کا دن ہوا تو منیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور سوار ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ

پس وہاں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی نماز پڑھی

مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَجَازَ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ

پھر ٹھہرے تھوڑی دیر یہاں تک کہ آفتاب نکلا پس قصد کیا ... یہاں تک کہ آپ نے حکم دیا

---

[۱] قصوا الخ آپ کی اونٹنی کا نام تھا چونکہ قصوا چالاک وجری اونٹنی کو کہتے ہیں اور یہ اونٹنی سب اونٹنیوں سے آگے رہتی تھی اور بہادر وجری تھی اسلیے اس کا نام قصوا رکھا گیا۔ اس حدیث شریف میں جناب صلے اللہ علیہ وسلم کی بعد احرام جمیع کیفیت حج بیان کی گئی ہے کہ جدا تیدا آپ نے یہ تلبیہ پڑھا اللّٰہم الخ اور جب خانہ کعبہ کو تشریف لائے تو حجر اسود کو بوسہ دیا اس کے بعد تین بار رمل کی اور چار بار معمولی طور وچال سے طواف کیا پھر مقام ابراہیم کے پاس آکر نفل شکرانہ طواف جو واجب ہیں ادا کیے۔ پھر حجر کی طرف جاکر اسے بوسہ دیکر دروازہ سے صفا پہاڑ کی طرف نکل گئے جب اس کے قریب گئے تو یہ آیت ان الصفا والمروة من شعائر اللہ پڑھکر پہلے صفا پر چڑھکر بیت اللہ کو دیکھکر اسکی طرف متوجہ ہوکر تحمید وتکبیر کی

اسلئے آخر ... ١٣٥ ... ١٠-١٢

قُبَّةً قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ

نمرہ مین ڈیرہ کیا زوال کے بعد حکم فرمایا اور آپ کے لیے خیمہ بھی لگایا گیا تھا پھر سوار ہو کر مقام بطن وادی مین

بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ

تشریف لائے[1] اور لوگون کو خطبہ سنایا اور بعد مین

أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا

اذان کہی اور اقامت پڑھی اور ظہر[1] کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی اور عصر کی نماز پڑھی اور دونون کے درمیان

شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى

کچھ نہین پڑھا پھر سوار ہوئے یہان تک کہ آئے آپ موقف مین پس آپ نے اپنی قصوی اونٹنی کا پیٹ صخرات

الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ

کی[2] طرف کیا اور مشاۃ پہاڑی اپنے سامنے کی اور قبلہ رخ ہوئے پس آپ یہان

يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتَّى إِذَا غَابَ

ٹھہرے رہے یہان تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اور زردی تھوڑی سی چلی گئی یہان تک کہ ٹکیہ بھی غائب

الْقُرْصُ دَفَعَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ

ہو گئی تو لوٹے عرفات سے اور تنگ کی قصوی کی لگام حتے کہ اوس کا سر کجاوہ کے اگلے حصہ پر پہونچ جاتا

مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ

تھا اور فرماتے تھے داہنے ہاتھ سے کہ لوگو آہستگی و آرام پکڑو یہان تک کہ جب

وَكُلَّمَا أَتَى جَبَلًا أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ

آپ پہاڑی پر تشریف لاتے تو اوس کی باگ کچھ ڈھیلی کر دیتے تاکہ وہ چڑھ جاوے پس آپ مزدلفہ

فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ

مین تشریف لائے اور وہان مغرب اور عشا ایک اذان اور دو تکبیرون سے پڑھی اور اون کے درمیان

بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ الصُّبْحُ

کوئی نفل نہین پڑھا پھر لیٹ گئے آپ یہانتک کہ فجر طلوع ہو گئی پس آپ نے نماز فجر پڑھی جبکہ صبح خوب روشن

بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

ہو گئی ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پھر سوار ہوئے یہان تک کہ مشعر[3] حرام مین آئے پس قبلہ رخ ہوئے

فَدَعَا وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ

پھر دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ کہا پس ٹھہرے رہے یہان تک کہ خوب اجالا ہو گیا پھر آپ

تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى أَتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى

پہلے طلوع آفتاب کے لوٹے یہان تک کہ بطن محسر مین آئے پس سواری کو تھوڑا تیز کیا پھر بیچ کی راہ چلے جو جمرہ کے قریب ہے

الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا

---

[1] ظہر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہان پر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھی گئی جن کے درمیان باقی سنت و نوافل نہین ادا کیے گئے

[2] جبل رحمت کے قریب بڑے بڑے پتھر ہین ۱۲ مترجم

[3] مزدلفہ مین ایک مقام ہے جس کو قزح کہتے ہین ۱۲ مترجم

[4] یعنے جمرۂ عقبہ مین سے ۱۲ مترجم

[1] بنمرۃ الخ یہان سے معلوم ہوا کہ نمرہ مقام ہین جو عرفات سے باہر ہے آپ کے لیے خیمہ لگایا گیا۔ جس مین آپ فروکش ہو کر آرام گزین ہوئے ۱۲

اللہم اغفر لنا ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین آمین۔

بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة منها مثل حصى الخذف رمى

اور وہ کنکری ... پھینکی ... ٹھیکری کی طرح تھی سلہ بطن

من بطن الوادي ثم انصرف الى المنحر فنحر ثم ركب رسول الله صلى

وادی سے پھر لوٹ گئے ذبح کی طرف اور قربانی کی پھر سوار ہوئے رسول خدا صلے اللہ

الله تعالى عليه وسلم فأفاض الى البيت فصلى بمكة الظهر رواه مسلم

علیہ وسلم اور لوٹ آئے طرف خانہ کعبہ کی پھر مکہ میں ظہر کی نماز پڑھی اسکو مسلم نے

مطولا وعن خزيمة بن ثابت رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى

طول کے ساتھ بیان کیا ہے اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

الله تعالى عليه وسلم كان اذا فرغ من تلبيته في حج او عمرة سأل الله

تھے جب فارغ ہوتے تلبیہ سے حج یا عمرہ میں تو مانگتے خدا تعالی سے

رضوانه والجنة واستعاذ برحمته من النار رواه الشافعي باسناد

اوسکی رضامندی اور جنت اور پناہ مانگتے اوس کی رحمت کی ساتھ دوزخ سے اسکو شافعی نے اسناد ضعیف

ضعيف وعن جابر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى

سے روایت کیا ہے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

تعالى عليه وسلم نحرت ههنا ومنى كلها منحر فانحروا في رحالكم ووقفت

میں نے یہاں قربانی کی ہے اور مقام منی تمام ذبح اور قربانی کی جگہ ہے لہذا ذبح کرو اپنے ڈیروں میں

ههنا وعرفة كلها موقف ووقفت ههنا وجمع كلها موقف رواه

اور میں نے یہاں وقوف کیا ہے اور مقام عرفہ سب کا سب ٹھیرنے کی جگہ ہے اور ٹھیرا ہوں میں اسجگہ اور مقام جمع سب

مسلم وعن عائشة رضي الله تعالى عنها ان النبي صلى الله تعالى

کا سب ٹھیرنے کی جگہ ہے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب

عليه وسلم لما جاء الى مكة دخلها من اعلاها وخرج من اسفلها

مکہ شریف تشریف لائے تو داخل ہوئے اوس میں بلندی کی طرف ہو اور نکلے اوس کی نیچے کی جانب ہو

متفق عليه وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما انه كان لا يقدم مكة

(حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہیں تشریف لاتے تھے

الا بات بذي طوى حتى يصبح ويغتسل ويذكر ذلك عن النبي صلى الله

مکہ میں مگر شب باش کرتے تھے مقام ذی طوی میں تا صبح اور غسل کرتے تھے اور ذکر کرتے تھے اس فعل کو رسول خدا صلے

تعالى عليه وسلم متفق عليه وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما انه

اللہ علیہ وسلم سے (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجر اسود کو

كان يقبل الحجر الاسود ويسجد عليه رواه الحاكم مرفوعا والبيهقي موقوفا

بوسہ دیا کرتے تھے اور اوسپر سجدہ کیا کرتے تھے اسکو حاکم نے مرفوعا روایت کیا اور بیہقی نے موقوفا

سلہ مقام الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سات کنکریاں وادی سے پھینکنی چاہیے جن میں ہر ایک کیساتھ تکبیر بھی کہی جائے

۵۲ جو مقام منی میں ہے ۱۲ مترجم

۵۳ حرم کے اندر مکہ کے نزدیک ایک مقام ہے ۱۲ مترجم

۵۴ جمہور کے نزدیک سجدہ کرنا بعد بوسہ کے مستحب ہے اور امام مالک سے روایت ہے کہ یہ بدعت ہے اور قاضی عیاض نے اس روایت کا شاذ ہونا بیان کیا ہے ۱۲ مترجم

۵۵ داخلہا الخ یعنی جب کبھی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ شریف میں تشریف لاتے تو اوپر کی جانب سے داخل ہوتے اور جاتے ہوئے نیچے طرف سے واپس ہوتے ۱۲

وعنه قال امرهم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ان يرملوا ثلثة

اور انہیں سے روایت ہے کہا حکم کیا ان کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تیز چلنے کا تین بار اور اپنی رفتار

اشواط ويمشوا اربعا ما بين الركنين متفق عليه وعنه قال لم ار

کے موافق چلیں چار بار دونوں رکنوں کے درمیان (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا نہیں دیکھا

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يستلم من البيت غير الركنين

مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو چومتے ہوئے خانہ کعبہ سے باسوا دونوں رکنوں یمانیوں کے اسکو

اليمانيين رواه مسلم وعن عمر رضي الله تعالى عنه انه قبل الحجر

مسلم نے روایت کیا۔ اور حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ انہوں نے بوسہ دیا حجر اسود کو

وقال اني اعلم انك حجر لا تضر ولا تنفع ولولا اني رايت رسول الله

اور فرمایا کہ مین جانتا ہون کہ تو ایک پتھر ہے نہ نقصان دے سکتا ہے نہ نفع اور اگر نہ دیکھتا مین رسول خدا

صلى الله تعالى عليه وسلم يقبلك ما قبلتك متفق عليه وعن ابي الطفيل

صلے اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے تو نہ بوسہ دیتا مین تجھکو متفق علیہ ہے۔ اور ابو طفیل رضی

رضي الله تعالى عنه قال رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يطوف

اللہ عنہ سے روایت ہے کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے

بالبيت ويستلم الركن بمحجن معه ويقبل المحجن رواه مسلم وعن

چھوتے تھے حجر اسود کو چھڑی سے جو آپکے پاس تھی اور چوم لیتے تھے چھڑی کو اسکو مسلم نے روایت کیا اور

يعلى بن امية رضي الله تعالى عنه قال طاف رسول الله صلى الله

یعلے بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا طواف کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اضطباع

تعالى عليه وسلم مضطبعا ببرد اخضر رواه الخمسة الا النسائي وصححه

کیے ہوئے ساتھ سبز چادر کے اسکو پانچوں نے سوا النسائی کے روایت کیا اور اسکو ترمذی نے

الترمذي وعن انس رضي الله تعالى عنه قال كان يهل منا

صحیح بتلایا۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ہم مین سے تہلیل کرنے والے تہلیل کرتے تھے پس آپ

المهل فلا ينكر عليه ويكبر منا المكبر فلا ينكر عليه متفق عليه وعن

اوس پر انکار نہیں کرتے تھے اور ہم مین سے تکبیر کہنے والے تکبیر کہتے تو پس آپ اون پر بھی انکار نہ کرتے تھے (حدیث) متفق

ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال بعثني النبي صلى الله تعالى

علیہ ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا بھیجا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسباب اور بوجھ کے لئے

عليه وسلم في الثقل وقال في الضعفة من جمع بليل متفق عليه وعن عائشة

یا ضعیفون (عورتون اور بچون) کے واسطے مزدلفہ سے رات مین (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور عائشہ رضی اللہ

رضي الله تعالى عنها قالت استاذنت سودة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

عنہا سے روایت ہے کہ اجازت چاہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت سودہ نے مزدلفہ کی رات

٥١ تیز الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ طواف رکن کی پہلی تین گردشین خوب اچھل کود کر ہونی چاہیین۔ تاکہ کفار پر ہیبت بیٹھے۔ باقی چار طواف معمولی رواجی چال پر ہونی چاہیئین

٥٢ بوسہ الخ یعنی عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیکر جہلا کے عقائد فاسدہ کی بیخ کنی کے لیئے ارشاد فرمایا کہ مین تجھے محض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت مین بوسہ دیتا ہون ورنہ تو پتھر ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ ضرر۔ لہذا ایسے اعمال مین بڑی احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ کہ غیر اللہ کو ضار و نافع نہ سمجھین

٥٣ چھڑی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ نے حجر اسود کو چھڑی لگاکر پھر چھڑی کو بوسہ دیا۔ اور اکثر اوقات یون خود حجر اسود کو بوسہ دینا ثابت ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ آپ کو بعض شوطون مین حجر اسود پر بوسہ دینے کی جگہ نہ ملی تو آپ نے بوسہ

لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اَنْ تَدْفَعَ قَبْلَهُ وَكَانَتْ ثَبِطَةً يَعْنِي ثَقِيلَةً فَاَذِنَ

ہیں یہ کہ لوٹ جائیں آپ سے پہلے اور تھیں بوجھل پس آپ نے اون کو اجازت دی (حدیث) متفق

لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ

علیہ ہے - اور ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا ہمکو نبی صلے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ

اللہ علیہ وسلم نے جمرہ پر کنکریاں مت [۱] پھینکو یہانتک کہ آفتاب طلوع ہوجائے اسکو پانچون نے

اِلَّا النَّسَائِيَّ وَفِيْهِ اِنْقِطَاعٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ

ماسوا نسائی کے روایت کیا اور اس حدیث میں انقطاع ہے - اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا

اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ

بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ کو قربانی کی رات میں پس ام اونہون نے کنکریان

الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَاِسْنَادُهُ

ماریں قبل فجر کے پھر گذرین اور طواف افاضہ کیا اسکو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کا اسناد مسلم

عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

کی شرط پر ہے - اور عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلٰوتَنَا هٰذِهِ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ہماری اس نماز میں حاضر ہوجائے یعنی

يَعْنِي بِالْمُزْدَلِفَةِ فَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى نَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ

مزدلفہ میں پھر ٹھیرا رہے [۲] ہمارے ساتھ یہانتک کہ روانہ ہوں ہم حالانکہ اس سے پہلے وقوف عرفہ

ذٰلِكَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ

رات یا دن میں کر چکا ہو تو بیشک پورا ہوگیا حج اوسکا اور پورا کردیا اوس نے ارکان اوس کے کو پانچون نے اسکو

التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ

روایت کیا اور ترمذی اور ابن خزیمہ نے اس کی تصحیح کی - اور عمر رض سے روایت ہے کہا مشرک افاضہ [۳] نہین

كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاِنَّ

کرتے تھے یہانتک کہ آفتاب طلوع ہوجائے اور کہا کرتے تھے چمک اے کوہ ثبیر اور نبی

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ اَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کی مخالفت کی اور افاضہ کیا طلوع آفتاب سے پہلے اسکو

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاُسَامَةَ بْنِ

بخاری نے روایت کیا - اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور اسامہ بن زید سے دونون

زَيْدٍ قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم برابر [۴] تلبیہ پڑھتے رہے یہانتک کہ کنکری ماری جمرہ

---

[۱] مت الخ یعنے طلوع سورج سے پہلے کنکریان پھینکنی آپ نے منع فرمائین ۱۲

[۲] ٹھیرا الخ اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص بروقت مزدلفہ مین پہنچکر روانگی سے قبل عرفہ پر رات یا دن کی جزو مین وقوف کردے تو اس کا حج ہوگیا ۱۲

[۳] افاضہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ مخالفت کفار مسنون ہے کہ جب کفار بعد طلوع سورج واپس آتے اسلیئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم قبل طلوع سورج ۱۲ واپس ہوتے تھے ۱۲

[۴] برابر الخ اس حدیث کو معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کی رمی تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تلبیہ پڑھتے رہے ۱۲ ۱۲-

اللّٰهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين - آمين ۱۲-۱۲-۱۲ -

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ جَعَلَ

عقبہ پر اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهِ وَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ

کیا خانہ کعبہ سلہ کو اپنی بائیں جانب اور منیٰ کو اپنی داہنی جانب اور کنکریں ماریں جمرہ پر سات کنکریاں

وَقَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

اور فرمایا کہ یہ وہ جگہ ہے جس پر سورہ بقرہ نازل ہوا (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور جابر

جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کنکری ماریں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمرہ ۵۲

وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کو دسوین تاریخ چاشت کے وقت اور اس کے بعد جب آفتاب ڈھل گیا اسکو مسلم نے روایت کیا۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کنکریں مارتے تھے جمرہ قریبہ کو سات

الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ

کنکریاں کہ تکبیر کہتے تھے پیچھے ہر کنکری کے پھر آگے بڑھ جاتے تھے پھر نرم جگہ میں

يُسْهِلُ فَيَقُوْمُ طَوِيْلًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ

جاتے تھے پھر دیر تک کھڑے رہتے تھے اور قبلہ رخ ہوتے تھے پھر دیر تک دعا مانگتے تھے اور دعا

ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ

کرتے تھے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور کھڑے رہتے تھے دیر تک پھر ذات عقبہ

الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُوْ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْمُ طَوِيْلًا ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ

جمرہ پر کنکریاں وادی کے اندر کھڑے ہو کر مارتے

الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْلُ

اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے پھر لوٹتے تھے

هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور کہتے تھے اسی طرح دیکھا میں نے رسول خدا کو کرتے ہوئے اسکو بخاری نے روایت کیا۔

وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ

اور انہیں سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خدا رحم فرما سر منڈانے والوں

ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ وَ

پر لوگوں نے کہا اور بال کترانے والوں پر اے رسول خدا تو آپ نے تیسری بار میں فرمایا اور بال

الْمُقَصِّرِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ

کترانے والوں پر (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ سے روایت ہے

---

۵۱ کعبہ الخ اس حدیث سے کنکری مارنے کے وقت کی کیفیت مذکور ہے۔ کہ ابن مسعودؓ رمی کے وقت بیت اللہ کو بائیں اور منیٰ کو داہنے ہاتھ رکھتے تھے اور یہ کہتے کہ اس مقام پر سورہ بقرہ نازل ہوئی ۱۲

۵۲ جمرہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ عید الضحیٰ کے دن رمی جمار چاشت کے وقت اور اس کے بعد زوال سورج کے بعد رمی جمار کرتے ۱۲

۵۳ منڈانے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دونوں کو بعد اکمال افعال حج سر منڈانا بہ نسبت کترانے کے زیادہ افضل ہے چونکہ آپ نے سر منڈانے والوں کے لئے دعاء رحمت دو بار اور کترانے والوں کے لئے دو بھی صحابہ کے کہنے پر ایک بار کی ہے لیکن عورتوں کو سر منڈانا سوائے کترانے کے منع ہے ۱۲۔

تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وقف في حجة

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ٹھہرے حج وداع میں پس لوگ آپ سے دریافت کرنے لگے چنانچہ ایک

الوداع فجعلوا يسألونه فقال رجل لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح

شخص بولا میں جانتا نہ تھا میں نے ذبح سے پہلے سر منڈا لیا آپ نے فرمایا ذبح کر دے کچھ

قال اذبح ولا حرج وجاء آخر فقال لم اشعر فنحرت قبل ان

حرج نہیں اور دوسرا آیا اور کہنے لگا میں جانتا نہ تھا میں نے کنکری مارنے سے پہلے ذبح

ارمي قال ارم ولا حرج فما سئل يومئذ عن شيء قدم ولا

کر دیا آپ نے فرمایا کنکری مار دے کچھ حرج نہیں پس اوس دن نہ سوال کئے گئے آپ کسی بات سے مگر آپ نے یہی

اخر الا قال افعل ولا حرج متفق عليه وعن المسور بن مخرمة

فرمایا کہ کر لے اور کچھ حرج نہیں خواہ مقدم کر دیا ہو کوئی کام یا موخر کر دیا ہو سلہ (حدیث) متفق علیہ ہے اور مسور بن

رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نحر قبل

مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے سے پہلے قربانی کی اور اپنے صحابہ

ان يحلق وامر اصحابه بذلك رواه البخاري وعن عائشة رضي

کو اس کا حکم دیا اسکو بخاری نے روایت کیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے

الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رميتم وحلقتم

روایت ہے کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم کنکریاں مار لو اور سر منڈا چکو

فقد حل لكم الطيب وكل شيء الا النساء رواه احمد وابو داود وفي

تو تمہارے لئے خوشبو حلال سلہ ہو گئی اور ہر چیز سوا عورتوں کے اسکو احمد اور ابو داود نے روایت کیا

اسناده ضعف وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى

اور اسکے اسناد میں ضعف ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

الله تعالى عليه وسلم قال ليس على النساء حلق انما على النساء التقصير

فرمایا کہ عورتوں پر سر منڈانا لازم نہیں۔ اس کے سوا نہیں سلہ عورتوں پر ہے بال کترنا

رواه ابو داود باسناد حسن وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما

اسکو ابو داود نے اسناد حسن سے روایت کیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

ان العباس بن عبد المطلب استاذن رسول الله صلى الله تعالى

کہ عباس بن عبد المطلب نے اجازت چاہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

عليه وسلم ان يبيت بمكة ليالي منى من اجل سقايته فاذن له

منی کی راتوں کو مکہ میں گذارنے کی بوجہ پانی پلانے کے اون کے سلہ پس آپ نے اون کو اجازت دی

سلہ امام صاحب کے نزدیک حج مفرد کرنے والا اگر لاعلمی سے ارکان میں تقدیم و تاخیر کرے تو اوس پر دم لازم نہیں۔ تو ہو سکتا ہے کہ یہ سوال کرنے والے حج افراد والے ہوں، لہذا مذہب حنفیہ کے خلاف نہ ہوگی یہ حدیث، اور اگر تمتع یا قران والے بھی ہوں تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ افعل ولا حرج کے یہ معنے ہیں کہ بسبب لاعلمی کے ایسا کرنے میں کچھ گناہ نہیں اور دم کا ذکر نہ کیا۔ واللہ اعلم ۱۲

سلہ حلال ہو گئی الخ رمی جمار اور سر منڈانے کے بعد خوشبو لگانی جائز ہو جاتی ہے۔ مگر بیوی سے قربت جائز نہیں ہوتی ۱۲

سلہ عورتوں پر الخ اس حدیث سے ثابت ہو گیا کہ عورتوں کو صرف کترانا سر کے بالوں کا جائز ہے جیسا کہ صفحہ ۱۳۴ کے حاشیہ ۳ میں ذکر کیا گیا ہے ۱۲

سلہ کیونکہ پانی زمزم کا پلانا اون ایام میں بنی مطلب کے سپرد تھا۔ اور عباس اون کے سردار تھے ۱۲

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم رخص لرعاة الابل في البيتوتة

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی اونٹوں کے چرواہوں کو شب باشی کرنے کی منی سے جاکر

عن منى يرمون يوم النحر ثم يرمون الغد ومن بعد الغد ليومين

کہ کنکری ماریں دسوین ۱۱ تاریخ پھر کنکری ماریں کل آئندہ کو اور پھر پرسون کو دو روز اور پھر

ثم يرمون يوم النفر رواه الخمسة وصححه الترمذي وابن حبان

جس دن روانہ ہون اوس دن اسکو پانچون نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن حبان نے اسکو صحیح کہا

وعن ابي بكرة رضي الله تعالى عنه قال خطبنا رسول الله صلى

اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا خطبہ سنایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

الله تعالى عليه وسلم يوم النحر الحديث متفق عليه وعن سراء بنت

نے قربانی کے دن آخر حدیث تک متفق علیہ ہے۔ اور سراء بنت نبہان

نبهان رضي الله تعالى عنها قالت خطبنا رسول الله صلى الله تعالى

رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا خطبہ سنایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم يوم الرءوس فقال أليس هذا اوسط ايام التشريق الحديث

روس کے دن ۱۲ اور فرمایا کیا یہ ایام تشریق کا درمیان نہین ہے آخر حدیث

رواه ابو داود باسناد حسن وعن عائشة رضي الله تعالى عنها ان

تک اسکو ابو داؤد نے اچھے اسناد سے روایت کیا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال لها طوافك بالبيت وسعيك

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تمہارا ۱۳ خانہ کعبہ کا طواف کرنا اور صفا و مروہ کے

بين الصفا والمروة يكفيك لحجك وعمرتك رواه مسلم وعن

درمیان دوڑنا تمہارے حج اور عمرہ کے لیئے کافی ہے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور

ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اون سات بار

لم يرمل في السبع الذي افاض فيه رواه الخمسة الا الترمذي

مین نہین اکڑے جو افاضہ کی تھین اسکو پانچون نے باسوا ترمذی کے روایت کیا اور حاکم نے

وصححه الحاكم وعن انس رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله

اسکو صحیح بتلایا۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

تعالى عليه وسلم صلى الظهر والعصر والمغرب والعشاء ثم رقد رقدة

نماز پڑھی ظہر اور عصر اور مغرب و عشاء کی پھر تھوڑی دیر سوئے محصب مقام مین پھر سوار

بالمحصب ثم ركب الى البيت فطاف به رواه البخاري وعن

ہوکر چلے خانہ کعبہ کی طرف کو پس آپ نے اوس کا طواف کیا اسکو بخاری نے روایت کیا۔

---

۱۱ دسوین الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذر دار والون کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منے کی شب باشی سے مستثنے قرار دے دیا۔ اور فرمایا کہ نحر کے دن رمی جمار کرین۔ پھر اس کے بعد دوسرے دن پھر تیسرے دن پھر واپسی کے دن ۱۲

۱۲ دن الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے روس کے دن یعنے ۱۲ ذی الحجہ کو یا رہوین تاریخ ایک جامع خطبہ افعال وارکان حج پر بیان فرمایا۔ اور فرمایا کہ کیا یہ ایام تشریق کے درمیانہ روزون مین سے نہین ہے یعنی ہے ۱۲

۱۳ تمہارا الخ یہان سے معلوم ہوا۔ کہ عورتون کا حج بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا نام ہے ۱۲-۲۰

عائشة رضي الله تعالى عنها انها لم تكن تفعل ذلك اي النزول

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ایسا نہیں کیا کرتی تہین یعنے مقام سلہ

بالابطح وتقول انما نزله رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لانه

ابطح مین اُترنا اور فرمایا کرتی تہین کہ اس کے سوا نہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس مین

كان منزلا اسمح لخروجه رواه مسلم وعن ابن عباس رضي الله

اسوجہ سے اُترے تہے کہ وہ اس مین اُترکر باہر آنا آسان زیادہ تہا اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابن عباس رضی

تعالى عنهما قال امر الناس ان يكون آخر عهدهم بالبيت الا

سے روایت ہے کہا حکم کیا گیا لوگون کو کہ آخر زمانہ اوقات حج کا خانہ کعبہ مین ہو مگر یہ کہ آپ نے تخفیف

انه خفف عن الحائض متفق عليه وعن ابن الزبير رضي الله

فرمائی حیض والی عورت پر (یہ حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم صلوة في

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کا پڑھنا میری اس مسجد مین

مسجدي هذا افضل من الف صلوة فيما سواه الا المسجد الحرام

بہتر ہے ہزار نمازون سے اس کے سوا دوسری مسجدون مین باسوا مسجد حرام کے اور مسجد حرام مین

وصلوة في المسجد الحرام افضل من صلوة في مسجدي هذا بمائة

نماز پڑھنا بہتر ہے میری اس مسجد مین نماز پڑھنے سے ایک سو نماز کی بقدر اسکو

صلوة رواه احمد وصححه ابن حبان باب الفوات والاحصار

احمد نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ باب حج سے رہجانے اور گہرجانے مین

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قد احصر رسول الله

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا بیشک گہیرے گئے رسول خدا صلے اللہ

صلى الله تعالى عليه وسلم فحلق راسه وجامع نساءه ونحر هديه

علیہ وسلم سلہ پس سر منڈایا آپ نے اور اپنی عورتون سے ہم بستری کی اور اپنی ہدی

حتى اعتمر عاما قابلا رواه البخاري وعن عائشة رضي الله تعالى

ذبح کی یہان تک کہ سال آیندہ مین عمرہ ادا کیا اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا

عنها قالت دخل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم على ضباعة بنت

سے روایت ہے کہا تشریف لائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیر بن

الزبير بن عبد المطلب رضي الله تعالى عنهما فقالت يا رسول الله اني

عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے پاس تو وہ بولین اے رسول خدا مین حج کا ارادہ کرتی ہون

اريد الحج وانا شاكية فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حجي واشترطي

حالانکہ مین مریض ہون تو آپ نے فرمایا کہ حج ادا کر شرط ٹہرالے کہ میرے حلال ہونے کی جگہ

سلہ یعنے مقام ابطح مین اُترنا سنت نہین ہے اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہان اُترنا اچہا ہے اگر نہ اُترے تو کچہ لازم نہین آتا ۱۲ مترجم

سلہ نماز الخ اس حدیث سے بعض مساجد کی فضیلتین معلوم ہوئین۔ کہ مسجد نبوی مین ایک نماز کا ادا کرنا اس کے غیر مین ہزار نماز سے افضل ہے سوائے مسجد (بیت اللہ شریف) حرام کے اور مسجد حرام مین ایک نماز کی ادائگی مسجد نبی مین ایکسو نماز ادا کرنے سے افضل ہے ۱۲

سلہ آپ عمرہ کی نیت سے تشریف لے گئے تھے اور حدیبیہ مین پہونچکر مشرکون نے آپ کو گہیرا ۱۲ مترجم غفر لہ ۔۱۲۔۱۳۔۱۳۱۲

اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعے فیہ ولوالدیہم اجمعین آمین ۔ ۱۲۰۳

أن تحلي حيث حبستني متفق عليه وعن عكرمة عن الحجاج بن

وہ یہ ہے جہاں تو (اے خدا) مجھے روک دے (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور عکرمہ سے روایت ہے وہ

عمرو الأنصاري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى

روایت کرتے ہیں حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس کی

عليه وسلم من كسر أو عرج فقد حل وعليه الحج من قابل قال عكرمة

ٹانگ ۵۱ یا پاؤں ٹوٹ جاوے یا لنگڑا ہو جاوے تو وہ حلال ہو جاوے اور اوس پر آئندہ سال حج کرنا لازم

فسألت ابن عباس وأبا هريرة عن ذلك فقالا صدق رواه

ہے عکرمہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں دریافت کیا (یعنی اس حدیث کی)

الخمسة وحسنه الترمذي كتاب البيوع باب شروطه

تو وہ دونوں بولے کہ ٹھیک ہے اسکو پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو حسن بتلایا۔ کتاب بیعوں کے بیان میں۔ باب

وما نهي عنه عن رفاعة بن رافع رضي الله تعالى عنه أن

بیع کے شرائط اور ممنوع بیعوں کے بیان میں۔ رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم سئل أي الكسب أطيب قال عمل الرجل

سے دریافت کیا گیا کون سا کسب اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا آدمی کے اپنے ہاتھ کی

بيده وكل بيع مبرور رواه البزار وصححه الحاكم وعن جابر

محنت ۵۲ اور ہر بیع درست اسکو بزار نے روایت کیا اور حاکم نے اس کی تصحیح کی۔ اور جابر بن

بن عبد الله رضي الله تعالى عنه أنه سمع رسول الله صلى الله تعالى

عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے

عليه وسلم يقول عام الفتح وهو بمكة إن الله ورسوله حرم بيع الخمر

فتح مکہ کے سال حالانکہ آپ مکہ میں تھے بیشک اللہ تعالے اور اوس کے رسول نے شراب اور مردار

والميتة والخنزير والأصنام فقيل يا رسول الله أرأيت شحوم

اور خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام کر دیا پس عرض کیا گیا اے رسول خدا خبر دیجئے ۵۳ مردار کی

الميتة فإنها تطلى بها السفن وتدهن بها الجلود ويستصبح بها

چربی کے بارہ میں کیونکہ اوس کے ساتھ کشتیاں روغن کی جاتی ہیں اور چمڑے چکنے کئے جاتے ہیں اور

الناس فقال لا هو حرام ثم قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

لوگ اوسکو چراغ میں جلاتے ہیں آپ نے فرمایا وہ حرام ہے پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

عند ذلك قاتل الله اليهود إن الله تعالى لما حرم عليهم شحومها

اس وقت قتل کرے خدا تعالے یہود کو کہ اللہ تعالے نے جب حرام کیا اون پر مرداروں کی چربی کو تو

جملوه ثم باعوه فأكلوا ثمنه متفق عليه وعن ابن مسعود رضي

انہوں نے درست کیا اوسکو اور اوسکی قیمت کھائی متفق علیہ ہے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ

---

۵۱ ٹانگ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص پاؤں وغیرہ ٹوٹنے کے باعث یا لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام حج سے حلال ہوکر آئندہ سال حج کرے ۱۲

۵۲ محنت الخ اس سے معلوم ہوا کہ محنت پاکیزہ کسبوں سے ہے ایسے ہی پاکیزہ تجارت ۱۲۔

۵۳ مردار الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردار کی چربی کا استعمال ناجائز ہے۔ خواہ کسی طرح سے کیا جائے کرم سے چراغ میں جلایا جائے۔ یا کشتیوں و چمڑوں کو اس سے چپڑا جائے چونکہ چربی یہود پر حرام کردی گئی تھی۔ جب پر انہوں نے ایسی شرارتیں نکال کر اس سے ناجائز انتفاع حاصل کرنا شروع کیا۔ قاتلہم اللہ تعالیٰ لئے ۱۲۔۱۲۔

اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے جب

یقول اذا اختلف المتبایعان ولیس بینہما بینۃ فالقول ما

خرید و فروخت کرنے والے اختلاف کریں اور ان کے پاس گواہ نہوں تو معتبر قول مال والے

یقول رب السلعۃ او یتتارکان رواہ الخمسۃ وصححہ الحاکم و

کا ہے یا چھوڑ دیں (بیع کو) اسکو پانچوں نے روایت کیا اور حاکم نے اسکو صحیح کہا اور

عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن ثمن الکلب ومہر البغی وحلوان الکاہن

فرمایا ۵۱ کتے کی قیمت اور زانیہ کی خرچی اور کہانت کرنے والے کی اُجرت سے (حدیث)

متفق علیہ وعن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان

متفق علیہ ہے ۔ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے ایک اونٹ پر تھے کہ جو تھک

علی جمل لہ قد اعیی فاراد ان یسیبہ قال فلحقنی النبی صلی اللہ

گیا تھا تو انہوں نے اوس کے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا کہا پس مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

تعالیٰ علیہ وسلم فدعا لی وضربہ فسار سیرا لم یسر مثلہ قال بعنیہ

ملے پس میرے لیے دعا کی اور اوس اونٹ کو مارا پس ایسا چلنے لگا کہ اوس کی مثل پہلے کبھی نہیں چلا

بوقیۃ قلت لا ثم قال بعنیہ فبعتہ بوقیۃ واشترطت حملانہ

آپ نے فرمایا میرے ہاتھ اسکو فروخت کر دے ایک اوقیہ ۵۲ کے عوض میں نے انکار کیا آپ نے پھر فرمایا پھر ہاتھ

الی اہلی فلما بلغت اتیتہ بالجمل فنقدنی ثمنہ ثم رجعت فارسل

ایک اوقیہ کے بدلے فروخت کر دیا میں نے فروخت کر دیا اور اپنے گھر تک سوار ہونا شرط کر دیا پس جب پہنچ گیا تو اونٹ

فی اثری فقال اترانی ماکستک لاخذ جملک خذ جملک ودراہمک

لیکر میں آپ کے پاس آیا تو آپ نے مجھے اوسکا درمن دیدیا میں لوٹ آیا آپ نے میرے پیچھے سے بلا بھیجا اور فرمایا کیا تو یہ سمجھتا ہے

فہو لک متفق علیہ وہذا السیاق لمسلم وعنہ قال اعتق رجل

کہ میں نے کم قیمت دی تجھکو تاکہ لیلوں میں اونٹ تیرا لے اپنا اونٹ اور درہم لے پس وہ تیرے ہی ہیں (حدیث) متفق علیہ ہے اور یہ

منا عبدا لہ عن دبر ولم یکن لہ مال غیرہ فدعا بہ النبی صلی

عبارت مسلم کی ہے اور انہیں سے روایت ہے کہا آزاد کیا ہم میں سے ایک شخص نے اپنے ایک غلام کو پیچھے موت ۵۳ کے اور نہ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فباعہ متفق علیہ وعن میمونۃ رض زوج النبی

تھے اوسکے سوا اور کچھ مال نہ تھا پس آپ نے اوسکو بلا کر فروخت کر دیا ۵۴ (حدیث) متفق علیہ ہے ۔ اور میمونہ رض زوجہ نبی صلعم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فارۃ وقعت فی سمن فماتت فیہ

اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک چوہا گھی میں گر گیا اور مر گیا اوسی میں تو نبی صلعم

---

۵۱ کتے کی قیمت میں علماء کا اختلاف ہے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کتے کی بیع درست ہے اور ممانعت کی احادیث اوس زمانہ کے حکم پر محمول ہیں جب آپ نے اون کے قتل کا حکم دیا تھا ۔ کیونکہ بعد میں آپ کا اون سے نفع اٹھانے کو مباح فرمانا ثابت ہے اور زانیہ کی خرچی کا اور کاہن کی اُجرت حرام ہے کذا فی المرقات واللمعات

۵۲ اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے امام صاحب کے نزدیک بیع میں شرط ناجائز ہے بوجہ حدیث جو ممانعت میں مروی ہے اور یہ شرط صلب عقد میں تھی کذا فی اللمعات

۵۳ یعنے اوس غلام کو مدبر بنا دیا یہ کہکر کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے

۵۴ امام صاحب کے نزدیک مدبر مطلق کی بیع ناجائز ہے ۔ یہ وہ غلام ہے جسکے مولا نے یہ کہدیا ہے کہ میرے مرنے کے بعد آزاد ہے اور مدبر مقید کی بیع درست ہے یہ وہ غلام ہے جس کو کہا گیا ہو کہ میں اگر فلاں مرض میں مروں تو تو آزاد ہے

فسئل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عنها فقال ألقوها وما حولها

سے اوس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اوس کو اور گرد کا گھی پھینکدو اور باقی

وكلوه رواه البخاري وزاد احمد والنسائي في سمن جامد وعن

کو کھا لو اسکو بخاری نے روایت کیا اور احمد اور نسائی نے زیادہ کیا کہ جمے ہوئے گھی میں اور ابو ہریرہ

أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب چوہا

تعالى عليه وسلم إذا وقعت الفارة في السمن فإن كان جامدا فألقوها

گھی میں گر جائے تو اگر وہ جما ہوا ہو تو اوسکو اور اوسکے ارد گرد کے گھی کو پھینکدیا کرو

وما حولها وإن كان مائعا فلا تقربوه رواه احمد وابوداود وقال

اور اگر پتلا بہتا ہوا ہو تو اوس کے قریب نہ جاؤ اسکو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا

حكم عليه البخاري وابو حاتم بالوهم وعن ابي الزبير قال سألت

اور بخاری اور ابوحاتم نے اس کے وہم ہونے کا حکم لگایا اور ابو زبیر سے روایت ہے کہا دریافت

جابرا عن ثمن السنور والكلب فقال زجر النبي صلى الله تعالى

کیا میں نے جابر سے بلی اور کتے کی قیمت کے بارے میں تو انہوں نے کہا منع فرمایا نبی صلی

عليه وسلم عن ذلك رواه مسلم والنسائي وزاد إلا كلب صيد

اللہ علیہ وسلم نے اس سے اسکو مسلم اور نسائی نے روایت کیا اور یہ زیادہ کیا کہ مگر شکاری کتا

وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت جاءتني بريرة فقالت

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا آئی میرے پاس بریرہ اور آکر کہنے لگی کہ میں اپنے

إني كاتبت أهلي على تسع أواق في كل عام أوقية فأعينيني فقلت

بدلے نو اوقیوں کے مکاتب ہو گئی ہوں (اس طرح) کہ ہر سال میں ایک اوقیہ دوں لہذا میری اعانت کرو

إن أحب أهلك أن أعدها لهم ويكون ولاؤك لي فعلت فذهبت

تو میں نے کہا کہ اگر تیرا مالک اسکو پسند کرے کہ میں ان کی اوقیے ان کو ادا کردوں اور تیری ولا میرے واسطے ہو

بريرة إلى أهلها فقالت لهم فأبوا عليها فجاءت من عندهم ورسول

تو میں کر سکتی ہوں پس بریرہ گئی اپنے مالک کے پاس اور اوس نے جاکر کہا اونہوں نے انکار کیا پس وہاں سے آئی

الله صلى الله تعالى عليه وسلم جالس فقالت إني قد عرضت ذلك عليهم

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور کہنے لگی کہ میں نے وہ اونپر پیش کیا تو انہوں نے انکار کیا [illegible] مگر ان کو ولا رہے

فأبوا إلا أن يكون الولاء لهم فسمع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

ہے (تو انہیں منظور ہے) پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سن لیا تو حضرت عائشہ نے

فأخبرت عائشة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال خذيها

نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا اوسکو لیلو

---

۵۱ دریافت کیا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمے ہوئے گھی میں اگر چوہا مرجائے تو چوہے اور اس کے ارد گرد کے گھی کو نکال کر باقی استعمال کیا جائے کہ پاک ہے ۱۲

۵۲ قریب الخ یہ حدیث بھی پہلی کی مؤید ہے مگر اس میں یہ زیادتی ہے کہ پگھلے ہوئے گھی میں مرجانے سے تمام ناپاک ہوجاتا ہے جس کے قریب بھی نہ جاؤ جسے بخاری نے وہم قرار دیا ہے چونکہ وہ گھی بھی پاکی کے طرق سے پاک ہو سکتا ہے جیسے کتب فقہ مطول میں بالتفصیل مذکور ہے ۱۲

۵۳ بیع بلی کی درست ہے اور نہی کی حدیث تنزیہیہ یا عدم نفع پر محمول ہے کذا افادہ النووی ۱۲

مترجم

واشترطي لهم الولاء فانما الولاء لمن اعتق ففعلت عائشة

اور ولا کو انہین کے لیے مشروط رکھو کیونکہ ولا[ف۱] اوسی کی ہے جو آزاد کرے چنانچہ حضرت عائشہ رضی نے

رضي الله تعالى عنها ثم قام رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في

ایسا ہی کر دیا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لوگون مین کھڑے ہوئے اور خدا تعالی

الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فما بال رجال

کی حمد و ثنا کرکے فرمایا بہر حال حمد و صلاۃ کے بعد پس کیا حال ہے اون لوگون کا جو شرط لگاتے

يشترطون شروطا ليست في كتاب الله ما كان من شرط ليس في

ہین ایسی شرطون کی جو کتاب اللہ مین نہین ہین جو کوئی شرط کہ خدا کی کتاب مین نہ ہو پس وہ

كتاب الله فهو باطل وان كان مائة شرط قضاء الله احق وشرط

باطل ہے اگرچہ وہ سو شرطین ہون اللہ تعالے کے حکم کو پورا کرنا زیادہ سزاوار ہے اور اللہ کی

الله اوثق وانما الولاء لمن اعتق متفق عليه واللفظ للبخاري وعند

شرط زیادہ مضبوط ہے[ف۲] اسکے سوا نہین کہ ولا آزاد کرنے والے کی ہے (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ

مسلم قال اشتريها واعتقيها واشترطي لهم الولاء وعن ابن عمر

بخاری کے ہین اور مسلم کے نزدیک (یون ہے) کہ خرید لو اسکو اور آزاد کر دو شرط کرلو اون کے لئے ولا کی۔ اور ابن

قال نهى عمر عن بيع امهات الاولاد فقال لا تباع ولا توهب

عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا منع فرمایا حضرت عمر رضی نے ام ولدون کی بیع سے پس کہا کہ نہ فروخت کی جائین

ولا تورث يستمتع بها ما بدا له فاذا مات فهي حرة رواه

اور نہ ہبہ کی جاوین اور نہ وراثت مین دی جاوین مالک جسقدر چاہے نفع حاصل کرے اور جب وہ مرجائے[ف۳] تو

البيهقي ومالك وقال رفعه بعض الرواة فوهم وعن جابر

ام ولد آزاد ہے اسکو بیہقی اور مالک نے روایت کیا اور کہا بعض راویون کا اس حدیث کو مرفوع کہنا وہم ہے۔ اور

رضي الله تعالى عنه قال كنا نبيع سرارينا امهات الاولاد والنبي

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے ہم فروخت کیا کرتے تھے اپنی ام ولدون کو اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم

صلى الله تعالى عليه وسلم حي لا يرى بذلك باسا رواه النسائي

زندہ تھے نہین سمجھتے تھے اس مین کوئی گناہ اسکو نسائی اور ابن ماجہ اور دارقطنی نے روایت کیا اور ابن

وابن ماجة والدارقطني وصححه ابن حبان وعن جابر بن

حبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے

عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

روایت ہے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچے ہوئے پانی کو

عن بيع فضل الماء رواه مسلم وزاد في رواية وعن بيع ضراب الجمل

فروخت کرنے سے[ف۵] اسکو مسلم نے روایت کیا اور ایک روایت مین زیادہ کیا کہ اونٹ کو مادہ پر چڑھانے کی بیع سے[ف۴]

ف۱ آزاد کیا ہوا غلام بوقت موت جو کچھ مال وغیرہ چھوڑے اگر اسکا کوئی وارث نہ ہو تو آزاد کرنے والا اوسکا مالک ہے اوسکو ولا کہتے ہین ۱۲ مترجم

ف۲ لہذا اگرچہ ولا اون کے لیئے مان لی جائے لیکن حسب حکم خداوہ ولا تمہاری ہی ہوگی کیونکہ تم اوسکی آزاد کرنے والی ہو ۱۲ مترجم غفرلہ

ف۳ مرجائے الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ام ولد باندیون کی خرید و فروخت منع ہے اور مالک اس سے نفع حاصل کرسکتا ہے اور مالک کے مرجانے کے بعد آزاد ہوجاتی ہے ۱۲

ف۴ سانڈ کو کرایہ پر لینا مکروہ ہے البتہ عاریۃً لینا اور دینا درست بلکہ مستحب ہے پھر اگر اسپر بطور اکرام مل جائے تو مضایقہ نہین

ف۵ فروخت الخ یعنے آپنے زائد از ضرورت پانی کے فروخت سے منع فرمایا ہے ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲

وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال نهى رسول الله صلى الله

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

تعالى عليه وسلم عن عسب الفحل رواه البخاري وعنه أن رسول الله

کرایہ سانڈ کے سے اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ

صلى الله تعالى عليه وسلم نهى عن بيع حبل الحبلة وكان بيعا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حمل کے حمل کی بیع سے اور یہ بیع تھی جس کو اہل جاہلیت

يتبايعه أهل الجاهلية كان الرجل يبتاع الجزور إلى أن تنتج

کیا کرتے تھے تھا آدمی خریدتا تھا اونٹوں کو یہاں تک کہ جنے اونٹنی پھر جنے وہ جو اوس اونٹنی کے پیٹ

الناقة ثم تنتج التي في بطنها متفق عليه واللفظ للبخاري وعن

میں ہے (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ رسول خدا

أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نهى عن بيع الولاء وعن

صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے اور اوسکے ہبہ کردینے سے (حدیث) متفق علیہ

هبته متفق عليه وعن أبي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله

ہے۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

تعالى عليه وسلم عن بيع الحصاة وعن بيع الغرر رواه مسلم وعنه

کنکریوں کی بیع اور دہوکے کی بیع سے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور انہیں سے روایت ہے

أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال من اشترى طعاما فلا يبعه حتى

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلہ خریدے تو نہ بیچے اوسکو یہاں تک کہ ناپ لے اوسکو

يكتاله رواه مسلم وعنه قال نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن

اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں

بيعتين في بيعة رواه أحمد والنسائي وصححه الترمذي وابن حبان

سے ایک بیع میں اسکو احمد اور نسائی نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن حبان نے اسکو صحیح کہا اور ابوداؤد

ولأبي داود من باع بيعتين في بيعة فله أوكسهما أو الربا وعن

کے لئے یوں ہے کہ جو بیع کرے دو بیعوں کی ایک بیع میں تو اوس کے لئے ان دونوں میں کم نقصان والی بیع ہے یا سود ہے

عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

لا يحل سلف وبيع ولا شرطان في بيع ولا ربح ما لم يضمن

حلال نہیں ہے قرض اور بیع اور نہ دو شرطیں ایک بیع میں اور نہ نفع اوس چیز کا جو ضمان میں نہیں آئی اور نہ

ولا بيع ما ليس عندك رواه الخمسة وصححه الترمذي وابن خزيمة والحاكم

فروخت کرنا اوس چیز کا جو تیرے پاس نہیں اسکو پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی وابن خزیمہ اور حاکم نے اسکو صحیح کہا

ف۱ کرایہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نر کو مادہ پر ڈالنے کے لیئے کرایہ پر دینا منع ہے کہ یہ قبیح کمائی ہے۔ یہی مذہب احناف اور فقہاء حنفیہ ہے کذا فی المؤطا ۱۲

ف۲ حمل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حمل کے حمل کی بیع جو ایام جاہلیت میں کی جاتی تھی ناجائز ہے اور اس میں جو تفسیر حبل الحبل کی ہے وہ اسحق ابن راہویہ اور احمد کی بیان کردہ ہے ۱۲۔

ف۳ ولا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولا عتاقہ وغیرہ کا فروخت اور ہبہ کرنا جائز نہیں ۱۲۔

ف۴ کنکریوں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیع حصات اور دہوکے کی بیع ناجائز ہے اور بیع حصات وہ ہوتی ہے کہ خریدار کنکری ڈالتا ہے جس چیز پر کنکری پڑ جائے وہ چیز اس کی ہو گئی اور بیع ہو گئی ۱۲

ف۵ ناپ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص غلہ خریدے تو پھر وہ آگے ناپ کے بغیر شرعاً نہیں فروخت کر سکتا ہے

۱۲—۱۲—۱—۱۲—۱۲—۱۲

وَاَخْرَجَهٗ فِی عُلُوْمِ الْحَدِیْثِ مِنْ رِوَایَةِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَمْرٍو وَالْمَذْکُوْرِ

اور حاکم نے علوم الحدیث مین بروایت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور مذکور اس لفظ سے ہے کہ منع کیا فرمایا

بِلَفْظِ نَهٰی عَنْ بَیْعٍ وَّشَرْطٍ وَمِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ

منع اور شرط سے اور اس سند کو بیان کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اور یہ حدیث غریب ہے۔

وَهُوَ غَرِیْبٌ وَعَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ

اور انہین سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیعانہ کی بیع سے ٥١

الْعُرْبَانِ رَوَاهُ مَالِكٌ قَالَ بَلَغَنِیْ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ بِهٖ وَعَنِ ابْنِ

اسکو مالک نے روایت کیا کہا پہونچی ہے مجھکو عمرو بن شعیب کی یہ حدیث۔ اور ابن عمر رضی اللہ

عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ ابْتَعْتُ زَیْتًا فِی السُّوْقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهٗ

روایت ہے کہا خریدا مین نے بازار سے زیتون پس جب مین اوسکا مستحق ہوچکا

لَقِیَنِیْ رَجُلٌ فَاَعْطَانِیْ بِهٖ رِبْحًا حَسَنًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰی یَدِ الرَّجُلِ

تو مجھے ایک شخص ملا اوس نے مجھے اوس مین اچھا فائدہ نفع دیا پس مین نے اوس شخص کے ہاتھ پر مارنے

فَاَخَذَ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ بِذِرَاعِیْ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ

کا ارادہ کیا کہ اچانک ایک شخص نے میرے پیچھے سے میرا ہاتھ پکڑ لیا پس مین نے دیکھا تو وہ زید بن

حَیْثُ ابْتَعْتَهٗ حَتّٰی تَحُوْزَهٗ اِلٰی رَحْلِكَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ثابت رضی اللہ عنہ تھے تو انہون نے فرمایا کہ نہ فروخت کر اسکو جہان تو نے اسکو خریدا یہان تک کہ محفوظ کرلے تو اسکو

نَهٰی اَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَیْثُ تُبْتَاعُ حَتّٰی یَحُوْزَهَا التُّجَّارُ اِلٰی رِحَالِهِمْ

اپنے مکان مین اسلئے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اسباب کے فروخت کرنے سے جہان وہ خریدا جاے

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ

یہان تک کہ محفوظ کر لین اوسکو سوداگر اپنے مکانون مین اسکو احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا اور الفاظ اوسی کے ہین اور ابن حبان

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَبِیْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِیْعِ فَاَبِیْعُ بِالدَّنَانِیْرِ وَاٰخُذُ

اور انہین کی روایت ہے کہا مین نے عرض کیا اے رسول خدا مین فروخت کرتا ہون اونٹ مقام بقیع مین پس فروخت کرتا

الدَّرَاهِمَ وَاَبِیْعُ بِالدَّرَاهِمِ وَاٰخُذُ الدَّنَانِیْرَ اٰخُذُ هٰذَا مِنْ هٰذِهٖ وَاُعْطِیْ

ہون دنانیر کے عوض اور لیتا ہون دراہم یا فروخت کرتا ہون دراہم کے عوض اور لیتا ہون دنانیر دیتا ہون یہ اوس کے

هٰذِهٖ مِنْ هٰذِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا

بدلہ اور دیتا ہون یہ اوس کے بدلہ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے کوئی مضائقہ اس مین کہ لیوے تو اسکو

بِسِعْرِ یَوْمِهَا مَا لَمْ تَتَفَرَّقَا وَبَیْنَکُمَا شَیْءٌ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ الْحَاکِمُ وَعَنْهُ

اوسی دن کے نرخ سے جبتک تم جدا ہوے ہو اس حال مین کہ تمہارے درمیان مین کوئی چیز ہو ٥٤ اسکو پانچون نے روایت

قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ

کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا - اور انہین سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نجش سے ٥٥ یہ حدیث متفق علیہ ہے

---

٥١ یعنے بائع کو خریدار ایک درہم یا دو درہم اس شرط پر دے کہ اگر مین نے اس مبیع کو خرید لیا تو وہ درہم ثمن مین محسوب ہوگا اور اگر نہ خریدا تو وہ درہم میرا ہے ١٢ مترجم

٥٢ جس کا تم بن سے کسی نے قبضہ نہ کیا ہو ١٢ مترجم

٥٣ اسکے یہ معنے ہین کہ ایک آدمی کوئی چیز خریدنے لگا۔ تو دوسرے نے آکر اوسکی زیادہ قیمت کردی - حالانکہ اوس کا خریدنے کا ارادہ نہ ہو بلکہ اس غرض سے تاکہ خریدار کو اتنی ہی قیمت پر خریدنے کی رغبت ہو جائے ١٢ مترجم. کذا فی المؤطا - ١٢ محمد حیات سنبھلی

٥٤ منع الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی بیع ناجائز ہے جس مین کوئی شرط خلاف شرع کی جائے ١٢

اللّٰهم اغفر لکاتبه ولمن سعی فیه ولوالدیهم اجمعین

جابر رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا

نهى عن المحاقلة والمزابنة والمخابرة وعن الثنيا إلا أن تعلم

محاقلہ اور مزابنہ ۵۱ اور مخابرہ اور ثنیا سے ۵۲ مگر یہ کہ وہ متعین اور معلوم ہوں

رواه الخمسة إلا ابن ماجة وصححه الترمذي وعن أنس رضي

اسکو پانچوں نے ابن ماجہ کے سوا روایت کیا اور ترمذی نے اسکو صحیح بتلایا ہے۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے

الله تعالى عنه قال نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم

روایت ہے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور

عن المحاقلة والمخاضرة والملامسة والمنابذة والمزابنة رواه

مخاضرہ اور ملامسہ ۵۳ اور منابذہ اور مزابنہ سے اسکو بخاری نے

البخاري وعن طاوس عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال

روایت کیا۔ اور طاؤس سے روایت ہے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہا فرمایا رسول اللہ

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تلقوا الركبان ولا يبيع حاضر

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ ملاقات کرو قافلوں سے (بیوپاری لوگوں سے جو ابھی تک شہر میں داخل

لباد قلت لابن عباس ما قوله لا يبيع حاضر لباد قال لا يكون

نہیں ہوئے) اور نہ فروخت کرے شہری گاؤں والے کیلئے میں نے ابن عباس سے اس جملہ کا مطلب دریافت

سمسارا متفق عليه واللفظ للبخاري وعن أبي هريرة رضي الله تعالى

کیا وہ بولے کہ اوسکا دلال نہ بنے متفق علیہ ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا

عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تلقوا الجلب فمن

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ لو آگے سے جا کر باہر کے مال کو پس جو شخص

تلقى فاشترى منه فإذا أتى سيده السوق فهو بالخيار رواه مسلم وعنه قال

آگے جا کر مال خرید لے اور پھر اوس مال کا مالک بازار میں آکر اوسکا نرخ دیکھے تو اوسکو اختیار ہے (اپنے مال کو واپس لینے کا)

نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أن يبيع حاضر لباد ولا تناجشوا

اور انہیں سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ فروخت کرے شہری گاؤں والے کی

ولا يبيع الرجل على بيع أخيه ولا يخطب على خطبة أخيه ولا

کے لیئے اور کسی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ بڑھاوے (جبکہ نیت خریدنے کی نہو) اور نہ بیع کرے آدمی اپنے بھائی کی

تسأل المرأة طلاق أختها لتكفأ ما في إنائها متفق عليه ولمسلم

بیع پر اور نہ پیغام دے نکاح کا اپنے بھائی کے پیغام پر اور نہ چاہے عورت اپنی بہن کی طلاق کو تاکہ گرادے جو اوسکے برتن

لا يسم المسلم على سوم أخيه وعن أبي أيوب الأنصاري رضي الله تعالى عنه

میں ہے (حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کے لیئے یہ لفظ ہیں کہ نہ بھاؤ کرے مسلمان اپنے بھائی کے بھاؤ پر۔ اور ابو ایوب انصاری سے روایت ہے

---

۵۱ امام محمدؒ نے موطا میں بیان کیا کہ ہمارے نزدیک مزابنہ اسے کہتے ہیں کہ کھجور یا انگور درختوں کے اوپر کے خشک کھجور یا انگور سے وزن کرکے بیچے جاویں۔ اور کم و بیشی معلوم نہ ہو۔ اور محاقلہ اسے کہتے ہیں کہ بالوں کے اندر کے گیہوں صاف کیئے ہوئے گیہوں کے ساتھ فروخت کیئے جاویں۔ اور کم و بیشی معلوم نہ ہو اور سب حرام ہیں اور اگر زمین بونے کے کرایہ میں گیہوں دیئے جاویں تو اوسکو مخابرہ بولتے ہیں ۱۲ مترجم

۵۲ یعنے یہ کہ مثلاً باغ کسی باغ کے پھل فروخت کرے اور اوس میں سے کچھ پھل مستثنے کرے ۱۲ مترجم

۵۳ ملامسہ یہ ہے کہ آدمی دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگائے پس یہ ہی بیع ہو گئی۔ اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کی طرف کپڑا پھینکے۔ اور دوسرا اوس کی طرف پھینکے۔ بس اسی کو بیع سمجھا جاوے ۱۲ مترجم

۵۴ کیونکہ اوسکو دھوکہ دیا گیا یہ کہکر کہ مال اسی نرخ سے فروخت ہو... اور انتفع میں اس سے کم ...

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ

کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے جو شخص جدائی کرے والدہ ۵۱ اور اس

وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ

کے بچے مین تو جدائی کریگا خدا تعالے اوسکے اور اوس کے دوستون کے درمیان قیامت کے دن اسکو احمد نے

اَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ لٰكِنْ فِيْ اِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَهُ شَاهِدٌ

روایت کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا لیکن اس کے اسناد مین گفتگو ہے اور اس کے لیئے شاہد ہے۔

وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُولُ

اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا حکم دیا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيْعَ غُلَامَيْنِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُهُمَا فَفَرَّقْتُ

یہ کہ فروخت کرون دو غلام بھائی پس مین نے اون کو فروخت کر دیا اور دونون مین تفریق

بَيْنَهُمَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَدْرِكْهُمَا فَارْتَجِعْهُمَا

کر دی پھر مین نے اس کا ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا اور لوٹا اون کو اور مت

وَلَا تَبِعْهُمَا اِلَّا جَمِيْعًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَقَدْ صَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ

فروخت کراون کو مگر اکھٹا ۵۲ اسکو احمد نے روایت کیا اور اس کے روایت کرنے والے ثقہ ہین اور ابن خزیمہ اور

وَابْنُ الْجَارُوْدِ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ الْقَطَّانِ وَعَنْ اَنَسِ

ابن جارود اور ابن حبان اور حاکم اور طبرانی اور ابن قطان نے اسکو صحیح کہا ۔ اور انس بن مالک

بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ غَلَا السِّعْرُ فِي الْمَدِيْنَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین نرخ گران ہوگیا تو

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ غَلَا السِّعْرُ فَسَعِّرْ لَنَا

لوگ بولے اے رسول خدا نرخ گران ہوگیا ہمین ارزانی فرما دیجیے تو

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ

آپ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے ہی نرخ مقرر فرمانے والا ہے تنگی اور

الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْكُمْ

فراخی کرنے والا رزق دینے والا ہے اور بیشک مین امید کرتا ہون یہ کہ ملاقات کرون خدا سے اس حال میں

يَطْلُبُنِيْ بِمَظْلِمَةٍ فِيْ دَمٍ وَلَا مَالٍ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ

نہ ہو تم مین سے کوئی کہ طلب کرتا ہو مجھسے بدلہ ظلم کا خون یا مال کی اندر اسکو پانچون نے سوا نسائی کے روایت کیا اور

ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ

ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا ۔ اور معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِئٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

سے روایت کرتے ہین فرمایا آپ نے کہ نہین بند کرتا غلہ ۵۳ مگر گنہگار اسکو مسلم نے روایت کیا۔

---

۵۱ والدہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باندی اور اس کے بچہ مین تفریق ناجائز ہے یعنی ماں یا بچہ کو فروخت کر دیا جائے اور دوسرے کو نہ فروخت کیا جائے چونکہ وہ ایک دوسرے کے بغیر سخت فراق کی تکلیف مین ہونگے اسلیئے جائز نہین قرار دیا گیا ۱۲

۵۲ تفریق کا عدم جواز صغر سنی کے ساتھ مشروط ہے چونکہ یہ دونون غلام نابالغ ہون گے جن کی تفریق اُن کے لیئے باعث جدائی و غم ہوگی ۱۲

۵۳ اگر قحط سالی مین اس نیت کہ غلہ خرید کر بند کرے کہ اور گران ہوگا تو فروخت کرون گا ۔ پس یہ ناجائز ہے اور اگر فراخی مین خرید کر اس نیت سے بند کرے کہ مہنگا ہوگا تو نکالون گا یہ درست ہے ۔ کذا فی اللمعات مولف مترجم ۱۲

وعن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تصروا

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے

الابل والغنم فمن ابتاعها بعد ذلک فهو بخیر النظرین بعد ان یحلبها

مت بند کرو دودھ اونٹ اور بکری کا پس جو شخص اون کو بعد (دودھ بند کئے جانے کے) خریدے تو اوسکو

ان شاء امسکها وان شاء ردها وصاعا من تمر متفق علیه ولمسلم

دو باتون کا اختیار ہے بعد اس کے کہ وہ دودھ دوہے اگر چاہے روک لے اوسکو اور اگر چاہے لوٹا دے اوسکو اور ایک صاع

فهو بالخیار ثلثة ایام وفی روایة له علقها البخاری رد معها

کھجور یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کے لئے یون ہے پس وہ تین دن تک مختار ہے اور اوس کی ایک روایت میں جسے بخاری نے

صاعا من طعام لا سمراء قال البخاری والتمر اکثر وعن ابن مسعود

معلق کہا ہے یون ہے کہ لوٹا دے اوس کے ساتھ ایک صاع کھانے کی چیز نہ گیہون. بخاری نے کہا کہ لفظ تمر (چھوہارا)

رضی الله تعالی عنه قال من اشتری شاة محفلة فردها فلیرد معها صاعا

اکثر ہے۔ اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہا جو شخص خریدے بکری کو جسکا دودھ جمع کیا ہوا ہو تو پھر لوٹا دے

رواه البخاری وزاد الاسمٰعیلی من تمر وعن ابی هریرة رضی الله تعالی

اوسکو تو لوٹا دے اوسکو ساتھ ایک صاع اسکو بخاری نے روایت کیا اور اسمٰعیلی نے زیادہ کیا چھوہارون کا۔ اور ابو

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر علی صبرة من طعام فادخل یده فیها

ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے غلہ کے ایک ڈھیر پر پس ڈالا اوس میں اپنا

فنالت اصابعه بللا فقال ما هذا یا صاحب الطعام قال اصابته السماء

ہاتھ پس پالی آپکی انگلیون نے اوس میں تری تو آپ نے فرمایا یہ کیا ہے غلہ والے اوسنے کہا اسکو بارش پہنچ

یا رسول الله قال افلا جعلته فوق الطعام کی یراه الناس من غش

گئی اے رسول خدا آپ نے فرمایا پس اسکو غلہ کے اوپر کیون نہ کیا تاکہ لوگ دیکھیں جو کھوٹ دیکر بیچے وہ ہماری طریقون پر

فلیس منا رواه مسلم وعن عبد الله بن بریدة عن ابیه رضی الله تعالی عنهما

نہیں ہے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا

قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم من حبس العنب ایام القطاف حتی

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روک رکھے انگور کاٹنے کے ایام تک تاکہ فروخت کرے

یبیعه ممن یتخذه خمرا فقد تقحم النار علی بصیرة رواه الطبرانی فی

اوس کے ہاتھ جو اوس کی شراب بناوے تو وہ داخل ہوا دوزخ میں دیکھتے بھالتے اسکو طبرانی نے اوسط میں روایت

الاوسط باسناد حسن وعن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت قال رسول

کیا باسناد حسن۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

الله صلی الله علیه وسلم الخراج بالضمان رواه الخمسة وضعفه البخاری

نے آمدنی کا استحقاق بدلہ تاوان کے ہے اسکو پانچون نے روایت کیا اور بخاری اور ابوداود نے

مت الا اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ
شیردار جانورون کا
دودھ بند کر رکھنا
بیعنے ہانکے دکھانے
کے لئے کہ بڑی دودھ والی
ہے یہ دھوکہ دہی کے
باعث منع ہے جس میں
خریدار کو حق ہے خواہ
اسے رکھ لے یا واپس
کرے مع ایک صاع
کھجور کے عوض دودھ خوردہ
کے عند غیر الاحناف
لا الاحناف ۱۲
امام صاحب کے نزدیک
صرف جانور لوٹا دے اوسکے
ساتھ تاوان کچھ نہ دے
اسلئے کہ تاوان یا قیمت
کا ہوتی ہے اور یا اوس
کی مثل اور صاع تمر ان
دونون میں سے کچھ نہیں
اور حدیث واحد کو خلاف
قیاس ثابت نہیں ہوسکتا
اور حدیث ابو ہریرہ کی ہے
جو فقیہ نہیں ہیں نیز صحیح
احادیث سے یہ ثابت
ہوتا ہے کہ ادمی دودھ کا
ضامن ہوا مالک ہوکر
تو پھر ضمان کیسا

حدیث کا یہ مطلب ... جایز نہیں اور دھوکہ دہی کی وعید شدید حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ دھوکہ میری امت سے

وَأَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُودِ وَابْنُ حِبَّانَ

اسکو ضعیف کہا اور ترمذی اور ابن خزیمہ نے اسکو صحیح بتلایا اور ابن جارود اور ابن حبان اور حاکم اور ابن

وَالْحَاكِمُ وَابْنُ الْقَطَّانِ وَعَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

قطان نے بھی۔ اور عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِيَ بِهِ أُضْحِيَّةً أَوْ شَاةً فَاشْتَرَى

نے اسکو ایک دینار دیا تاکہ اوس سے قربانی [1] کا جانور یا بکری خرید لائے پس وہ اوس کے بدلہ دو بکریان

بِهِ شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ فَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ

خرید لایا اور ایک کو ایک دینار کے بدلہ فروخت کر دیا پس آپ کے پاس ایک دینار اور ایک بکری لیکر آیا تو

فِي بَيْعِهِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ

آپ نے اوسکو بیع مین برکت ہونے کی دعا دی چنانچہ تھا وہ کہ اگر خریدتا مٹی تو اوس مین بھی نفع پاتا اسکو

وَقَدْ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ضِمْنَ حَدِيثٍ وَلَمْ يَسُقْ لَفْظَهُ وَأَوْرَدَ التِّرْمِذِيُّ لَهُ

پانچوں نے سوا نسائی کے روایت کیا اور بخاری نے ایک حدیث کے اندر اسکو بیان کیا اور یہ الفاظ نہین لائے

شَاهِدًا مِنْ حَدِيثِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

اور ترمذی اسکے لیے ایک شاہد حدیث حکیم بن حزام سے لائے ہین۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو

عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ شِرَاءِ مَا فِي بُطُونِ الْأَنْعَامِ

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا خریدنے [2] ان جانورون کے سے جو چوپایون کے پیٹ مین

حَتَّى تَضَعَ وَعَنْ بَيْعِ مَا فِي ضُرُوعِهَا وَعَنْ شِرَاءِ الْعَبْدِ وَهُوَ آبِقٌ وَعَنْ

ہین یہان تک کہ جن سکہ لین اور فروخت کرنے اوس دودھ کے سے جو اون کے تھنون مین ہے اور فروخت کرنے

شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ وَعَنْ شِرَاءِ الصَّدَقَاتِ حَتَّى تُقْبَضَ وَعَنْ ضَرْبَةِ

اوس غلام کے سے جو بھاگا ہوا ہے اور فروخت کرنے مال ہائے غنیمت سے جبتک اون کی تقسیم نہ ہو اور فروخت کرنے

الْغَائِصِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارَقُطْنِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ أَبِي

صدقات کے سے جبتک اون کا قبضہ نہ ہو اور غوطہ خور کے ایک دفعہ کے غوطہ کو خریدنا [3] اسکو ابن ماجہ اور دارقطنی نے

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسناد ضعیف سے روایت کیا۔ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

لَا تَشْتَرُوا السَّمَكَ فِي الْمَاءِ فَإِنَّهُ غَرَرٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَشَارَ إِلَى أَنَّ الصَّوَابَ

مت خریدو مچھلی کو [4] پانی کے اندر کیونکہ یہ دھوکا ہے اسکو احمد نے روایت کیا اور اسطرف اشارہ کیا

وَقْفُهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

کہ اسکا موقوف ہونا امر حق ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةٌ حَتَّى تُطْعَمَ وَلَا يُبَاعَ صُوفٌ عَلَى ظَهْرٍ وَلَا

علیہ وسلم نے یہ کہ فروخت کیے جائین پھل یہان تک کہ کھانے کے قابل ہو جائین اور نہ فروخت کی جائے اون پور

---

[1] قربانی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کو کسی چیز کی خرید مین وکیل بنائے تو اُسے نفع مؤکل کی ہر صورت جائز ہے جسکو لیے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی جو مٹی کو بھی خریدتا تھا تو اس مین بھی نفع ہوتا تھا ۱۲

[2] جن لین الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجہول غیر موجود چیز کی بیع نا جائز ہے جیسے حمل کی یا تھنون مین دودھ کی بیع یا بھاگے ہوئے غلام کی ایسے ہی غنیمتون کی قبل تقسیم بیع ناجائز ہے وغیرہ وغیرہ الخ چونکہ اس مین آخر کو نقصان مشتری کا خطرہ ہے جو باعث جھگڑا و نزاع ہے ۱۲

[3] کہ اب کے غوطہ مین جو کچھ موتی جس قدر ہاتھ آئین وہ مین لیتے مین خریدتا ہون ۱۲

[4] پانی الخ اس حدیث سے بھی یہی معلوم ہوا کہ غیر موجود و غیر مقبوضہ چیز کی بیع نا جائز ہے جیسے کہ ابھی پانی مین مچھلی ہو اور پکڑنے والا کہے جو اس دفعہ آئے لینے بس وہ خرید [illegible] ۱۲

لَبَنٍ فِي ضَرْعٍ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ أَخْرَجَهُ

کی پشت پر اور نہ دودھ تھن کے اندر اسکو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور دارقطنی نے اور ابو داؤد

أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ لِعِكْرِمَةَ وَهُوَ الرَّاجِحُ وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا مَوْقُوفًا

نے مراسیل عکرمہ میں بیان کیا اور یہی غالب ہے اور اسکو ابن عباس پر موقوف کرکے بھی بیان کیا اسناد

عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ بِإِسْنَادٍ قَوِيٍّ وَرَجَّحَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

قوی کے ساتھ اور بیہقی نے اسکو ترجیح دی ۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَضَامِينِ

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مضامین ۵۱ اور ملاقیح کی بیع سے

وَالْمَلَاقِيحِ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَفِي إِسْنَادِهِ ضَعْفٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اسکو بزار نے روایت کیا اور اسکے اسناد میں ضعف ہے ۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا بَيْعَتَهُ

سے روایت ہے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے | جو شخص کہ مسلمان کی بیع واپس ۵۲

أَقَالَ اللَّهُ عَثْرَتَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ

کرلے دور کریگا خدا تعالے اسکی پریشانیوں کو اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ابن حبان اور

وَالْحَاكِمُ بَابُ الْخِيَارِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ

حاکم نے اسکو صحیح بتلایا ۔ اب خیار کے بیان میں ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ

ہیں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جب خرید و فروخت کریں دو شخص تو ہر شخص اون میں سے

مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ

مختار رہے جب تک کہ جدا نہ ہوتے ہوں اور ہوں اکٹھے یا اون میں سے ایک دوسرے کو اختیار دیدے

فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

پس اگر ایک نے دوسرے کو اختیار دیدیا پھر اسی پر بیع کرچکے تو ثابت ہوگئی بیع اور اگر جدا ہوگئے بعد

وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ

خرید و فروخت کے اور نہ چھوڑا کسی نے دونوں میں سے بیع کو تو بھی بیع لازم ہوگئی ۵۳ (حدیث)

الْبَيْعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں ۔ اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے

جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَائِعُ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ

دو اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بائع اور خریدار کو اختیار ہے

حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَهُ

جب تک جدا نہ ہو دے ہوں مگر یہ کہ بیع خیار والی ہو اور حلال نہیں اوسکو لئے جدا ہو جانا اس خوف سے کہ لوٹا دے

۵۱ مضامین جو اونٹوں کی اصلاب میں ہے اور ملاقیح حاملہ جانور کے پیٹ میں جو بچہ ہے ۱۲

۵۲ واپس الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص خریدار بعد خرید لینے کے پشیمان ہوجاتے اور واپسی چیز کی کرے اور بائع واپس کرلے تو اسپر بائع کو بڑا ثواب ہے کہ اللہ تعالے اس کے گناہ بخشدیتا ہے ۱۲

۵۳ امام صاحب کے نزدیک ایجاب و قبول کے بعد بیع تام ہوجاتی ہے پھر کسیکو بدون کسی عیب کے نکلنے یا بدون عذر دیکھنے کے بیع توڑنے کا حق نہیں کیونکہ حدیث میں تفرق کر تفرق بالا بدان مراد نہیں ہے بلکہ تفرق بالاقوال مراد ہے امام مالک اور ثوری اور نخعی اور ربیعہ اور اہل کوفہ اور ایک جماعت اہل مدینہ اور امام احمد کے نزدیک یہی مراد ہے اور اس کے لیے بحث دلائل ہیں جو مطولات میں مذکور ہیں جیسے فتح القدیر طحاوی عینی وغیرہ ۱۲ مصنفہ حجم محمد یات ۔

خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا ابْنَ مَاجَهْ وَرَوَاهُ

بیع کو دوسرا اسکو پانچون نے سوا ابن ماجہ کے روایت کیا اور دارقطنی اور ابن خزیمہ

الدَّارَقُطْنِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُودِ وَفِي رِوَايَةٍ حَتَّى يَتَفَرَّقَا

اور ابن جارود نے اسکو روایت کیا اور ایک روایت مین یون ہے کہ یہان تک کہ جدا ہون

مِنْ مَكَانِهِمَا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ

اپنے جگہ سے۔ اور ابن عمر رض سے روایت ہی کہا ذکر کیا گیا ایک شخص رسول خدا صلے اللہ

لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ

علیہ وسلم کے پاس کہ وہ دھوکا[1] دیا جاتا ہے بیعون مین تو آپ نے اوس کو فرمایا کہ جب تو بیع کیا کرے تو

فَقُلْ لَا خِلَابَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَابُ الرِّبَوٰ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

یہ کہدیا کر کہ دھوکا نہ ہو (حدیث) متفق علیہ ہے۔ باب سود کے بیان مین۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت

عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَوٰ وَمُوكِلَهُ

ہے کہا لعنت فرمائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سود[2] کھانیوالے اور کھلانیوالے اور اسکے

وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ نَحْوُهُ

گواہون اور اوس کے لکھنے والے پر اور فرمایا کہ یہ سب لوگ (گناہ مین) برابر ہین اسکو مسلم نے

مِنْ حَدِيثِ أَبِي جُحَيْفَةَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

روایت کیا اور بخاری کے لیے اس کی مثل ہے حدیث ابو جحیفہ سے۔ اور عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبَوٰ ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ بَابًا

وہ روایت کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سود کے تہتر دروازے ہین اونی[3]

أَيْسَرُهَا مِثْلُ أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ وَإِنَّ أَرْبَى الرِّبَا عِرْضُ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ

اون مین کا آدمی کا اپنی مان سے زنا کرنے کی مثل ہے اور سب سے اعلیٰ درجہ کا سود مرد مسلم کی آبرو

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ مُخْتَصَرًا وَالْحَاكِمُ بِتَمَامِهِ وَصَحَّحَهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ

ہے اسکو ابن ماجہ نے مختصر طور پر روایت کیا اور حاکم نے پورے طور اور اسکو صحیح بتلایا حاکم نے۔ اور

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے مت[4]

تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ

فروخت کرو مگر برابر برابر اور بعض اونکو بعض پر زیادہ مت کرو اور مت فروخت کرو چاندی کو چاندی

وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ

کے عوض مگر برابر اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور ان مین سے غائب کو نقد کے عوض مت فروخت

وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

کرو (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور عبادہ بن صامت رض سے

---

[1] دھوکا الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص خرید و فروخت مین اکثر دھوکا کھاتا ہو وہ کہدیا کرے مہربان دیکھنا مجھ سے دھوکا نہ ہو ورنہ بیع واپس ہوجائے گی ۱۲

[2] سود الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سود کھانے دینے والا اور اسکا شاہد اور کاتب سب گناہگار ہین جن مین سے زیادہ سود خوار ہے۔ باقی اپنے اپنے مرتبہ پر گنہگار ہین ۱۲

[3] اونی الخ اس سے معلوم ہوا کہ سود کی گناہ کے متعلق ۷۳ درجہ ہین جن مین ادنیٰ تر درجہ اپنی ماں سے نکاح کرنا ہے نعوذ باللہ منہا اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ آن نام کے مسلمانون کی کیا حالت ہوگی۔ جو سود کھاتے کھلاتے ہین اور بڑا درجہ گناہ کسی مسلمان کی آبرو ریزی ہے ۱۲

[4] مت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے چاندی کی اپنی جنس سے بیع برابر سرابر نقد بہ نقد ہونی چاہیئے ورنہ سود ہو جائے گا ۱۲

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فروخت کرو

اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ

سونا سونے کے بدلہ اور چاندی کو چاندی کے بدلہ اور گیہون ١ف گیہون کے بدلہ اور جو کو جو کے بدلہ اور

وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا

چھوہارے چھوہارون کے بدلہ اور نمک کو نمک کے بدلہ برابر سرابر ہاتھ در ہاتھ پس جب ان قسمون مین

اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ

اختلاف ہو جائے تو فروخت کرو جسطرح چاہو بشرطیکہ ہاتھ در ہاتھ ہو اسکو مسلم نے روایت

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

کیا اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا

فروخت کرو سونا (سونے کے بدلہ) وزن سے برابر برابر اور چاندی کو (چاندی کے بدلہ) وزن کے ساتھ

بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

برابر برابر پس جو شخص زیادہ دے یا زیادہ لے تو وہ سود ہے اسکو مسلم نے روایت کیا اور

اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ

ابوسعید خدری رض اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عامل مقرر

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ

فرمایا ایک شخص کو خیبر پر پس لائے وہ آپ کے پاس کھری کھجورین تو رسول خدا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خیبر کی تمام کھجورین ایسی ہین تو اوس شخص نے عرض کیا

لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ

کہ نہین قسم خدا کی اے رسول خدا بیشک ہم ان کھجورون کا ایک صاع دو صاعون کے بدلہ یا تین

وَالثَّلٰثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ

کے لیتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کرو فروخت کرو گدڑ کو دراہم کے عوض پھر خریدو

ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَقَالَ فِي الْمِيْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ

دراہم سے کھری کھجورین اور فرمایا تول مین اوسکی مثل ٣ف (حدیث) متفق علیہ ہے اور مسلم کے

وَكَذٰلِكَ الْمِيْزَانُ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ

لیے یون ہے کہ اسیطرح تول ہے۔ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا منع

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلُهَا بِالْكَيْلِ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھجورون کا ڈھیر فروخت کرنے سے جس کی مقدار ٤ف نامعلوم ہو

ف١ گیہون الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے وچاندی کی طرح گیہون جو چھوہارے اور نمک کا بھی اپنی جنس سے برابر سرابر نقد بہ نقد فروخت کرنا ضروری ہے ورنہ سود ہو جائے گا لیکن جب جنس مختلف ہو جائے گی تو پھر اس مین نقد بہ نقد ہونے پر کمی بیشی جائز ہے ١٢

ف٢ مثلاً چاندی سونے کے بدلہ یا گندم جو کے بدلہ فروخت کیے جائین ١٢ مترجم۔

ف٣ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وزن کے بارے مین بھی اسی قسم کا ارشاد فرمایا ١٢ مترجم عفی عنہ

ف٤ مقدار الخ اس سے معلوم ہوا کہ نامعلوم مقدار کھجورون کے ڈھیر کی معین مقدار کھجورون سے بیع نا جائز ہے ١٢-١٢

اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين۔ آمین ١٢

المسمّى من التمر رواه مسلم وعن معمر بن عبد الله رضي الله تعالى

ساتھ اوس مقدار کھجوروں کے جو معلوم متعین ہو اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور معمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

عنه قال إني كنت أسمع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول الطعام

سے روایت ہے کہا بیشک میں سنا کرتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے

مثلاً بمثل وكان طعامنا يومئذ الشعير رواه مسلم وعن فضالة

کہ فروخت کرو کھانے کی چیز کو کھانے کی چیز کے عوض برابر سرابر اور ہماری کھانے کی چیز ان ایام میں جو تھے

بن عبيد رضي الله تعالى عنه قال اشتريت يوم خيبر قلادة باثني

جو تھے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا خریدا میں نے خیبر کے

عشر ديناراً فيها ذهب وخرز ففصلتها فوجدت فيها أكثر من اثني

دن ایک ہار بعوض بارہ دینار کے جس میں سونا اور مہرہ تھا پس میں نے اوسکو علیحدہ کرلیا تو پایا میں نے

عشر ديناراً فذكرت ذلك للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال لا تباع حتى

اوس میں بارہ دینار سے زیادہ پھر میں نے اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا

تفصل رواه مسلم وعن سمرة بن جندب رضي الله تعالى عنه

نہ فروخت کیا جائے یہاں تک کہ جدا کرلیا جائے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے

أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نهى عن بيع الحيوان نسيئة رواه

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا فروخت کرنے جانور کے بدلہ جانور کے ادھار اسکو پانچوں

الخمسة وصححه الترمذي وابن الجارود وعن ابن عمر رضي الله

نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن جارود نے اسکو صحیح بتلایا ہے۔ اور ابن عمر رض سے روایت ہے

تعالى عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول إذا

کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ جب تم بیع عینہ عسه کرنے لگو اور پکڑنے

تبايعتم بالعينة وأخذتم أذناب البقر ورضيتم بالزرع وتركتم

لگو گایوں کی دمیں اور کھیتی سے تم راضی ہو اور جہاد کو چھوڑ دو تو مسلط

الجهاد سلط الله عليكم ذلاً لا ينزعه حتى ترجعوا إلى دينكم رواه

فرمائیگا خداتعالے تم پر ایک ذلت جو نہ نکلے گی یہاں تک کہ لوٹ آؤ تم اپنے دین

أبو داود من رواية نافع عنه في إسناده مقال ولأحمد نحوه

کی طرف اسکو ابوداؤد نے بروایت نافع روایت کیا۔ اور اسکے اسناد میں گفتگو ہے اور احمد کے لیے اسی

من رواية عطاء ورجاله ثقات وصححه ابن القطان وعن أبي

کے مثل بروایت عطا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور ابن قطان نے اسکو صحیح بتلایا ہے۔ اور ابوامامہ رض

أمامة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال من شفع

سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کے لئے سفارش کرے پس اوسکو اس کی وجہ سے

سله امام صاحب اور فقہ حنفیہ کا بھی مذہب ہے کہ جانور جانور کے بدلہ ادھار نہ فروخت کیا جائے ۱۲

سله۲ یہ کھیتی کرنے سے کنایہ ہے ۱۲ مترجم غفرلہ

عسه بیع عینہ یہ ہے کہ ایک سوداگر سے قرض لینے جائے پس سوداگر اوس سے بعوض قرض کچھ نفع حاصل کرنا چاہے۔ اور یہ سمجھے کہ بجائے روپیوں کے یہ تھان لے تو بہت اچھا اور پھر اوس سے کہے کہ یہ تھان اوس قیمت سے کہ میں پھر سمجھے دیدو مثلاً دس روپیہ کا تھان پندرہ روپیہ پر دے اور پھر اوسی سے دس روپیہ میں خرید لے تو دس ہی روپے اس کے پاس سے جائیں گے اور اوسپر پندرہ لازم ہوجاویں گے ۱۲ محمد حیات

سه کر دالخ اس سے معلوم ہوا کہ طعام کی بیع مقابلہ طعام نقد بہ نقد برابر سرابر ہونی چاہیئے۔ یعنی جبکہ ایک جنس کا ہو چونکہ گندم سے جو ... اس زمانہ [illegible]

لِأَخِيهِ شَفَاعَةً فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَى بَابًا

ہدیہ دیا جاوے اور وہ اسکو قبول کرلے تو وہ سود کے دروازوں مین سے بڑے ۵۱ دروازہ مین

عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ

آگیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا اور اسکے اسناد مین گفتگو ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہے کہا لعنت فرمائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي رَوَاهُ أَبُو

رشوت ۵۲ دینے والے اور رشوت لینے والے پر اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے

دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت کیا اور صحیح کہا ۔ اور انہین سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو

أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى

یہ حکم دیا کہ سامان تیار کرین لشکر کا پس اونٹ ختم ہوگئے تو آپ نے اون کو حکم دیا کہ وہ صدقہ

قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ قَالَ فَكُنْتُ آخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبِلِ

کے اونٹوں کے وعدہ پر اونٹ لے لین انہون نے کہا پس مین ایک ۵۳ اونٹ دو اونٹوں کے بدلہ مین لے

الصَّدَقَةِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

لیتا تھا تا وعدہ آنے صدقہ کے اونٹوں کے اسکو حاکم اور بیہقی نے روایت کیا اور اسکے راوی معتمد علیہ ہین ۔

اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے (مزابنہ)

الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ

یہ کہ فروخت کرے اپنے باغ کے پھل کو اگر وہ کھجورین ہوان ساتھ خشک کھجورون کے ماپ کر اور اگر انگور

كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ

ہون تو فروخت کرے کشمش کے بدلہ ماپ سے اور اگر کھیتی ہو تو گیہون کے ماپ سے ان تمام بیعوں سے

طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ

منع فرمایا متفق علیہ ہے اور سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہے

اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اشْتِرَاءِ الرُّطَبِ

کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے خشک کھجور

بِالتَّمْرِ فَقَالَ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ

کے بدلہ خرید نے کے بارہ مین سوال کیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا کیا تر کھجور خشک ۵۴ ہوکر کم ہوجاتی ہین لوگون نے کہا

رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْمَدِينِيِّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ

ہان پس آپ نے اس سے منع فرمایا اسکو پانچون نے روایت کیا اور ابن مدینی اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے

---

۵۱ بڑے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کہ رشوت لینی دینی بڑا گناہ ہے جس سے بچنا ضروری امر ہے ۱۲

۵۲ رشوت الخ اس حدیث سے صراحۃً معلوم ہوا کہ رشوت لینے دینے والا ملعون ہے ۱۲

۵۳ ایک الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بوجہ ضرورت ایک اونٹ کے بدلے ادھار پر دو اونٹ دیے جائین تو جائز ہے ۔ جو قابل تامل ہے ۱۲

۵۴ خشک الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تر کھجوروں سے چھوارے بیچنا ناجائز ہے ۔ چونکہ کھجورین خشک ہوکر کم وزن ہوجاتی ہین جن کی برابری مین فرق آجاتا ہے ۱۲-۱۲-۱۲

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین ۔ آمین ۱۲-۱۲

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

اوسکو صحیح بتلایا - اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا

وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ يَعْنِي الدَّيْنَ بِالدَّيْنِ رَوَاهُ إِسْحَاقُ وَ

اودھار کے بدلے اودھار فروخت کرنے سے اسکو اسحاق اور بزار نے سند ضعیف کر

الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ بَابُ الرُّخْصَةِ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا وَبَيْعِ الْأُصُولِ

روایت کیا - باب عرایا اور درختوں اور پھلوں کی بیع میں رخصت ہونے کے بیان

وَالثِّمَارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

میں - زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عرایا[۵۱]

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا مُتَّفَقٌ

میں رخصت دی یہ کہ وہ ازروئے ناپ فروخت کئے جائیں (حدیث) متفق علیہ ہے اور مسلم

عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا

کے لئے یون ہے کہ رخصت دی عریہ میں کہ لیوین اوسکو گھر والے اٹکل سے خشک کھجورین جسے وہ کھالین

يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

تر کے بدلے میں (جو درختوں میں ہیں) - اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيمَا

رخصت دی اٹکل سے عرایا کو خشک کھجوروں کے پانچ وسق سے کم یا پورے پانچ وسق میں[۵۲]

دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

بیع کرنے کی (حدیث) متفق علیہ ہے - اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا

تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ

منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے یہان تک کہ اون کی خوبی و درستی

حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَكَانَ

ظاہر ہو جاوے منع فرمایا فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو متفق علیہ ہے اور ایک روایت میں ہے اور تھے آپ

إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتّٰى تَذْهَبَ عَاهَتُهَا وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

کہ جب آپ سے دریافت کیا جاتا اون کی درستگی سے تو آپ نے فرمایا یہاں تک کہ اون کی آفتیں دور ہو جائیں - اور انس بن

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ

مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پھلوں کے فروخت کرنے سے یہان تک

حَتّٰى تُزْهِيَ قِيلَ وَمَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ

کہ پک جائیں[۵۳] عرض کیا گیا اور کیا معنے ہیں اون کے پک جانے کے آپنے فرمایا سرخ ہو جائیں اور زرد ہو جائیں

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى

(حدیث) متفق علیہ ہے اور لفظ بخاری کے ہیں - اور انہیں سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا

---

[۵۱] عرایا کے معنی یہ ہین کہ درخت کے اوپر کی کھجورین تو تی ہیں خشک کھجوروں کے عوض فروخت کی جائیں اور قیاس اس کے ناجائز ہونے کو مقتضی تھا - مگر حضرت نے اسکو جائز فرمایا اسلئے کہ مساکین کو کھجورین کی درخت کی ہبہ کی جاتی تھین لیکن وہ اوس کے کٹنے تک انتظار نہیں کر سکتا تھا اسلئے اوسکو اس کی اجازت دی گئی کہ خشک کھجوروں سے فروخت کرکے اپنا کام نکالین ۱۲ کذا فی اللمعات ۱۲ مترجم

[۵۲] وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے ۱۲ مترجم غفرلہ

[۵۳] اہل علم کا یہی مذہب ہے - اور متعدد صحابہ سے یہی مروی ہے اور یہی امام شافعی رح کا قول ہے ۱۲ مترجم عفی عنہ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

عن بيع العنب حتى يسود وعن بيع الحب حتى يشتد رواه

انگور کے بیچنے سے یہان تک کہ سیاہ ہو جاوے اور فروخت کرنے غلہ سے یہان تک کہ سخت ہو جاوے اسکو پانچون

الخمسة الا النسائي وصححه ابن حبان والحاكم وعن جابر بن عبد الله

نے روایت کیا سوا نسائی کے اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتایا۔ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لو بعت

ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل فروخت کرے

من اخيك ثمرا فاصابته جائحة فلا يحل لك ان تاخذ منه شيئا

پھر اسکو کوئی آفت پہنچ جاوے تو تیرے واسطے حلال نہین کہ تو اوس مین سے کچھ لے کس لئے لے سکتا ہے

بم تاخذ مال اخيك بغير حق رواه مسلم وفي رواية له ان

تو اپنے بھائی کا مال ناحق اسکو مسلم نے روایت کیا اور ان کی ایک روایت مین یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم امر بوضع الجوائح وعن ابن عمر رضي

حکم دیا آفات کو مجرے [1] کرنے کا۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت

الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال من ابتاع نخلا بعد

ہے وہ روایت کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جو شخص خریدے درختہائے

ان تؤبر فثمرتها للبائع الذي باعها الا ان يشترط المبتاع متفق عليه

خرمہ بعد جوڑ [2] ملانے کے تو ان کے پھل بائع کے ہین جس نے اسکو فروخت کیا مگر یہ کہ مشتری شرط کرے خریدار

ابواب السلم والقرض والرهن

عن ابن عباس رضي الله تعالى

ابواب بدنی اور قرض اور رہن کے بیان مین۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تشریف

عنهما قال قدم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم المدينة وهم يسلفون

لائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین اور باشندگان مدینہ بدنی کرتے تھے پھلون کے اندر

في الثمار السنة والسنتين فقال من اسلف في ثمر فليسلف

ایک سال اور دو سال تک کی تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص بدنی کرے پھل مین تو چاہیے کہ بدنی کرے

في كيل معلوم ووزن معلوم الى اجل معلوم متفق عليه وللبخاري

پیمانہ معلوم مین اور وزن معلوم مین مدت معلومہ تک (حدیث) متفق علیہ ہے اور بخاری کے لیے یون

من اسلف في شيء وعن عبد الرحمن بن ابزى وعبد الله بن

ہے) جو شخص بدنی کرے کسی چیز مین۔ اور عبد الرحمن بن ابزی اور عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ عنہما کی

اوفى رضي الله تعالى عنهما قالا كنا نصيب المغانم مع رسول الله

روایت ہے کہا ہم دونون نے کہ ہم حاصل کرتے تھے غنیمتون کو ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

صلى الله تعالى عليه وسلم وكان يأتينا انباط من انباط الشام

اور ہمارے پاس ملک شام کے نبطی [3] لوگ آیا کرتے تھے تو ہم ادا سے

---

[1] یعنی اگر خرید لینے کے بعد کسی آفت وغیرہ سے کچھ میوے ضایع ہوجاوین تو جتنے کا نقصان اس وجہ سے ہوگا وہ ثمن سے کم کر لیا جاوے لیکن اگر ابھی تک بائع نے اوس باغ کا قبضہ نہین کرایا تو ظاہر ہے کہ واجب ہے مجرے کرنا اور اگر مشتری کو قبضہ کرا چکا تھا بعد مین یہ نقصان ہوا۔ تو یہ مستحب ہے کذا فی اللمعات مترجم عفی عنہ ١٢

[2] جیسا کہ نر کو مادہ سے جوڑتے دستور عرب مین ہے ١٢ مترجم

[3] نبطی وہ لوگ ہین جو عرب کے رہنے والے بلاد عجم اور روم مین گئے وہان جا کر انہون نے شادیان کین اور اپنے نسب کو خراب کر لیا۔ یہ کرمانی کا قول ہے ١١-١٢- محمد حیات ١٢-

اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين آمین ١٢-

فَيُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ فِي رِوَايَةٍ وَالزَّيْتِ إِلَى

گندم سلہ اور جو اور کشمش مین بیع سلم (بدلی) کیا کرتے تھے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ اور زیتون مین مدت معین

أَجَلٍ مُسَمًّى قِيلَ أَكَانَ لَهُمْ زَرْعٌ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ رَوَاهُ

تک دریافت کیا گیا۔ کیا اون کے ہان کھیتی تھی تو انھون نے جواب دیا ہم اون کو یہ دریافت نہین کیا کرتے تھے اسکو

الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

بخاری نے روایت کیا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللهُ

سے فرمایا جو شخص کہ لیوے لوگون کا مال اس حال مین کہ ارادہ کرتا ہو اوس کے ادا کرنے کا تو خدا تعالے ادا کرادیگا اوسکو

عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَهَا يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللهُ تَعَالَى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

سے اور جو لیوے اوس کو مال لینے کے ارادے سے تو ضایع سلہ کریگا خدا تعالی اوسکو (یعنی والیکو) اسکو بخاری نے روایت کیا

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فُلَانًا

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا عرض کیا مین نے اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فلان آدمی کے پاس

قَدِمَ لَهُ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ فَلَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَأَخَذْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ بِنَسِيئَةٍ إِلَى

ملک شام سے کچھ کپڑا آیا ہے تو اگر آپ اوس کے ہان کسیکو بھیجکر اوس سے دو تھان ادھار ایک مدت کے لئے لے لیتے (تو

مَيْسَرَةٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَامْتَنَعَ أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَرِجَالُهُ

اچھا ہوتا) پس آپ نے بھیجا اوس کے ہان پر بزرگ گئے اسکو حاکم اور بیہقی نے تخریج کیا اور اسکے راوی ثقہ ہین۔

ثِقَاتٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَبَنُ الدَّرِّ

پشت پر سواری کی جائے اوس کے اوپر خرچ کرنے کے عوض جبکہ وہ رہن رکھا ہوا ہو اور دودھ تھن کا پیا جائے

يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ رَوَاهُ

اوس کے خرچ کے عوض جبکہ وہ مرہون ہو اور وہ سوار ہو اور دودھ پیوے سلہ اوسپر خرچ لازم ہے اسکو بخاری نے

الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت کیا۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بند کیا جائے رہن رکھی ہوئی

لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي رَهَنَهُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ

چیز کو اوس کے مالک سے جسنے اوسکو رہن رکھا ہے اوسی کے لئے اوسکا نفع ہے اور اسی پر اوسکا تاوان ہے اسکو

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّ الْمَحْفُوظَ عِنْدَ أَبِي

دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا اور اس کے رواۃ قابل اعتماد ہین مگر یہ کہ محفوظ ابو داود وغیرہ کے نزدیک اسکا

دَاوُدَ وَغَيْرِهِ إِرْسَالُهُ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ

مرسل ہونا ہے۔ اور ابو رافع سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قرض لیا ایک شخص

سلہ گندم الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدت معین تک جو گندم کشمش و زیتون مین بیع سلف جایز ہے ۱۲

سلہ منایع الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص بہ ارادہ ادائگی کسی کا مال بطور قرضہ ادھار یا رہن لیتا ہے وہ خدا تعالی ادا کرو دیتا ہے۔ اگر اس شخص کا ارادہ واپس کرنے کا نہ ہو۔ تو اس مال غیر کو تلف و ضایع کر دیتا ہے ۱۲

سلہ جمہور کے نزدیک منافع مرہون کے راہن کے لئے ہین اور خرچ بھی اسی پر لازم ہے اور یہ حدیث سود کی آیت سے منسوخ ہے اور حدیث مین بھی یہی تاویل ہے ۱۲ مترجم عفی عنہ ۔ ۱۲-۱۲-۱۲-

رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلُ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ يَقْضِيَ

سے اونٹ ؎۱ پس پیش ہوئے آپ پر اونٹ صدقہ کے اونٹ مین سے تو آپ نے ابو رافع ؎۳ کو حکم دیا

الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقَالَ لَا أَجِدُ إِلَّا خِيَارًا قَالَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ

کہ اوس شخص کے جوان اونٹ ادا کرے تو وہ بولا کہ نہین پاتا ہون مین مگر بہتر آپ نے فرمایا اوسکو یہی دیدے کیونکہ

خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ

بہترین لوگون کے اچھے اون مین کے ہین ادائگی کے اسکو مسلم نے روایت کیا اور علی رضی اللہ عنہ سے

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر قرض کہ حاصل کرے کے نفع کو تو وہ سود ہے

فَهُوَ رِبًا رَوَاهُ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ وَإِسْنَادُهُ سَاقِطٌ وَلَهُ

اسکو حارث بن ابو اسامہ نے روایت کیا - اور اسکی سند گری ہوئی ہے اور اس کے لیے شاہد

شَاهِدٌ ضَعِيفٌ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

کمزور ہے حدیث فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے بیہقی کے نزدیک اور دوسرا شاہد

عِنْدَ الْبَيْهَقِيِّ وَآخَرُ مَوْقُوفًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

حدیث موقوف ہے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے بخاری کے نزدیک

عَنْهُ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ

بَابُ التَّفْلِيسِ وَالْحَجْرِ

باب مفلسی اور روک دینے کے بیان میں -

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو بکر بن عبد الرحمن سے روایت ہے ابو ہریرہ رض سے روایت کرتے ہین کہا سنا ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آپ جو

يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ

آدمی بعینہ اپنا مال اوس شخص کے پاس پاوے جو مفلس ہوگیا ہو تو وہی زیادہ سزاوار ہے ؎۲ غیر سے متفق

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَمَالِكٌ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

علیہ ہے اور روایت کیا اسکو ابو داؤد اور مالک نے بروایت ابو بکر بن عبد الرحمن مرسل طریقہ سے ان الفاظ کے

مُرْسَلًا بِلَفْظِ أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مَتَاعًا فَأَفْلَسَ الَّذِي ابْتَاعَهُ وَلَمْ يَقْبِضِ

ساتھ روایت کی ہے جونسا آدمی فروخت کرے اسباب پھر اوسکا خریدار مفلس ہو جاوے اور نہ قبضہ کیا

الَّذِي بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا فَوَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ مَاتَ

ہو اوس کے بائع نے قیمت سے کسی مقدار کا بھی پھر وہ بعینہ اسباب پاوے تو وہ اوس کے ساتھ زیادہ سزاوار

الْمُشْتَرِي فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَوَصَلَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَضَعَّفَهُ تَبَعًا

ہے اور اگر خریدار مرجاوے تو اسباب والا اور قرضخواہون کے برابر ہے اور بیہقی نے اسکو موصول کہا

لِأَبِي دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ مِنْ رِوَايَةِ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

ابو داؤد کی متابعت ہے اسکو ابن ماجہ نے روایت عمر بن خلدہ سے روایت کیا کہا آئے ہم ابو ہریرہ رض کے پاس تم

؎۱ اس مین اختلاف ہوا ہے مالک رح نے کہا کہ گر جنس مختلف ہو تو فروخت کرنا جانور کا درست ہے جانور کے بدلے اور جمہور کے نزدیک اس حدیث کی وجہ سے مطلقاً درست ہے ۱۲

؎۲ یہ حدیث امام مالک اور امام شافعی وغیرہ کی حجت ہے اور امام ابو حنیفہ رح کا یہ مذہب ہے کہ اسباب فروخت کرنے والا اور قرض خواہون کے برابر ہے اور اس حدیث کا جواب طحاوی نے یہ دیا ہے کہ بیع کی صورت مین مبیع بائع کا بعینہ مال نہین ہے تاکہ بائع اوسکا سزاوار ہے بلکہ یہ شے بائع کی قبل بیع مملوک بعینہ تھی اب بعد بیع کے نہین رہی البتہ بعینہ ہونا در صورت غصب اور عاریت اور ودیعت وغیرہ کے پایا جاتا ہے لہذا اوس مین مالک زیادہ سزاوار ہوگا ۱۲

؎۳ ابو رافع رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہین ۱۲ مترجم عفی عنہ

تعالى عنه في صاحب لنا قد أفلس فقال لأقضين فيكم بقضاء

ایک دوست کے بارے مین جو مفلس ہوگیا تھا تو انہون نے فرمایا کہ مین تمہارے اندر رسول خدا صلے اللہ علیہ

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من أفلس أو مات فوجد رجل

وسلم کا سا فیصلہ کرونگا جو شخص [۵۱] مفلس ہوجائے یا مرجائے پس آدمی اپنا اسباب

متاعه بعينه فهو أحق به وصححه الحاكم وضعفه أبو داود

بعینہ پائے تو وہ اوسکا زیادہ سزاوار ہے اور حاکم نے اوسکو صحیح کہا اور ابوداؤد نے اوسکو ضعیف

وضعف أيضا هذه الزيادة في ذكر الموت وعن عمرو بن الشريد

کہا اور نیز موت کے ذکر کی زیادتی کو ضعیف کہا۔ اور عمرو بن شرید سے روایت ہے وہ

عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لي الواجد

اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تونگر کی ٹال [۵۲] ٹول

يحل عرضه وعقوبته رواه أبو داود والنسائي وعلقه البخاري

حلال کرتی ہے اوسکی آبرو اور اوس کے سزا دینے کو ابوداؤد نے روایت کیا اور نسائی نے اور بخاری نے اوسکو معلق

وصححه ابن حبان وعن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه

کہا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا

قال أصيب رجل في عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في

صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اوس کے خریدے ہوئے پھلون مین کوئی حادثہ پہنچا

ثمار ابتاعها فكثر دينه فأفلس فقال رسول الله صلى الله تعالى

پس اوسکا قرضہ زیادہ ہوگیا پھر وہ مفلس ہوگیا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم تصدقوا عليه فتصدق الناس عليه ولم يبلغ ذلك

اسپر صدقہ کرو چنانچہ لوگون نے صدقہ کیا اور یہ (صدقہ) اسکا قرضہ ادا کرنے کی قابل نہ ہوا پس

وفاء دينه فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لغرمائه

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسپر صدقہ کرو اوس کے قرضخواہون [۵۳] سے فرمایا جو

خذوا ما وجدتم وليس لكم إلا ذلك رواه مسلم وعن ابن كعب

کچھ تم کو ملتا ہے لے لیو اور تمہارے لیے اس کے سوا اور کچھ نہین ہے اوسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابن کعب

بن مالك عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حجر على معاذ

بن مالک سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ پر اون کے مال

ماله وباعه في دين كان عليه رواه الدارقطني وصححه

[۵۴] مین روک ٹھوک کردی اور اوسکو بعوض اوس کے دین کے فروخت کردیا جو اوسپر لازم تھا اسکو دارقطنی

الحاكم وأخرجه أبو داود مرسلا ورجح وعن ابن عمر رضي الله تعالى

نے روایت کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتایا اور ابوداؤد نے مرسلاً اسکی تخریج کی اور ترجیح دی اور ابن عمر رض سے روایت ہے

---

[۵۱] شخص الخ اس حدیث سے بھی حسب باسبق صاحب متاع باقی قرضخواہون سے اپنے مال کی موجودگی مین احق معلوم ہوتا ہے مگر احناف کے نزدیک دوسری حدیث ہے کہ سب قرضخواہ یکسان درجہ رکھتے ہین ۱۲

[۵۲] ٹال الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص قدرت رکھتے ادائگی دین قرض مین پس وپیش کرے اس کی آبرو ریزی وسزا دہی جائز ہے ۱۲

[۵۳] قرضخواہون الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص بہت قرضدار ہوجائے کہ اس کے مال سے قرضہ نہ ادا ہوسکے اسپر تصدق کیا جائے اور قرضخواہون کو کہا جائے کہ جو کچھ تمہین اس کے مال سے ملتا ہے وصول کرکے چپکے ہوجاؤ اس غریب کے پاس اور کچھ نہیں ۱۲

[۵۴] مال الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے قرضدار ہوجانے پر بادشاہ وقت کو اجازت ہے کہ اسے اپنے مال مین تصرف کی اجازت نہ دے بلکہ اس کے مال کو فروخت کرکے اسکا دین ادا کرے ۱۲

عَنْهُمَا قَالَ عُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَأَنَا

کہا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر جنگ احد کے روز پیش کیا گیا حالانکہ مین چودہ

ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي وَعُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

سال سلہ کا تھا پس مجھے اجازت نہ دی (جہاد کی) اور پیش کیا گیا مین آپ پر جنگ خندق کے دن

وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ

حالانکہ مین پندرہ سالہ تھا پس مجھے اجازت جہاد کی دیدی (حدیث) متفق علیہ ہے اور بیہقی کی ایک

فَلَمْ يُجِزْنِي وَلَمْ يَرَنِي بَلَغْتُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ

روایت مین ہے کہ نہ اجازت دی مجھ کو اور نہ بالغ جانا مجھکو اور ابن خزیمہ نے اسکو صحیح کہا ۔ اور عطیہ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا پیش کیے گئے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر غزوہ بنی قریظہ

قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيلُهُ فَكُنْتُ

کے دن سو جنکے (زیر بغل وناف) بال اُگ آئے تھے وہ قتل کیا گیا اور جس کے نہین آئے اوسکو

مِمَّنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيلِي رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ

چھوڑ دیا گیا۔ پس مین اون مین سے تھا کہ جن کے نہ اُگے تھے لہذا میرا راستہ چھوڑ دیا اوسکو چارون نے

الْحَاكِمُ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

روایت کیا اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا ۔ اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت

اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

کرتے ہین وہ اپنے دادا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جائز نہین کسی عورت کو اپنے خاوند کے مال سے

وَفِي لَفْظٍ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ أَمْرٌ فِي مَالِهَا إِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا

دینا، مگر اپنے خاوند کی اجازت سے ۲ اور ایک الفاظ یہ ہین کہ عورت کو اپنے مال مین کوئی تصرف درست ۳

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَصْحَابُ السُّنَنِ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ

نہین جبکہ مالک ہوچکا اوسکا خاوند اوس کی عصمت کا اوسکو احمد اور اصحاب سنن نے سوا ترمذی کے روایت کیا اور

قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ

حاکم نے اسکو صحیح بتلایا ۔ اور قبیصہ بن مخارق رضی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سوال حلال

لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى

نہین مگر تین آدمیون کے لیئے ایک وہ شخص جو اٹھائی ہو بوجھ تو اوس کے لیئے اوسوقت تک سوال حلال ہے کہ اوسقدر

يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ

حاصل کرے پھر رک جاوے سوال سے دوسرا وہ شخص ہے کہ جسکو کوئی حادثہ پہنچا پس اوس نے اوس کے تمام مال کو

الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ

ہلاک کردیا تو اوس کے لیئے بھی اوسوقت تک سوال حلال ہے کہ لینے گذارے کی تابل حاصل کرے تیسرا وہ ہے

سلہ چودہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ چودہ سال تک نابالغی متصور ہوتی ہے اور جہاد کفایہ مین نابالغون کا جانا ضروری نہین ایسے ہی حدیث آیندہ کہ معلوم ہوتا ہے کہ جسکا انبات موئے بغل شرمگاہ نہ ہوا تھا یعنے بالغ نہ ہوا تھا اُسے اجازت نہ دی گئی۔ بعد بلوغ کے اجازت دیدیگئی۔ ۱۲

سلہ۲ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عورت کو اپنے مال مین سے بدون مشورہ خاوند کے دینا درست نہین کیونکہ ناقص العقل ہے پس یہی اس صورت مین تنزیہی ہوگی ۱۲

سلہ۳ اس مین بھی وہی دو صورتین ہین کہ مال عورت کا یا خاوند کا ہو یہ حکم بطریق مصلحت ہے وجوبی نہین ۔ جمہور علماء کے نزدیک مسئلہ جواز کا ہے ۔ کیونکہ بہت سی خواتین صحابیات کے تصرفات درست مانے گئے۔ ہان یہ کہا جا سکتا ہے کہ اجازت عام ہے خواہ صریحی ہو یا ضمنی واللہ اعلم سلہ یہ غزوہ

من ذوي الحجى من قومه لقد أصابت فلانا فاقة فحلت له المسألة

جسکو فاقہ پہنچا ہو یہان تک کہ اوسکی قوم کے تین سمجھدار آدمی کہدین کہ فلان شخص کو فاقہ ہوا ہے تو اوس کے

رواه مسلم. باب الصلح عن عمرو بن عوف المزني رضي الله

لیے (یعنی) سوال حلال ہے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ باب صلح کے احکام بیان مین۔ عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ

تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصلح جائز بين

سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلح کرنا جایز ہے مسلمانون کے درمیان مگر ایسی صلح

المسلمين إلا صلحا حرم حلالا أو أحل حراما والمسلمون على

کہ حرام کردے حلال کو اور حلال کردے حرام کو اور تمام مسلمان اپنے شرطون پر رہین مگر ایسی شرط

شروطهم إلا شرطا حرم حلالا وأحل حراما رواه الترمذي

کہ حرام کردے حلال کو یا حلال کردے حرام کو اسکو ترمذی نے روایت کیا اور اسکو صحیح بتلایا اور علما نے

وصححه وأنكروا عليه لأن رواية كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف ضعيف

اس حدیث پر انکار کیا اسلیے کہ روایت کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف کی ضعیف ہوتی ہے اور گویا کہ ترمذی

وكأنه اعتبره بكثرة طرقه وقد صححه ابن حبان من حديث أبي

نے اوس کے طریقے کثیر ہونے کا اعتبار کیا اور ابن حبان نے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسکی

هريرة رضي الله تعالى عنه وعن أبي هريرة رض أن النبي صلى الله

تصحیح کی۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم قال لا يمنع جار جاره أن يغرز خشبة في جداره ثم

فرمایا کہ نہ منع کرے پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنے دیوار مین لکڑی گاڑنے سے پھر ابو ہریرہ رض کہنے لگے

يقول أبو هريرة ما لي أراكم عنها معرضين والله لأرمين بها بين

کیا ہوا تم کو کہ دیکھتا ہون مین تم کو اس حدیث سے روگردان قسم خدا کی البتہ ضرور مارونگا مین یہ حدیث

أكتافكم متفق عليه وعن أبي حميد الساعدي رضي الله تعالى عنه قال

تمھارے مونڈھون کے بیچ (یعنی ضرور سناؤنگا) متفق علیہ ہے۔ اور ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل لامرئ أن يأخذ عصا أخيه بغير

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نہین کسی آدمی کو یہ کہ لیوے اپنے بھائی کی لاٹھی کو بغیر

طيب نفسه رواه ابن حبان والحاكم في صحيحهما باب الحوالة

اوسکی خوشی کے اسکو ابن حبان اور حاکم نے اپنے صحیحون مین روایت کیا۔ باب حوالہ اور ضمان

والضمان عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله

کے بیان مین۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم مطل الغني ظلم وإذا أتبع أحدكم على ملي فليتبع

ٹال ٹول مالدار کا ظلم ہے اور جب پیچھے کیا جاوے کوئی تم مین کا کسی غنی کے

---

۵۱ حلال الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانون کو آپس مین ایسی صلح جایز ہے جس مین حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ ٹھیرایا گیا ہو ورنہ وہ صلح خلاف شرع ہونے کے باعث ناجایز متصور ہوگی ۱۲

۵۲ پڑوسی الخ اس سے معلوم ہوا کہ دیوار مشترکہ مین ہر ایک ہمسایہ دیوار سے ایک دوسرے کو بھی کھونٹا گاڑنے کی اجازت ہے جسے دوسرا شریک نہین روک سکتا چونکہ اس مین ہر ایک کا حق ہے ۱۲

۵۳ لاٹھی الخ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کی لاٹھی جیسی کم قیمت و کم حیثیت چیز بھی اسکی مرضی و اجازت کے بغیر لینی جایز نہین ۱۲

۵۴ مالدار الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جو مالدار صاحب استطاعت اور دین پر قادر ہوتے ٹال مٹول کرے اسکو ظالم ٹھیرایا گیا ہے۔ نعوذ باللہ منہا ۱۲ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین آمین آمین

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ فَلْيَحْتَلْ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

تو چاہیئے کہ پیچھے لگے (حدیث) متفق علیہ ہے احمد کی روایت میں یون ہے پس چاہیئے کہ حوالہ قبول کرے اور جابر

عَنْهُ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَّا فَغَسَّلْنَاهُ وَحَنَّطْنَاهُ وَكَفَّنَّاهُ ثُمَّ أَتَيْنَا

سے روایت ہے کہا وفات پائی ہم میں سے ایک شخص نے پس ہم نے اوسکو غسل دیا اور مرکب خوشبو لگائی اور

بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا تُصَلِّي عَلَيْهِ فَخَطَا خُطًى ثُمَّ قَالَ

کفن دیا اوسکو پھر لائے ہم اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو ہم نے عرض کیا اسپر نماز پڑھ دیجئے

أَعَلَيْهِ دَيْنٌ قُلْنَا دِينَارَانِ فَانْصَرَفَ فَتَحَمَّلَهُمَا أَبُو قَتَادَةَ فَأَتَيْنَاهُ

پس آپ چند قدم چلے پھر فرمایا کیا اسپر کچھ قرض ہے ہم نے عرض کیا دو دینار تو آپ لوٹ گئے پھر ابو

فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ الدِّينَارَانِ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

قتادہ ان دیناروں کے متحمل ہو گئے پھر ہم حضور کے پاس آئے اور ابو قتادہ نے کہا اس کے دونوں دینار مجھپر لازم ہیں

وَسَلَّمَ حَقُّ الْغَرِيمِ وَبَرِئَ مِنْهُمَا الْمَيِّتُ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرضخواہ مستحق ہے اور ان دیناروں سے میت بری ہوچکا اور ابو قتادہ نے کہا

وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ہاں پس آپ نے اسپر نماز پڑھی اسکو احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتایا اور

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وفات پایا ہوا آدمی جسپر

بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ

قرض ہوتا لایا جاتا تو آپ یہ دریافت کر لیتے کہ اسنے قرض کے ادا کرنے کے قابل کچھ چھوڑا ہے

قَضَاءٍ فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ صَلُّوا عَلٰى

پس اگر کہا جاتا کہ چھوڑ گیا ہے تو آپ اوسپر نماز پڑھ لیتے ورنہ فرما دیتے کہ اپنے آدمی پر تم ہی پڑھ لو ۵۲

صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ

پھر جب خدا تعالے نے آپ پر فتوح کا دروازہ کھول دیا تو آپ نے فرمایا کہ مین مومنون سے

مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي

اون کی جانون کی بہ نسبت (بھی) زیادہ نزدیک ہون لہذا جو مر جائے اور اوسپر قرض ہو تو اوسکا پورا کرنا

رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَمَنْ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

مجھپر لازم ہے متفق علیہ ہے اور بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ جو مر جائے اور ادا کے لیے کچھ نہ چھوڑے - اور

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَفَالَةَ

عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

فِي حَدٍّ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ بَابُ الشِّرْكَةِ وَالْوَكَالَةِ

نے حد کے اندر ضامنی ۵۳ نہین ہے اسکو بیہقی نے اسناد ضعیف سے روایت کیا باب شرکت اور وکیل ہونیکے بیان مین

---

۵۱ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کہنے سے جبکہ اوس نے کچھ مال نہ چھوڑا ہو کہنے والے پر قرض لازم نہین ہوجاتا البتہ یہ صرف وعدہ ہے۔ حضور نے اون کے صادق الوعد ہونے کا یقین کرکے نماز پڑھ دی تو اوسکو ضمان نہ کہینگے۔ بلکہ وعدہ کہا جاتے گا۔ کذا فی اللمعات ۱۲

۵۲ پڑھ لو الخ اس حدیث سے حسب حدیث ماسبق معلوم ہوا کہ دین یعنی حق العبد نہایت عظیم ذمہ داری ہے جس سے نجات الا ماشاء اللہ مشکل ہے۔ لہذا آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم نے زجر و توبیخ ایسے قرضدار پر جنازہ نہ پڑھتے جس کے دین کی صورت ادائگی نہ ہوتی۔ تاکہ آیندہ لوگ ایسے گناہ سے بچین اور سوچ کر بسر اوقات کرین ورنہ حسب احادیث مذکورہ سابقہ اس بات کی تصریح ہے کہ ہر مومن مسلم کا جنازہ پڑھا جائے

۵۳ ضامنی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حد ... بین ضمانت نہیں ہوسکتی ...

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے

اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا ثَالِثُ الشَّرِیْکَیْنِ مَا لَمْ یَخُنْ اَحَدُهُمَا

نے فرمایا میں تیسرا ہوتا ہوں دو شریکوں کا جب تک ان میں کا ایک اپنے ساتھی کی خیانت نہ کرے اور

صَاحِبَهٗ فَاِذَا خَانَ خَرَجْتُ مِنْ بَیْنِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاکِمُ

جب خیانت کرلیتا ہے تو میں ان دونوں میں سے نکل[1] جاتا ہوں اسکو ابوداؤد نے روایت کیا اور حاکم

وَعَنِ السَّائِبِ الْمَخْزُوْمِیِّ اَنَّهٗ کَانَ شَرِیْكَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی

نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور سائب مخزومی رض سے روایت ہے کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْبِعْثَةِ فَجَاءَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاَخِیْ وَشَرِیْکِیْ

نبوت سے قبل پس وہ فتح مکہ کے دن آئے تو آپنے فرمایا مرحبا میرے بھائی اور میرے شریک

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

اسکو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اشْتَرَکْتُ اَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ فِیْمَا نُصِیْبُ

کہا میں اور عمار اور سعد اوس چیز[2] میں شریک ہوگئے جو ہمکو بدر کے روز ملے آخر

یَوْمَ بَدْرٍ اَلْحَدِیْثَ وَتَمَامُهٗ فَجَاءَ سَعْدٌ بِاَسِیْرَیْنِ وَلَمْ اَجِیْ اَنَا وَعَمَّارٌ

حدیث تک اور پوری حدیث (یہ ہے) پس لائے سعد دو قیدی اور میں اور عمار کچھ نہ لائے

بِشَیْءٍ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَغَیْرُهٗ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ

اسکو نسائی وغیرہ نے روایت کیا۔ اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہا میں نے

تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَیْبَرَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

خیبر کو جانا چاہا تو حاضر ہوا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس

فَقَالَ اِذَا اَتَیْتَ وَکِیْلِیْ بِخَیْبَرَ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسَقًا رَوَاهُ

آپنے فرمایا کہ جب تو خیبر میں میرے وکیل کے پاس پہونچے تو اوس سے پندرہ وسق[3] (کھجوریں) لے لینا اسکو

اَبُوْ دَاوٗدَ وَصَحَّحَهٗ وَعَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ

ابوداؤد نے روایت کیا اور صحیح کہا۔ اور عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ بِدِیْنَارٍ لِیَشْتَرِیَ لَهٗ اُضْحِیَّةً اَلْحَدِیْثَ

اللہ علیہ وسلم نے اسکو ایک دینار دیکر بھیجا تاکہ آپ کے لئے قربانی کا جانور خریدے آخر حدیث تک

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ اَثْنَاءِ حَدِیْثٍ وَقَدْ تَقَدَّمَ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ

اسکو بخاری نے اثناء حدیث میں روایت کیا اور (پوری) حدیث گذر چکی۔ اور ابو ہریرہ رض سے قصہ

اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ قِصَّةِ الْعَسِیْفِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاغْدُ

مزدور کے اندر روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دن

---

[1] الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دو شریکوں کے درمیان جب شرکت بدیانت ہوتی ہے تو اس میں بہر حال برکت الٰہی شامل حال ہوتی ہے۔ جب ایک کی اون میں سے نیت خیانت ہوئی تو برکت چلی جاتی ہے ۱۲

[2] چیز الخ اس سے معلوم ہوا کہ یہ شرکت جسے کتب فقہ میں شرکت وجوہ سے تعبیر کرتے ہیں جائز ہے ۱۲

[3] ابوداؤد میں اس حدیث کے اخیر میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ تجھ سے کوئی علامت دریافت کرے تو اوسکی ہنسلی پر اپنا ہاتھ رکھدیجیو۔ سبحان اللہ کیا اچھی نشانی ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ صدقہ اطلاع ہوجانے پر (بغیر) کہے پہنچا دینا چاہیے ۱۲

صد الخ اس سے معلوم ہوا کہ شریک کی آمد پر اسکی تعظیم کیجاوے اور کشادہ پیشانی سے پیش آیا جاوے

يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا الْحَدِيْثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اے انیس اس شخص کی عورت پاس صبح کو جا پس اگر وہ اقرار کرے تو اوسکو سنگسار کر دیجیو حدیث

بَابُ الْإِقْرَارِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ

متفق علیہ ہے ۔ باب اقرار کے بیان مین ۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا

لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ الْحَقَّ وَلَوْ كَانَ مُرًّا صَحَّحَهُ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حق بات کہہ اگرچہ کڑوی ہو ابن حبان نے اسکو حدیث

ابْنُ حِبَّانَ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ بَابُ الْعَارِيَةِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ

طویل مین صحیح بتلایا ۔ باب مانگ لینے کے بیان مین ۔ سمرہ بن جندب رض سے روایت

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَدِ

ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہاتھ پر اوسکی چیز کا دینا

مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

واجب ہے جو اوس نے لیا ہو جب تک ادا نہ کرے اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور حاکم نے اسکو

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صحیح بتلایا ۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ

کہ ادا کر امانت اوسکی طرف جس نے تیرے پاس امانت رکھی ہو اور مت خیانت کر اوس کی جو تیری

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَحَسَّنَهُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَاسْتَنْكَرَهُ

خیانت کرے اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا اور ابوداؤد نے اسکو حسن کہا اور حاکم نے صحیح بتلایا اور

أَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ابوحاتم رازی نے اسکو منکر سمجھا ۔ اور یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہا فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَتْكَ رُسُلِيْ فَأَعْطِهِمْ ثَلَاثِيْنَ دِرْعًا قُلْتُ

اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تیرے پاس میرے قاصد آوین تو اون کو تیس زرہ دیدینا مین نے عرض کیا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعَارِيَةٌ مَضْمُوْنَةٌ أَوْ عَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ

اے رسول اللہ کیا ایسا مانگنا مانگتے ہین جس مین ضمان ہو یا ایسا کہ جس مین صرف ادا لازم ہو تو آپنے فرمایا

مُؤَدَّاةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ

بلکہ ایسا مانگنا جس مین صرف اوا لازم ہی ہو اسکو احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح کہا

صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ دُرُوْعًا

اور صفوان بن امیہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حنین کے روز چند زرہین مانگین تو وہ کہنے

يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُوْنَةٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

لگا کیا چھینتے ہو اے محمد آپ نے فرمایا نہین بلکہ عاریہ جس کا ضمان لازم ہے اسکو ابوداؤد اور

ف ۵۱ یعنی اقرار شرعی معہود طریقہ سے اور انیس عورت کی قوم کا سردار تھا ۱۲ مترجم

ف ۵۲ کہ اقرار اس سے معلوم ہوا کہ حق کہنے سے حتی الامکان دریغ نہ کیا جائے ۔ چونکہ حق بات دوسرے کے لئے سخت کڑوی ہوتی جسکے تسلیم کرلینے پر بشرہ پر [illegible] ہوتا ہے ۱۲

ف ۵۳ یعنے اگر وہ چیز تلف ہو جائے ۔ تو اوس کا ضمان ہو اور جب تک وہ موجود رہے اوس وقت تک اوسکا ادا کرنا واجب ہو اور امام صاحب کے نزدیک یہ ہی ہے کہ ہرمت مضمون نہین ہوتی ۱۲

ف ۵۴ شیخ نے بیان کیا کہ یہ لفظ بیان مبالغہ کے لئے کہہ ورنہ مراد اسکو دیدینا ہے ۔ کہ موجود ہونے پر حتے الامکان اسے لوٹا دیا جائے اور اپنے استعمال میں بھی نہ لاتی [illegible] ورنہ ضامن ہوگا ۔ امانت بحیثیت امانت رکھی ہوئی ملاحظہ آئینہ فتاوی ہوجائے ۔ [illegible]

والنسائي وصححه الحاكم واخرج له شاهدا ضعيفا عن ابن

نسائی نے روایت کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور ابن عباس سے اس کے لئے شاہد ضعیف بیان

عباس رض باب الغصب عن سعيد بن زيد رضي الله تعالى عنه

کیا ۔ باب غصب کے بیان میں ۔ سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اقتطع شبرا من الارض

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لیوے ایک بالشت سلہ زمین ظلم سے تو طوق بنادے گا

ظلما طوقه الله اياه يوم القيامة من سبع ارضين متفق عليه

خدا تعالے اوس کے لئے ساتوں زمینوں سے (حدیث) متفق علیہ ہے ۔

وعن انس رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان عند

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے اپنی کسی بیوی کے پاس تو

بعض نسائه فارسلت احدى امهات المؤمنين مع خادم

کسی ام المؤمنین نے اپنے خادم کے ہاتھ ایک پیالہ بھیجا جس میں کہ کھانا تھا پس

لها بقصعة فيها طعام فكسرت القصعة فضمها وجعل فيها

ام نے پیالہ توڑ دیا تو جوڑ لیا آپ نے ٹوٹے ہوئے کو اور کھانا اوسی میں

الطعام وقال كلوا ودفع القصعة الصحيحة للرسول وحبس

کرلیا اور فرمایا کھاؤ اور درست پیالہ سلہ قاصد کو دیدیا اور ٹوٹا ہوا اپنے پاس رہنے دیا اسکو

المكسورة رواه البخاري والترمذي وسمى الضاربة عائشة وزاد

بخاری اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے ہاتھ مار کر گرانے والی کا نام عائشہ رض بتلایا اور یہ زیادہ

فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم طعام بطعام واناء باناء وصححه

کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا کھانے کے بدلہ اور برتن برتن کے بدلہ اور اسکو صحیح بتلایا ۔

وعن رافع بن خديج رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو

صلى الله عليه وسلم من زرع في ارض قوم بغير اذنهم فليس له من

کسی قوم کی زمین میں اون کی اجازت سلہ کے بغیر کاشت کرے تو اوس کے لئے کاشت میں سے کوئی

الزرع شيء وله نفقته رواه احمد والاربعة الا

حق نہیں البتہ اوس کے لئے خرچ ہے (جو اوس نے کیا ہو) اسکو احمد اور چاروں نے سوا [illegible] روایت کیا

الترمذي ويقال ان البخاري ضعفه وعن عروة بن الزبير رضي

نے اسکو حسن بتلایا اور کہا جاتا ہے کہ بخاری نے اس کو ضعیف کہا ۔ اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت

الله تعالى عنه قال قال رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه

ہے کہا ایک شخص نے رسول خدا کے صحابہ میں سے کہا کہ دو شخص جھگڑا لے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

سلہ بالشت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر کی زمین سے ایک بالشت بھر بھی ظلماً لے لینے سے سخت عذاب الٰہی کا مستحق ہوجاتا ہے ۱۲

سلہ پیالہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طعام کی عوض طعام اور برتن کی بعوض برتن ضمانت و تاوان ادا کیا جائے ۱۲-۱۲-

سلہ اجازت الخ اس سے معلوم ہوا کہ دوسرے کی زمین میں بلا اجازت کوئی کھیتی باڑی کرلے تو کھیتی کا غلہ و فصل مالک زمین کا ہے ۔ اور دوسرے شخص کا جو اس پر خرچ ہوا ہے صرف وہی اسکا ہے اور غلہ میں اسکا کوئی حق نہیں بوجہ ظلمت اس نے حق الغیر میں مداخلت بیجا کی ہے ۱۲-۱۲-۱۲-

اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين ۔ آمين

۱۲-۲-۱۲ ۱۲-۱۲-۱۲ ۱

۱۲ ۱۲- ۱۲- ۱۲- ۱۲-۱۲-

وسلم إن رجلين اختصما إلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

کی طرف کسی زمین کا جس مین دو شخصون مین سے ایک نے درختہائے کھجور لگائے تھے حالانکہ زمین

في أرض غرس أحدهما فيها نخلا والأرض للآخر فقضى رسول

دوسرے کی تھی پس رسول خدا نے فیصلہ فرمایا زمین اوس کے مالک کی ہے اور درختون والے کو حکم دیا کہ وہ

الله صلى الله عليه وسلم بالأرض لصاحبها وأمر صاحب النخل يخرج

اپنے درخت اکھیڑے اور فرمایا کہ ظالم رگ کے لیے کوئی حق نہین ۵۱ اسکو

نخله وقال ليس لعرق ظالم حق رواه أبو داود وإسناده حسن

ابو داؤد نے روایت کیا اور اس کا اسناد حسن ہے اور آخر

وآخره عند أصحاب السنن من رواية عروة عن سعيد بن

اس حدیث کا اصحاب سنن کے نزدیک بروایت عروہ سعید بن زید سے مروی ہے اور اوس کے موصول

زيد واختلف في وصله وإرساله وفي تعيين صحابيه وعن

اور مرسل ہونے اور اوس صحابی کی تعیین مین اختلاف ہے اور ابو بکرہ سے

أبي بكرة رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال في

روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس خطبہ مین جو قربانی

خطبته يوم النحر بمنى إن دماءكم وأموالكم عليكم حرام كحرمة

کے دن مقام منی مین پڑھا بیشک تمہارے خون اور تمہارے اموال تم پر حرام ہین مانند حرام ۵۲

يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا متفق عليه باب

ہونے تمہارے اس دن کے تمہارے اس شہر مین تمہارے اس مہینہ مین (حدیث) متفق علیہ ہے باب

الشفعة عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال قضى

شفعہ کے احکام مین - جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہا حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل ما لم يقسم فإذا وقعت

علیہ وآلہ وسلم نے شفعہ کا ہر اوس چیز مین جو تقسیم نہ ہوئی ہو پس جب حدین واقع ہو جاوین اور راستے

الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة متفق عليه واللفظ للبخاري

پھیر دیے جاوین تو شفعہ نہین ہے (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہین

وفي رواية مسلم الشفعة في كل شرك في أرض أو ربع أو

اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ ہر مشترک چیز مین (خواہ وہ) زمین ہو یا مکان یا دیوار شفعہ ۵۳ ہے فروخت

حائط لا يصلح أن يبيع حتى يعرض على شريكه وفي رواية الطحاوي

روا ہے نہین یہان تک کہ اوسکو اپنے شریک پر پیش کرے اور طحاوی کی روایت مین (یون ہے) کہ حکم

قضى النبي صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل شيء ورجاله ثقات

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا ہر چیز مین اور اس کے راوی قابل اعتبار ہین -

---

۵۱ کوئی حق نہین الخ اس سے معلوم ہوا کہ اگر دوسرے کی زمین مین اوس کی بلا اجازت درخت لگالے تو وہ اکھیڑنے لازم ہونگے اور اوس پر اوسکا کوئی حرجانہ دینا نہ ہوگا اور درخت لگانے والے کو درختون کا کاٹ لینا ہوگا ۱۲

۵۲ حرام الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل اسلام کی مال و جان نہائت محترم شے ہے جس کی حرمت کو مکہ شریف اور یوم حج کی طرح ارشاد فرمایا یعنی اسکا بڑا خیال کیا جائے کہ حرمت اسکی ضائع نہ ہو ۱۲

۵۳ شفعہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شفعہ غیر منقولہ چیز مین متحقق ہوتا ہے جیسے زمین و باغ و مکان وغیرہ مین نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ فروخت سے پہلے اپنے شریک و شفیع کو اطلاع دیجائے کہ اگر اسے ضرورت ہو تو لے لے کیونکہ ضرورت ہونے پر پھر بھی بعد اطلاع ناراضگی کا نہ ہونا لینے پر دلیل ہے

وعن ابی رافع رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی

اور ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑوسی

اللہ علیہ وسلم الجار احق بشفعتہ اخرجہ البخاری وفیہ قصۃ

زیادہ سزاوار ہے اپنے شفعہ کا [۵۱] اسکو بخاری نے روایت کیا اور اس مین ایک قصہ ہے

وعن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی

اور انس بن مالک رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللہ علیہ وسلم جار الدار احق بالدار رواہ النسائی وصححہ ابن

گھر کا پڑوسی زیادہ سزاوار ہے [۵۲] گھر کا اسکو نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو

حبان ولہ علۃ وعن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول

صحیح بتلایا اور اس حدیث کے لیے ایک نقص ہے۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الجار احق بشفعۃ جارہ ینتظر بھا

صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑوسی زیادہ مستحق ہے اپنے پڑوسی کے شفعہ کا انتظار کیا جائے اوس کا

وان کان غائبا اذا کان طریقھما واحدا رواہ احمد والاربعۃ

شفعہ کے واسطے اگرچہ غائب ہو بشرطیکہ دونوں کا راستہ ایک ہو اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور اس کے

ورجالہ ثقات وعن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما عن النبی صلی

راوی قابل اعتماد ہین۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی وہ روایت کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

اللہ علیہ وسلم قال الشفعۃ کحل العقال رواہ ابن ماجۃ والبزار و

فرمایا حق شفعہ مانند کھول دینے [۵۳] رسی کے ہے اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا اسی طرح بزار نے

زاد ولا شفعۃ لغائب واسنادہ ضعیف باب القراض عن

اور یہ زیادتی کی اور غائب کے لئے شفعہ نہین اور اس کی سند ضعیف ہے۔ باب مضاربہ کے بیان مین صہیب

صھیب رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلث فیھن

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزین ہین کہ ان مین برکت ہے ایک

البرکۃ البیع الی اجل والمقارضۃ وخلط البر بالشعیر للبیت

مال کو ادھار فروخت کر دینا دوسری مضاربت [۵۴] تیسری گھر کے لیے صرف کرنے کے لیے گندم جو کیساتھ ملا

لا للبیع رواہ ابن ماجۃ باسناد ضعیف وعن حکیم بن حزام

لینا اسکو ابن ماجہ نے سند ضعیف سے روایت کیا۔ اور حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رضی اللہ عنہ انہ کان یشترط علی الرجل اذا اعطاہ مالا

کہ وہ آدمی سے شرط کر لیتے تھے جب اوسکو بطور مضاربت کے مال دیتے تھے یہ کہ میرا مال تم نہیں

مقارضۃ ان لا تجعل مالی فی کبد رطبۃ ولا تحملہ فی بحر ولا

مین نہ لگانا اور نہ اسکو [۵۵] دریا مین لے جانا اور نہ اوسکو ... اندر

---

[۵۱] امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک ہمسایہ کو شفعہ پہنچتا ہے اور یہ احادیث اون کا مستدل ہین اور شروع باب مین جو حدیث جابر رض کی ذکر کی گئی اوس سے امام شافعی تعالیٰ استدلال کرتے ہین کہ پڑوسی کے لیے شفعہ نہین اور اوس کا جواب یہ ہے کہ مشترکہ کی تقسیم کی وجہ سے پڑوسی کو حق شفعہ نہین۔ بلکہ اس صورت مین شریک ہی زیادہ مستحق ہے واللہ اعلم ۱۲

[۵۲] گھر الخ اس حدیث کا وہی مطلب ہے جو حدیث اوّل کا ہے کہ پڑوسی زیادہ حقدار ہے بعد شریک فی الدار کے اور یہی مذہب احناف ہے

[۵۳] یعنے تھوڑی دیر کا ہے جبوقت بیع کی خبر لگے فوراً طلب کرنا ضروری ہے

[۵۴] مضاربت سے کہتے ہین کہ ایک شخص کا روپیہ ہو دوسرے کا عمل اور نفع مین شریک ہون ۱ مترجم

[۵۵] دریا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ... جس چیز سے عامل کو روکے اس سے رکنا چاہیے۔ جیسے کہے کہ کبد یعنے جاندار چیزوں کو نہ کھلانا اور دریا مین نہ لے جانا۔ ایسے ہی کسی وادی مین ...

تَنْزِلُ بِهِ فِي بَطْنِ مَسِيلٍ فَإِنْ فَعَلْتَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ ضَمِنْتَ

لیکر تم ترے اور اگر تو نے ایسا کام کیا تو تو میرے مال کا ضامن ہوگا اسکو دارقطنی نے

مَالِي رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَقَالَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ عَنِ الْعَلَاءِ

روایت کیا اور اس کے راوی قابل اعتماد ہیں - اور امام مالک نے موطا میں کہا علاء بن عبدالرحمن بن یعقوب

ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ عَمِلَ فِي مَالٍ

سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عثمان کے

لِعُثْمَانَ عَلٰى أَنَّ الرِّبْحَ بَيْنَهُمَا وَهُوَ مَوْقُوفٌ صَحِيحٌ بَابُ الْمُسَاقَاةِ

مال میں اس شرط سے عمل کیا کہ نفع دونوں میں مشترک رہیگا اور یہ حدیث موقوف ہے - باب[۵۱] درختوں کو

وَالْإِجَارَةِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سینچنے اور کرایہ پر دینے کے بیان میں - ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ مُتَّفَقٌ

معاملہ کیا اہل خیبر سے ساتھ نصف پیداوار کے پھل ہو یا کھیتی (حدیث) متفق علیہ

عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا فَسَأَلُوا أَنْ يُقِرَّهُمْ بِهَا عَلٰى أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ

ہے اور اون کی ایک روایت میں (یوں) ہے کہ اون لوگوں نے آپ سے چاہا کہ برقرار رکھیں آپ اون کو خیبر پر

نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ

اس شرط سے کہ پورا کریں وہاں کے کام کو اور اون کو آدھے پھل ملا کریں پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برقرار

مَا شِئْنَا فَقَرُّوا بِهَا حَتّٰى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَلِمُسْلِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

رکھیں ہم تم کو اوس جگہ اسی شرط سے جب تک ہم چاہیں - چنانچہ وہاں رہے یہانتک کہ نکال دیا اون کو حضرت عمرؓ[۵۲]

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ إِلٰى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلٰى أَنْ يَعْتَمِلُوهَا

نے اور مسلم کے لیئے یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود خیبر کو خیبر کے باغات اور زمین دیدی اس شرط سے

مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَلَهُمْ شَطْرُ ثَمَرِهَا وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ

کہ کام کریں اون میں اپنے اموال سے اور اون کو آدھے پھل دیئے جائیں - اور حنظلہ بن قیس سے روایت ہے کہا دریافت

بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

کیا میں نے رافع بن خدیجؓ سے زمین کو سونے اور چاندی کے بدلہ کرایہ[۵۳] پر دینے سے تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کچھ

فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ

نقصان نہیں اس کے سوا نہیں کہ لوگ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کرایہ پر دیا کرتے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ

تھے نہروں اور نالیوں کے کناروں اور کاشت کی بہت سی چیزوں کے پر پس ہلاک ہوتا تھا یہ اور

فَيَهْلِكُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَهْلِكُ هٰذَا وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ

درست ہوتا تھا وہ اور درست ہوتا تھا وہ اور ہلاک ہوتا تھا یہ اور لوگوں کے لیئے کرایہ کی یہی

---

[۵۱] مساقات اسے کہتے ہیں کہ باغ کسی شخص کو پانی وغیرہ دینے اور اس کی پرورش کرنیکو دیا جاتے اس شرط پر کہ پھل دونوں میں مشترک رہے یہ صاحبین کے نزدیک درست ہے اور اسی پر فتوے ہے کذا فی الطیبی واللمعات ۱۲

[۵۲] ما الخ اس سے معلوم ہوا کہ معاہدہ میں شرط مشروع جائز ہے مع استثنا کہ جب تک ہمیں منظور ہو چنانچہ خلافت حضرت عمرؓ تک ایسا ہی رہا - بعد میں انہوں نے حسب مصلحت انہیں جلاوطن کر دیا ۱۲ -

[۵۳] کرایۂ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین معینہ کو چاندی سونے کی اجزا کے عوض مدت معینہ تک کرایۂ وٹھیکہ پر لینا جائز ہے فقط آپ کی تنبیہ چند مفاسد کے باعث تھی - جن کے معدوم ہو جانے پر جائز ہے ۱۲

اللّٰهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين - امين

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

كِرَاءٍ إِلَّا هٰذَا فَلِذٰلِكَ زَجَرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ

چیزین ہوتی تھین پس اسی وجہ سے منع فرمایا آپ نے اوس سے پہر حال شئے معین (کرایہ کے اندر) جس کی ضمانت

فَلَا بَأْسَ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْهِ بَيَانٌ لِمَا أُجْمِلَ فِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ

ہو تو اوس مین کوئی مضایقہ (کرایہ کے معاملہ) مین نہین اسکو مسلم نے روایت کیا اور اس مین تفصیل ہے اوس کی

مِنْ إِطْلَاقِ النَّهْيِ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ

جو متفق علیہ مین مجملاً مذکور ہے زمین کو کرایہ پر دینے کی ممانعت کا مطلق ہونا - اور ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ

اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَأَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ

سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزارعہ سے ۵۱ اور اجازت دی مواجرة ۵۲ کی اسکو

رَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ احْتَجَمَ

بھی مسلم نے روایت کیا - اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا پچھنے لگوائے رسول خدا صلے اللہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الَّذِي حَجَمَهُ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ

علیہ وسلم نے اور جس نے لگائے تھے اسکو آپ نے مزدوری دی اور اگر حرام ۵۳ ہوتا تو آپ نہ دیتے اوسکو

حَرَامًا لَمْ يُعْطِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ

بخاری نے روایت کیا - اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا

تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْبُ الْحَجَّامِ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشہ پچھنے لگانے والیکا پلید ہے

خَبِيْثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

اسکو مسلم نے روایت کیا - اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَلٰثَةٌ أَنَا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے تین شخص ہین کہ قیامت کے دن مین

خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ أَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا

مخالف ہونگا ایک وہ کہ میری وجہ سے دیا گیا پھر اوس نے غداری کی اور دوسرا وہ جسنے آزاد آدمی کو فروخت

فَأَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ

کیا پھر اوس کی قیمت کھائی اوس نے اور ایک وہ کہ مزدور رکھا کسیکو پس پورا کام لیا اوس سے اور اوس کی مزدوری

أَجْرَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

نہ دی اسکو مسلم نے روایت کیا - اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ سزاوار اوس چیز کے کہ لوتم اوسپر مزدوری قرآن ۵۴ شریف ہے یعنی کلام اللہ

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

نے اسکی تخریج کی - اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

۵۱ اس کے یہ معنی کہ زمین کھیتی کے لیئے کچھ حصہ پیداوار پر دیجائے یہ امام صاحبؒ کے نزدیک بھی ناجایز ہے اور صاحبین کہتے ہین کہ جائز ہے اسی طرح امام احمدؒ کے نزدیک بھی ۱۲ مترجم

۵۲ اس کے یہ معنی کہ زمین کو سونے چاندی وغیرہ کے عوض کرایہ پر دیا جاتا ہے امام صاحب اس کے جواز کے قایل ہین ۱۲ مترجم

۵۳ حرام الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب و اُجرت حجامت حجام کو دینی و لینی ہردو حلال و جایز ہے - مگر آیندہ حدیث مین جو حُرمت مذکور ہے وہ محض کراہت طبع کے باعث ہے یا ممکن ہے کہ حدیث حُرمت منسوخ ہو ۱۲

۵۴ قرآن الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتاب اللہ کی اُجرت لینی جایز ہے - یعنی دم کرکے پھونکنے یا تعلیم مین یہی مذہب شافعیہ و بخاری ہے - ایسے ہی متاخرین فقہاء احناف کا بھی اسی پر فتوے ہے - بخلاف متقدمین کے وہ اس اجرت کو دوسری حدیث ممانعت کی باعث

[illegible] جبکہ ناجایز فرماتے ہین ۔

عليه وسلم اعطوا الاجير اجره قبل ان يجف عرقه رواه ابن
نے دو تم مزدور کو مزدوری اوس کی اوس کے پسینہ سلہ خشک ہونے سے پیشتر اسکو ابن ماجہ نے

ماجة وفي الباب عن ابي هريرة رضي الله عنه عند ابي يعلى
روایت کیا اور باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو یعلی اور بیہقی کے نزدیک

والبيهقي وجابر عند الطبراني وكلها ضعاف وعن ابي
اور جابر سے ہے طبرانی کے نزدیک اور تمام کی تمام ضعیف ہیں۔ اور ابو سعید

سعيد الخدري رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کو مزدور سلہ

من استاجر اجيرا فليسم له اجرته رواه عبد الرزاق وفيه
رکھے تو چاہیے کہ اوسکی مزدوری ٹھہرا دے اسکو عبد الرزاق نے روایت کیا اور اس میں

انقطاع ووصله البيهقي من طريق ابي حنيفة باب احياء
انقطاع ہے اور بیہقی نے بطریق ابو حنیفہ رح اس حدیث کو موصول بیان کیا۔ باب مردہ زمین

الموات عن عروة عن عائشة رضي الله عنها ان النبي
ورانت کرنے کے بیان میں۔ عروہ سے روایت ہے وہ عائشہ رضی اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم قال من عمر ارضا ليست لاحد فهو احق قال
علیہ وسلم نے فرمایا جو آباد کرے کسی زمین کو جو کسی کی ملک نہ ہو تو وہ اوس زمین کے ساتھ زیادہ سزاوار ہے

عروة وقضى به عمر رض في خلافته رواه البخاري وعن سعيد
عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے اپنی خلافت میں یہ ہی فیصلہ کیا اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور سعید بن زید

بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من احيى ارضا ميتة
سے روایت ہے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا آپ نے جو زندہ کرے کسی سلہ مردہ

فهي له رواه الثلثة وحسنه الترمذي وقال روي مرسلا وهو
زمین کو تو وہ اوسی کی ہے اسکو تینوں نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو احسن کہا اور کہا یہ مرسل بھی روایت کی

كما قال واختلف في صحابيه فقيل جابر وقيل عائشة وقيل عبد
گئی ہے اور یہ حدیث جیسے اوس نے کہا ویسی ہی ہے اور اس حدیث کے صحابی میں اختلاف کیا گیا ہے کسی نے کہا

الله بن عمر والراجح الاول وعن ابن عباس رضي الله عنهما ان
جابر رض ہیں کسی نے کہا عائشہ رض اور کسی نے عبد اللہ بن عمر بتلائے اور ترجیح اول کو ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ

الصعب ابن جثامة الليثي رضي الله عنه اخبره ان النبي صلى
عنہ سے روایت ہے کہ صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ نے اون کو خبر دی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم قال لا حمى الا لله ولرسوله رواه البخاري وعنه رضي الله
فرمایا نہیں ہے چراگاہ سلہ مگر اللہ اور اوس کے رسول کے لئے روایت کیا اسکو بخاری نے اور انہیں سے روایت ہے

سلہ پسینہ الخ اس سے معلوم ہوا۔ کہ مزدور کی مزدوری کام کرالینے پر بہت جلدی ادا کیجائے۔ اور اس کے دینے میں لیت ولعل نہ کیجائے کہ سخت گناہ ہے حق العبد ہونے کے باعث مع ضرورت مزدور محتاج کے ۱۲

سلہ مزدور الخ اس حدیث سے بھی وہی ثابت ہوا جو حدیث اول سے ہے ۱۲

سلہ مردہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ غیر مملوکہ ویرانہ زمین کو جو شخص آباد کرلے اسی کی ہو جاتی ہے جس سے کوئی غیر نہیں لے سکتا ۱۲

سلہ زمین کے اردگرد جو گھیر دیا جائے اسکو حمے بولتے ہیں یعنی اللہ تعالے ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے زیادہ حمے کا استحقاق ہے ۱۲

اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعے فیہ ولوالدیہم اجمعین۔ آمین ثم آمین۔

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ رَوَاهُ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ تنگی سلہ ہے اور نہ نقصان مال وجان

أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ مِثْلُهُ وَهُوَ فِي

اسکو احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور اوس کے لیئے حدیث ابو سعید سے اوسی کی مثل روایت ہے اور یہ

الْمُوَطَّأِ مُرْسَلٌ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

حدیث موطا مین مرسل ہے۔ اور سمرہ بن جندب رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص گھیرے کوئی دیوار سلہ زمین پر تو وہ زمین اوسی کی

الْأَرْضِ فَهِيَ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْجَارُودِ وَعَنْ عَبْدِ

ہے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا اور ابن جارود نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور عبد اللہ بن

اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کنوان

قَالَ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فَلَهُ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا عَطَنًا لِمَاشِيَتِهِ رَوَاهُ

کھودے تو اوسکے لیئے چالیس سلہ ہاتھ زمین ہے چوپایون کے بیٹھنے وغیرہ کے لیئے اسکو ابن

ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ

ماجہ نے سند ضعیف سے روایت کیا۔ اور علقمہ بن وائل سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ رَوَاهُ أَبُو

کرتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کو حضرموت مین ایک قطعہ زمین کاٹ دیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی

دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

نے روایت کیا اور اسکو ابن حبان نے صحیح کہا۔ اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ حُضْرَ فَرَسِهِ فَأَجْرَى

علیہ وسلم نے قطعہ سلہ دیا زبیر کو مقدار اوسکے گھوڑے کے دوڑنے کی پس گھوڑا چلایا گیا یہان تک

الْفَرَسَ حَتَّى قَامَ ثُمَّ رَمَى بِسَوْطِهِ فَقَالَ أَعْطُوهُ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ

کہ ٹھیر گیا پھر انہون نے اپنا کوڑا پھینکا تو آپ نے فرمایا کہ دو اسکو جہان تک کوڑا پہنچا ہے اسکو ابوداؤد

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِيهِ ضَعْفٌ وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

نے روایت کیا اور اس مین ضعف ہے۔ اور ایک صحابی سے روایت ہے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ

قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ النَّاسُ شُرَكَاءُ

علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا تو مین نے اون کو فرماتے سنا لوگ تین چیزون مین سلہ شریک ہین گھاس

فِي ثَلَاثٍ فِي الْكَلَإِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ

پانی آگ۔ اسکو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور اسکے راوی ثقہ ہین

سلہ تنگی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بھائی کو کسی قسم کا حرج ونقصان دینا جائز نہین کہ حرام ہے ۱۲

سلہ دیوار الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص ویرانہ غیر مملوکہ زمین کے اردگرد دیوار کھینچکر اپنا قبضہ جمالے تو وہ اسی کی ہو جاتی ہے یعنے ثبات قبضہ متحقق ہو سکنے پر اسکی چیز ہے ۱۲

سلہ چالیس الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئین کے گرداگرد ۴۰ ہاتھ تک دوسرا کوئی شخص کوآ نہین کھود سکتا کہ اس سے پہلے کا پانی کم ہوکر اسے نقصان لاحق ہونے کا خطرہ ہے وغیرہ وغیرہ ۱۲

سلہ قطعہ الخ یہان سے معلوم ہوا کہ حاکم وقت کو چند خویش کسی بہادر وغیرہ شخص کو انعام کا دینا جائز ہے ۱۲

سلہ آگ الخ اس سے معلوم ہوا کہ آگ گھاس پانی کسی کی ملک نہیں ہوتا اس مین سب لوگ شریک ہوتے ہین ۱۲

بَابُ الْوَقْفِ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ

باب وقف کے احکام مین۔ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ

آدمی مرجاتا ہے تو اوسکا ہر عمل اوس سے جدا ہو جاتا ہے مگر تین چیزین صدقہ

اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ

جاریہ یا علم کہ اوس سے نفع اٹھایا جائے یا لڑکا نیک کہ اوسکے لیئے دعا

صَالِحٍ یَدْعُوْ لَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

کرتا رہے۔ اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ

اَصَابَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

نے حاصل کی زمین مقام خیبر مین پہر حاضر ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حکم

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَاْمِرُهٗ فِیْهَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ

طلب کرتے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوس زمین مین پس عرض کیا اے رسول خدا بیشک مین نے

لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ اَنْفَسُ عِنْدِیْ مِنْهُ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ

حاصل کی ہے ایک زمین خیبر مین کہ مین نے کبھی اوس سے اچھا مال حاصل نہین کیا اپنے نزدیک آپنے فرمایا اگر تم

اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهٗ لَا یُبَاعُ اَصْلُهَا

چاہو تو اوسکی اصل بند کرلو اور اسکا صدقہ کر دو چنانچہ حضرت عمر نے اوسکا صدقہ (اس طور سے) کردیا کہ اسکی اصل

وَلَا یُوْرَثُ وَلَا یُوْهَبُ فَتَصَدَّقَ بِهَا فِی الْفُقَرَاءِ وَفِی الْقُرْبٰی وَفِی الرِّقَابِ

فروخت نکی جاسے اور نہ کسی کو ورثہ مین دیا جاسے اور نہ اسکا ہبہ کیا جائے اور صدقہ کیا اوس کا فقیرون اور رشتہ دارون

وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالضَّیْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَلِیَهَا اَنْ یَّاْکُلَ مِنْهَا

اور غلامون کے آزاد کرنے اور فی سبیل اللہ اور مسافرون اور مہمانون کے لیئے مضایقہ نہین اوس پر جو اوسکا متولی ہو کہ کہاوے

بِالْمَعْرُوْفِ وَیُطْعِمَ صَدِیْقًا غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

اوس مین سے حسب دستور اور کہلاوے اپنے دوست کو اس حال مین کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال کو (حدیث) متفق علیہ ہے اور

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ تَصَدَّقْ بِاَصْلِهَا لَا یُبَاعُ وَلَا یُوْهَبُ وَلٰکِنْ یُّنْفَقُ

الفاظ مسلم کے ہین اور بخاری کی ایک روایت مین یہ ہے کہ صدقہ کر اوسکی اصل کا (اس شرط پر) کہ فروخت

ثَمَرُهٗ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

نکی جاے اور نہ ہبہ کی جائے لیکن اوس کے پہل خرچ مین لاتے جایئن۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا بہیجا

عُمَرَ عَلَی الصَّدَقَةِ الْحَدِیْثَ وَفِیْهِ فَاَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ

حضرت عمر کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ (وصول کرنے) پر مقرر کرکے، آخر حدیث تک اور اوسی مین ہے

وَاَعْتَادَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

بَابُ الْهِبَةِ وَالْعُمْرٰی وَالرُّقْبٰی

عَنْ

تیار رکہا اون کو اللہ کے راہ مین (حدیث) متفق علیہ۔ باب ہبہ اور عمریٰ کے بیان اور بطور رقبیٰ کے دینے کا بیان

ف۵۱ صدقہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد مرنے کے کونسی اشیا میت کے لیئے موجب اجر ہوتی ہین ایک یہ کہ کوئی چیز وقف کر جائے جس سے فقرا و مساکین منتفع ہون دوسرے علم نافع جو کسی کو لِلّٰہ پڑھا جائے۔ اور آگے وہ دوسرے کو پڑھائے الیٰ غیر ذالک یا اولاد صالح جو والدین کے لیئے دعا خیر و صدقات سے ان کی ارواح کو ثواب پہنچاتی ہے ۱۲

ف۵۲ صدقہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مال وقف خرید و فروخت و ہبہ نہین ہوسکتا اور میراث مین بھی نہین دیا جاسکتا۔ لیکن اس کے والی کو جو اس کی نگرانی کرے بسبب ضرورت انتفاع جائز ہے۔ کہ اپنے استعمال مین لائے یا اپنے کسی اقارب دوست کو بسبب ضرورت دیوے ۱۲

ف۵۳ تعنی اسے کہتے ہین کہ آدمی دوسرے سے کہے کہ اگر مین مرجاؤن تو میری فلان چیز تیری ...

النعمان بن بشير رضي الله عنه ان اباه اتى به رسول الله صلى

اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اون کے باپ اون کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے

الله عليه وسلم فقال اني نحلت ابني هذا غلاما كان لي فقال

اور عرض کیا کہ مین نے اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام دیا ہے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل ولدك نحلته مثل هذا فقال

کیا اپنی تمام بچون کو اسی کی مثل دیا ہے تو انہون نے کہا نہین پس رسول خدا صلے اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم فارجعه وفي لفظ فانطلق ابي الى

علیہ وسلم نے فرمایا تو اس سے لوٹا لے اور ایک عبارت مین ہے کہ پس لے گئے مجھکو نبی صلے

النبي صلى الله عليه وسلم ليشهده على صدقتي فقال افعلت هذا

اللہ علیہ وسلم کے پاس تاکہ آپ کو میرے صدقہ پر گواہ بنائین تو آپ نے فرمایا کیا ایسا تم نے اپنے تمام

بولدك كلهم قال لا قال اتقوا الله واعدلوا بين اولادكم فرجع

بچون کے ساتھ کیا ہے انہون نے کہا نہین فرمایا آپ نے ڈرو اللہ سے اور انصاف کرو اپنی اولاد کے مابین

ابي فرد تلك الصدقة متفق عليه وفي رواية لمسلم قال فاشهد

چنانچہ میرے باپ واپس ہوئے اور اس صدقہ کو لوٹا لیا (حدیث) متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت مین ہے

على هذا غيري ثم قال ايسرك ان يكونوا لك في البر سواء قال

کہ فرمایا آپ نے پس گواہ بنا اس پر میرے سوا دوسرے کو پھر فرمایا کیا تجھ کو پسند ہے کہ سب بچے احسان مین برابر ہون

بلى قال فلا اذن وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال النبي

اوسنے کہا ہان آپ نے فرمایا پس اب نہین (گواہ بنتا ہون) ۔ اور ابن عباس سے روایت ہے کہا فرمایا نبی صلے اللہ

صلى الله تعالى عليه وسلم العائد في هبته كالكلب يقيء ثم يعود في

علیہ وسلم نے لوٹانے والا اپنے ہبہ کو مانند کتے کی ہے کہ قے کرے پھر لوٹا لے اپنی قے کو (حدیث) متفق علیہ

قيئه متفق عليه وفي رواية للبخاري ليس لنا مثل السوء الذي يعود

ہے اور بخاری کی ایک روایت مین یون ہے کہ ہمارے لئے بری مثال نہونی چاہیے جو شخص اپنے ہبہ کو لوٹا

في هبته كالكلب يقيء ثم يرجع في قيئه وعن ابن عمر وابن عباس

دے وہ مثل کتے کی ہے کہ قے کرے پھر لوٹا لے اپنی قے کو ۔ اور ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت

رضي الله عنهم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لرجل مسلم

ہے وہ روایت کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حلال نہین ہے مسلمان آدمی کو دیوے عطیہ پھر واپس

ان يعطي العطية ثم يرجع فيها الا الوالد فيما يعطي ولده رواه

لے لے … مگر والد … جو بیٹے کو دیکر واپس کرلے اسکو احمد اور … نے روایت کیا

احمد والاربعة وصححه الترمذي وابن حبان والحاكم وعن عائشة رضي

اور ترمذی … اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح … اور عائشہ … سے روایت ہے

---

۵۱ یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ کا کہ آدمی کو چاہیے کہ اپنی اولاد میں ہبہ کے اندر مساوات کرے ایک کو دوسرے سے زیادہ نہ دے ۱۲ کذا فی المؤطا

۵۲ قے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہبہ کا واپس کرنا نہایت مذموم وقبیح امر ہے جیسے کتا قے کرکے اپنی قے چاٹنے لگ جائے ۔ مگر حدیث آئندہ مین صرف والد کو واپسی ہبہ کی اجازت ہے کہ وہ پھر بھی بوقت ضرورت اپنی اولاد سے ہبہ کر لے سکتا ہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲۔

۵۳ والد الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واپسی چیز موہوبہ والدین از اولاد کر سکتے ہین ۔ لہذا پہلی حدیث بر غیر والدین مخصوص ہوگی بذریعہ مصلحت وغیرہ در احادیث مرتبہ نبویہ

سلمہم ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعے فیہ ولوالدیہم اجمعین ۔ آمین ۔ ۱۱ ۔

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

اللّٰہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقبل الھدیۃ

کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتے تھے ہدیہ کو اور اوس

ویثیب علیھا رواہ البخاری وعن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما ان

کا بدلہ دیتے تھے اسکو بخاری نے روایت کیا اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہا بیشک

رجلا وھب لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ناقۃ فاثابہ علیھا

ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک اونٹنی پس آپ نے اوسکو اس کا بدلہ دیا پھر

فقال رضیت قال لا فزادہ فقال رضیت فقال نعم رواہ احمد

فرمایا راضی ہوگیا تو اوس نے کہا نہیں تو آپ نے اور زیادہ دیا اوسکو پھر فرمایا راضی ہے اوس نے کہا ہاں اسکو

وصححہ ابن حبان وعن جابر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول

احمد نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور جابر رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم العمری لمن وھبت لہ متفق علیہ ولمسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمری اوس کے لیے ہے جسکو وہ دیا گیا ہو (حدیث متفق علیہ ہے) اور مسلم

امسکوا علیکم اموالکم ولا تفسدوھا فانہ من اعمر عمری فھی

کے لیے (یوں ہے) کہ روکو اپنے اوپر اموال اپنے اور مت خراب کرو اون کو پس بیشک جس نے عمری دیا عمری دینا

للذی اعمرھا حیا ومیتا ولعقبہ وفی لفظ انما العمری التی اجاز

تو وہ اوس کے لیے ہے جسکو عمرہ دیا ہے زندگی اور موت کی دونوں حالتوں میں اور اس کے بعد والوں کیلئے اور ایک

رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان یقول ھی لک ولعقبک فاما اذا

وغیرہ کے لیے ہے اور ایک عبارت میں یوں ہے کہ اس کے سوا نہیں وہ عمرہ جس کی اجازت رسول خدا صلعم نے دی ہے یہ ہے

قال ھی لک ما عشت فانھا ترجع الی صاحبھا ولابی داؤد والنسائی

کہ کہے وہ گھر تیرے لیے ہے اور تیری اولاد کے لیے اور اگر یوں کہا کہ وہ تیرے لیے ہے جب تک تو زندہ رہے پھر

لا ترقبوا ولا تعمروا فمن ارقب شیئا او اعمر شیئا فھو لورثتہ

پھر اوس کے مالک کی طرف لوٹ سکتا ہے اور ابو داؤد اور نسائی کے لیے یوں ہے مت رقبی کرو اور مت عمری کرو اور

عن عمر رضی اللّٰہ عنہ قال حملت علی فرس فی سبیل اللّٰہ

اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے ایک گھوڑا فی سبیل اللہ سواری کے لیے دیا پس جسکو

فاضاعہ صاحبہ فظننت انہ بائعہ برخص فسألت رسول اللّٰہ

دیا تھا اوس نے اوسے بیکار کر دیا میں نے خیال کیا کہ وہ اوسے سستا دے دیگا پھر میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ

صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن ذلک فقال لا تبتعہ وان اعطاکہ بدرھم

وسلم سے دریافت کیا اس کے بارے میں تو آپ نے فرمایا نہ خرید اوسکو اگر چہ تجھ کو ایک درہم کو دیدے

الحدیث متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ

الخ حدیث (حدیث متفق علیہ ہے) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سلہ قبول الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض اوقات ہدیہ کو ہمسایہ و تحفہ دینا لینا ہر دو دونوں جائز ہے جسکا عوض بھی دیا جائے کہ خود بھی تحفہ و ہدیہ دے تاکہ باہمی الفت زیادہ ہو ۱۲

سلہ عمری اسے کہتے ہیں کہ اپنی چیز کسی کو زندگی بھر کے لیے دیدے ۱۲ مترجم عفی اللہ

سلہ تفسیر یہ ہے کہ عمری تین قسم پر ہے ایک یہ کہ قائل یوں کہے کسی سے کہ یہ گھر کو میں نے تجھے دیا پس جب تو مر جائے تو وہ تیرے وارثوں کے لیے ہے اس کا حکم ہبہ کا سا ہے ملک سے قابض کی وہ گھر خارج ہو جائے گا دوسری یہ کہ یوں کہے کہ عمر بھر کے لیے میں نے تجھے دیا جمہور کے نزدیک یہ بھی قسم اول کی طرح ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے اور امام شافعی کا قول صحیح یہی ہے تیسری یہ کہ کہے اسکو تیری عمر بھر کے لیے دیا پس جب تو مر جائے تو میری طرف یا میرے وارثوں کی طرف بات آوے یہ بھی صحیح ہے اور ہمارے نزدیک اس کا حکم ۔۔۔ یعنی شرط ۔۔۔ [illegible]

عليه وآله وسلم قال تهادوا تحابوا رواه البخاري في الادب المفرد

سے فرمایا آپس میں ہدیہ (۱) بازی کیا کرو آپس میں دوست ہو جاؤ گے اسکو بخاری نے ادب المفرد میں

وابو يعلى باسناد حسن وعن انس رضي الله تعالى عنه قال قال

روایت کیا اور ابو یعلی نے سند حسن سے۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم تهادوا فان الهدية تسل السخيمة

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدیہ (۲) بازی کرو اسلیے کہ ہدیہ کینہ کو کھینچ لیتا ہے (اسکو بزار نے)

رواه البزار باسناد ضعيف وعن ابي هريرة رضي الله عنه

اسکو بزار نے سند ضعیف سے روایت کیا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا نساء المسلمات لا تحقرن

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے مسلمان عورتو نہ حقیر جانے کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو اگرچہ

جارة لجارتها ولو فرسن شاة متفق عليه وعن ابن عمر رضي

(۳) بکری کا کھر ہو (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے

الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من وهب هبة فهو

ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص کسی چیز کو ہبہ کرے (۴) تو وہ اوسکا زیادہ مستحق ہے

احق بها ما لم يثب عليها رواه الحاكم وصححه والمحفوظ من

جب تک اوسکا بدلہ نہ دے اسکو حاکم نے روایت کیا اور صحیح بتلایا اور محفوظ یہ ہے کہ بروایت ابن عمر

رواية ابن عمر عن عمر قوله باب اللقطة عن انس رضي الله عنه

حضرت عمر سے اونہیں کا یہ قول مروی ہے۔ باب پڑی ہوئی چیز کے بیان میں۔ انس سے روایت ہے

قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بتمرة في الطريق فقال لولا اني

کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور پر راستہ میں تو فرمایا کہ اگر نہ ہوتا کہ ڈرتا ہوں کہ شاید

اخاف ان تكون من الصدقة لاكلتها متفق عليه وعن زيد

یہ صدقہ (۵) کی ہو تو میں اسے کھا لیتا (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور زید بن

بن خالد رضي الله تعالى عنه قال جاء رجل الى النبي صلى الله

خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

عليه وسلم فسأله عن اللقطة فقال اعرف عفاصها ووكاءها

پس آپ سے پڑی ہوئی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا کہ پہچان اوسکی تھیلی

ثم عرفها سنة فان جاء صاحبها والا فشأنك بها قال فضالة

اور اوس کی ڈاٹ پھر اوسکو ایک سال تک … اگر آجاوے مالک اوسکا تو … ورنہ … تو کہا

الغنم قال هي لك او لاخيك او للذئب قال فضالة الابل قال ما لك ولها معها

اور گمشدہ بکری … کہا آپ نے وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے یا بھیڑیے کے لیے … کہا گمشدہ اونٹ … فرمایا تجھے اس سے کیا کام …

---

(۱) ہدیہ الخ اس حدیث سے تصریح صنف … کی ہوگئی کہ ہدیہ بازی کے باعث آپس میں محبت الفت ہوکر باعث خوشی و خوشی بسر اوقات وغیرہ دونوں ہوگی ۱۲

(۲) ہدیہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ ہدیہ لینا دینا آپس کے دلی حسد و کینہ کو دور کر دیتا ہے۔ یہی بنیاد باہمی الفت کا ہے ۱۲

(۳) یعنے اوس کے حقیر ہدیہ کو بھی عزت سے لے

(۴) یعنے اس وقت تک ہبہ کرنے والا اپنی چیز واپس لے سکتا ہے یہی مذہب امام ابوحنیفہ رح کا ہے ۱۲

(۵) صدقہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو حقیر چیز رزق سے کہیں راستہ میں گری ہوئی ملے تو اسکا استعمال جائز ہے اگر قیمتی ہو تو پھر نہیں بلکہ اس کا اعلان مدت معینہ بطریق مشروعہ کرنا ہوگا ۱۲

(۶) بکری الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز جلدی ضائع ہونے والی ہو۔ اگر جلدی سنبھالا جائے۔ اور اعلان کیا جائے اور حفاظت میں رکھی جائے اور جس چیز کے اونٹ وغیرہ کی مانند تلف کا گمان نہ ہو

اوس کی حفاظت ضروری نہیں ۱۲

سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

لیئے غرض کیا پس گم شدہ اونٹ فرمایا تجھے اوس سے کیا مطلب اوس کے ساتھ اوسکا مشکیزہ ہے اور اوسکا جوتہ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آوَى

آتا رہیگا پانی پر اور کہاتا رہیگا درخت یہان تک کہ اوسکو مالک پالے (حدیث متفق علیہ ہے۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا فرمایا

ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ

رسول خدا صلعم نے جو ٹھکانا دے گم شدہ چیز کو تو وہ گم شدہ ہی ہے جبتک اوسکی تشہیر نہ کرے۔ اسکو مسلم نے روایت کیا

حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

اور عیاض بن حمار رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص پاوے پڑی ہوئی چیز تو چاہیئے

وَجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَوَيْ عَدْلٍ وَلْيَحْفَظْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا

کہ دو عادلوں کو گواہ کر لے اسپر اور اوس کی تھیلی کی حفاظت کرے اور اس کی ڈاٹ کی پھر نہ چھپاوے اور

ثُمَّ لَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا وَإِلَّا فَهُوَ

غائب کرے اور اگر اسکا مالک آجاوے تو وہ اس کے ساتھ زیادہ سزاوار ہے ورنہ پس وہ اللہ تعالے کا مال

مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَصَحَّحَهُ

ہے دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اسکو احمد اور چاروں نے سوا ترمذی کے روایت کیا اور ابن خزیمہ اور ابن جارود

ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُودِ وَابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور عبد الرحمن بن عثمان تیمی رضی اللہ تعالے

عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے حاجیون کی پڑی ہوئی چیز سے اسکو

أَلَا لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا اللُّقَطَةُ

مسلم نے روایت کیا۔ اور مقدام بن معدیکرب رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے خبردار حلال نہیں ہے کیلون

مِنْ مَالِ مُعَاهَدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بَابُ

والا کوئی درندہ اور نہ آبادی کا گدھا اور نہ پڑی ہوئی چیز ہے کافر معاہد کی مال کی مگر یہ کہ وہ اس سے استغنا ہو اسکو

الْفَرَائِضِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

ابو داؤد نے روایت کیا۔ باب فرائض کے بیان میں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلعم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ

نے لاحق کرو فرائض اون کے اہل کو اور جو بچے وہ سب قریب رشتہ دار مرد کے لیئے ہے

ذَكَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

(حدیث متفق علیہ ہے۔ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ

نے فرمایا مسلمان کافر کا وارث نہیں اور نہ کافر مسلمان کا ... حدیث متفق علیہ ہے

۵۱ گمراہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی غیر کی چیز کو پاکر اُسے گھر مین چھپا کر رکھدے اور اس کا اعلان نہ کرے وہ گمراہ ہے ۱۲

۵۲ گواہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گری ہوئی چیز اٹھانے پر گواہ بنا لینے چاہیے اور اس چیز کی ڈاٹ وغیرہ کی حفاظت کی جاتے کہ اس مین سے کوئی کچھ نکال لے اور اس چیز کو نہ چھپائے نہ غائب کرے مالک کے آنے پر بخوشی تمام اس کے حوالہ کر دی جائے ۱۲

۵۳ حاجیون کی چیز بھی بغرض حفاظت اٹھا لینا جائز ہے اور لقطہ کے بارے مین مذہب یہ ہے کہ تھوڑی قیمت کی چیز بلا تشہیر کام مین لے آوے۔ اور قیمت دار چیز کی تشہیر یہان تک کی جائے کہ غالبًا اتنی مدت مین کوئی تلاش کرنے والا آجاتا پھر اگر مسکین ہو تو اپنے اوپر صدقہ کرے ورنہ کسی غریب کو دیدے لیکن اگر اس کے بعد مالک آیا تو دینی پڑیگی ۱۲

۵۴ یعنے پہلے فرائض والون کو دو۔ پھر اگر بچے تو اوس کے ... [illegible]

المسلم متفق عليه وعن ابن مسعود رضي الله عنه في بنت وبنت ابن

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک بیٹی سلہ اور ایک پوتی اور ایک ہمشیرہ کے بارے میں

وأخت فقضى النبي صلى الله عليه وسلم للابنة النصف ولابنة الابن السدس

دریافت کیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیٹی کے لیئے آدھا اور پوتی کے لیئے چھٹا حصہ دو تہائی

تكملة للثلثين وما بقي فللأخت رواه البخاري وعن عبد الله بن عمرو

پورا کرنے کے واسطے اور جو باقی بچے وہ بہن کا ہے اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور عبد اللہ بن عمرو رضی

رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يتوارث أهل ملتين رواه

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مذہب سلہ والے ایک دوسرے کے

أحمد والأربعة إلا الترمذي وأخرجه الحاكم بلفظ أسامة وروى النسائي

وارث نہیں۔ اسکو احمد اور چاروں نے ماسوا ترمذی کے روایت کیا اور حاکم نے اسامہ کے الفاظ کیساتھ اسکو بیان

حديث أسامة بهذا اللفظ وعن عمران بن حصين رضي الله عنه قال

کیا اور نسائی نے حدیث اسامہ کو اس لفظ سے بیان کیا۔ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا آیا

جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن ابن ابني مات فما لي من ميراثه

ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس عرض کیا میرا پوتا مر گیا تو میرے لیئے اوس کی میراث سے کیا ہے

فقال لك السدس فلما ولى دعاه فقال لك سدس آخر فلما ولى

تو آپ نے فرمایا تیرے لیئے چھٹا حصہ ہے پس جب اوس نے پشت پھیری تو آپ نے اوسکو بلایا اور فرمایا تیرے لیئے

دعاه فقال إن السدس الآخر طعمة رواه أحمد والأربعة وصححه الترمذي

دوسرا چھٹا حصہ سلہ (بھی) ہے پھر جب اوس نے پشت پھیری تو پھر بلایا اور فرمایا کہ دوسرا چھٹا حصہ زاید

وهو من رواية الحسن البصري عن عمران وقيل إنه لم يسمع منه وعن بريدة

اسکو صحیح بتلایا اور وہ روایت حسن بصری سے ہے وہ عمران سے کہا گیا ہے کہ حسن نے عمران سے نہیں سنا۔ اور بریدہ رضی

عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم جعل للجدة السدس إذا لم يكن دونها

روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے جدہ کے لیئے چھٹا حصہ ٹھیرایا جبکہ اوسکے سوائے کوئی ماں حائل نہو

أم رواه أبو داود والنسائي وصححه ابن خزيمة وابن الجارود وقواه ابن عدي

ہو اسکو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن خزیمہ اور ابن جارود نے اسکو صحیح بتلایا اور ابن عدی نے اس کی تقویت کی۔

وعن المقدام بن معديكرب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخال

اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ماموں اوس

وارث من لا وارث له أخرجه أحمد والأربعة سوى الترمذي وحسنه أبو زرعة الرازي

شخص کا وارث سلہ ہے جسکا کوئی وارث نہ ہو اسکو احمد اور چاروں نے سوا ترمذی کے تخریج کی اور ابو زرعہ رازی نے اسکو

وصححه الحاكم وابن حبان وعن أبي أمامة بن سهل قال كتب معي عمر إلى

حسن کیا اور صحیح کہا اسکو حاکم اور ابن حبان نے (بھی) اور ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہا میرے ساتھ عمر

سلہ بیٹی الخ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مذکورہ در حدیث مورثون کی موجودگی پر بیٹی کو نصف میراث اور پوتی کو چھٹا حصہ اور ہمشیرہ کو مابقی دیا جائے ۱۲۔

سلہ دو مذہب الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دو مذہب یعنی دو دین والون مین میراث ایک دوسرے کو نہین پہنچ سکتی۔ جیسے ایک مسلمان ہو۔ تو دوسرا کافر وقس علیہ ۱۲

سلہ پہلا سدس بوجہ فرضیت کے اور دوسرا بوجہ نفل کے اور ایک دفعہ اسلیئے رد یا کہ یہ نہ سمجھا جائے کہ دونون سدس اس کی فرضیت کی وجہ سے ہین ۱۲ مترجم غفرلہ۔

سلہ یہان سے ذوی الارحام کی وراثت ثابت ہوئی ۱۲ واللہ اعلم ۱۲ مترجم غفرلہ۔

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین آمین۔ ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔

۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

أبي عبيدة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله ورسوله مولى

عمر نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی طرف کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور اوس کا رسول اوس شخص کے ولی ہیں جسکا

من لا مولى له والخال وارث من لا وارث له رواه أحمد والأربعة سوى الترمذي

کوئی ولی نہ ہو اور ماموں اوسکا وارث ہے جسکا کوئی وارث نہ ہو اسکو احمد اور چاروں نے سوا ابو داؤد کے روایت کیا

وحسنه الترمذي وصححه ابن حبان وعن جابر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم

اور ترمذی نے اسکو حسن کہا اور ابن حبان نے اسکو صحیح کہا۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلعم سے

قال إذا استهل المولود ورث رواه أبو داود وصححه ابن حبان وعن عمرو بن

فرمایا جب آواز کرے بچہ (پیدا ہوکر) تو وہ وارث بنایا جائے اسکو ابو داؤد نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو

شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس للقاتل من الميراث

صحیح بتلایا۔ اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول صلعم نے قاتل

شيء رواه النسائي والدارقطني وقواه ابن عبد البر وأعله النسائي والصواب

کے لئے میراث سے کچھ نہیں اسکو نسائی اور دارقطنی نے روایت کیا اور ابن عبد البر نے اس کی تقویت کی اور نسائی

وقفه على عمرو وعن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما أحرز الوالد

نے اسکو معلول کہا اور حق اسکو عمرو پر موقوف ہونا ہے۔ اور عمر بن خطاب سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ

أو الولد فهو لعصبته من كان رواه أبو داود والنسائي وابن ماجه وصححه

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ جو کچھ جمع کرے والد یا بیٹا تو وہ اوس کے عصبہ کے لئے ہے جو بھی ہو اسکو ابو داؤد اور نسائی

ابن المديني وابن عبد البر وعن عبد الله بن عمر رضي الله عنه قال قال

اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ابن مدینی اور ابن عبد البر نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

رسول الله صلى الله عليه وسلم الولاء لحمة كلحمة النسب لا يباع ولا يوهب رواه

صلے اللہ علیہ وسلم نے ولا رشتہ داری ہے مانند رشتہ داری نسب کے نہ بیع کیا جائے اور نہ ہبہ کیا جائے اسکو

الحاكم من طريق الشافعي عن محمد بن الحسن عن أبي يوسف وصححه ابن

حاکم نے روایت کیا بطریق شافعی رح کے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن حسن سے وہ ابو یوسف سے اور اسکو ابن حبان نے

حبان وأعله البيهقي وعن أبي قلابة عن أنس رضي الله عنه قال قال رسول

صحیح بتلایا اور بیہقی نے اسکو معلول کہا۔ اور ابو قلابہ رض سے روایت ہے وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہا فرمایا

الله صلى الله عليه وسلم أفرضكم زيد بن ثابت أخرجه أحمد والأربعة سوى

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سب سے علم فرائض کا زیادہ جاننے والا زید بن ثابت ہے اسکو احمد اور چاروں نے

أبي داود وصححه الترمذي وابن حبان والحاكم وأعل بالإرسال باب

سوا ابو داؤد کے تخریج کی اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور اس میں مرسل ہونے کی علت بیان کی گئی

الوصايا عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه

باب وصیتوں کے بیان میں۔ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۵۱ اس الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکا کوئی متولی نہ ہو حاکم وقت اسکا متولی ہے۔ اور جسکا متولی کوئی نہ ہو سوائے ماموں کے تو وہ بھی اسکا وارث ہے ۱۲

۵۲ بچہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بچہ پیدا ہوکر آواز کرکے مرجائے تو اُسے بھی مورث سے وراثت پہنچیگی اس کے ورثاء کو وراثت پہنچیگی ۱۲

۵۳ قاتل الخ اس سے معلوم ہوا کہ قاتل کو مقتول کی وراثت سے محرومی ہے جسے وراثت نہ ملے گی ۱۲

۵۴ ولا الخ اس سے معلوم ہوا کہ ولا رشتہ نسب کی طرح خرید و فروخت اور ہبہ نہیں ہو سکتی ۱۲-۱۲

اللّٰھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین ۱۲-۱۲

وسلم قال ما حق امرئ مسلم له شيء يريد ان يوصي فيه يبيت

فرمایا حق نہیں ہے کسی مرد مسلمان کا کہ اوس کے لیے کوئی چیز ہو (اور) اوس میں وصیت کرنیکا ارادہ کرتا ہو کہ سو رہے دو

ليلتين الا ووصيته مكتوبة عنده متفق عليه وعن سعد بن ابي وقاص

راتیں مگر اس حال میں کہ اوس کی وصیت لکھی ہوئی اوس کے پاس موجود ہو (یہ حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور سعد بن ابی وقاص

رضي الله عنه قال قلت يا رسول الله انا ذو مال ولا يرثني الا ابنة

سے روایت ہے کہا عرض کیا میں نے اے رسول خدا میں مالدار ہوں اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے کیا میں

لي واحدة افاتصدق بثلثي مالي قال لا قلت افاتصدق بشطره قال لا قلت

دو تہائی مال خیرات کردوں فرمایا نہیں میں نے کہا کیا آدھا مال خیرات کردوں آپنے فرمایا نہیں میں نے کہا کیا ایک تہائی مال

افاتصدق بثلثه قال الثلث والثلث كثير انك ان تذر ورثتك اغنياء [٥٢]

خیرات کردوں آپنے فرمایا ایک تہائی (بھی) بہت ہے بیشک تیرا اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑنا اون کو محتاج

خير من ان تذرهم عالة يتكففون الناس متفق عليه وعن عائشة رضي

چھوڑنے سے بہتر ہے کہ ہاتھ پھیلاتے پھریں لوگوں کے (سامنے) حدیث متفق علیہ ہے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے

الله عنها ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله

روایت ہے کہ ایک آدمی حاضر ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور عرض کیا اے رسول خدا میری ماں ناگہاں

ان امي افتلتت نفسها ولم توص واظنها لو تكلمت تصدقت فلها

مرگئی ہے اور وصیت نہیں کی اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ بولتی تو خیرات ضرور کرتی تو کیا اوسکو ثواب ہوگا اگر میں

اجر ان تصدقت عنها قال نعم متفق عليه واللفظ لمسلم وعن

اوس کی طرف سے خیرات کردوں آپنے فرمایا ہاں (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔ اور ابو

ابي امامة الباهلي رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے

يقول ان الله قد اعطى كل ذي حق حقه فلا وصية لوارث رواه احمد

ہوئے بیشک اللہ تعالی نے ہر مستحق کو اوسکا حق دیدیا لہذا (اب) وارث کے لیے وصیت نہیں اسکو احمد اور

والاربعة الا النسائي وحسنه احمد والترمذي وقواه ابن خزيمة وابن

چاروں نے سوا نسائی کے روایت کیا اور امام احمد اور ترمذی نے اسکو حسن کہا اور ابن خزیمہ اور ابن جارود نے اس کی

الجارود ورواه الدارقطني من حديث ابن عباس وزاد في اخره الا ان

تقویت کی اور اسکو دارقطنی نے حدیث ابن عباس رض سے روایت کیا اور اس کے آخر میں یہ زیادہ کیا کہ مگر یہ کہ وارث

يشاء الورثة واسناده حسن وعن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال قال النبي

چاہیں اور اسکا اسناد حسن ہے۔ اور معاذ بن جبل رض سے روایت ہے کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم ان الله تصدق عليكم بثلث اموالكم عند وفاتكم

نے بیشک اللہ تعالے نے [illegible]

---

٥١ حق الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص سے کسی کا کوئی حق دینا ہو تو وہ دوسرے کے حق کو ہر وقت اپنے پاس لکھی رکھے کہ شاید کس وقت دم نکل جائے ١٢

٥٢ تہائی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ورثا کی محرومی ناجائز ہے چنانچہ آپ نے بیٹی کو تہائی وراثت دلاکر باقی ورثا کا حق قرار دیا ١٢

٥٣ خیرات الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس میت کی وصیت کی نیت معلوم ہو مگر اسے وصیت کرنے کا موقع نہ ملا ہو تو اس وصیت پر اس کے پسماندے عمل درآمد کرسکتے ہیں یعنی صدقات خیرات کے قبیل سے ١٢

٥٤ وصیت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ورثا کے حق مقرر ہوکر ان کے لیے اب وصیت جائز نہیں مگر کہ دوسرے ورثا رجایز رکھیں گویا انہوں نے اپنا حصہ بھی اتنی مقدار سے ہبہ کردیا ١٢ ١٢ ١٢

اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين

زيادة في حسناتكم رواه الدارقطني وأخرجه أحمد والبزار من حديث

کے لئے اسکو دارقطنی نے روایت کیا اور احمد اور بزار نے حدیث ابو درداء سے روایت کی اور ابن ماجہ نے

أبي الدرداء وابن ماجه من حديث أبي هريرة وكلها ضعيفة لكن قد يقوي

حدیث ابوہریرہ سے تمام کی تمام ضعیف ہیں لیکن بعض بعض کی وجہ سے قوی ہو گئیں اور اللہ

بعضها ببعض والله أعلم باب الوديعة عن عمرو بن شعيب عن أبيه

زیادہ جانتا ہے ۔ باب امانت رکھدینے کے بیان میں ۔ عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ روایت کرتے

عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أودع وديعة فليس عليه

ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص رکھے امانت پس جسکے پاس رکھی ہے

ضمان أخرجه ابن ماجه وإسناده ضعيف باب قسم الصدقات تقدم

اوسپر ضمان لازم نہیں ہے اسکو ابن ماجہ نے بیان کیا اور اس کی سند ضعیف ہے ۔ باب صدقات کی تقسیم کی

في آخر الزكوة وباب قسم الفيء والغنيمة يأتي عقيب الجهاد إن شاء الله

بیان میں اسکا ذکر زکوٰۃ کے باب میں ہو چکا ۔ باب فی اور غنیمت کے بیان میں ۔ جہاد کے بعد اسکا بیان آئیگا اگر

تعالى كتاب النكاح عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال

خدا نے چاہا ۔ کتاب نکاح کے بیان میں ۔ عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا ہم سے رسول خدا

لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة

صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ جوانوں کے جو شخص طاقت رکھے تم میں سے ہم بستری کے (بوجہ

فليتزوج فإنه أغض للبصر وأحصن للفرج ومن لم يستطع فعليه

کی) تو چاہیئے کہ نکاح کرے کیونکہ یہ جھکا نیوالا ہے نظر کو اور حفاظت کرنے والی ہے پیشاب گاہ کی اور جو نہ طاقت رکھے

بالصوم فإنه له وجاء متفق عليه وعن أنس بن مالك رضي الله عنه أن النبي

تو اوسپر روزہ لازم ہے کیونکہ یہ شہوت کو توڑ نیوالا ہے) حدیث متفق علیہ ہے اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی

صلى الله عليه وسلم حمد الله وأثنى عليه وقال لكني أنا أصلي وأنام وأصوم

اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا بیان کی اور فرمایا لیکن میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور روزہ

وأفطر وأتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني متفق عليه

رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح کرتا ہوں اور جو میری سنت سے روگردانی کرے وہ مجھ سے نہیں ہے

وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بالباءة وينهى عن التبتل

(حدیث) متفق علیہ ہے ۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے نکاح کا اور منع فرماتے

نهيا شديدا ويقول تزوجوا الودود الولود فإني مكاثر بكم الأنبياء يوم

تھے تبتل سے سخت منع فرمانا اور فرماتے تھے نکاح کرو محبت کرنے والی بہت جننے والی سے کیونکہ میں تمہاری کثرت

القيامة رواه أحمد وصححه ابن حبان وله شاهد عند أبي داود والنسائي

سے انبیاء پر قیامت کے روز فخر کرونگا اسکو احمد نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا اور اس کا شاہد ابی داود اور نسائی [illegible]

---

۵۱ اگر وہ شی خود ضائع ہو یا تلف ہو جائے اور اگر اسکے تعرف سے جاتی ہے تو بعد ثبوت اوسپر ضمان لازم ہوگا مترجم

۵۲ فی کے معنے غنیمت کے بھی آتے ہیں ۔ لیکن دونوں میں یہ فرق کیا جاتا ہے کہ اگر خدا تعالی اہل اسلام کو کفار کے اموال بغیر قتال کسی طرح دلوادے خواہ جلاوطن یا صلح یا جزیہ وغیرہ سے تو وہ فی کہلاتے ہیں اور اگر قتال سے دلوائے تو وہ غنیمت ہے کذا فی التعریفات مترجم

۵۳ اصل میں باءۃ کا کے معنے ہیں ہے گو مراد ہم بستری ہے اور عبارت میں مضاف محذوف ہے یعنے ہم بستری کے لوازمات کی خرچ اخراجات وغیرہ مترجم

۵۴ نکاح الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نکاح کرنا سنت ہے اس شخص کو جو اس کی جائز مالی طاقت رکھتا ہو چونکہ حسب حضور علیہ الصلوٰۃ سنت ہے تو مستحب ہیں اور [illegible] اور جو طاقت نہ رکھے [illegible] چاہیئں کہ [illegible]

وابن حبان أيضا من حديث معقل بن يسار وعن أبي هريرة رضي الله عنه

نسائی اور ابن حبان کے نزدیک بھی حدیث معقل بن یسار سے شاہد ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تنكح المرأة لأربع لمالها ولحسبها ولجمالها

روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کی جاتی ہے عورت [1] چار باتوں کی وجہ سے مالداری کی وجہ سے اور اوس کے

ولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداك متفق عليه مع بقية السبعة

اوصاف حسنہ کی وجہ سے اور اوس کی خوبصورتی اور اوس کی دینداری کی وجہ سے پس فتحمند ہو تو دیندار کے ساتھ تیرے ہاتھ خاک آلودہ

وعنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا رفأ إنسانا إذا تزوج قال

ہوں (حدیث) متفق علیہ ہے مع ساری باتوں کے۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ نبی صلعم تھے جب دعا دیتے کسی انسان کو وقت اوسکے نکاح کے

بارك الله لك وبارك عليك وجمع بينكما بخير رواه أحمد والأربعة و

کے تو فرماتے کہ برکت دے خدا تجھ کو [2] تیرے لیے اور برکت کرے تجھ پر اور اکٹھا رکھے تم دونوں کو بہتری کے ساتھ اسکو احمد اور چاروں نے

صححه الترمذي وابن خزيمة وابن حبان وعن عبد الله بن مسعود رضي الله

روایت کیا اور ترمذی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عنه قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم التشهد في الحاجة أن الحمد لله

کہ سکھلایا ہم کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی حاجت میں یہ تشہد [3] کہ سب تعریف خدا کے لئے ہے اور

نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا من يهده الله

تعریف کرتے ہیں ہم اوسکی اور مدد مانگتے ہیں اور بخشش چاہتے ہیں اوس سے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ خدا کے اپنے نفسوں کی

فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له وأشهد أن لا إله إلا الله وأشهد

شرارتوں سے جسکو خداتعالے ہدایت دے اوسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسکو وہ گمراہ کرے اوسکو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں اور گواہی

أن محمدا عبده ورسوله ويقرأ ثلاث آيات رواه أحمد والأربعة وحسنه

دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوس کے بندے اور رسول ہیں اور پڑھتے تھے تین

الترمذي والحاكم وعن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

آیتیں اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے حسن بتلایا اور حاکم نے۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا نے

إذا خطب أحدكم المرأة فإن استطاع أن ينظر منها إلى ما يدعوه إلى

جب منگنی کرے کوئی تم میں کا عورت سے پس اگر اوس کی اوس شے کو دیکھ [4] سکتا ہو جو اوس کے ساتھ نکاح کرنے پر آمادہ کرے تو چاہیے

نكاحها فليفعل رواه أحمد وأبو داود ورجاله ثقات وصححه الحاكم وله

کہ دیکھے اسکو احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا اور اس کے راوی قابل اعتماد ہیں اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور اوس کے لئے ترمذی

شاهد عند الترمذي والنسائي عن المغيرة وعند ابن ماجه وابن حبان من

اور نسائی کے نزدیک مغیرہ سے شاہد ہے اور ابن ماجہ اور ابن حبان کے نزدیک حدیث محمد بن مسلمہ سے

حديث محمد بن مسلمة ولمسلم عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه

شاہد ہے اور مسلم کے لئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

[1] عورت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اکثر بیوی چار وجوہ کے باعث منتخب کی جاتی ہے۔ یا کہ مالدار ہو یا نسب میں اچھی ہو۔ یا خوبصورت ہو۔ یا دیندار ہو۔ تو سب کو چھوڑ کر دیندار کو ترجیح دو ۱۲

[2] بہتری الخ اس سے معلوم ہوا کہ بعد نکاح زوجین کے لئے مذکورہ در حدیث دعا کیجائے ۱۲

[3] تشہد الخ اس سے معلوم ہوا کہ خطبۂ نکاح اسطرح پڑھا جائے جیسے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے تعلیم فرمایا ۱۲

[4] دیکھ الخ اس سے معلوم ہوا۔ کہ منگ کی طرف یعنی جسے بیاہنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ ممکن ہو تو پہلے سے دیکھ کر منگنی کرے تاکہ آئندہ کوئی امر خلاف طبع و بے اتفاقی نہ پیدا ہو ۱۲۔

اللہم اغفر لکاتبہ و لمن سعی فیہ و لوالدیہم اجمعین۔ آمین ثم آمین

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ ، ۱۲

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۱ - ۱

[illegible]

ثم قال لرجل تزوج امرأة أنظرت إليها قال لا قال اذهب فانظر

اوس آدمی سے جو نکاح کرنا چاہتا تھا کسی عورت سے کیا تو نے اوسکو دیکھ لیا اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا جا اور دیکھ

إليها وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه

اوسکو ۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ منگنی

لا يخطب أحدكم على خطبة أخيه حتى يترك الخاطب قبله

کرے کوئی تم میں کا اپنے بھائی کے منگنی میں یہاں تک کہ چھوڑ دے منگنی کرنے والا اوس سے پہلے یا اوسکو دے اجازت

أو يأذن له متفق عليه واللفظ للبخاري وعن سهل بن سعد الساعدي

دیدے (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں ۔ اور سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت

رضي الله عنه قال جاءت امرأة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت

ہے کہا آئی ایک عورت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور عرض کرنے لگی کہ

يا رسول الله جئت أهب لك نفسي فنظر إليها رسول الله صلى الله عليه

اے رسول خدا میں آئی ہوں اپنے آپ کو آپ کو دینے کے واسطے بخشتی ہوں پس دیکھا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور

فصعد النظر فيها وصوبه ثم طأطأ رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه

اٹھایا آپ نے نظر کو اوس کے اندر اور خوب نظر کی پھر جھکا لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر پس جب دیکھا

فلما رأت المرأة أنه لم يقض فيها شيئا جلست فقام رجل من أصحابه

اوس عورت نے کہ آپ نے اوس کے بارے میں کچھ فیصلہ نہ کیا تو وہ بیٹھ گئی پس اٹھا ایک شخص آپکے صحابہ میں سے

فقال يا رسول الله إن لم تكن لك بها حاجة فزوجنيها قال فهل عندك

اور عرض کرنے لگا اے رسول خدا اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں تو میرا نکاح اوس سے کر دیجئے آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس کچھ

من شيء فقال لا والله يا رسول الله فقال اذهب إلى أهلك فانظر هل

ہے ۳ اوس نے کہا نہیں قسم بخدا اے رسول خدا آپ نے فرمایا اپنے گھر والوں کے پاس جا ۔ پس گیا اور لوٹا اور عرض

تجد شيئا فذهب ثم رجع فقال لا والله يا رسول الله ما وجدت شيئا

کیا نہیں قسم خدا کی اے رسول خدا میں نے کچھ نہ پایا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھ

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظر ولو خاتما من حديد فذهب ثم رجع

اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو ۔ پھر گیا اور واپس آکر کہنے لگا نہیں قسم خدا کی اے رسول خدا

فقال لا والله يا رسول الله ولا خاتما من حديد ولكن هذا إزاري

انگوٹھی لوہے کی بھی نہیں لیکن میرا یہ تہبند ہے ۔ سہل نے کہا کہ اس کے پاس چادر بھی

قال سهل ما له رداء فلها نصفه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تصنع بإزارك

نہ تھی آدھا اس کا عورت کا ہے آپ نے فرمایا تو کیا کرے گا تہبند سے اگر تو اوسکو پہنیگا تو عورت پر اوس سے

إن لبسته لم يكن عليها منه شيء وإن لبسته لم يكن عليك منه شيء فجلس

کچھ نہ ہوگا اور اگر وہ اس کو پہنے گی تو تیرے اوپر اوس میں سے کچھ نہ ہوگا پھر وہ شخص بیٹھ گیا

---

۱ نکاح الخ اس حدیث سے بھی حسب حدیث ماسبق ممکن ہونے پر جس عورت کو نکاح کیا جاوے ۔ دیکھ لینا بہتر ہے ۱۲

۲ کوئی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک کے پیغام نکاح پر دوسرا نہ دے جب تک پہلا چھوڑ نہ دے یا اسے اجازت نہ دے ۱۲-۱۲

۳ کچھ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلا مہر نکاح ناجائز ہے ۔ جب تک مہر نہ ہو ۱۲

اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین ۔ آمین یا رب العالمین ۱۲-۱۲-۱۲

الرجل حتى إذا أطال مجلسه قام فرآه رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہان تک کہ جب دیر تک بیٹھا رہا تو کھڑا ہوا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو جاتا دیکھا

موليا فأمر به فدعي به فلما جاء قال ماذا معك من القرآن قال

بلانیکا حکم دیا پس جب وہ آگیا تو فرمایا تیرے ساتھ قرآن کس قدر ہے اوس نے کہا میرے ساتھ

معي سورة كذا وسورة كذا عددها فقال تقرأهن على ظهر قلبك

فلان سورت اور فلان سورت ہے شمار کرایا اون کو آپ نے فرمایا کیا تو اون کو حفظ پڑھتا ہے اوس نے

قال نعم قال اذهب فقد ملكتها بما معك من القرآن متفق عليه واللفظ

کہا ہان آپ نے فرمایا جا مین نے تجھے اوس کا مالک بنا دیا بوجہ اوس (۵۱) قرآن کے جو تیرے ساتھ ہے (حدیث) متفق

لمسلم وفي رواية له انطلق فقد زوجتكها فعلمها من القرآن وفي رواية

علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہین اور اس کی ایک روایت مین یون ہے کہ جا مین نے تیرا اوس سے نکاح کر دیا پس تعلیم

للبخاري أمكناكها بما معك من القرآن ولأبي داود عن أبي هريرة قال

دیجیے اوسکو قرآن کی اور بخاری کی ایک روایت مین ہے قدرت دی ہمنے تجھے اوسپر بوجہ اوس قرآن کے جو تیرے ساتھ ہے

ما تحفظ قال سورة البقرة والتي تليها قال قم فعلمها عشرين آية وعن

اور ابو داؤد کے لیے ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا پس قدر قرآن کا حافظ ہے تو اوس نے کہا سورہ بقر کا اور اوس کا

عامر بن عبد الله بن الزبير عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

جو اس کے متصل ہے آپ نے فرمایا پس اٹھ اور اوسکو بیس آیتین سکھا دے۔ اور عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت کردہ اپنے باپ

قال أعلنوا النكاح رواه أحمد وصححه الحاكم وعن أبي بردة بن أبي

سے روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کا اعلان کرو (۵۲) اسکو احمد نے روایت کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا

موسى عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نكاح إلا بولي ورو

اور ابو بردہ بن موسیٰ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح نہین ہوتا

الإمام أحمد عن الحسن عن عمران بن الحصين مرفوعا لا نكاح إلا بولي

(۵۳) بغیر ولی کے … اور امام احمد نے اسکو روایت کیا عمران بن حصین سے مرفوعاً اس طرح کہ نکاح نہین ہوتا مگر ولی اور

وشاهدين رواه أحمد والأربعة وصححه ابن المديني والترمذي وابن حبان وأعل

دو گواہون سے (۵۴) اسکو احمد اور چارون نے روایت کیا اور ابن مدینی اور ترمذی اور ابن حبان نے اسکو صحیح کہا اور مرسل ہونے

بالإرسال وعن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کی علت بیان کی۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

أيما امرأة نكحت بغير إذن وليها فنكاحها باطل فإن دخل بها فلها المهر

جونسی عورت بلا اجازت اپنے ولی کے نکاح کرے تو اوسکا نکاح باطل ہے پس اگر اوس کے ساتھ ہمبستری ہو جائے تو

بما استحل من فرجها فإن اشتجروا فالسلطان ولي من لا ولي له أخرجه

اوس کے لیے مہر ہے بدلہ مین اوس فرج کے جو اوس نے اپنے لیے حلال کی پس اگر باہم مختلف ہو جاوین تو بادشاہ اوسکا ولی ہے

---

۵۱ امام صاحبؒ کے نزدیک قرآن شریف کے بدلہ مین نکاح نہین ہوسکتا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مین نے تیرا نکاح اس فضیلت کے سبب کر دیا جو حافظ بعض قرآن ہونے کی تجھ مین موجود ہے واللہ اعلم ۱۲

۵۲ اعلان الخ اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کے لیے اعلان وشہرت کر دینی چاہیے ۱۲

۵۳ یہ نابالغہ عورت کے لیے مخصوص ہے بالغہ عورت اپنے نکاح کی خود مختار ہے۔ اور اس کی پوری تفصیل بڑی کتابون مین ہے ۱۲ مترجم

۵۴ گواہون الخ اس سے معلوم ہوا کہ دو گواہون کے بغیر نکاح درست نہین اور نابالغہ کا بدون ولی نکاح اپنے آپ ناجائز ہے ۱۲۔

۵۵ حلال الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بالغہ کا نکاح بلا اجازت ولی بھی جائز ہے کیونکہ پھر بلا نکاح کیسے ہوسکتا ہے۔ جسکا ولی کوئی نہ ہو اس کا متولی سلطان و حاکم وقت ہے ۱۲-۱۲-۱۲-

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

الاربعة الا النسائي وصححه ابو عوانة وابن حبان والحاكم وعن ابي هريرة

جسکا کوئی ولی نہ ہو اسکو چاروں نے سوا نسائی کے بیان کیا اور ابو عوانہ اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور

رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تنكح الايم حتى تستامر و

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ نکاح کی جائے بیوہ [۱] عورت

لا تنكح البكر حتى تستاذن قالوا يا رسول الله وكيف اذنها قال ان

یہاں تک کہ اوس سے اجازت لے لی جائے اور نہ نکاح کیجائے کنواری یہاں تک کہ اجازت لے لی جائے عرض کیا لوگوں نے

تسكت متفق عليه وعن ابن عباس رضي الله عنهما ان النبي صلى الله

اے رسول خدا اور کیسے ہے اجازت اوسکی فرمایا یہ کہ چپ ہو جائے (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عليه وسلم قال الايم احق بنفسها من وليها والبكر تستامر واذنها سكوتها

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رانڈ اپنے نفس کی زیادہ مستحق ہے [۲] بہ نسبت اپنے ولی کے اور کنواری سے اجازت لی جائے

رواه مسلم وفي لفظ ليس للولي مع الثيب امر واليتيمة تستامر رواه ابو

اور اسکی اجازت چپ ہو جانا ہے اسکو مسلم نے روایت کیا اور ایک لفظ میں یوں ہے کہ ولی کو بیوہ کے ساتھ کوئی کام نہیں اور

داود والنسائي وصححه ابن حبان وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال

یتیمہ لڑکی سے اجازت لی جائے اسکو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم لا تزوج المراة المراة

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح نہ کرا دے عورت عورت کا اور نہ نکاح کرے عورت [۳] اپنا

ولا تزوج المراة نفسها رواه ابن ماجة والدارقطني ورجاله ثقات

(خود) اسکو ابن ماجہ اور دارقطنی نے روایت کیا اور اس کے راوی قابل اعتماد ہیں اور نافع سے روایت ہے وہ عمر رضی سے روایت

وعن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال نهى رسول الله صلى الله عليه و

کرتے ہیں کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے اور شغار کی صورت یہ ہے کہ نکاح کرے آدمی اپنی

عن الشغار والشغار ان يزوج الرجل ابنته على ان يزوجه الآخر

بیٹی کا اس شرط پر کہ نکاح کر دے اوس کے ساتھ دوسرا اپنی بیٹی کا اور ان دونوں میں مہر کچھ نہ ہو

ابنته وليس بينهما صداق متفق عليه واتفقا من وجه آخر على ان

(پس یہ مبادلہ نکاح مہر ہے) اور دونوں نے اور سند سے اس سند پر اتفاق کیا ہے کہ صورت شغار کی

تفسير الشغار من كلام نافع وعن ابن عباس رضي الله عنهما ان جارية

نافع کے کلام سے ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نوجوان [۴] لڑکی

بكرا اتت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ان اباها زوجها وهي كارهة فخيرها

آئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور اوس نے ذکر کیا کہ اوس کے باپ نے اوسکا نکاح کر دیا ہے اور وہ ناپسند

رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه احمد وابو داود وابن ماجة واعل بالارسال

(کرتی) ہیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اختیار دیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور مرسل ہونے کا

---

[۱] بیوہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ بیوہ کی زبانی اجازت کے بغیر نکاح ناجائز ہے۔ بخلاف کنواری کے کہ اسکا اذن چپ کرنا ہے ۱۲

[۲] اس سے ثابت ہوا کہ عورت کو اپنے نفس کا اختیار رہتا ہے جب وہ بالغ ہو۔ بخلاف مذہب امام شافعی کے کہ اون کے نزدیک اوس میں اپنے نکاح کی قابلیت ہی نہیں اور یہ حدیث امام صاحب کی مستدل ہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ مترجم

[۳] اس کے معنے حسب قول عائشہ رض جسکو طحاوی نے بیان کیا ہے یہ ہیں کہ عورت نکاح کے کام کو اپنے آپ انجام نہ دے۔ اگرچہ اجازت لینے کی آوے ضرورت نہیں بلکہ اس کے لیئے کوئی مرد ضرور ہونا چاہیئے۔ واللہ اعلم ۱۲

[۴] نوجوان الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بالغ لڑکی کی رضامند کے بغیر باپ کا نکاح بھی ملزم نکاح نہیں۔ اور لڑکی بالغہ کو فسخ نکاح کا اختیار رہتا ہے۔ جبکہ اطلاع نکاح ہوتے ہی اعلان

وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ

اور حسن سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں سمرہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا آپ نے جونسی عورت کہ نکاح

زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ

کریں ۱؎ اوس کے دو ولی تو وہ عورت اون دونوں میں سے اوسکی ہے جسکے ساتھ پہلے نکاح ہوا اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے حسن کہا۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

اور جابرؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جونسا غلام

وَسَلَّمَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ وَاَهْلِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ رَوَاهُ

اپنے مالکوں کی بلا اجازت نکاح کرے تو وہ ۲؎ زانی ہے اسکو احمد اور ابو داؤد

اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَكَذٰلِكَ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

اور ترمذی نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ

روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ جمع کیا جائے (نکاح میں) عورت اور اوس کی پھوپھی کو

الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ

اور نہ عورت اور اوسکی خالہ کو ۳؎ (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ رَوَاهُ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کرے محرم ۴؎ اور نہ نکاح کرائے اسکو مسلم نے روایت کیا اور اسکی ایک روایت میں ہے

مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلَا يَخْطُبُ زَادَ ابْنُ حِبَّانَ وَلَا يُخْطَبُ عَلَيْهِ وَعَنِ

اور نہ پیغام دے نکاح کا ابن حبان نے زیادہ کیا اور نہ خطبہ پڑھا جاوے۔ اور ابن عباس

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نکاح کیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت میمونہؓ سے بحالت

وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ نَفْسِهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

احرام (حدیث) متفق علیہ ہے اور مسلم کیلئے حضرت میمونہؓ سے خود یہ روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

نکاح کیا اون سے بحالت حلال ۔ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ يُوْفٰى بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک سب شرطوں میں سے زیادہ سزاوار پورا کرنے کے وہ شرطیں ہیں کہ حلال

بِهِ الْفُرُوْجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

کیا ہو تم نے ان کے ساتھ پیشاب گاہوں کو (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے کہا

قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ

رخصت دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ اوطاس میں متعہ کے سال

۱؎ نکاح الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسے دو ولی یکے بعد دیگرے نکاح کر دیں۔ تو پہلے کا نکاح صحیح ہے نہ دوسرے کا ۱۲

۲؎ زانی الخ اس سے معلوم ہوا کہ غلام کو مالک کی اجازت بغیر نکاح ناجائز ہے ۱۲

۳؎ عورت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پھوپھی بھتیجی کا باہمی نکاح ناجائز ہے ان کی قرابت کے باعث ۱۲۔

۴؎ امام صاحب رح اور امام نخعی احمد ثوری اور حماد اور عکرمہ ود مسروق اور بہت سے ائمہ کا یہ مذہب ہے کہ محرم کو نکاح کرنا درست ہے۔ لیکن ہم بستری ناجائز ہے۔ اور دلیل وہ حدیث ہے جسے ابن عباس نے روایت کیا کہ رسول خدا نے بحالت احرام میمونہ سے نکاح کیا اور ہو سکتا ہے کہ اس حدیث ممانعت میں نکاح سے ہم بستری کے معنے لیے جائیں۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲

۵؎ احرام الخ اس سے بھی معلوم ہوا کہ محرم کا نکاح کرنا درست ہے جو یہی مذہب احناف ہے ۱۲

۶؎ مقام اوطاس میں یہ جہاد سنہ ۸ ہجری میں ہوا ۱۲۔

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ نَهَى عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متعہ کی تین روز تک پھر منع ف۱ فرمایا آپ نے اوس سے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا

نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ عَامَ خَيْبَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے سال ف۲ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور انہین

وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَعَنْ أَكْلِ

سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا عورتون کے ساتھ متعہ کرنے اور آبادی کے گدھے کھانے

لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ أَخْرَجَهُ السَّبْعَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ وَعَنْ رَبِيعِ بْنِ

سے جنگ خیبر کے دن اس کو ساتون نے سوا ابوداؤد کے تخریج کی۔ اور ربیع بن سبرہ سے روایت ہے وہ

سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ

اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تمکو اجازت دی تھی عورتون کے ساتھ متعہ

فِي الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ

کرنے کی اور بیشک خداتعالے نے اوس کو حرام کر دیا ہے قیامت تک ف۳ پس جس کے پاس اون عورتون

كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا

(متعہ کی ہوئی) مین سے کوئی عورت ہو تو چاہیئے کہ اوسے آزاد کرے اور مت لو اوس سے جو تم اونہیں دے چکے اسکو مسلم

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَعَنِ

اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور احمد اور ابن حبان نے بیان کیا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالے

ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ

عنہ سے روایت ہے کہا لعنت فرمائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے

وَالْمُحَلَّلَ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ أَخْرَجَهُ

لیئے ف۴ حلالہ کیا جائے اوس پر اسکو احمد اور نسائی اور ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا اور باب کے اندر حضرت علی سے روایت

الْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

ہے چارون نے سوا نسائی کے اس کی تخریج کی۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الزَّانِي الْمَجْلُودُ إِلَّا مِثْلَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو

علیہ وآلہ وسلم نے نہ نکاح کرے زناکار کوڑہ لگا ہوا مگر اپنے جیسے ف۵ سے اسکو احمد اور ابوداؤد نے

دَاوُدَ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ

روایت کیا اور اس کے راوی قابل اعتماد ہین۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا طلاق دی ایک مرد نے اپنی بیوی کو

امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَرَادَ زَوْجُهَا

تین طلاقین پھر اوس سے ایک اور مرد نے نکاح کر کے ہم بستری سے پیشتر ف۶ طلاق دیدی پھر پہلے خاوند نے

الْأَوَّلُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ

اوس سے نکاح کرنا چاہا [illegible] رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے [illegible]

ف۱ منع الخ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے چند یوم کے لیئے متعہ جایز ہوکر بعدمین دائمی منع ہوگیا ۱۲

ف۲ یہ جہاد سنہ ۷ ہجری شہر خیبر مین ہوا۔ جو مدینہ سے ملک شام کی طرف واقع ہے ۱۲-۱۲-

ف۳ قیامت الخ اس حدیث سے بھی متعہ کا تا قیامت حرام ہونا ثابت ہوگیا۔ جسے شیعہ لوگ محض تعصب وجہالت کے باعث جایز قرار دیتے ہین۔ لغو وبیہودہ موجب گناہ ہے ۱۲

ف۴ یہ اس وقت ہے کہ بوقت نکاح حلالہ یہ ٹھہر چکا ہو کہ ہم بستری کرکے طلاق دینی پڑیگی۔ یا یہ اوس کے لیئے ہے۔ جس کی عادت اور پیشہ اوسکا یہ ہی ہو ۱۲-۱۲

ف۵ کیونکہ وہ دونون باہم کفو ہین ۱۲ مسترجم۔

ف۶ پیشتر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبل دخول شوہر ثانی شوہر اول کے لیئے وہ عورت حلال نہین ہوتی ۱۲-۱۲

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

فَقَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ الْآخَرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَا ذَاقَ الْأَوَّلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ

منتق تو آپنے فرمایا نہین سلہ یہانتک کہ دُوسرا شخص اوس عورت کا مزا چکھ لے جو پہلے نے چکھ لیا ہے (حدیث) متفق علیہ

لِمُسْلِمٍ بَابُ الْكَفَاءَةِ وَالْخِيَارِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

ہے اور الفاظ مسلم کے ہین۔ باب کفو ہونے اور اختیار کے بیان مین۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَرَبُ بَعْضُهُمْ أَكْفَاءُ بَعْضٍ وَالْمَوَالِيْ بَعْضُهُمْ

علیہ وسلم نے عرب بعض اونکے بعض کے لئے کفو ہین اور موالی سلہ اون کے بعض بعض کے لئے کفو

أَكْفَاءُ بَعْضٍ إِلَّا حَائِكٌ أَوْ حَجَّامٌ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَفِيْ إِسْنَادِهِ رَاوٍ لَمْ يُسَمَّ

ہین مگر جلاہا اور پچھنے لگانے والا اسکو حاکم نے روایت کیا اور اس کے اسناد مین ایک راوی ہے نا معلوم الاسم

وَاسْتَنْكَرَهُ أَبُوْ حَاتِمٍ وَلَهُ شَاهِدٌ عِنْدَ الْبَزَّارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ بِسَنَدٍ

اور ابو حاتم نے اسکا انکار کیا ہے اور اسکے لیئے بزار کے نزدیک معاذ بن جبل سے سند منقطع کیساتھ شاہد ہے

مُنْقَطِعٍ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کہا کہ

قَالَ لَهَا انْكِحِيْ أُسَامَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

اسامہ سے نکاح کر لے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ بَيَاضَةَ أَنْكِحُوْا أَبَا هِنْدٍ وَانْكِحُوْا إِلَيْهِ

و آلہ وسلم نے فرمایا اے بنی بیاضہ نکاح کرو ابو ہند کا اور اپنی بیٹیوں کی منگنی اوس سے

وَكَانَ حَجَّامًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

کرو حالانکہ ابو ہند پچھنے لگانے والا تھا اسکو ابو داؤد اور حاکم نے اچھی سند کیساتھ روایت کیا۔ اور عائشہ رضی اللہ

عَنْهَا قَالَتْ خُيِّرَتْ بَرِيْرَةُ عَلٰى زَوْجِهَا حِيْنَ عَتَقَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِيْ حَدِيْثٍ

سے روایت ہے کہا بریرہ کو اوسکے خاوند پر اختیار دیا گیا جسوقت وہ آزاد ہوئین (حدیث) متفق علیہ ہے طویل حدیث مین اور

طَوِيْلٍ وَلِمُسْلِمٍ عَنْهَا أَنَّ زَوْجَهَا كَانَ عَبْدًا وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهَا كَانَ حُرًّا وَالْأَوَّلُ

مسلم کے لئے اُن سے یہ روایت ہے کہ اون کا خاوند غلام تھا اور ایک روایت اون سے آزاد ہونے کی مروی ہے اور اول

أَثْبَتُ وَصَحَّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ عَبْدًا وَعَنِ الضَّحَّاكِ

پختہ بات ہے اور ابن عباسؓ سے بخاری کے نزدیک صحیح ہے کہ وہ غلام تھے سلہ اور ضحاک بن فیروز دیلمی

بْنِ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَسْلَمْتُ

سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا عرض کیا مین نے اے رسول خدا بیشک مین مسلمان

وَتَحْتِيْ أُخْتَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ رَوَاهُ أَحْمَدُ

ہو چکا اور میرے سلہ تحت مین دو بہنین ہین تو آپنے فرمایا طلاق دیدے دونون مین سے جسے چاہے اسکو احمد اور چارون

وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَأَعَلَّهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ

نے سوا نسائی کے روایت کیا اور ابن حبان اور دارقطنی نے اسکو صحیح بتلایا اور بخاری نے اسکو معلول کہا۔ اور

سلہ معلوم ہوا حلالہ مین دُوسرے کا صرف نکاح کر لینا پہلے کے لیے حلال نہین بناتا تاوقتیکہ اوس سے دُوسرا ہم بستر نہ ہوجائے ۱۲ مترجم

سلہ غلام آزاد کیئے ہوئے یا جنھون نے دُوسرون کو آزاد کیا ہو ۱۲

سلہ حنفیہ کے نزدیک اگر خاوند لونڈی کا آزاد بھی ہو تب بھی بعد آزادی اوسکو اختیار ہوتا ہے اور حدیث مین حنفیہ کے نزدیک حضرت بریرہ خاوند کے آزاد ہونے کو اختیار کیا ہے۔ کیونکہ روائتین حضرت عائشہ سے دونون ہین اور ترجیح ایک دُوسرے پر ہے نہین تو تطبیق دونون مین دیجائیگی کہ جب تک اون کو بریرہ کے خاوند کا آزاد ہوجانا معلوم نہ تھا اوس وقت تک یہ کہاتی رہین کہ وہ غلام تھا۔ اور جب انہین یہ معلوم ہوا کہ وہ وقت آزادی بریرہ کے آزاد ہوچکا تھا تو فرمایا کہ آزاد تھا اسلیئے کہ آزادی کے بعد غلامی متصور نہین اور غلامی کے بعد آزادی ہوسکتی ہے فافہم ۱۲

سلہ میرے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باہمی دو ہمشیرون کا ایک نکاح مین ہونا قرابت کے باعث حرام ہے ۔

سالم عن أبيه أن غيلان بن سلمة أسلم وله عشر نسوة فأسلمن

سالم سے روایت ہے انھوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ غیلان بن سلمہ مسلمان ہوئے اور اون کی دس بیبیان تھیں پس وہ

معه فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن يتخير منهن أربعا رواه أحمد

بھی سب اون کے ہمراہ مسلمان ہوگئیں تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کو اون مین سے چار منتخب کر لینے کا حکم دیا اسکو احمد اور

والترمذي وصححه ابن حبان والحاكم وأعله البخاري وأبو زرعة وأبو حاتم

ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور بخاری اور ابوزرعہ اور ابوحاتم نے اسکو معلول کہا۔

وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال رد النبي صلى الله عليه وسلم ابنته

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا لوٹا دیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب کو ابو العاص

زينب على أبي العاص بن الربيع بعد ست سنين بالنكاح الأول

بن ربیع پر بعد چھ سال سے اوسی پہلے نکاح کے ساتھ اور اون کا نیا نکاح

ولم يحدث نكاحا رواه أحمد والأربعة إلا النسائي وصححه أحمد والحاكم

۵۲ نہین کیا روایت کیا احمد اور چارون نے مگر نسائی نے اور احمد اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا۔

وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم رد

اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

ابنته زينب على أبي العاص بنكاح جديد قال الترمذي حديث ابن عباس

اپنی بیٹی زینب کو ابو العاص کی طرف نکاح جدید کیساتھ لوٹایا ترمذی نے کہا حدیث ابن عباس کی صحیح ہے اور عمل

أجود والعمل على حديث عمرو بن شعيب وعن ابن عباس رضي الله عنهما

۵۳ عمرو بن شعیب کی حدیث پر ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا مسلمان

قال أسلمت امرأة فتزوجت فجاء زوجها فقال يا رسول الله إني كنت

ہوئی ایک عورت اور اوس نے نکاح کر لیا پھر اوسکا خاوند (پہلا) آیا اور کہنے لگا اے رسول خدا بیشک مین مسلمان ہوچکا

أسلمت وعلمت بإسلامي فانتزعها رسول الله صلى الله عليه وسلم من زوجها الآخر

ہون اور آپ کو میرے اسلام کا علم ہے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کے دوسرے خاوند سے نکال کر

وردها إلى زوجها الأول رواه أحمد وأبو داود وابن ماجة وصححه ابن حبان

پہلے کی طرف دیدیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو

والحاكم وعن زيد بن كعب بن عجرة عن أبيه قال تزوج رسول الله

صحیح بتلایا۔ اور زید بن کعب بن عجرہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا نکاح کیا رسول خدا

صلى الله عليه وسلم العالية من بني غفار فلما دخلت عليه ووضعت

صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت عالیہ بنی غفار کی سے پس جب وہ رسول خدا صلعم کے پاس آئی اور اوس نے

ثيابها رأى بكشحها بياضا فقال النبي صلى الله عليه وسلم البسي ثيابك

اپنے کپڑے اتارے تو آپنے اوس کے پہلو مین سفیدی کو (برص کا مرض) دیکھا پس آپنے فرمایا کہ اپنے کپڑے پہن اور اپنے گھر والون

---

۵۱ منتخب الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بحالت اسلام چار سے زاید بیبیون سے نکاح نا جایز ہے اسی بنا پر اس صحابی کو حکم ہوا کہ بوقت جاہلیت جو تمہاری دس بیویان ہین۔ ان مین سے چار کو منتخب کر کے رکھ لے باقی کو رخصت کر ۱۲-۱۲

۵۲ نکاح الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ نکاح اول بعد چھ سال واپس کیا یہ حدیث حدیث آیندہ کے باعث غیر معمول بہ ہے ۱۲

۵۳ عمل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہی حدیث ثانیہ مسئلہ وانی قابل عمل نہین منسوخ اگرچہ رواة کے لحاظ سے ثقہ اور معتبر ہے مگر عمل اسی حدیث پر ہے کہ بہ نکاح جدید واپس کیا۔

۱۲-۱۲-۱۳-۱۲-۱۱

۱۲-۱۳-۱۲-۱۲-۱۲

وَالْحِقِي بِاَهْلِكِ وَاَمَرَ لَهَا بِالصَّدَاقِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَفِي اِسْنَادِهِ جَمِيْلُ
جا مل ملہ اور اسکے لیے مہر کا حکم دیا اسکو حاکم نے روایت کیا اور اس کے اسناد میں جمیل بن یزید

بْنُ يَزِيْدَ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَاخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِي شَيْخِهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا وَعَنْ سَعِيْدِ
ہیں جو مجہول ہیں اور ان کے شیخ کے بارے میں بڑا اختلاف ہوا ہے۔ اور سعید بن مسیب سے

بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ
روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کوئی مرد نکاح کرے کسی عورت سے پھر اوس سے ہم بستر

امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَوَجَدَهَا بَرْصَاءَ اَوْ مَجْنُوْنَةً اَوْ مَجْذُوْمَةً فَلَهَا الصَّدَاقُ
ہو پس پاوے اوسکو (مبتلا) بہ مرض برص یا مجنونہ یا کوڑھی تو اوس کے لیے مہر ہے بوجہ

بِمَسِيْسِهِ اِيَّاهَا وَهُوَ لَهُ عَلٰى مَنْ غَرَّهُ مِنْهَا اَخْرَجَهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ
ہم بستر ہونے اوسکے کے اوس عورت سے اور وہ لے لیگا اوس سے جس نے اسکو دھوکا دیا اس حدیث کو سعید بن منصور اور

وَمَالِكٌ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَرَوٰى سَعِيْدٌ اَيْضًا عَنْ
مالک اور ابن ابی شیبہ نے بیان کیا اور اوس کے راوی قابل اعتماد ہیں اور سعید نے بھی حضرت علی سے اوسکی مثل روایت

عَلِيٍّ نَحْوَهُ وَزَادَ وَبِهَا قَرَنٌ فَزَوْجُهَا بِالْخِيَارِ فَاِنْ مَسَّهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا
کی ہے اور یہ زیادہ کیا اور اوس کیا تھ ملا دیا پس اوس کا خاوند مختار ہے پس اگر ہم بستر ہو چکا ہو اوس سے تو اوس کے

اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَمِنْ طَرِيْقِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَيْضًا قَالَ قَضٰى عُمَرُ فِي
واسطے مہر ہے بوجہ اوس فرج کے جسکو اوس نے مباح کیا (اپنے واسطے) اور طریق سعید بن مسیب سے یہ بھی (مروی ہے) کہا فیصلہ

الْعِنِّيْنِ اَنْ يُؤَجَّلَ سَنَةً وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ بَابُ عِشْرَةِ النِّسَاءِ عَنْ
فرمایا حضرت عمرؓ نے نامرد میں کہ اسکو ایک سال کی مہلت دی جائے اور اس کے راوی قابل اعتماد ہیں۔ باب بیویوں سے معاشرت

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ
کے بیان میں ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا گیا ہے

مَنْ اَتَى امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرِجَالُهُ
وہ شخص جو اپنی عورت کے پاخانہ ؎۵۲ کے مقام میں گئے اسکو ابو داود اور نسائی نے روایت کیا اور الفاظ نسائی کے ہیں اور

ثِقَاتٌ لٰكِنْ اُعِلَّ بِالْاِرْسَالِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
اس کے راوی قابل اعتماد ہیں لیکن مرسل ہونے کا نقص بیان کیا ۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَأَةً فِي
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ دیکھیگا خدا تعالیٰ اوس شخص کو جو آوے کسی مرد یا عورت ؎۵۳ کے پاس اوس کے

دُبُرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَاُعِلَّ بِالْوَقْفِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
پاخانہ کے مقام میں اسکو ترمذی و نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا اور موقوف ہونیکا نقص بیان کیا ۔ اور ابو ہریرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے اوپر یقین رکھتا ہو

؎۵۱ حا مل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طلاق کنایہ کے یہ الفاظ ہیں کہ جو کتب فقہ میں مصرح ہیں ۱۲

؎۵۲ پاخانہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیوی کے دبر میں دخول ذکر اور جماع موجب گناہ عظیم ہے کہ اسے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملعون فرمایا ہے ۱۲

؎۵۳ عورت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دبر میں فعل موجب عذاب ہے۔ خواہ کسی لڑکے یا اپنی بیوی کے دبر میں کرے کیونکہ یہ فعل قوم لوط ہے جو عادت خبیثہ ہے کہ محل حرث کو چھوڑ کر پاخانہ کی جگہ کی قربت کی جائے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

اللّٰهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين - آمين ثم آمين

فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ

تو وہ اپنے پڑوسی کو نہ ستائے اور وصیت قبول کرو عورتوں کے بارے میں بہتری کی کیونکہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں اور اگر پسلی

وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ

کی اوپر کی جانب ٹیڑھی ہوجائے تو اگر اسے سیدھی کرنے لگے تو توڑ دیگا تو اسکو اور اگر چھوڑ دیگا تو ٹیڑھی (۵۱) ہی رہیگی

تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ

پس وصیت قبول کرو عورتوں کے ساتھ بہتری کی (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم

لِلْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَإِنْ

کے لیے یوں ہے کہ اگر تو نفع چاہے عورت سے تو اٹھا اس حال میں کہ اوس کے ساتھ ٹیڑھا پن ہے اور اگر تو اوسکو

ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدھا کرنے لگے تو توڑ دیگا تو اوسکو اور توڑنا اوسکا اوسکو طلاق دیدینا ہے ۔ اور جابر رضہ سے روایت ہے کہا

قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ

تھے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں پس جبکہ آئے ہم مدینہ میں لگے ہم اپنے گھروں میں جانے

ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا يَعْنِي عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ

تو آپ نے فرمایا ٹھیرو یہاں تک کہ جاؤ بوقت شب (۵۲) یعنے شام کو تاکہ کنگھی کرلے پراگندہ بال اور زینت

الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ إِذَا أَطَالَ

کرلے وہ عورت جسنے اپنے خاوند کو غائب کیا (یعنی پردیس کو گیا تھا) حدیث متفق علیہ ہے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے

أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

کہ جب دراز کرلے کوئی تم میں کا باہر (پردیس) میں رہنے کو تو اپنے مکان میں رات کو وقت نہ جائے ۔ اور ابوسعید خدری

اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک (۵۳) برا لوگوں کا اللہ تعالے کے نزدیک قیامت

مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا

کے دن وہ آدمی ہے کہ پہنچے اپنی عورت کی طرف اور پہونچے عورت اوس مرد کی طرف پھر عورت کا راز کھولے اسکو مسلم نے

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ

روایت کیا ۔ اور حکیم بن معاویہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا عرض کیا میں نے اے رسول خدا

اللهِ مَا حَقُّ زَوْجِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ تُطْعِمُهَا إِذَا أَكَلْتَ وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ

کیا حق ہے ہم میں سے ایک کی عورت کا اوس پر فرمایا آپ نے کھلاوے تو اوسکو جب کھاوے اور پہناوے تو اوسکو جب تو پہنے اور

وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

نہ مارے تو چہرہ پر (۵۴) اور نہ برا کہے تو اور نہ مقاطعہ کرے تو مگر گھر کے اندر اسکو احمد نے روایت کیا اسی طرح ابوداود

وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَعَلَّقَ الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ

اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور اس حدیث کے کچھ حصہ کو بخاری نے معلق کہا ہے اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا۔

---

(۵۱) ٹیڑھی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھلائی کی نصیحت کی جائے چونکہ وہ ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہیں ۔ اگر یکبارگی سیدھا کیا جائیگا۔ تو ٹوٹ جائے گی لہذا برفق ونرمی گذارہ کیا جائے ۔ زیادہ از ضرورت سختی نہ کی جائے ۱۲۔

(۵۲) شب الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد سفر سے واپسی پر دفعۃً گھر نہ داخل ہو بلکہ اگر صبح کو آئے ۔ تو رات کو جائے اگر رات کو آئے تو دن کو جائے تاکہ عورت اپنی جان سنبھال لے ۱۲

(۵۳) برا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مرد باہمی زوجہ سے اختلاط کی رازداری کسی غیر سے ظاہر کرے وہ سخت گناہ کا مرتکب ہوتا ہے ۱۲

(۵۴) چہرہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو کھانا کپڑا دیا جائے اور اسکے چہرہ پر نہ مارا جائے اور اس سے گھر کے بغیر مقاطعہ بھی نہ کیا جائے۔

۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال كانت اليهود تقول إذا أتى
اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے یہود کہتے جب آدمی آوے اپنی عورت کو اوس کے پیچھے کی جانب سے

الرجل امرأته من دبرها في قبلها كان الولد أحول فنزلت نساءكم
اسکی فرج میں تو ہوتا ہے بچہ بھینگا تو یہ آیت ؎۱ نازل ہوئی تمہاری عورتیں تمہارے واسطے کھیتیاں ہیں

حرث لكم الآية متفق عليه واللفظ لمسلم وعن ابن عباس رضي الله
آخر آیت تک (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو أن أحدكم إذا أراد أن
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر ایک تم میں کا جب ارادہ کرے اپنی بیوی کے پاس

يأتي أهله قال بسم الله اللهم جنبنا الشيطن وجنب الشيطان
جانے کا تو کہے ؎۲ شروع بنام خدا دور رکھ تو ہمکو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اوس سے جو تو نے ہمیں

ما رزقتنا فإنه إن يقدر بينهما ولد في ذلك لم يضره الشيطان
نصیب فرمایا ہے تو پس شان یہ ہے کہ اگر ان دونوں کے درمیان اس ہم بستری سے کوئی بچہ مقدر ہوگا تو شیطان

أبدا متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم
اوسکو کبھی ضرر نہ دیگا (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلعم سے

قال إذا دعا الرجل امرأته إلى فراشه فأبت أن تجيء فبات غضبان
فرمایا جب بلا دے مرد اپنی عورت کو اپنے بچھونے کی طرف پس وہ آنے سے انکار کرے پھر وہ غصہ میں سو جاوے تو صبح

لعنتها الملائكة حتى تصبح متفق عليه واللفظ للبخاري ولمسلم كان
تک اوس عورت پر فرشتے لعنت ؎۳ کرتے ہیں (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کے لیے یوں ہے

الذي في السماء ساخطا عليها حتى يرضى عنها وعن ابن عمر رضي الله
کہ رہتی ہے وہ ذات جو آسمان میں ہے غصہ عورت پر یہاں تک کہ راضی ہو جاوے خاوند اوس عورت سے۔ اور ابن عمر رضی سے

عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم لعن الواصلة والمستوصلة والواشمة
روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی بال ؎۴ جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر اور گودنے والی اور

والمستوشمة متفق عليه وعن جذامة بنت وهب رضي الله عنها قالت
گودوانے والی پر (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور جذامہ بنت وہب سے روایت ہے کہا حاضر ہوئی میں رسول

حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم في أناس وهو يقول لقد هممت
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوگوں میں اور آپ فرما رہے تھے کہ میں نے قصد کیا تھا غیلہ سے

أن أنهى عن الغيلة فنظرت في الروم وفارس فإذا هم يغيلون أولادهم
؎۵ منع کرنے کا پھر دیکھا میں نے روم اور فارس کو کہ وہ غیلہ کرتے ہیں اپنی اولاد سے اور یہ ان کی

فلا يضر ذلك أولادهم شيئا ثم سألوه عن العزل فقال رسول الله
اولاد کو نقصان نہیں دیتا پھر انہوں نے آپ سے عزل ؎۶ کے بارے میں دریافت کیا تو حضور نے فرمایا

؎۱ آیت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آیۃ نساءکم حرث لکم انی شئتم کا شان نزول یہ ہے کہ یہود از سمت دبر دخول قبل میں کہتے تھے کہ بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ اس کی تردید رب العالمین نے کی ۱۲

؎۲ کہے الخ اس حدیث سے قبل جماع زوجہ اس دعا کو پڑھنا مستحب ہے کہ جس سے اولاد ضرر شیطان سے محفوظ رہتی ہے ۱۲

؎۳ لعنت الخ اگر عورت شوہر کے بلانے پر کام مخصوصہ کے لیے انکار کر دے تو اسپر سخت گناہ ہے ۱۲

؎۴ بال الخ اس حدیث سے بال جوڑنے جڑوانے والی اور گودنے گودوانے والی پر لعنت کا حکم آیا ہے ۱۲

؎۵ غیلہ حالت حمل میں عورت کا اپنے بچے کو دودھ پلانا عرب کا خیال تھا کہ یہ دودھ بچہ کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اسلئے آپ نے فرمایا ۱۲ مترجم غفر لہ ۱۲

؎۶ عزل اسکو کہتے ہیں کہ ہم بستری کے وقت مرد فرج سے باہر منی خارج کرے یہ آزاد عورت ہو تو اوس کی اجازت سے درست ہے اور لونڈی ہو تو اوس کے مولیٰ کی اجازت سے ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ

یہ پوشیدہ زندہ درگور کرنا ہے۔ اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابوسعید خدری رض سے

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارِيَةً وَأَنَا أَعْزِلُ

روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا اے رسول خدا میری ایک لونڈی ہے اور میں اوس سے عزل[51] کرتا ہوں

عَنْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ وَأَنَا أُرِيدُ مَا يُرِيدُ الرِّجَالُ وَإِنَّ الْيَهُودَ

اور میں اوس کے حاملہ ہو جانے کو برا جانتا ہوں اور وہ کام چاہتا ہوں جو مرد چاہا کرتے ہیں اور یہودی یہ کہتے ہیں کہ عزل

تُحَدِّثُ أَنَّ الْعَزْلَ الْمَوْءُودَةُ الصُّغْرَى قَالَ كَذَبَتِ الْيَهُودُ لَوْ أَرَادَ اللّٰهُ

چھوٹا زندہ درگور کرنا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہود جھوٹے ہیں اور اگر خدا تعالے اوس کے پیدا کرنے کا

أَنْ يَخْلُقَهُ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تَصْرِفَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ

ارادہ کرے تو طاقت نہیں رکھتا ہے تو یہ کہ روک دے اوسکو۔ اسکو احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا اور الفاظ ابوداؤد کے

وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا

ہیں اور نسائی اور طحاوی نے روایت کیا اور اوسکے راوی قابل اعتماد ہیں۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم

نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ

عزل کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حالانکہ قرآن شریف نازل ہوتا تھا اور اگر عزل کوئی ناجائز فعل

يُنْهَى عَنْهُ لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْآنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَبِيَّ اللّٰهِ

ہوتا تو قرآن ہم کو ضرور منع کرتا (حدیث) متفق علیہ ہے اور مسلم کے لئے یوں ہے کہ پس اس کی خبر نبی صلے اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

وسلم کو پہنچی تو آنہوں نے ہمکو منع نہ فرمایا۔ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ أَخْرَجَاهُ وَاللَّفْظُ

وسلم گھومتے تھے اپنی بیبیوں پر ایک[52] غسل کیا تھا دونوں نے اس کی تخریج کی اور الفاظ مسلم کے

لِمُسْلِمٍ بَابُ الصَّدَاقِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہیں۔ باب مہر کے بیان میں۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

سے کہ آپ نے صفیہ[53] کو آزاد کیا اور اوس کی آزادی کو اوسکا مہر قرار دیا (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ابو

أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

سلمہ رض بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہا دریافت کیا میں نے عائشہ رض سے کہ کس قدر ہوتا تھا مہر رسول خدا

كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔ تو انہوں نے فرمایا تھا مہر آپ کا اپنی بیویوں کے لئے

لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشًّا قَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ قَالَ

بارہ اوقیہ اور ایک نش۔ انہوں نے فرمایا کیا جانتا ہے تو کہ نش کیا چیز ہے؟ (ابو سلمہ نے کہا) میں نے عرض کیا نہیں جانتا ہوں

---

[51] عزل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی باندی سے اس کی اجازت بغیر بھی عزل جائز ہے۔ عزل منی کے فرج سے باہر خارج کرنے کو کہتے ہیں لیکن حرہ سے اس کی اجازت بغیر عزل جائز نہیں یہی مذہب احناف ہے ۱۲

[52] غسل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کئی بیویوں یا ایک سے کئی بار جماع قبل غسل بعد وضو واستنجی کے جائز ہے ۱۲

[53] امام صاحب کے نزدیک آزادی لونڈی کی اوس کا مہر نہیں ہو سکتی۔ اور حدیث میں جو کچھ مذکور ہے وہ خصوصیت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اسلئے کہ آزادی کے بدلہ نکاح کرنا گویا بلا مہر کے نکاح کرنا ہے اور یہ تو مخصوص ہے آپکے ساتھ اسی طرح آزادی کو مہر قرار دینا بھی آپ ہی کے ساتھ مخصوص ہوگا۔ اب اگر کوئی اس طرح نکاح کرے تو مہر مثل لازم ہوگا۔ امام طحاوی نے اس کی پوری تفصیل بیان کی ہے اور مذہب حنفیہ کو اچھا طرح شکوک سے مبرا کر دیا ہے ۱۲

قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ فَهَذَا صَدَاقُ

نصف اوقیہ پس یہ پانسو[۵۱] درہم ہوئے اور یہ تھا مہر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَزْوَاجِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

کا اپنی بیبیوں کے واسطے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابن عباس رضی

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا جب نکاح کیا حضرت علی نے فاطمہ رضی اللہ عنہ سے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهَا شَيْئًا قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ

وآلہ وسلم نے اون سے فرمایا اسکو کچھ دیدو حضرت علی رض بولے میرے پاس کچھ نہین فرمایا پھر تمہارے زرہ کہان ہے

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ

جو تلواروں کو [۵۲] توڑ دیتی ہے اسکو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح بتلایا۔ اور عمرو بن شعیب سے

أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ

روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو عورت نکاح کی جائے مہر پر

عَلَى صَدَاقٍ أَوْ حِبَاءٍ أَوْ عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ

یا عطیہ پر یا کسی وعدہ پر پیش عقد نکاح تو وہ اوس عورت کا ہے اور جو بعد نکاح دیا جائے تو وہ اسکا ہے جسکو دیا ہے [۵۳]

بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَهُ وَأَحَقُّ مَا أُكْرِمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ ابْنَتُهُ أَوْ

اور زیادہ مستحق اوس چیز کی کہ آدمی کو اوسپر کچھ دیا جائے بیٹی اوسکی ہے اور بہن اوسکی اسکو

أُخْتُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ

احمد اور چاروں نے سوا ترمذی کے روایت کیا۔ اور علقمہ سے روایت ہے ان ابن مسعود رض کہ ایک مرد

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى

متزوج سے دریافت کیے گئے کہ اس نے نکاح کیا مگر نہ مہر مقرر کیا نہ دخول اور مر گیا تو ابن

مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا

مسعود نے فرمایا اوس عورت کے لیئے اوس کی مشابہ عورتون کا سا مہر لازم ہوگا نہ کم اور نہ زیادہ اور اوسپر عدت ہے اور اوسکو میراث پس معقل بن

الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضَى رَسُولُ

سنان اشجعی کھڑے ہوئے اور کہا فیصلہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ

بروع دختر واشق کے بارے مین جو ہم مین سے ایک عورت ہے مانند اوس کی جو آپ نے فیصلہ کیا

فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ

پس ابن مسعود رض اس سے بہت خوش ہوئے اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو صحیح بتلایا

جَمَاعَةٌ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ترمذی نے اور ایک جماعت نے اسکو حسن کہا۔ اور جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

---

[۵۱] اس حساب سے ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوا ۱۲ مترجم

[۵۲] یا حطمہ کے یہ معنے کہ قبیلہ حطم کی بنائی ہوئی تھی جو اس کے بنانے مین مشہور تھے ۱۲ مترجم

[۵۳] اوس صورت مین کہ ولی نے مہر کے سوا کچھ اور مقرر کرلیا ہو۔ خطابی نے اسی طرح بیان کیا ۱۲ مترجم

[۵۴] تنبیہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس عورت کا مہر بھی مقرر نہ ہوا ہو اور قبل دخول اس کا شوہر فوت ہوجائے۔ تو اس عورت کے لیئے مہر مثل ہے جس کی تشریح کتب فقہ مین ہے ۱۲-۱۲-۱۲

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین۔ آمین ثم آمین۔ یا رب العالمین

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲
۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

قَالَ مَنْ اَعْطٰى صِدَاقِ امْرَأَةٍ سَوِيقًا اَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ اَخْرَجَهُ اَبُو

فرمایا جس نے دیا اپنی عورت کو مہر مین ستو یا چھوارے تو اوس نے اوسکو حلال بنالیا اسکو ابو داؤد نے بیان کیا اور

دَاوُدَ وَاَشَارَ اِلٰى تَرْجِيحِ وَقْفِهِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ اَبِيهِ

اس کے موقوف ہونے کی ترجیح کی جانب اشارہ۔ اور عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَازَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ عَلٰى نَعْلَيْنِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

اپنے باپ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جایز رکھا نکاح ایک عورت کا دو جوتیون ۵۱ پر ترمذی نے اس کی تخریج کی

وَصَحَّحَهُ وَخُولِفَ فِي ذٰلِكَ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ زَوَّجَ

اور صحیح بتلایا اور اس مین اختلاف کیا گیا ہے۔ اور سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہا نکاح کردیا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا امْرَأَةً بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ایک عورت سے لوہے کی انگوٹھی کے بدلہ مین ۵۲ اسکی حاکم نے تخریج کی

وَهُوَ طَرَفٌ مِنَ الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ الْمُتَقَدِّمِ فِي اَوَائِلِ النِّكَاحِ وَعَنْ عَلِيٍّ

اور یہ ایک ٹکڑا ہے حدیث طویل سے جو پہلے شروع بیان نکاح مین مذکور ہوچکی۔ اور علی رضی اللہ عنہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَكُونُ الْمَهْرُ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ اَخْرَجَهُ

سے روایت ہے فرمایا نہین ہوتا مہر کم دس ۵۳ درہم سے دارقطنی نے اسکو موقوفا

الدَّارَقُطْنِيُّ مَوْقُوفًا وَفِي سَنَدِهِ مَقَالٌ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

روایت کیا اور اس کی سند میں گفتگو ہے۔ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَاقِ اَيْسَرُهُ اَخْرَجَهُ اَبُو

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر مہر آسان اوس کا ہے اسکو ابو داؤد نے بیان کیا

دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ الْجَوْنِ

اور حاکم نے اس کی تصحیح کی۔ اور عایشہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ عمرہ بنت جون نے پناہ مانگی

تَعَوَّذَتْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اُدْخِلَتْ عَلَيْهِ يَعْنِي لَمَّا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جبکہ وہ رسول کے ہان لائی گئی یعنے جب آپنے اوس سے نکاح

تَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَقَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ فَطَلَّقَهَا وَاَمَرَ اُسَامَةَ فَمَتَّعَهَا بِثَلَاثَةِ

کیا تو آپنے فرمایا کہ تو نے پناہ کی جگہ (خدا تعالیٰ) کے ساتھ پناہ مانگی ہے پس اوسکو طلاق دیدی آپ نے اسامہ کو حکم فرمایا

اَثْوَابٍ اَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهْ وَفِي اِسْنَادِهِ رَاوٍ مَتْرُوكٌ وَاَصْلُ الْقِصَّةِ فِي الصَّحِيحِ

پس متعہ دیا اوس نے (عمرہ) کو تین کپڑے ابن ماجہ نے اسکو بیان کیا اور اس کی سند مین ایک راوی ہے جو چھوڑ دیا گیا ہے

مِنْ حَدِيثِ اَبِي اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ بَابُ الْوَلِيمَةِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(حدیث لینا اوس سے) اور اصل قصہ صحیح مین ہے حدیث ابو اسید ساعدی کی روایت سے۔ باب ولیمہ کے بیان مین۔ انس بن مالک سے

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبد الرحمن ابن عوف پر نشان زردی کا تو آپ نے فرمایا یہ کیا؟ اونہون نے کہا اے رسول خدا مین نے ایک

---

۵۱ دو جوتیون الخ اس حدیث اور آیندہ حدیث سے بھی اور کئی احادیث سے بنا بر اختلاف کئی چیزون کو مہر مقرر کرکے کئے نکاح کرادیئے جو اوایل اسلام مین دفع حرج کے لیئے تھے ۱۲۔

۵۲ اوس مین یہ نہین ہے کہ نکاح کردیا بلکہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ اور کچھ نہ ہو تو لوہے کی انگوٹھی ہی لے آیئے کوئی تھوڑی ہی سی قیمت کی چیز لے آ ۱۲ مترجم

۵۳ دس الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کم سے کم دس درہم مہر جواز نکاح کے لیئے شرط ہے۔ جو ماہی مذہب احناف ہے اور یہ حدیث اور طرق سے مستند ہے ۱۲۔۱۲

۵۴ ولیمہ الخ اس دعوت کو کہتے ہین کہ جو شب زفاف کی صبح کو اقارب و احبہ کی دعوت طعام کی جاتی ہے ۱۲

۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَبَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ

عورت سے نکاح کیا ہے ایک گٹھلی برابر سونے پر فرمایا آپ نے خدا تعالے مبارک کرے ولیمہ ۵۱ کر اگرچہ ایک بکری ہو

بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں ۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا مُتَّفَقٌ

صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بلایا جاوے کوئی تم میں کا ولیمہ کی جانب تو چاہیئے کہ آوے ۵۲ اور یہ متفق علیہ ہے اور

عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ وَعَنْ

مسلم کے لیئے یون ہے جب بلاوے کوئی تم میں کا اپنے بھائی کو تو چاہیئے کہ قبول کرے شادی ہو یا مثل اوس کی ۔ اور ابو

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدترین کھانا کھانا

الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهَا وَ

ولیمہ ہے کہ منع کیا جاتا ہے اس سے وہ آدمی جو آئے اور بلایا جاوے اوس کی طرف جو انکار کرے اوس سے اور

مَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ

جو شخص دعوت قبول نکرے تو اوس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اسکو مسلم نے تخریج کیا ۔ اور انہیں سے روایت

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ

ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دعوت کیا جائے کوئی تم میں کا تو چاہیئے کہ قبول کرے پس اگر

صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا وَلَهُ

روزہ دار ہو تو چاہیئے کہ نماز پڑھے اور اگر روزہ دار نہ ہو تو کھالے اسکو مسلم نے بھی تخریج کیا اور مسلم کے حدیث

مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ نَحْوُهُ وَقَالَ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ وَعَنِ ابْنِ

جابر سے اس کی مثل ہے اور کہا کہ اگر چاہے کھاوے اور چاہے چھوڑ دے ۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولیمہ کا کھانا پہلے دن ۵۳ حق ہے

أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ

اور دوسرے دن کا سنت اور تیسرے دن کا لوگون کو سنانا ہے اور جو سنا دے گا

وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاسْتَغْرَبَهُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ

سنادے گا خدا تعالے اوسکو ساتھ اوسکو ترمذی نے روایت کیا اور اسکو غریب بتلایا اور اس کے راوی صحیح ہیں اور

وَلَهُ شَاهِدٌ عَنْ أَنَسٍ عِنْدَ ابْنِ مَاجَهْ وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَوْلَمَ

اس کے لیئے انس رضی سے ابن ماجہ کے نزدیک شاہد ہے ۔ اور صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہا ولیمہ کیا رسول خدا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعض عورتون کا مقدار دو مدین تھی جو کی روٹی سے اسکی بخاری نے تخریج کی ۔

۵۱ ولیمہ الخ اس سے اور دیگر احادیث سے معلوم ہوا کہ حسب استطاعت ولیمہ کرنا مستحب ہے خواہ ایک بکری یا دو سیر جو کا آٹا ہی ہو ۱۲

۵۲ آوے الخ اس حدیث وآئندہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعوت پر بعد بلانے کے آنا چاہیئے جسکا ترک گناہ ہے اگر روزہ دار ہو تو اسکے لیئے نفل پڑھکر دعاء برکت کرے ورنہ تناول ما حضر کرے بشرطیکہ وہان پر کوئی بدعت نہ ہو ورنہ اجابت دعوت ہی مسنون نہین اگر دعوت مین چلے جانے کے بعد اظہار بدعت ہو تو پھر قبل تمامی دعوت لوٹ آنا چاہیئے ۱۲۔

۵۳ یہ سننے اوس شخص کے نزدیک ہین جو اسکے وجوب کا قائل ہووے کہ مذاہب مختلف ہین بعض کے نزدیک مستحب بعض کے نزدیک واجب اور بعض کے نزدیک فرض کفایہ اور ظاہر لفظ وجوب کو تقاضا کرتا ہے مگر علمائے اسکو تاکید پر محمول کیا ہے کذا فی المرقات و ترجمۃ السفینۃ الرحمانیۃ ۱۲۔

وَعَنْ أَنَسٍ رضہ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ
اور انس سے روایت ہے کہا مقیم ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر اور مدینہ کے درمیان تین راتین کہ شب زفاف

ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ إِلٰى وَلِيْمَتِهِ فَمَا
کی تھی آپ نے صفیہ سے پس مین نے مسلمانون کو بلایا آپ کے ولیمہ کی جانب تو نہ تھا اوس مین روٹی

كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ وَّمَا كَانَ فِيْهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ
اور نہ گوشت اور نہیں تھا اوس مین مگر یہ کہ حکم دیا بچھونون کا پس وہ پھیلا دیے گئے

فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْأَقِطُ وَالسَّمْنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَعَنْ رَجُلٍ
اور اُن پر کھجورین اور پنیر اور گھی رکھا گیا (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہین۔ اور شخص

مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ دَاعِيَانِ فَأَجِبْ
صحابی سے روایت ہے کہا جب جمع ہو جاوین دو دعوت کرنے والے پس قبول کر اوس کی جو دروازہ

أَقْرَبَهُمَا بَابًا فَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَأَجِبِ الَّذِيْ سَبَقَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
کے اعتبار سے قریب ہی پس اگر اون مین سے ایک پہلے کر جاوے تو اوسیکی قبول کر اسکو ابو داؤد نے روایت کیا

وَسَنَدُهُ ضَعِيْفٌ وَعَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اور اس کی سند ضعیف ہے اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ
علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کھاتا ہون مین تکیہ لگا کر اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ
عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے لڑکے نام لے خدا کا اور کھا اپنے

وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
داہنے ہاتھ سے اور کھا اپنی طرف سے جو تیرے قریب ہو (متفق علیہ ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ

اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِّنْ ثَرِيْدٍ فَقَالَ
سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ ثرید کا لایا گیا تو آپ نے فرمایا اس کے کنارون کی

كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَلَا تَأْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِيْ وَسَطِهَا
کھاؤ اور اوس کے درمیان سے مت کھاؤ کیونکہ برکت درمیان مین نازل ہوتی ہے۔ اسکو چارون نے

رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَهٰذَا لَفْظُ النَّسَائِيِّ وَسَنَدُهُ صَحِيْحٌ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ
روایت کیا اور یہ الفاظ نسائی کے ہین اور اسکی سند صحیح ہے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ
روایت ہے کہا نہین عیب لگایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کھانے مین کبھی بھی آپ

كَانَ إِذَا اشْتَهٰى شَيْئًا أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ
جب پسند کرتے کسی چیز کو تو کھا لیتے اوسکو اور اگر ناپسند ہوتی تو چھوڑ دیتے اسکو (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور جابر رضی اللہ

له پنیر الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ ولیمہ مین بآسانی میسر ہو جائے ولیمہ کرلیا جائے۔ کوئی تکلف کی ضرورت نہین خواہ پنیر گھی کھجورین ہی ہو جایئن۔ تو انہی کا کر دیا جائے ۱۲

۵۲ پہلے الخ اس سے معلوم ہوا۔ اگر دو طرف سے وقعةً واحدةً آجاوین۔ تو جونسا دروازہ کے لحاظ سے قریب ہو اس کی دعوت قبول کی جائے۔ اگر یکے بعد دیگرے آویں۔ تو جو شخص پہلے آجائے ۱۲

۵۳ تکیہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر کھانا منع ہے شرعًا اور طبًا بھی ممنوع ہے۔

۵۴ طرف سے الخ اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ سے شروع کرکے داہنے ہاتھ سے اپنے منہ کے آگے سے کھایا جائے ۱۲

۵۵ ناپسند الخ اس سے معلوم ہوا کہ طعام کو ناپسند نہ کہا جائے جو پسند ہو کھائے ورنہ ترک کر دے ۱۲-۱۲-

۵۶ ثرید یہ ہے کہ شوربے مین روٹی کو بھگو کر گلا لیا جائے ۱۲ مترجم عفی لہ ۱۲-۱۲-۱۲

-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تاکلوا بالشمال فان
عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا مت کھاؤ بائین ۵۱ ہاتھ سے کیونکہ

الشیطان یاکل بالشمال رواہ مسلم وعن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ
شیطان کھایا کرتا ہے بائین سے اسکو مسلم نے روایت کیا ۔ اور ابو قتادہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب پیوے کوئی تم مین کا تو نہ سانس لے برتن مین (حدیث) متفق

الاناء متفق علیہ ولابی داؤد عن ابن عباس نحوہ وزاد او ینفخ فیہ و
علیہ ہے اور ابو داؤد کے لئے ابن عباس سے اوسی کی مثل ہے اور زیادہ کیا یا پھونکے اوس مین

صححہ الترمذی باب القسم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان
اسکو ترمذی نے صحیح کہا ۔ باب بیویون مین تقسیم کے بیان مین ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لنسائہ فیعدل ویقول اللہم ھذہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی عورتون مین تقسیم کرتے تھے اور برابری (انصاف) کرتے تھے اور فرماتے

قسمتی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک رواہ الاربعۃ و
اے خدا یہ تقسیم میری ہے اوس چیز مین جسکا مین مالک ہون پس ملامت نہ کیجیے تو مجھے جس مین ۵۲ تجھکو اختیار ہے اور

صححہ ابن حبان والحاکم لکن رجح الترمذی ارسالہ وعن ابی ھریرۃ
مین اوسپر قادر نہین اسکو چارون نے روایت کیا اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا لیکن ترمذی نے اسکی مرسل ہونیکو

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من کانت لہ امرأتان
ترجیح دی ۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا جس کی دو

فمال الی احدھما جاء یوم القیامۃ وشقہ مائل رواہ احمد
عورتین ہون پس مائل ہو جائے (صرف) اون مین سے ایک کی طرف تو آئیگا قیامت کے دن اس حال مین کہ اوسکا

وسندہ صحیح وعن انس رضی اللہ عنہ قال من السنۃ اذا تزوج
ایک پہلو جھکا ۵۳ ہوا ہوگا ۔ اسکو احمد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے ۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا سنت

الرجل البکر علی الثیب اقام عندھا سبعا ثم قسم واذا تزوج الثیب
ہے کہ جب نکاح کرے آدمی کنواری سے رانڈ ۵۴ کے اوپر تو اوس کے پاس سات روز قیام کرے پھر تقسیم کرے اور جب

اقام عندھا ثلاثا ثم قسم متفق علیہ واللفظ للبخاری وعن ام سلمۃ
نکاح کرے رانڈ سے تو اوسکے پاس تین دن ٹھیرے پھر تقسیم کرے (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہین ۔ اور ام سلمہ

رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لما تزوجہا اقام
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اون سے نکاح کیا تو اون کے پاس آپ تین روز

عندھا ثلاثا وقال انہ لیس بک علی اھلک ھوان ان شئت
ٹھیرے اور [illegible] ذلیل [illegible] تجھے سات دن مقرر کر دون اور اگر

---

٥١ بائین الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلا ضرورت بائین ہاتھ کر کھانا منع ہے ۔ کہ یہ شیطانی فعل ہے ۱۲

٥٢ یعنے دل کی محبت مین کسی کو اختیار نہین اسلیئے اوس مین تقسیم شرط نہین وہ خدا کے قبضہ کی بات ہے ۱۲

٥٣ جھکا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تمام بیویون کا حق برابر رکھنا ضروری ہے ۔ خواہ کنواری یا بکر نئی شادی کردہ یا پرانی ہو ۔ یہی مذہب احناف ہے ۱۲

٥٤ حنفیہ کے نزدیک خواہ کنواری سے نکاح کیا ہو یا رانڈ سے بہر صورت برابری دونون مین ضروری ہے ۔ اسکے لیئے عبدالملک بن ابو بکر کی روایت جسکو مؤطا مین بیان کیا ۔ اور دیگر احادیث جنکو طحاوی نے بیان کیا ۔ دلیلین ہین ۱۲ مترجم غفرلہ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔

اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین فیمن کم شئ آمین ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔

سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

ساتھ دن تیرے رکھونگا تو باقی عورتوں کے بھی سات سات ہی دن رکھنے پڑینگے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ

عائشہ رضی سے روایت ہے کہ بنت زمعہ نے بخشدیا ۵۲ اپنا دن حضرت عائشہ کو اور تھے نبی صلے اللہ

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ

علیہ وآلہ وسلم دیتے تھے حضرت عائشہ کو اون کا اپنا دن اور سودہ کا دن (حدیث) متفق علیہ ہے۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَا ابْنَ

اور عروہ سے روایت ہے کہا فرمایا حضرت عائشہ نے اے بھانجے میرے رسول خدا صلے اللہ علیہ

أُخْتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفَضِّلُ بَعْضَنَا عَلَى بَعْضٍ

وآلہ وسلم نہیں فضیلت دیتے تھے ہم میں سے بعض کو بعض پر تقسیم کے اندر اپنے ٹھیرنے میں

فِي الْقَسْمِ مِنْ مُكْثِهِ عِنْدَنَا وَكَانَ قَلَّ يَوْمٌ إِلَّا وَهُوَ يَطُوفُ عَلَيْنَا

ہمارے پاس اور کم ہوتا تھا کوئی دن مگر چکر لگاتے تھے ہم سب پر پس قریب ہوتے تھے ہر عورت کے بلا ہم بستری

جَمِيعًا فَيَدْنُو مِنْ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْ غَيْرِ مَسِيسٍ حَتَّى يَبْلُغَ الَّتِي هُوَ يَوْمُهَا

کے یہاں تک کہ پہنچتے تھے اوس کے پاس جسکا دن ہوتا تھا پس رات گذارتے تھے آپ اوس کے نزدیک ۵۳

فَيَبِيتَ عِنْدَهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

اسکو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور الفاظ ابوداؤد کے ہیں اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا۔

وَلِمُسْلِمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

اور مسلم کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ سے یہ روایت ہے کہتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز عصر پڑھ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يَدْنُو مِنْهُنَّ الْحَدِيثَ

لیتے تو گھومتے اپنی تمام عورتوں پر پھر اون سے قریب ہوتے آخر حدیث تک۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے دریافت کرتے

كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ

تھے اوس بیماری میں کہ وفات پائی آپ نے اوس میں کل کو کہاں ہونگا حضرت عائشہ کے دن کی ہوتی تھی پس

فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ مُتَّفَقٌ

تمام بیویوں نے اجازت دیدی آپ کو کہ رہیں جہاں چاہیں پس رہے آپ حضرت عائشہ کے گھر میں (حدیث) متفق

عَلَيْهِ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا

علیہ ہے۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ارادہ کرتے سفر کا تو

أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

قرعہ ڈالتے ۵۴ درمیان اپنی عورتوں میں جسکا قرعہ نکلتا لے جاتے اسکو اپنے ہمراہ (حدیث) متفق علیہ ہے۔

---

۵۱ سات الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ برابری کی جائے۔ تمام عورتوں میں ۱۲

۵۲ بخشدیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو اپنا حق شب باشی دوسری بیوی کے حق میں بخشدینا جائز ہے ۱۲

۵۳ نزدیک الخ اور گذشتہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یونہی دیکھ بھال کے لیے تقریبًا ہر دن اپنی تمام بیویوں کے پاس جاتے۔ مگر شب باشی وہاں ہی فرماتے جہاں کا نمبر ہوتا ۱۲

۵۴ قرعہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ برابری ضرور چاہیے اور سفر میں جانے پر بھی قرعہ ڈالا جائے۔ کہ جسکا قرعہ نکل جائے اسے ہمراہ لیجائے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

اللّٰهم اغفر لکاتبه ولمن سعی فیه ولوالدیه اجمعین آمین ثم آمین یا رب العالمین

وعن عبد الله ابن زمعة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى

اور عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کوڑے مارے کوئی

الله عليه وسلم لا يجلد احدكم امرأته جلد العبد رواه البخاري باب

تم مین کا اپنی عورت کے مثل مارنے غلام [1] کے اسکو بخاری نے روایت کیا۔ باب خلع کے

الخلع عن ابن عباس رضي الله عنهما ان امرأة ثابت بن قيس

بیان مین [2]۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی حاضر ہوئی

اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ثابت بن قيس ما

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پس عرض کیا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ثابت بن قیس یہ مین کوئی

اعيب عليه في خلق ولا دين ولكني اكره الكفر في الاسلام فقال

عیب اوس کی عادت یا دینداری مین نہین لگاتی لیکن مین اسلام مین ناشکری کو برا جانتی ہون [3] پس رسول خدا صلے

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اتردين عليه حديقته فقالت نعم

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو اوس کا باغ اوسے واپس دیدیگی اوس نے کہا ہان

فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اقبل الحديقة وطلقها

پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثابت کو لو باغ اور طلاق دیدے اوسکو

تطليقة رواه البخاري وفي رواية له وامره بطلاقها ولابي داود

اسکو بخاری نے روایت کیا اور اوس کی ایک روایت مین ہے اور حکم دیا آپ نے ثابت کو اوسے طلاق

والترمذي وحسنه ان امرأة ثابت ابن قيس اختلعت منه فجعل

دینے کا اور ابو داؤد اور ترمذی کے لئے حالانکہ ترمذی نے اسکو حسن کہا یون ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی نے اون کو

النبي صلى الله عليه وآله وسلم عدتها حيضة وفي رواية عمرو بن شعيب

خلع کیا پس نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کی عدت حیض ٹھہرایا اور عمرو بن شعیب کی روایت مین ہے وہ

عن ابيه عن جده عند ابن ماجة ان ثابت بن قيس كان دميما

روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے ابن ماجہ کے نزدیک یہ کہ ثابت بن قیس تھے بدشکل اور

وان امرأته قالت لولا مخافة الله اذا دخل علي لبسقت في وجهه

بیشک اون کی بیوی نے کہا کہ اگر خدا کا خوف نہ ہوتا تو جب داخل ہوا تھا مجھپر تو تھوک دیتی مین اوس کے منہ مین

ولاحمد من حديث سهل بن ابي حثمة وكان ذلك اول خلع في

اور احمد کے لئے حدیث سہل بن ابی حثمہ سے اور یہ تھا پہلا خلع اسلام مین۔

الاسلام باب الطلاق عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال

باب طلاق کے بیان مین ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم ابغض الحلال الى الله الطلاق رواه ابو داود

علیہ وسلم نے حلال چیزون مین زیادہ مبغوض اللہ کے نزدیک طلاق ہے [4] اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

[1] غلام الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زوجہ کو غلام جیسے کوڑی مارنے ممنوع ہین کہ یہ حرہ ہے وہ اس کا مملوک ۱۲

[2] عورت کچھ مال دیکر خاوند سے طلاق لے اسکو خلع بولتے ہین ۱۲ مترجم۔

[3] یعنے میرے اور اوس کے درمیان مین محبت نہین ہے۔ لہذا ہمکو بعض نافرمانی کا ڈر ہے اس اسلام کے مقتضا کے خلاف کا وہ نام رکھا جو خود اسلام کے خلاف ہے۔ یعنی کفر۔ کذا فی المرقات ۱۲

[4] طلاق الخ یعنے طلاق حلال چیزون سے جو زیادہ مبغوض ہے اللہ پر وہ طلاق ہے ۱۲-۱۲-

۱۲-۱۱-۱۲-۱۲-۱۲-

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَرَجَّحَ أَبُو حَاتِمٍ إِرْسَالَهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور ابوحاتم نے اس کے مرسل ہونیکو ترجیح دی ہے اور ابن عمر رضہ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض مین طلاق دی زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین پھر حضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رض رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ

عمر رضہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اس کے بارے مین آپنے فرمایا

مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ

حکم دو اوسکو کہ لوٹا لے [۱] اوسکو پھر چھوڑ دے اوسکو حتی کہ پاک ہو جاوے پھر حایضہ ہو پھر پاک ہو پھر اگر چاہے

شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي

تو روک لے بعد مین اور اگر چاہے طلاق دیدے ہم بستری سے پہلے پس یہ وہ گنتی [۲] ہے کہ خداتعالے نے اس کے

أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مُرْهُ

موافق طلاق دینے کا حکم دیا ہے (حدیث) متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ حکم دو اوسکو کہ لوٹا لے

فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى لِلْبُخَارِيِّ وَحُسِبَتْ

اوسکو پھر طلاق دے اوسکو حالت پاکی یا حمل مین اور بخاری کی ایک روایت مین کہ اور گنا ان میرا یہ سنت کہ ایک

تَطْلِيقَةً وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً

طلاق دی ہے اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہا ابن عمر نے اگر تو نے اوسکو ایک یا دو طلاقین دی ہین تو

أَوِ اثْنَتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي أَنْ أُرَاجِعَهَا ثُمَّ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اوسکے لوٹا لینے کا حکم دیا ہے کہ پھر روک لون اوسکو یہان تک کہ ایک

أُمْسِكَهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى وَأَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ

حیض اور آوے اور اگر تو نے اوسکو تین طلاقین دی ہون پس بیشک تو نے نافرمانی [۳] کی ہے اپنے

رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

پروردگار کی اوس امر مین کہ حکم دیا ہے تیری بیوی کو طلاق دینے مین اور ایک روایت مین یون ہے کہا عبداللہ بن عمر نے

بْنُ عُمَرَ فَرَدَّهَا عَلَيَّ وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا وَقَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ

پس لوٹا دیا اوسکو مجھپر اور اوس طلاق کو کچھ نہ سمجھا اور فرمایا کہ جب پاک ہو جاوے تو خواہ طلاق دے یا روک لے

لِيُمْسِكْ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ

اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا تھی طلاق زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ

وسلم اور زمانہ ابوبکر رضہ مین اور دو سال خلافت عمر رضی اللہ تعالے عنہ تک (اس طرح کہ) تین

وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةٌ فَلَوْ

طلاقین ایک ہوتی تہی [۴] پس حضرت عمر رضہ نے فرمایا بیشک لوگ جلدی کرنے لگے ایسے امر مین جسکے اندر اون کا حق

[۱] اس سے معلوم ہوا کہ بحالت حیض عورت طلاق دینا برا ہے۔ اگر کوئی دیدے تو ہو جاتی ہے اسکو فقہ مین طلاق بدعی کہا گیا ہے ۱۲

[۲] چنانچہ فرمایا خداتعالے نے اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن ۱۲ مترجم

[۳] یعنے اگر کوئی تین طلاقین دفعۃً دیتا تو وہ ایک ہی سمجھی جاتی تہی ۱۲ مترجم عفی عنہ

[۴] نافرمانی الخ اس سے معلوم ہوا کہ تین طلاق دینا اللہ تعالے کی نافرمانی کرنا ہے۔ گویا یہ گناہ ہے۔ لہذا ایک یا دو طلاق دیجائے جس سے کام بھی ہو جائے۔ اور وقت رجوع کے اندر نادم ہو جانے پر رجوع بھی کر سکے۔ اگر طلاق رجعیہ ہو ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ

دیر کرنے (سوچنے) کا تھا تو کاش کہ لازم کرتے ہم اوس طلاق کو اون پر پس لازم کردیا حضرت عمر نے اوسکو اون پر سلہ اسکو مسلم

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ

نے روایت کیا۔ اور محمود بن لبید رض سے روایت ہے کہا خبر دیئے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس شخص کی جس نے

امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ

اپنی عورت کو تین طلاقیں اکٹھی دیں پس کھڑے ہوئے آپ بحالت غضب پھر فرمایا کیا کھیل کیا جاتا

بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا

ہے خدا تعالے کی کتاب سے سلہ حالانکہ میں تمہارے اندر موجود ہوں۔ یہانتک کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا اے رسول خدا

أَقْتُلُهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرُوَاتُهُ مُوَثَّقُونَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

کیا اسکو قتل نہ کردوں اسکو نسائی نے روایت کیا اور اسکے راوی قابل اعتماد ہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے

قَالَ طَلَّقَ أَبُو رُكَانَةَ أُمَّ رُكَانَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے کہا طلاق دی ابو رکانہ نے ام رکانہ کو تو رسول خدا نے اوسکو فرمایا کہ اپنی بیوی کو

رَاجِعِ امْرَأَتَكَ فَقَالَ إِنِّي طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ رَاجِعْهَا رَوَاهُ

لوٹالے اوس نے کہا تین طلاقیں دیدی ہیں فرمایا مجھے معلوم ہے لوٹالے اوسکو ابو داؤد نے

أَبُو دَاوُدَ وَفِي لَفْظٍ لِأَحْمَدَ طَلَّقَ أَبُو رُكَانَةَ امْرَأَتَهُ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ ثَلَاثًا

روایت کیا اور احمد کی ایک عبارت میں یوں ہے کہ طلاق دی ابو رکانہ نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں

فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا وَاحِدَةٌ وَفِي

پھر اوسکو اوسکا غم ہوا تو آپ نے اوس سے فرمایا بیشک وہ ایک ہی طلاق ہے اور اس سند میں

سَنَدِهِمَا ابْنُ إِسْحَاقَ وَفِيهِ مَقَالٌ وَقَدْ رَوَى أَبُو دَاوُدَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ

ابن اسحاق ہیں اور اون میں گفتگو ہے اور ابو داؤد نے ایک اور سند کی روایت کی ہے جو مذکور سے

أَحْسَنَ مِنْهُ أَنَّ أَبَا رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ

اچھی ہے کہ ابو رکانہ نے اپنی بیوی سہیمہ کو بائن طلاق عسہ دیدی پھر کہا قسم خدا کی میری مراد صرف ایک

أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَبِي

تھی پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بیوی کو اوس کی طرف لوٹا دیا۔ اور ابو ہریرہ

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین سلہ چیزیں

ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ

ہیں کہ اون کا قصد بھی قصد ہے اور ان کی ہنسی بھی قصد ہی (کا حکم رکھتی ہے) ایک نکاح ایک

رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ عَدِيٍّ مِنْ وَجْهٍ

طلاق ایک رجعت اسکو چاروں نے سوا نسائی کے روایت کیا۔ اور حاکم نے صحیح بتلایا اور ابن عدی کی ایک روایت

سلہ یعنے اگرچہ وہ ایک دفعہ تین طلاقیں دیتے ہیں لیکن ہم یہی حکم دیتے ہیں کہ گویا انہوں نے علیحدہ علیحدہ تین دی ہیں ۱۲ سلہ کیونکہ الطلاق مرتان کے معنے علیحدہ علیحدہ طلاق کے ہیں نہ ایکدفعہ کردیدینے اور قتل پر آمادہ ہونا اس وجہ سے تھا کہ کتاب اللہ کے ساتھ کھیلنا کفر ہے لیکن یہ نہ سمجھا کہ یہ حقیقۃً کھیل نہ تھا بلکہ آپ کا فرمانا زجر و توبیخ کے طور پر تھا ابن ہمام نے بیان کیا کہ جب حضرت عمر نے اون کو تین طلاقیں قایم رکھنے کا حکم دیا تو کسی نے اون کی مخالفت کی ہو ثابت نہیں۔ یعنی حضرت عمر کا حکم بزمانہ رسول کی مخالفت کرنا ضرور کسی ناسخ کے معلوم ہوجانے کے بعد ہوگی یا اوس کی کوئی علامت ہوگی جو اوس وقت منتہی ہوچکی ہوگی۔ بہرحال تقویت اسی کو ہے کہ اب دفعۃً تین طلاقیں دینے کا بھی وہی حکم ہے جو علیحدہ علیحدہ دینے کا ہے کذا قالہ فی فتح الودود والتعلیق المحمود ۱۲ منہ عسہ حدیث میں البتہ کے معنے تین طلاقوں کے لیئے ہیں۔ کذا فی التعلیق المحمود سلہ یعنی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین چیزیں ہنسی

مزاح سے بھی واقع ہوجاتی ہیں۔ جیسے اصل طور سے یعنی۔ یہ چیزیں ہیں۔ نکاح و طلاق اور رجعت و آزاد کرنا ۱۲

أَخْرَجَ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ الطَّلَاقُ وَالْعَتَاقُ وَالنِّكَاحُ وَلِلْحَارِثِ بْنِ أَبِي أُسَامَةَ

ہیں دوسری سند سے یون ہے کہ طلاق آزاد کرنا غلام کا اور نکاح اور حارث بن ابی اسامہ کے لیئے حدیث

مِنْ حَدِيثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَفَعَهُ لَا يَجُوزُ اللَّعِبُ فِي ثَلَاثٍ

عبادہ بن صامت سے مرفوعًا مروی ہے جائز نہیں کھیل کرنا تین چیزون مین نکاح طلاق غلام کو

الطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَالْعَتَاقُ فَمَنْ قَالَهُنَّ فَقَدْ وَجَبْنَ وَسَنَدُهُ ضَعِيفٌ

آزاد کرنا پس جو ان کے ساتھ کلام کریگا لازم ہوجائین گی اور اس کی سند ضعیف ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ

اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے

اللّٰهَ تَعَالَى تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ

درگذر کیا ہے میری اُمت سے جبتک کہ اوس فعل سلہ کو دِل مین سوچتے رہین بشرطیکہ عمل مین نہ آئے یا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا حَرَّمَ امْرَأَتَهُ

کلام نکرے (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا جب حرام کرلے آدمی اپنی عورت کو

لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رَوَاهُ

تو یہ کچھ نہیں سلہ اور فرمایا کہ البتہ بیشک ہے تمہارے لیئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر پیروی اچھی اسکو

الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَهُوَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَعَنْ عَائِشَةَ

بخاری نے روایت کیا اور مسلم کے لیئے یون ہے کہ جب حرام کرے کوئی شخص اپنی بیوی کو تو یہ قسم ہے کہ اسکا کفارہ دیوی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ عمرہ دختر جون جب کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر داخل کی گئیں اور آپ ان کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ

نزدیک ہوئے تو کہنے لگین مین پناہ مانگتی ہون ساتھ خدا کے آپ سے آپنے فرمایا البتہ پناہ مانگی تو نے ساتھ

الْحَقِي بِأَهْلِكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

بڑی ذات (خدا تعالے) کے لاحق ہوجا اپنے گھر والون سے اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور جابر رض سے روایت ہے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَلَاقَ إِلَّا بَعْدَ نِكَاحٍ وَلَا عِتْقَ إِلَّا بَعْدَ

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں ہے طلاق مگر بعد نکاح کے سلہ اور نہیں ہے آزادی مگر بعد مالک

مِلْكٍ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَهُوَ مَعْلُولٌ وَأَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ

ہونے کے اسکو ابو یعلے نے روایت کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور یہ حدیث معلول ہے اور ابن ماجہ نے

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ مِثْلَهُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ لٰكِنَّهُ مَعْلُولٌ أَيْضًا

مسور بن مخرمہ سے بیان کیا اسکی مثل اور اسکا اسناد اچھا ہے مگر وہ بھی معلول ہے۔

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

سلہ فعل کو الخ اس
سے معلوم ہوا کہ اُمت
ندیہ خیالات فاسدہ
پہ ماخوذ نہین جب تک
سپر عمل درآمد نہ کرے
زبان سے نہ ذکر کرے
سلہ یعنے حرام
دینا طلاق نہین ہوگا
چنانچہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے اپنی
بیویون کو اپنے اوپر حرام
کیا تھا اور یہ طلاق
نہ ہوئی تھی ۱۲ مترجم سلہ
...نا یہ ہے طلاق کے ۱۲
مترجم عفرلہٗ سلہ
یعنے اگر کوئی غیر عورت
سے کہے کہ تجھے طلاق
ہے۔ تو یہ کلام لغو ہے
طلاق وغیرہ کچھ نہین
ہان حنفیہ کے نزدیک
اگر کوئی غیر عورت سے
کہے کہ اگر مین تجھ سے
نکاح کرون۔ تو تجھ کو طلاق ہے
تو واقع ہوجائے گی۔ اور
یہ مسئلہ اس حدیث کے
خلاف نہین ہے ۱۲۔
مترجم عفرلہٗ ۱۲-۱۲

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهُ فِيمَا لَا
نہین ہے نذر آدمی کی سلہ غیر مملوک چیز مین اور آزادی نہین ہے اوس کے لیئے غیر مملوک غلام مین اور طلاق

يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ
کا حق نہین ہے اوس کے لیئے غیر عورت مین اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے بیان کیا اور صحیح کہا اور بخاری سے منقول

وَنُقِلَ عَنِ الْبُخَارِيِّ أَنَّهُ أَصَحُّ مَا وَرَدَ فِيهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ
ہے کہ یہ حدیث صحیح تر ہے اون حدیثون سے جو اس بارے مین منقول ہین۔ اور عائشہ رضی اللہ سے روایت ہے وہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى
روایت کرتی ہین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اوٹھا دیا گیا ہے قلم تین سلہ شخصون سے سونے والے سے یہان تک کہ

يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبُرَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ أَوْ يُفِيقَ رَوَاهُ
جاگے اور صغیر سے یہان تک کہ بڑا ہو اور مجنون سے یہان تک کہ عاقل ہو یا افاقہ ہو اسکو احمد اور

أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ بَابُ الرَّجْعَةِ عَنْ
چارون نے سوا ترمذی کے روایت کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا۔ باب بیوی کو لوٹا لینے کے بیان مین۔ عمران

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ثُمَّ
بن حصین رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ وہ سوال کیئے گئے اوس شخص کے بارے مین جو طلاق دیکر لوٹا لے

يُرَاجِعُ وَلَا يُشْهِدُ فَقَالَ أَشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَعَلَى رَجْعَتِهَا رَوَاهُ أَبُو
اور (لوٹانے پر) گواہ نہ کرے تو اونہون نے جواب دیا کہ گواہ کر اوسکی طلاق اور اس کے لوٹانے پر اسکو ابو داؤد نے

دَاوُدَ هٰكَذَا مَوْقُوفًا وَسَنَدُهُ صَحِيحٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ
اسی طرح موقوف روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ اونہون نے

لَمَّا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا
جب طلاق دی اپنی عورت کو تو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے حکم کرو اوسکو پس چاہیئے لوٹا لے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَابُ الْإِيلَاءِ وَالظِّهَارِ وَالْكَفَّارَةِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ
اوسکو (حدیث) متفق علیہ ہے۔ باب ایلاء اور ظہار اور کفارہ کے بیان مین۔ عائشہ رضی اللہ سے روایت ہے

عَنْهَا قَالَتْ آلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ
کہا ایلا سلہ کیا رسول خدا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنی عورتون سے اور حرام کر لیا (اون کو) پس کیا

الْحَلَالَ حَرَامًا وَجَعَلَ الْيَمِينَ كَفَّارَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ
حلال کو حرام اور کیا قسم کو سبب کفارہ کا اسکو ترمذی نے روایت کیا اور اس کے راوی قابل اعتماد ہین

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وُقِفَ
اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا جب گذر جاتین چار ماہ تو ٹھیر جاۓ ایلاء کرنے والا

الْمُولِي حَتَّى يُطَلِّقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يُطَلِّقَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ
یہانتک کہ طلاق دے اور نہ واقع ہوگی اوس پر طلاق یہان تک کہ طلاق دے سلہ اسکو بخاری نے بیان کیا۔

سلہ مثلاً اگر کہے کہ میرے مریض کو آرام ہو جاوے تو فلان غلام جو اس کی ملک مین نہیں آزاد ہے پس اگر صحت ہو جاتے تو غلام آزاد نہ ہوگا۔ اگرچہ اب ملک مین آگیا ہو اور اگر اوس کی آزادی اپنے مالک ہونیکی ساتھ معلق کی ہو۔ تو آزاد ہو جائیگا ‡

سلہ تین الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین اشخاص مرفوع القلم ہین وہ معذور ہین۔ ایک سویا ہوا۔ دوسرا نابالغ۔ تیسرا دیوانہ ہوش مین آنے تک ۱۲

سلہ ایلاء کہتے ہین اس قسم کھانے کو کہ اپنی عورت سے چار ماہ یا اس سے زائد جماع نہ کرونگا اور ظہار اسے کہتے ہین کہ خاوند بیوی سے یون کہدے کہ تو ایسی ہے جیسی میری ماں کی پیٹھ ۱۲

سلہ حنفیہ کے نزدیک اگر چار ماہ بلا جماع گذر جاتین تو عورت خودبخود بائنہ ہو جاتی ہے اور اون کی دلیل آیت ایلاء ہے جس کی تفسیر ابن عباس نے مرفوع طور پر یہی کی ہے کہ جب مدت ایلاء ختم ہو گئے تو بائنہ ہو جاۓ گی۔ طلاق کی حاجت نہیں ۱۲ مستجم

سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ

اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہا پایا مین نے دس سے زیادہ صحابہ کو کل کے کل ٹھہراتے تھے

رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَقِفُوْنَ الْمُوْلِيَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَعَنِ

ایلاء کرنے والے کو اس کو شافعی نے روایت کیا۔ اور ابن عباس رضہ

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ إِيْلَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ السَّنَةَ وَ

سے روایت ہے کہا تھا زمانہ جاہلیت مین ایلاء ایک سال اور دو سالون کا پس

السَّنَتَيْنِ فَوَقَّتَ اللهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ

خدا تعالی نے چار ماہ مقرر فرمائے اور اگر چار ماہ سلہ سے کم ہون تو وہ ایلاء نہین ہے بیہقی نے

فَلَيْسَ بِإِيْلَاءٍ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ

اس کی تخریج کی۔ اور انہین سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ظہار کیا اپنی بیوی سے

امْرَأَتِهِ ثُمَّ وَقَعَ عَلَيْهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي وَقَعْتُ عَلَيْهَا

پھر اوس سے ہم بستر ہوگیا پھر حاضر ہوا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ مین اوس سے ہم بستر

قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ قَالَ فَلَا تَقْرَبْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللهُ رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَ

ہوگیا کفارہ دینے سے پہلے فرمایا پس نہ قریب جا اوس کے یہان تک کہ کر چکے وہ کہ حکم دیا خدا تعالے نے تجھکو اسکو

صَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَجَّحَ النَّسَائِيُّ إِرْسَالَهُ وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ

چارون نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو صحیح بتلایا اور نسائی نے اس کے مرسل ہونیکو ترجیح دی اور اسکو بزار نے بسند

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ فِيْهِ كَفِّرْ وَلَا تَعُدْ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ

آخر ابن عباس سے روایت کیا اور اس مین زیادہ کیا کہ کفارہ سلہ دے اور پھر ایسا مت کرنا۔ اور سلمہ بن صخر سے روایت ہے

فَخِفْتُ أَنْ أُصِيْبَ امْرَأَتِيْ فَظَاهَرْتُ مِنْهَا فَانْكَشَفَ لِيْ شَيْءٌ مِنْهَا

کہا آیا رمضان پس مین ڈرا اس سے کہ ہم بستر ہو جاؤن اپنی عورت سے اسلیئے مین نے اوس سے ظہار کرلیا پھر ظاہر ہوئی اوس

لَيْلَةً فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرِّرْ رَقَبَةً فَقُلْتُ

سے کوئی چیز رات کے وقت پس مین اوس سے ہم بستر ہوگیا پس فرمایا مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد کر ایک غلام تو مین نے

مَا أَمْلِكُ إِلَّا رَقَبَتِيْ قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قُلْتُ وَهَلْ أَصَبْتُ

کہا مالک نہیں ہون مین مگر اپنی گردن کا آپ نے فرمایا تو روزے رکھ دو ماہ کے سلسلے وار میں نے کہا اور نہین پہنچا مین جس کو

الَّذِيْ أَصَبْتُ إِلَّا مِنَ الصِّيَامِ قَالَ أَطْعِمْ فَرَقًا مِنْ تَمْرٍ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا

پہنچی (ہم بستری کی) مگر روزون سے فرمایا پس کھلا ایک فرق کھجورین سلہ ساٹھ مسکینون کو اسکی احمد

أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ

اور چارون نے سوا نسائی کے تخریج کی اور ابن خزیمہ اور ابن جارود نے اسکو صحیح بتلایا۔

بَابُ اللِّعَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ فُلَانٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ

باب لعان کے بیان مین۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا سوال کیا فلان شخص نے کہ اے رسول خدا خبر دیجیے اگر

سلہ چار ماہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ مدت ایلاء چار ماہ سے کم نہین اور ایام جاہلیت مین جو سال دو سال مقرر کرتے تھے۔ وہ غلط و رسم کفر یہ ہے ۱۲ سلہ کفارہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو ظہار مین جماع کرلے تو کفارہ دیدے پھر آیندہ ایسا نہ کرے ۱۲ سلہ دونون لغت ہین فرق اور عرق معنے دونو کے ..... ساٹھ صاع کا وزن یا وہ تھیلی جس مین اتنے وزن کی کھجورین سما جاتین ہون ۱۲ مترجم غفرلہ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

أَرَأَيْتَ إِنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ

کوئی ہم مین کا اپنی عورت کو زنا سلہ کرتے دیکھ لے تو کیا کرے اگر اسکو کہتا ہے۔ تو بڑی بات کو زبان سے نکالتا ہے اور اگر

تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذٰلِكَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ

چپ رہتا ہے تو بڑی بات سے چپ ہوتا ہے تو آپ چپ ہوگئے اور اس کے بعد دوسرے دن وہ آیا آپ کے پاس اور کہنے

بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ

لگا کہ بیشک وہ بات جو مین نے آپسے دریافت کی تھی مین خود اوس مین مبتلا ہوگیا تو پھر خدا تعالے نے سورہ نور کی آیتین

اللّٰهُ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ

نازل فرمائین پس آپ نے اون کو تلاوت کیا اور اوس کو نصیحت کی اور یاد دلائی اور خبر دی اوسکو کہ دنیا

عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ

کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان تر ہے کہنے لگے نہیں قسم خدا کی جس نے آپ کو سچا نبی بنایا مین اوسپر

مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا كَذٰلِكَ قَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ

جھوٹ نہین بولتا ہون پھر آپنے عورت کو بلایا اور اسی طرح اوسکو بھی نصیحت کی کہنے لگی نہین قسم اوس ذات کی جس نے آپکو سچا نبی بنایا

إِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ

بیشک یہ شخص جھوٹا ہے پس ابتدا کی آپ نے مرد کے ساتھ کہ گواہی دی اوس نے چار گواہیان خدا کی قسم کیا تھ پھر دوسری

فَرَّقَ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مرتبہ متوجہ ہوئے عورت کی طرف پھر جدائی کر دی اون دونون کے درمیان اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور انہین سے روایت ہے کہ رسولخدا صلعم

قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا

نے فرمایا لعان کرنے والون سے حساب تم دونون کا خدا تعالے پر ہے ایک تم دونون مین کا ضرور جھوٹا ہے تجھے اوس عورت پر کوئی

رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي فَقَالَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا

واسطہ نہین مرد نے کہا اے رسول خدا اور میرا مال سلہ تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو اوسپر سچا ہے تو وہ مال بدلہ مین اوسکی فرج کے

وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

ہو گیا جو تو نے اپنے لیے مباح کی اور اگر تو نے اوسپر جھوٹ بولا تو یہ تجھ اوس سے دور کرنیکا سبب ہے (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور انس

عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو اوسکو اگر جنے سفید رنگ سیدھے بالون والا تو وہ اوس کے

سَبِطًا فَهُوَ لِزَوْجِهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا فَهُوَ لِلَّذِي رَمَاهَا بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

خاوند کا ہے اور اگر جنے پیچیدہ بالون والا سرمئی آنکھون والا تو وہ اوس کا ہے جسکے ساتھ اوس عورت کو تہمت لگائی ہے متفق علیہ ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک آدمی کو

أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَى فِيهِ وَقَالَ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ رَوَاهُ

ہاتھ رکھے پانچوین قسم کے وقت اپنے منہ پر اور فرمایا کہ یہ گواہی واجب کرنے والی ہے (دوزخ یا جنت کو)

سلہ زنا الخ اس حدیث سے شان نزول آیہ متلاعنین معلوم ہوا۔ کہ جب ایک صحابی نے اپنی بیوی کو زنا کرتے دیکھا۔ جسپر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے فریادی ہوا کہ نہ ہی اس امر کا بوجہ حیا ذکر کرسکتا ہون۔ اور نہ ہی ترک ہوسکتا ہے۔ اس کا کیا علاج کیا جائے۔ تو سورہ نور کی آیات نازل ہوگئین کہ ہر دونون مرد وشوہر لعان کرین۔ کہ سنہا دتین دیں۔ جیسے کتاب اللہ مین مذکور ہین جب دونون لعان کر جائین۔ تو قاضی ان مین تفریق کردے یعنی ان کا نکاح فسخ قرار دیکر جدا کردے ۱۲ سلہ مال الخ تو آپ نے صحابی کے سوال مال پر یہ فرمایا کہ زوجہ سے طلب مال جو تجھے [illegible] دیا ہے۔ اگر وہ سچی ہے کہ اس سے فعل بد نہین سرزد ہوا تو پھر تو کس طرح لے سکتا ہے یہ تو امر ناممکن ہے اگر وہ عورت اس فعل کی مرتکب ہوئی ہے جب بھی نہین لے سکتا کہ بیشک تو تم نے اس [illegible] تنہائی کو اپنے لیے حلال کیا [illegible] ۱۲

أبو داود والنسائي ورجاله ثقات. وعن سهل بن سعد في قصة

اسکو ابوداود اور نسائی نے روایت کیا اور اس کے راوی قابل اعتماد ہین۔ اور سہل بن سعد سے لعان کرنے والون کے

المتلاعنين قال فلما فرغا من تلاعنهما قال كذبت عليها يا رسول

قصہ مین روایت ہے کہا جب فارغ ہو گئے دونون اپنی قسمون سے تو اوس نے کہا جھوٹا ہونگا مین اے رسول خدا اگر روک

الله إن أمسكتها فطلقها ثلاثا قبل أن يأمره رسول الله صلى الله عليه

لونگا مین اوسکو پس اوس نے اوسکو تین طلاقین دے قبل اس کے کہ حکم دین اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

وسلم متفق عليه. وعن ابن عباس رضي الله عنهما أن رجلا جاء إلى النبي

حدیث متفق علیہ ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول خدا صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم فقال إن امرأتي لا ترد يد لامس قال غربها قال أخاف

علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا کہ میری عورت کسی ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ کو منع نہین کرتی آپنے فرمایا اوسکو طلاق

أن تتبعها نفسي قال فاستمتع بها رواه أبو داود والبزار ورجاله ثقات

دیدے کہا مین ڈرتا ہون اس سے کہ پیچھے ہو اوس کے نفس میرا آپنے فرمایا تو اوس سے نفع حاصل کر اسکو ابوداؤد اور بزار نے

وأخرجه النسائي من وجه آخر عن ابن عباس بلفظ قال طلقها قال لا

روایت کیا اور اسکے راوی قابل اعتماد ہین اور نسائی نے دوسری سند کیساتھ ابن عباس سے یون نکالا کہ فرمایا آپنے

أصبر عنها قال فأمسكها. وعن أبي هريرة رضي الله عنه أنه سمع

طلاق دیدے اوسکو تو وہ بولا کہ مین اوس کے بغیر صبر نہین کرسکتا تو آپنے فرمایا تو روکے رکھ اوسکو۔ اور ابوہریرہ رضہ سے

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول حين نزلت آية المتلاعنين

روایت ہے کہ انھون نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے جس وقت نازل ہوئی آیت لعان کرنے والون

أيما امرأة أدخلت على قوم من ليس منهم فليست من الله في شيء

کی کہ جونسی عورت داخل کرے کسی قوم پر اوس شخص کو جو اوس قوم سے نہ ہو تو نہین ہے وہ عورت اللہ کے نزدیک کسی درجہ

ولن يدخلها الله جنته وأيما رجل جحد ولده وهو ينظر إليه

مین اور ہرگز نہ داخل کریگا خدا تعالے اوسکو جنت اپنی مین اور جونسا مرد ۵۲ کہ انکار کرے اپنے بچہ کا حالانکہ وہ دیکھتا ہو

احتجب الله عنه وفضحه على رؤوس الأولين والآخرين أخرجه أبو

اوسکی طرف تو حجاب فرمایگا خدا تعالے اوس سے اور رسوا کرے گا اوسکو اگلے اور پچھلے لوگون کے سامنے اسکو ابوداود

داود والنسائي وابن ماجه وصححه ابن حبان. وعن عمر رضي الله عنه قال

اور نسائی اور ابن ماجہ نے بیان کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا

من أقر بولده طرفة عين فليس له أن ينفيه أخرجه البيهقي وهو

جو شخص اقرار کرے اپنے بچہ کا ایک لحظہ بھر تو اوسکو (پھر) اوسکا انکار درست نہین اوسکو بیہقی نے بیان کیا اور یہ

حسن موقوف. وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رجلا قال يا رسول الله

حدیث حسن موقوف ہے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے رسول خدا میری

سلہ ۵۱ طلاق الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کی عورت بدچال ہو تو اُسے طلاق دیدے اگر اس کے بغیر گذارہ کرسکتا ہو۔ اگر نہین کرسکتا تو اُسے کسی طرح نصیحت وغیرہ سے پاکباز بناکر مجبورا پاس ہی رکھے کہ اس کے نہ ہونے پر وہ بہت سے معاصی کے ارتکاب سے خائف ہو۔ ۱۲-۱۲-۱۲

سلہ ۵۲ مرد الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص عمدا اپنے بچہ کو جانتے ہوئے انکار کردے کہ یہ میرا نہین۔ میری بیوی نے کسی غیر سے حاصل کیا ہے تو وہ شخص قیامت کے دن جمیع مخلوق کے سامنے شرمندہ ہوگا چونکہ اس نے اپنی بیوی اور بچہ ہر دونون کو جھوٹی تہمت لگا کر نہایت شرمندہ کیا ہے جو اب سے گیا زندہ رہنے کے قابل ہی نہین رہے ۔۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین۔ آمین ۔۱۲-۱۲

إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ

عورت جنی ہے ایک لڑکا سیاہ رنگ کا آپنے کہا تیرے پاس اونٹ ہین اوس نے کہا ہان فرمایا کیسی

قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ

رنگت ہے اون کی اوس نے کہا سرخ فرمایا آپ نے کیا اون مین گندم گون ہین اوسنے کہا ہان ہان فرمایا پھر یہ

فَأَنَّى ذَلِكَ قَالَ لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ

کہان سے پیدا ہوے کہنے لگا شاید اوسکو کسی رگ نے نکالا ہوگا فرمایا تو شاید تیرے بیٹے کو کسی رگ نے اسی طرح

عِرْقٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَهُوَ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيَهُ وَقَالَ فِي

نکال دیا ہو حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کی روایت ہے کہ وہ تعریض (کنایہ) کرتا تھا اوس کے انکار سے کہ یہ بچہ میرا

آخِرِهِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الِانْتِفَاءِ مِنْهُ

نہین ہے اور کہا آخر حدیث مین کہ اور آپنے رخصت نہ دی اوس شخص سے لڑکے کی نفی ہونیکی۔

بَابُ الْعِدَّةِ وَالْإِحْدَادِ وَالِاسْتِبْرَاءِ وَغَيْرِ ذَلِكَ

باب عدت اور سوگ کرنے اور استبراء وغیرہ کے بیان مین ۵۲

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَصْلُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَفِي لَفْظٍ أَنَّهَا وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَفِي لَفْظٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَزَوَّجَ وَهِيَ فِي دَمِهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهُرَ

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالے عنہا نفاس والی ہوئین اون کے خاوند کے وفات کے چند راتین بعد پھر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئین اور نکاح کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اون کو اجازت دیدی انہون نے نکاح کرلیا اسکو بخاری نے روایت کیا اور اس کی اصل صحیحین مین ہے اور ایک الفاظ یہ ہین کہ وہ جنی اپنے خاوند کی وفات سے چالیس راتین بعد اور مسلم کے لئے یون ہے کہ زہری نے کہا اور نہین دیکھتا مین کوئی مضایقہ نکاح کیجاوے وہ اس حال مین کہ وہ اپنے خون مین ہو مگر یہ کہ نہ قریب جاوے اوس کے خاوند اوسکا یہان تک کہ پاک ہو جاوے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أُمِرَتْ بَرِيرَةُ أَنْ تَعْتَدَّ بِثَلَاثِ حِيَضٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ لَكِنَّهُ مَعْلُولٌ

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا حکم دی گئی بریرہ یہ کہ عدت گذارے تین حیض کے ساتھ اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کے راوی قابل اعتماد ہین لیکن یہ حدیث معلول ہے۔

وَعَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور شعبی سے روایت ہے وہ فاطمہ بنت قیس سے روایت کرتے ہین وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین طلاقین دی ہوئی کے بارے مین کہ نہ اوس کے لیے رہنے کا مکان ہے اور نہ خرچ اسکو مسلم نے روایت کیا۔

وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى

اور ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سوگ کرے کوئی عورت ۵۳ کسی میت پر

---

۵۱ سیاہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص اودھر اودھر کے بہانون سے کام لے تو انہین رد کردیا جائے۔ جیسے ایک شخص نے آکر بیان کیا کہ حضور میری عورت سیاہ رنگ بچہ لائی ہے۔ گویا نفی کرنیکا ارادہ کرتا تھا۔ جب پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تیرے اونٹ ہین اسپر اس نے جواب دیا۔ کہ ہیں۔ پھر آپنے فرمایا کس رنگ کے ہیں۔ اس نے کہا سرخ رنگ کے ہین۔ پھر آپنے فرمایا کہ کسی اور رنگ کا بھی کوئی اونٹ ہے تو جواب دیا کہ خاکی رنگ کا بھی ہے تو آپ نے فرمایا یہ کہاں سے آگیا۔ جب پر اسنے جواب دیا کہ اسے کوئی رگ کھینچ لائی ہوگی تو پھر آپ نے اصل مقصود کا جواب دیا کہ تیرے بچہ کو بھی کوئی رگ سیاہی کی طرف کھینچ لائی ہو گی ۱۲۔۱۲

۵۲ استبرار الخ استبرار رحم کے بچہ سے خالی ہونے کا نام ہے۔ جیسے مثلاً حیض آجانے وغیرہ اسی بنا پر میت وغیرہ کی حاملہ عورت بعد وضع حمل نکاح کر سکتی ہے ۱۲

۵۳ عورت الخ کسی عورت کو تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ جائز نہیں۔ لیکن شوہر کے ۱۲

مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا

تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر ۵۱ چار ماہ اور دس دن اور نہ پہنے رنگا ہوا کپڑا مگر یمنی نقشین چادر اور نہ

مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا إِذَا طَهُرَتْ

سرمہ لگاوے ۵۲ اور نہ چھووے خوشبو مگر جب پاک ہو جاوے تو تھوڑا سا عود اور صندل

نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَلِأَبِي دَاوُدَ

(حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور یہ لفظ مسلم کے ہین اور ابو داؤد اور نسائی کے لیئے یہ

وَالنَّسَائِيِّ مِنَ الزِّيَادَةِ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَلَا تَمْتَشِطُ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ

زیادتی ہے کہ نہ خضاب کرے اور نسائی کے لیئے یون ہے کہ نہ کنگھی کرے۔ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے

اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَعَلْتُ عَلٰى عَيْنِي صَبِرًا بَعْدَ أَنْ تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَالَ

روایت ہے کہا لگایا مین نے اپنی آنکھون پر ایلوا ابو سلمہ رض کی وفات کے بعد تو رسول خدا صلے اللہ علیہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَانْزِعِيهِ

وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک یہ جوان کرتا ہے چہرہ کو پس نہ لگایا کرو مگر رات مین اور دن مین اسکو نکال دیا کرو

بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ

اور خوشبو کے (تیل کے) ساتھ کنگھی نہ کیا کرو اور نہ مہندی کے ساتھ کیونکہ یہ خضاب ہے مین نے کہا کس چیز کے

أَمْتَشِطُ قَالَ بِالسِّدْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَعَنْهَا أَنَّ

ساتھ کنگھی کیا کرون آپ نے فرمایا بیری کے پتون سے اسکو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا اور اسکا اسناد اچھا ہے۔ اور انہی

امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ

سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا اے رسول خدا بیشک میری بیٹی کا خاوند مر گیا اور اس کی آنکھین دکھتی ہین

عَيْنَهَا أَفَنَكْحُلُهَا قَالَ لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

تو کیا اون مین سرمہ ۵۳ لگادون آپنے فرمایا نہین (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہا میری

طُلِّقَتْ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ

خالہ کو طلاق دی گئی پس اوس نے اپنے باغ کے کاٹنے کا ارادہ کیا پس اون کو ایک شخص نے نکلنے سے منع کیا پس وہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلْ جُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسٰى أَنْ تَصَدَّقِي

آئین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو آپ نے فرمایا بلکہ کاٹ لے تو اپنا باغ کیونکہ شاید تو صدقہ یا کوئی اور نیک

أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ فُرَيْعَةَ بِنْتِ مَالِكٍ أَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ

کام کرے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور فریعہ بنت مالک کی روایت ہے کہ اوس کے خاوند اپنے غلامون

فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ فَقَتَلُوهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی تلاش مین نکلے پس غلامون نے اون کو قتل کر دیا تو فریعہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا

أَنْ أَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْ لِي مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ وَلَا

کہ مین اپنے گھر کو چلی جاون کیونکہ میرے خاوند نے نہ کوئی اپنا ملک مکان چھوڑا اور نہ

---

۵۱ حدیث مین سوگ کے واجب ہونے پر دلیل ہے اوس عورت کے لیئے جسکے خاوند نے وفات پائی ہو اور اتنی بات اجماعی ہے اگرچہ اس کی تفصیل مین اختلاف ہی۔ امام شافعیؒ کے نزدیک مدخول بہا اور غیر مدخول بہا دونون اس مین برابر ہین۔ اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک کافرہ اور صغیرہ اور لونڈی پر سوگ نہین۔ کذا فی التعلیق المحمود ۱۲ مترجم

۵۲ سرمہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوگوار عورت کو اچھا لباس پہننا اور مہندی وغیرہ لگانا اور سرمہ کا استعمال اسی طرح خوشبو کا منع ہے ۱۲

۵۳ سرمہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوگوار عورت کو بحالت ضرورت بھی سرمہ کا استعمال نہ چاہیئے ۱۲-۱۲-۱۲-

اللّٰهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين - آمين ثم آمين یا رب العالمین -

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

نفقة فقال نعم فلما كنت في الحجرة ناداني فقال امكثي في بيتك حتى

خرچ آپ نے فرمایا ہان پھر جب مین حجرہ مین چلی گئی پکارا آپ نے مجھکو اور فرمایا ٹھیری رہ اپنے سلہ مکان مین یہانتک

يبلغ الكتاب اجله قالت فاعتددت فيه اربعة اشهر وعشرا قالت

کہ پہنچ جاوے فریضہ اپنے عہ میعاد کو فریعہ نے کہا پس عدت گذاری مین نے اوس جگہ چار ماہ اور دس دن کہا اوس نے

فقضى به بعد ذلك عثمان اخرجه احمد والاربعة وصححه الترمذي

یہی حکم دیا بعد مین عثمان نے اسکو احمد اور چارون نے بیان کیا اور ترمذی اور ذہلی اور ابن حبان اور حاکم وغیرہم

والذهلي وابن حبان والحاكم وغيرهم وعن فاطمة بنت قيس قالت

نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہا عرض کیا مین نے اے

قلت يا رسول الله ان زوجي طلقني ثلاثا واخاف ان يقتحم علي

رسول خدا میرے خاوند نے مجھے تین سلہ طلاقین دیدی ہین اور مجھے ڈر ہے کہ مجھ سے ہم بستر ہو جاوے

فامر فتحولت رواه مسلم وعن عمرو بن العاص رضي الله عنه قال لا تلبسوا

پس آپ نے حکم دیا وہان سے ہٹ گئی اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور عمرو بن عاص سے روایت ہے مت خلط ملط کرو ہم پر

علينا سنة نبينا عدة ام الولد اذا توفي عنها سيدها اربعة اشهر و

سنت نبی ہمارے کی عدت ام ولد کی جب اوسکا مولا وفات پا جاوے چار ماہ سلہ اور دس دن ہین اسکو

عشرا رواه احمد وابو داود وابن ماجه وصححه الحاكم واعله الدارقطني

احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور دارقطنی نے اس مین منقطع ہونے کا نقصان بیان

بالانقطاع وعن عائشة رضي الله عنها قالت انما الاقراء الاطهار

کیا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا اس کے سوا نہین کہ اقراء سے مراد طہر ہین اسکو

اخرجه مالك واحمد والنسائي في قصة بسند صحيح وعن ابن عمر رضي

مالک اور احمد اور نسائی نے ایک قصہ مین بیان کیا سند صحیح کے ساتھ۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے

الله عنهما قال طلاق الامة تطليقتان وعدتها حيضتان رواه

کہا طلاق سلہ لونڈی کی دو ہین اور اس کی عدت دو حیض ہین اسکو دارقطنی نے روایت کیا اور اسکو

الدارقطني واخرجه مرفوعا وضعفه واخرجه ابو داود والترمذي

مرفوعاً بیان کیا اور اسکو ضعیف بتلایا اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے حدیث عائشہ رضہ

وابن ماجه من حديث عائشة وصححه الحاكم وخالفوه فاتفقوا على

سے اسکو روایت کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور وہ سب حاکم کے مخالف ہوئے اور اس کے ضعیف ہونے پر

ضعفه وعن رويفع بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرئ

اتفاق کیا۔ اور رویفع بن ثابت رضہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین نبی صلعم سے کہا حلال نہین ہے کسی مرد کے لئے جو

يؤمن بالله واليوم الآخر ان يسقي ماءه زرع غيره اخرجه ابو داود والترمذي وصححه

اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھے یہ کہ اوسکا پانی غیر کی کھیتی کو سیراب کرے اسکو ابو داود نے بیان کیا اور ترمذی نے اور ابن

سلہ امام صاحب اور امام محمد رح کا یہ ہی مذہب ہے جسکا خاوند مرجاوے یا طلاق دیدے تو اوسکو اپنے اوس گھر سے نکلنا۔ اور کسی دوسرے گھر مین جاکر رہنا جایز نہین جس سے طلاق دیگئی یا جہان خاوند مرا ہے اور لونڈی کی عدت آزاد کی عدت کا نصف ہے۔ اور حدیث عمرو بن عاص سے استدلال نہین ہوسکتا۔ اسلیئے کہ یہ اون کی رائے ہے۔ جیسا کہ لا تلبسوا کا لفظ اس پر دلالت کرتا ہے ۱۲ واللہ اعلم ۱۲

عہ یعنے عدت پوری ہو ۱۲۔۱۲

سلہ تین الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مطلقہ ثلث عورت بوجہ کسی خطرہ کے شوہر مطلق کے گھر سے دوسری جگہ عدت گذار سکتی ہے ۱۲

سلہ چار ماہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ام ولد باندی کی عدت بھی بعد موت مالک حرہ جیسی ہے ۱۲

سلہ طلاق الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باندی کی طلاق و عدت دو طلاق و دو حیض ہے

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۲ - ۱۲ -

ابن حبان وحسنه البزار وعن عمر رضي الله عنه في امرأة المفقود

حبان نے اسکو صحیح بتلایا اور بزار نے اسکو حسن کہا۔ اور عمر رضہ سے روایت ہے مفقود سلہ کی عورت کے بارے مین

تربص اربع سنين ثم تعتد اربعة اشهر وعشرا اخرجه مالك والشافعي

کہ انتظار کرے چار سال پہر عدت گذارے چار مہینہ اور دس دن اسکو مالک اور شافعی نے بیان کیا

وعن المغيرة بن شعبة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة المفقود

اور مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مفقود کی عورت سلہ

امرأته حتى ياتيها البيان اخرجه الدارقطني باسناد ضعيف و

اوسیکی عورت ہے یہان تک کہ اوسکی خبر آوے اسکو دارقطنی نے سند ضعیف سے بیان کیا۔ اور

عن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ شب گذارے سلہ کوئی مرد

واله وسلم لا يبيتن رجل عند امرأة الا ان يكون ناكحا او ذا محرم

کسی عورت کے پاس مگر یہ کہ اوس کا خاوند ہو یا محرم اسکو مسلم نے روایت

رواه مسلم وعن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه

کیا۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

وسلم قال لا يخلون رجل بامرأة الا مع ذي محرم اخرجه البخاري

فرمایا نہ تنہا ہو کوئی مرد کسے عورت کیسا تھ مگر محرم کے ساتھ اسکو بخاری نے روایت کیا۔

وعن ابي سعيد ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال في سبايا

اور ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ اوطاس کے قیدیون کے بارے مین

اوطاس لا توطأ حامل حتى تضع ولا غير ذات حمل حتى تحيض حيضة

فرمایا نہ ہم بستری کی جائے کوئی حاملہ یہان تک کہ وضع حمل ہو جائے اور نہ غیر حاملہ یہان تک کہ ایک حیض سلہ اوسکو

اخرجه ابو داود وصححه الحاكم وله شاهد عن ابن عباس في الدارقطني

آجائے اسکو ابو داؤد نے بیان کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور اس کے لئے ابن عباس سے دارقطنی مین ستا ہد ہے۔

وعن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا آپ نے کہ

الولد للفراش وللعاهر الحجر متفق عليه من حديثه ومن حديث عائشة

بچہ بچھونے والے کا ہے (یعنے خاوند کا) اور زانی کے لئے پتھر ہے سلہ (حدیث) متفق علیہ ہے اور حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی

رضي الله عنها في قصة وعن ابن مسعود عند النسائي وعن عثمان عند

ایک قصہ کے اندر (بہی) اس قدر ٹکڑا متفق علیہ ہے اور ابن مسعود سے مروی ہے نسائی کے نزدیک اور عثمان سے

ابي داود باب الرضاع عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله

ابو داؤد کے نزدیک۔ باب دودھ پلینے کے بیان مین۔ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

سلہ مفقود وہ گم شدہ ہے جس کی کوئی زندگی وموت کی خبر نہ ہو۔ بوقت ضرورت مالکی مذہب قاضی سے فتوی لیا جاسکتا ہے ..اگر وہ نہ ہو تو حنفی بھی دے سکتا ہے۔ کذا فی الشامی ۱۲

سلہ امام صاحب اور امام شافعی کا ایک قول یہ ہے۔ کہ نوے سال تک انتظار کرے لیکن متاخرین حنفیہ نے امام مالک کے قول پر فتوے دیا ہے جو اسی حدیث کے مطابق ہے ۱۲

سلہ گذارے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر محرم مرد غیر محرم عورت کے پاس اکیلا شب باشی نہ کرے جب تک عورت کے پاس محرم نہ ہو ۱۲

سلہ اس سے استبرا کا حکم ثابت ہوتا ہے ۱۲ مترجم

سلہ یا یہ مطلب کہ اوس کے لئے بچہ مین کوئی استحقاق نسب کا نہین۔ یا یہ کہ اوس کے لئے سنگسار کیا جاتا ہے ۱۲ مترجم۔

صلى الله عليه وسلم لا تحرم المصة والمصتان أخرجه مسلم وعنها

حرام نہیں کرتی ایک چسکی یا دو چسکیاں اسکو مسلم نے بیان کیا۔ اور انہیں سے روایت ہے

قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظرن من إخوانكن فإنما

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھ لو اپنے بھائیوں کو اس لیے کہ اس کے سوا نہیں کہ دودھ پینا

الرضاعة من المجاعة متفق عليه وعنها قالت جاءت سهلة بنت

سبب بھوک کا ہوتا ہے وہ معتبر ہے جو بھوک کی وجہ سے ہو متفق علیہ ہے۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ آئے سہلا بنت

سهيل فقالت يا رسول الله إن سالما مولى أبي حذيفة معنا في

سہیل پس عرض کیا یا رسول اللہ سالم غلام ابو حذیفہ کا ہمارے ساتھ ہمارے گھر مین ہے اور

بيتنا وقد بلغ ما يبلغ الرجال فقال أرضعيه تحرمي عليه رواه مسلم

پہنچ گیا وہ اوس عمر جسے مرد پہنچتے ہیں تو آپ نے فرمایا اسکو دودھ پلا دے حرام ہو جاویگی تو اوسپر اسکو مسلم نے

وعنها أن أفلح أخا أبي القعيس جاء يستأذن عليها بعد الحجاب قالت

روایت کیا۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ افلح ابو قعیس کے بھائی آکر اجازت طلب کرنے لگے اون سے بعد پردہ (کے حکم کے)

فأبيت أن آذن له فلما جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم أخبرته بالذي

کہا پس انکار کیا مین نے اوسکو اجازت دینے سے پھر جب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے مین نے آپ کو خبر دی

صنعته فأمرني أن آذن له علي وقال إنه عمك متفق عليه وعنها قالت

جو کچھ مین نے کیا پس حکم دیا آپ نے مجھ کو یہ کہ اجازت دون اوسکو اپنے اوپر اور فرمایا کہ وہ تمہارا چچا ہے (حدیث) متفق علیہ کر

كان فيما أنزل من القرآن عشر رضعات معلومات يحرمن ثم نسخن

اور انہیں سے روایت ہے کہا تھا قرآن کریم میں کہ دس بار معین دودھ پینا حرام کرتا ہے پھر پانچ بار معین کیساتھ منسوخ ہو گیا

بخمس معلومات فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي فيما يقرأ من

چنانچہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حال یہ ہے کہ یہ پانچ مرتبہ کا حکم قرآن مین موجود

القرآن رواه مسلم وعن ابن عباس رضي الله عنهما أن النبي صلى الله

تھا اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارادہ کیا

عليه وسلم أريد على ابنة حمزة فقال إنها لا تحل لي إنها ابنة أخي

حمزہ رض کی بیٹی کے لیے تو آپ نے فرمایا کہ وہ میرے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ رضاعت کی میری بھتیجی ہے

من الرضاعة ويحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب متفق عليه وعن

اور رضاعت سے وہ رشتہ دار حرام ہوتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں

أم سلمة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحرم من

ام سلمہ رضی اللہ تعالے سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں حرام کرتا رضاعت سے مگر

الرضاع إلا ما [illegible] الثدي [illegible] رواه الترمذي وصححه

وہ جو [illegible] اور اسلئے صحیح بتلایا

ساہ حرام الخ یہان سے (نظامی) معلوم ہوا کہ ایک دو چوس بچے کے دودھ کے حرمت کو ثابت نہیں کرتے ۱۲ ساہ یعنے وہ رضاعت حرمت پیدا کرتی ہے جو صغر سنی مین ہو۔ کیونکہ دودھ اسی کی غذا ہے اور غذا ہضم ہو کر بھوک لگاتی ہے ۱۲ ساہ اور پھر گھر مین اوس کا رہنا جایز نہ ہوگا اسلیئے آپ سے دریافت کیا۔ مگر آخر حصہ حدیث عند الاحناف بوجہ دوسری احادیث معمول بہا نہیں ۱۲ ساہ چچا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رضاعی چچا بھی قابل تعظیم ہے جس سے پردہ نہیں ۱۲ ساہ یعنے جسکو اس کی منسوخیت معلوم نہ ہوئی وہ اوسکو پڑھتا رہا بعد مین جب سبکو معلوم ہو گیا کہ عدد منسوخ ہو گیا۔ اور مطلق رضاع باقی رہا تو سب نے اوسکو قرارت سے نکال دیا ورنہ یہ وہ آیت قرآن میں کیون نہیں کیا بعد وفات رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بھی آیت منسوخ ہو سکتی ہے۔

هُوَ وَالْحَاكِمُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا رَضَاعَ إِلَّا فِي

اور حاکم نے بھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا نہیں ہے رضاع یعنی اوسکا حرام کرنا سبب

الْحَوْلَيْنِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا وَرَجَّحَا الْمَوْقُوفَ

کی طرح مگر دو سال کے اندر سلہ اسکو دارقطنی نے اور ابن عدی نے مرفوعًا اور موقوفًا روایت کیا اور دونوں نے موقوف ہونیکو

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجیح دی۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رضاعت سلہ

لَا رَضَاعَ إِلَّا مَا أَنْشَرَ الْعَظْمَ وَأَنْبَتَ اللَّحْمَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ

سے نہیں ہے مگر جو بڑھاوے ہڈی کو اور پیدا کرے گوشت کو اسکو ابوداؤد نے روایت کیا۔ اور عقبہ بن حارث

عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ

سے روایت ہے کہ انہوں نے نکاح کیا ام یحیےٰ دختر ابو اہاب سے پس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ مین

فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے پس نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپنے فرمایا کیسے نکاح مین رہ سکتی

كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ہے وہ حالانکہ کہا جاچکا کہ یہ دونون رضاعی بہن بھائی ہین پس عقبہ نے اسکو جدا کردیا اور نکاح کرلیا اسکے سوا اور سے اسکو بخاری نے

وَعَنْ زِيَادٍ السَّهْمِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسْتَرْضَعَ

روایت کیا۔ اور زیاد سہمی سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دودھ پلایا جائے کم عقل

الْحَمْقَى أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ مُرْسَلٌ وَلَيْسَتْ لِزِيَادٍ صُحْبَةٌ بَابُ

عورت سے سلہ اسکو ابوداؤد نے بیان کیا اور یہ حدیث مرسل ہے اور زیاد کو صحبت رسول لہذا حاصل نہین۔ باب نفقات

النَّفَقَاتِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ

کے بیان مین۔ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہا آئی ہند عتبہ کی بیٹی ابوسفیان کی بیوی

امْرَأَةُ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس عرض کیا اے رسول خدا بیشک ابوسفیان

رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ لَا يُعْطِينِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِينِي

ایک بخیل آدمی ہے نہین دیتا مجھے اس قدر کی خرچ نہین دیتا جو مجھے اور میرے بیٹون کو کفایت کرے مگر یہ کہ

وَيَكْفِي بَنِيَّ إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذٰلِكَ مِنْ جُنَاحٍ

مین اوسکے مال مین سے اوسکی خبر کیے بغیر لے لیتی ہون تو مجھ پر اس مین کچھ گناہ ہے تو آپ نے فرمایا لے اوس کے

فَقَالَ خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي بَنِيكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

مال مین سے حسب دستور اوسقدر کہ کافی ہو تجھے اور تیرے بیٹون کو متفق علیہ ہے۔ اور طارق محاربی

طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا عَلَى

سے روایت ہے کہا آئے ہم مدینہ مین پس ناگاہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے منبر پر کھڑے

سلہ دو سال الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دو سال کے اندر اندر بچہ کو دودھ پلانا مثبت رضاع ہے اس سے زائد مین نہین۔ ایسے ہی آئندہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دودھ حرمت ثابت کرتا ہے جو ہڈیون و گوشت کو بڑھائے یعنے جو بچپن مین طعام کھانے سے قبل ہوتا ہے ۱۲

سلہ رضاعت الخ یہ حدیث بھی حدیث اول کی مؤید ہے۔ درباره رضاع بچہ ۱۲

سلہ عورت الخ اس سے معلوم ہوا کہ بے وقوف ناسمجھ عورت کا دودھ بچہ کو نہ پلایا جائے ۱۲-۱۲-

سلہ خرچ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شوہر امساک و بخل کے باعث بیوی بچون کو مقدار کفایت خرچ نہ دے۔ تو بیوی کو بقدر کفایت بلا اجازت شوہر دے اس کے مال سے لینا جائز ہے ۱۲-۱۲-۱۲-

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

المنبر يخطب الناس و يقول يد المعطي العليا و ابدأ بمن تعول امك و

خطبہ سناتے تھے لوگون کو اور فرماتے تھے ہاتھ دینے والے کا اوپر ہے اور ابتدا کر اون سے جنکو تو خرچ دیتا ہے اپنی مان سے

اباك و اختك و اخاك ثم ادناك رواه النسائي و صححه ابن حبان

اور باپ اور بہن اور بھائی پھر وہ جو تجھ سے نزدیک ہو (رشتہ مین) اسکو نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان اور دارقطنی

والدارقطني و عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى

نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ تعالے

الله عليه وسلم للمملوك طعامه و كسوته و لا يكلف من العمل الا ما يطيق

علیہ وسلم نے غلام کے لیئے اوس کا کھانا کپڑا ہے اور نہ تکلیف ۵۲ دیجائے اوسکو کسی کام کی مگر طاقت کے موافق اسکو

رواه مسلم و عن حكيم بن معاوية القشيري عن ابيه قال قلت

مسلم نے روایت کیا۔ اور حکیم بن معاویہ قشیری کہ وہ روایت کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا عرض کیا مین نے اے

يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حق زوجة احدنا عليه قال ان تطعمها

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا حق ہے ہم مین سے کسی کی بیوی کا اوسپر فرمایا یہ کہ کھلاوے تو اوسکو جب خود کھاوے تو

اذا طعمت و تكسوها اذا اكتسيت الحديث و تقدم في عشرة النساء و عن

اور پہنا دے تو اوسکو جب خود پہنے اور حدیث گذر چکی ہے عورتون کی معاشرت کے باب مین۔ اور جابر رضی

جابر رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث

سے روایت ہے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین حج کی طویل حدیث مین فرمایا عورتون

الحج بطوله قال في ذكر النساء و لهن عليكم رزقهن و كسوتهن بالمعروف

کے بیان مین اور اون کے لیئے تم پر اون کا رزق اور اون کا کپڑا حسب دستور ہے اسکو مسلم نے بیان کیا۔

اخرجه مسلم و عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

الله صلى الله عليه وسلم كفى بالمرء اثما ان يضيع من يقوت رواه

وسلم نے کافی ہے آدمی کو از روئے گناہ یہ کہ ضائع کرے عیال کو لفظا کو اسکو نسائی نے روایت کیا۔ اور وہ

النسائي و هو عند مسلم بلفظ ان يحبس عمن يملك قوته و عن

مسلم کے نزدیک یون ہے کہ یہ کہ بند کرے اوسکے دنیا جس کی غذا ۵۳ کا یہ مالک ہو۔ اور جابر رضی

جابر يرفعه في الحامل المتوفى عنها زوجها قال لا نفقة لها اخرجه

روایت ہے مرفوع کرتے تھے اسکو اوس حاملہ کے بارے مین جسکا خاوند مرگیا ہو فرمایا خرچ نہین ہے اوس کے لیئے

البيهقي و رجاله ثقات لكن قال المحفوظ وقفه و ثبت نفي النفقة

اسکو بیہقی نے بیان کیا اور اس کے راوی قابل اعتماد ہین لیکن کہا کہ محفوظ اوسکا موقوف ہونا ہے اور نفقہ (خرچ) کی

في حديث فاطمة بنت قيس كما تقدم رواه مسلم و عن ابي هريرة رضي

(حدیث) فاطمہ بنت قیس مین ثابت ہو چکی جیسا کہ گذرا اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ

---

۵۱ مان الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ و خیرات اعمال صالحہ مین سے ہے۔ لیکن سب سے اول اپنے محتاج مان باپ بہین بھائی کو دیا جائے کہ یہ زیادہ مستحق ہین قرابت کے باعث پھر باقی اقربا کو حسب مراتب ۱۲

۵۲ تکلیف الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلام باندی کو کھانا لباس دیا جائے اور اسی کام کی انہین تکلیف دیجائے۔ اور وہی کام ان سے لیا جائے۔ جسکے وہ متحمل ہون۔ اور طاقت سے زاید کام نہ لیا جائے ۱۲

۵۳ غذا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کے نان و نفقہ کا مالک و کفیل ہو۔ اور پھر وہ بند کردے تو وہ بڑا گنہگار ہوگا ۱۲

۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

اللہم اغفر لکاتبہ و لمن سعی فیہ و لوالدیہم اجمعین۔ آمین ثم آمین

۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اليد العليا

سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونچی ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے

خير من اليد السفلى ويبدأ أحدكم بمن يعول يقول المرأة أطعمني

اور ابتدا کرے کوئی تم مین کا اوس سے جسکو خرچ دیتا ہے کہ کہہ سکتی ہے عورت ۵۱ کھلا مجھکو یا طلاق دے

أو طلقني رواه الدارقطني وإسناده حسن وعن سعيد بن المسيب في

مجھکو اسکو دارقطنی نے روایت کیا اور اسکا اسناد اچھا ہے - اور سعید بن مسیب سے

الرجل لا يجد ما ينفق على أهله قال يفرق بينهما أخرجه سعيد بن

اس شخص کے بارے مین روایت ہے جو نہ پاوے اوس چیز کو کہ خرچ کرے اپنے گھر والون پر فرمایا اون کے درمیان تفریق ۵۲

منصور عن سفيان عن أبي الزناد عنه قال قلت لسعيد سنة فقال

کر دی جاوے تخریج کی اسکو سعید بن منصور نے سفیان سے انہون نے روایت کی ابو الزناد سے انہون نے ابو سعید سے

سنة وهذا مرسل قوي وعن عمر رضي الله عنه أنه كتب إلى أمراء

کہا مین نے کہا سعید کو سنت ہے تو جواب دیا سنت ہے اور یہ مرسل قوی ہے - اور عمر سے روایت ہے کہ انہون نے لکھا فوج کے

الأجناد في رجال غابوا عن نسائهم أن يأخذوهم بأن ينفقوا أو

افسرون کو اون لوگون کے بارے مین جو اپنی عورتون سے غائب ہین کہ اون کو ماخوذ کرین کہ یا تو خرچ دین یا طلاق

يطلقوا فإن طلقوا بعثوا بنفقة ما حبسوا أخرجه الشافعي والبيهقي

دین اور اگر طلاق دین ۵۳ تو جتنے ایام کا خرچ بند رکھا وہ ادا کرین اسکو شافعی اور بیہقی نے اچھے اسناد سے

بإسناد حسن وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء رجل إلى

روایت کیا - اور ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلے اللہ

النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله عندي دينار قال أنفقه على

علیہ وسلم کے پاس پس عرض کی اے رسول خدا میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا خرچ کر تو اسکو

نفسك قال عندي آخر قال أنفقه على ولدك قال عندي آخر قال

اپنے اوپر اوس نے کہا میرے پاس اور ہے آپ نے فرمایا خرچ کر اسکو اپنے بچے پر کہا میرے پاس اور ہے فرمایا

أنفقه على أهلك قال عندي آخر قال أنفقه على خادمك قال عندي

خرچ کر اسکو اپنے گھر والون پر اوس نے کہا میرے پاس اور ہے آپ نے فرمایا خرچ کر اسکو اپنے غلام پر کہا میرے

آخر قال أنت أعلم أخرجه الشافعي وأبو داود واللفظ له وأخرجه

پاس اور ہے فرمایا اب تو جانے (کس پر خرچ کیا جاوے) اسکو شافعی اور ابو داؤد نے بیان کیا اور الفاظ ابو داؤد کی

النسائي والحاكم بتقديم الزوجة على الولد وعن بهز بن حكيم عن أبيه

ہین اور نسائی اور حاکم نے بیوی کو بچے پر مقدم کر کے ساتھ اسکو بیان کیا - اور بہز بن حکیم سے روایت ہے

عن جده قال قلت يا رسول الله من أبر قال أمك قلت ثم من قال أمك

وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ دادا سے کہا عرض کیا مین نے اے رسول خدا کس پر احسان کرون آپ نے

۵۱ عورت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے اسپر خرچ کیا جائے جسکا خرچ مرد پر لازم ہو بعدہ صدقات نفلیہ دیئے جائین ۱۲

۵۲ تفریق الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب شوہر سے زوجہ کا نفقہ نہ پورا ہو سکے تو ان کے درمیان تفریق کر دی جائے ۱۲

۵۳ طلاق دین الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنی بیویون کو خرچ نہ روانہ کرین انہین اطلاع دی جائے کہ یا خرچ روانہ کرین یا طلاق دین - اگر طلاق دیدین تو پھر سابق ایام کا خرچ بھی انہین ادا کرین - جو ان کے سر پر بقضاء قاضی لیکر خرچ کرتی رہی ہین ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

قلت ثم من قال أمك قلت ثم من قال أباك ثم الأقرب فالأقرب أخرجه

فرمایا اپنی ماں پر۔ پھر کہا پھر کس پر فرمایا اپنی ماں پر میں نے کہا پھر کس پر فرمایا آپ نے باپ پر پھر بالترتیب جو نزدیک

أبو داود والترمذي وحسنه باب الحضانة عن عبد الله بن عمرو

زیادہ ہو اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے بیان کیا اور حسن کہا۔ باب پرورش کے بیان میں۔ عبد اللہ بن عمر رضی

رضي الله عنهما أن امرأة قالت يا رسول الله إن ابني هذا كان

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا اے رسول خدا میرا یہ بیٹا میرا پیٹ اس کے لیے برتن اور

بطني له وعاء وثديي له سقاء وحجري له حواء وإن أباه طلقني

میرے دونوں پستان اسکیلیے مشکیزہ ہیں اور میری گود اس کے لیے مشتمل ہے اور اوس کے باپ نے مجھے طلاق

وأراد أن ينتزعه مني فقال لها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

دیدی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس لڑکے کو مجھ سے لے لے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تو اس کی

أنت أحق به ما لم تنكحي رواه أحمد وأبو داود وصححه الحاكم و

سزاوار ہے جب تک نکاح نہ کرے اسکو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور اسکو حاکم نے صحیح بتلایا۔ اور

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن امرأة قالت يا رسول الله إن

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ کسی عورت نے کہا اے رسول خدا میرا خاوند چاہتا ہے کہ لے جاے

زوجي يريد أن يذهب بابني وقد نفعني وسقاني من بئر أبي

میرے بیٹے کو اور یہ مجھکو نفع دیتا ہے اور پانی بھر لاتا ہے عنبہ کے کنوئیں سے

عنبة فجاء زوجها فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا غلام هذا أبوك

پھر اوس کا خاوند آیا پس نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے یہ تیرا باپ ہے

وهذه أمك فخذ بيد أيهما شئت فأخذ بيد أمه فانطلقت

اور یہ تیری ماں بس پکڑ ہاتھ ان میں سے جس کا چاہے پس اوس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اوسے لیکر چلی

به رواه أحمد والأربعة وصححه الترمذي وعن رافع بن سنان أنه

گئی اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور رافع بن سنان سے روایت ہے کہ

أسلم وأبت امرأته أن تسلم فأقعد النبي صلى الله عليه وسلم الأم

کہ وہ مسلمان ہو گیا اور اوس کی بیوی نے مسلمان ہونے سے انکار کر دیا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ماں کو ایک طرف

ناحية والأب ناحية وأقعد الصبي بينهما فمال إلى أمه فقال

بٹھایا اور باپ کو ایک طرف اور بچہ کو دونوں کے بیچ میں پس جھکا وہ بچہ اپنی ماں کی طرف تو آپنے فرمایا اے خدا

اللهم اهده فمال إلى أبيه فأخذه أخرجه أبو داود والنسائي وصححه

اسکو ہدایت نصیب کر پس جھکا وہ اپنے باپ ۵۳ کی طرف چنانچہ وہ پکڑ لے گیا اسکو ابوداود اور نسائی نے بیان کیا

الحاكم وعن البراء بن عازب رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم

اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

---

۵۱ ملن امک الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم حسب حالات سائل جواب ارشاد فرماتے کہ وہ حق والدہ کو باپ سے کمتر جانتا ہوگا۔ نیز عموماً لوگوں کا بھی خیال یہی ہے اس بنا پر آپ نے اسکے سوال کے جواب میں کہا کہ زیادہ نیکوئی و بھلائی کی مستحق والدہ ہے اپنی کمزوری و کم طاقتی کے باعث پھر اسنے سوال کیا اس کے بعد کون۔ آپنے پھر جواب دیا کہ والدہ۔ پھر تیسری بار کے جواب میں آپنے والد کہا۔ اور چوتھی بار کے جواب میں باقی اقارب علی حسب مراتب ۱۲

۵۲ حق پرورش ماں کا ہے اور دوسری حدیث میں جو بچہ کو اختیار دیا گیا مذہب اسکے مطابق نہیں۔ ہے یہ خصوصیت تھی کسی وجہ سے اور ماں باپ دونوں میں سے جو مسلمان ہو جائے۔ بچہ اوسی کے تابع ہوتا ہے ۱۲ کذا فی الکتب الفقہیہ ۱۲

۵۳ باب الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچہ خیر الابوین کے تابع ہوتا ہے یعنی جو ان میں سے دین میں افضل ہو جیسے والدہ کافرہ اور پدر مسلمان

قَضٰی فِیْ اِبْنَةِ حَمْزَةَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ

فیصلہ کیا حمزہ رض کی بیٹی کے بارے مین اوس کی خالہ ۵۱ کے لئے اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اسکو بخاری نے بیان کیا

وَاَخْرَجَهُ اَحْمَدُ مِنْ حَدِیْثِ عَلِیٍّ فَقَالَ وَالْجَارِيَةُ عِنْدَ خَالَتِهَا وَاِنَّ الْخَالَةَ

اور احمد نے حدیث علی سے پس فرمایا کہ لڑکی اپنی خالہ کے پاس رہے کیونکہ خالہ والدہ ہوتی ہے

وَالِدَةٌ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

(یعنی مثل اوسکی)۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَاِنْ لَّمْ یُجْلِسْهُ مَعَهُ

جب تم مین سے کسی کے پاس اوسکا خادم ۵۲ کھانا لاوے تو اگر اسکو اپنے ساتھ نہ بیٹھاوے تو چاہیے کہ

فَلْیُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَعَنِ ابْنِ

ایک لقمہ یا دو لقمے دیدے (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے۔ اور ابن عمر رضی اللہ

عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ

عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے فرمایا عذاب دی گئی ایک عورت

فِیْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ فَدَخَلَتِ النَّارَ فِیْهَا لَا هِیَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا

بلی کے بارے مین کہ قید کر دیا تھا اوسکو یہان تک کہ مر گئی پس داخل ہوئی دوزخ مین نہ اوس نے کھلایا اوسکو نہ پلایا

اِذْ هِیَ حَبَسَتْهَا وَلَا هِیَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

جب اوسکو قید ۵۳ کر دیا اور نہ اوسکو چھوڑا کہ کھاتی پھرتی زمین کے جانور (حدیث) متفق علیہ ہے۔

كِتَابُ الْجِنَایَاتِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ

کتاب جنایتون کے بیان مین۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَشْهَدُ

رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حلال نہین ہے خون کسی مرد مسلم کا جو گواہی دیتا ہو

اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ الثَّیِّبُ الزَّانِیْ

یہ کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور بیشک مین رسول خدا کا ہون مگر ہو ایک بات کہ تین باتون ۵۴ مین

وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِیْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَ

سے ایک بیاہا زنا کا کرنے والا دوسرے جان کا بدلہ جان تیسرے اپنے دین کو چھوڑنے والا جماعت سے الگ ہو کر (حدیث) متفق علیہ ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ روایت کرتی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے فرمایا

قَالَ لَا یَحِلُّ قَتْلُ مُسْلِمٍ اِلَّا فِیْ اِحْدٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ زَانٍ مُحْصَنٍ

حلال نہین ہے قتل کرنا کسی مسلمان کا مگر تین وصفون مین سے ایک زناکار محصن ۵۵ پس سنگسار

فَیُرْجَمُ وَرَجُلٌ یَقْتُلُ مُسْلِمًا مُتَعَمِّدًا فَیُقْتَلُ وَرَجُلٌ یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ

کیا جاوے اور ایک وہ مرد جو قتل کرے کسی مسلمان کو قصداً پس وہ قتل کیا جاوے تیسرا وہ جو اسلام سے خارج ہو جاوے

---

۵۱ خالہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچہ کی ماں مرجانے کے بعد خالہ کو حق پرورش بچہ پہنچتا ہے۔ کہ وہ والدہ کی طرح اسکو فطری محبت کے باعث پالتی ہے ۱۲۔

۵۲ خادم الخ اس سے معلوم ہوا کہ اپنے خدام کا بھی ضرور کھانے پینے مین خیال رکھا جائے ۱۲

۵۳ قید الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر جاندار چیز کے تکلیف دینے مین سخت عذاب ہے حتی کہ بلی کو اگر طلے وغیرہ باندھکر نہ اسے کھانا پینا دیا جائے اور نہ ہی اسے کھلا چھوڑا جائے جس سے وہ کھانا پینا تلاش کرے وغیرہ وغیرہ ۱۲

۵۴ باتون الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کا خون حلال و جائز نہین۔ مگر تین وجہ سے ایک یہ کہ محصن آدمی زنا کرے جس پر اسے سنگسار کیا جائیگا دوسرا قصاص مین قتل کیا جا سکتا ہے۔ تیسرا مرتد ہو جانے مین ۱۲

۵۵ محصن وہ ہے جسنے نکاح صحیح کے ساتھ زوجہ سے ہم بستری کر لی ہو آیا کرائی ہو ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

فحارب الله ورسوله فيقتل او يصلب او ينفى من الارض رواه

پس لڑائی کرے اللہ اور اوس کے رسول سے تو وہ قتل کیا جائے یا سولی چڑھایا جائے یا ملک سے نکال دیا جائے اسکو ابو

ابو داود والنسائي وصححه الحاكم وعن عبد الله بن مسعود رضي الله

داؤد اور نسائی نے روایت کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اول ما يقضى بين الناس

ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے وہ شئے کہ فیصلہ کیا جاوے گا قیامت کے دن

يوم القيامة في الدماء متفق عليه وعن سمرة رض قال قال رسول الله

(اوسکا) لوگوں بیچ خون ۵۱ کے مقدمات ہیں متفق علیہ ہے۔ اور سمرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول

صلى الله عليه وسلم من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه

خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو قتل کرے اپنے غلام کو ہم اوسکو قتل کریں گے اور جو بوچا کرے اپنے غلام کو

رواه احمد والاربعة وحسنه الترمذي وهو من رواية الحسن

ہم اوسے بوچا کرینگے اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو احسن بتلایا اور وہ حسن بصری کی روایت

البصري عن سمرة وقد اختلف في سماعه منه وفي رواية ابي

سے ہے وہ روایت کرتے ہیں سمرہ سے اور اس میں اختلاف ہوا ہے کہ حسن بصری نے سمرہ سے سنا ہے یا نہیں

داود والنسائي ومن خصى عبده خصيناه وصحح الحاكم هذه الزيادة

اور ابو داؤد اور نسائی کی روایت میں یوں ہے کہ جو اختہ ۵۲ کرے اپنے غلام کو اختہ کرینگے ہم اوسکو اور حاکم نے اس زیادتی

وعن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى

کو صحیح بتلایا۔ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

الله عليه وسلم يقول لا يقاد الوالد بالولد رواه احمد والترمذي وابن ماجه

تھے نہ قصاص ۵۳ لیا جائے والد سے ولد کے بدلہ میں اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا

وصححه ابن الجارود والبيهقي وقال الترمذي انه مضطرب وعن ابي

اور ابن جارود اور بیہقی نے اسکو صحیح بتلایا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث مضطرب ہے۔ اور ابو جحیفہ سے

جحيفة قال قلت لعلي هل عندكم شيء من الوحي غير القرآن

روایت ہے کہا عرض کیا میں نے علی سے کیا تمہارے پاس کوئی مضمون ہے وحی کا سوا قرآن شریف کے فرمایا انہوں نے

قال لا والذي فلق الحبة وبرأ النسمة الا فهم يعطيه الله تعالى رجلا

قسم اوس ذات کی جس نے چیرا دانہ کو اور پیدا کیا جان کو مگر سمجھ کہ دے وہ آدمی کو قرآن مجید میں اور وہ جو اس

في القرآن وما هذه الصحيفة قلت وما في هذه الصحيفة قال العقل

چھوٹی کتاب میں ہے میں نے عرض کیا ہے اس چھوٹی کتاب میں فرمایا دیت اور قیدی کو چھوڑنا اور یہ کہ نہ قتل

وفكاك الاسير وان لا يقتل مسلم بكافر رواه البخاري واخرجه احمد وابو

کیا جاوے مسلمان کافر کے بدلے ۵۴ اسکو بخاری نے روایت کیا اور احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے بھی بیان کیا اسکو

۵۱ خون الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب سے اول بروز قیامت خون و قتل کے مقدمات بارگاہ عالی میں پیش ہوں گے۔ اور بعض احادیث میں نماز کے متعلق اول پیشگی ہے جس پر بیت نام حق بھی شاہد ہے ماحصل حدیث سہ روز محشر کہ جان گداز بود۔ اولین پرسش نماز بود۔ تو ان میں باہمی تطبیق اسطرح دی جاتی ہے کہ حق اللہ میں سے اول سوال و جواب نماز کے متعلق ہوگا۔ اور حق العباد میں سے قتل و خون ناحق کا ۱۲-۱۲

۵۲ اختہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مالک اپنے غلام کو قتل کرے یا ناک کاٹ ڈالے یا اختہ کرے تو اس سے بھی قصاص لیا جائیگا ۱۲

۵۳ قصاص الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر باپ بیٹے کو قتل کرے تو باپ سے بوجہ حرمت والدیت قصاص نہ لیا جائے گا مگر بوجہ دوسری احادیث کے کہ قاتل وراثت مقتول سے محروم ہے (وراثت ملکیت) سے محروم رہیگا ۱۲

۵۴ کافر حربی کے بدلہ کیونکہ مستامن اور ذمی کا یہ حکم نہیں ہے ۱۲ مترجم غفرلہ تعالے ۱۲-۱۲-۱۲

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

داود والنسائي من وجه آخر عن عليّ وقال فيه المؤمنون تتكافأ

اور نسائی نے بھی روایت کیا ہے دوسری سند سے علی سے اور اس میں یہ ہے کہ مومنوں کے خون کا بدلہ برابر ہے اور ادنیٰ کی ذمہ داری

دماؤهم ويسعى بذمتهم أدناهم وهم يد على من سواهم ولا يقتل مؤمن

کے ساتھ ادنیٰ مسلمان بھی کسی شخص کو امان دے سکتا ہے اور وہ سب کے سب مانند ایک ہاتھ کے ہیں اوروں کے مقابلہ پر جو ان کے سوا

بكافر ولا ذو عهد في عهده وصححه الحاكم وعن أنس بن مالك أن جارية

ہیں اور نہ قتل کیا جائے کوئی مومن کافر کے بدلہ اور نہ عہد والا اپنے عہد میں اور اسکو حاکم نے صحیح بتلایا اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک لڑکی کا سر دو پتھروں میں کچلا ہوا پایا گیا پس لڑکی سے لوگوں نے

وجد رأسها قد رض بين حجرين فسألوها من صنع بك هذا فلان

پوچھا کہ یہ کس نے کیا فلاں نے یا فلاں نے یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا تو اس نے سر سے اشارہ کیا پس یہودی پکڑا گیا اور اس نے اقرار کیا

فلان حتى ذكروا يهوديا فأومت برأسها فأخذ اليهودي فأقر

پس حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اس کا سر دو پتھروں میں کچلا جائے

فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يرض رأسه بين حجرين متفق عليه

اپنے سر سے اشارہ کر دیا پس یہودی پکڑا گیا اور اس نے اقرار کیا پس حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کچلا جائے

واللفظ لمسلم وعن عمران بن حصين أن غلاما لأناس فقراء

سر اوس کا بیچ دو پتھروں کے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔ اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ فقیر لوگوں

قطع أذن غلام لأناس أغنياء فأتوا النبي صلى الله عليه وسلم فلم

کے ایک لڑکے نے مالداروں کے ایک لڑکے کا کان کاٹ دیا پس آئے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو آپ نے ان کے لئے

يجعل لهم شيئا رواه أحمد والثلاثة بإسناد صحيح وعن عمرو بن

کچھ حکم نہ فرمایا ۵۳ اسکو احمد اور تینوں نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا۔ اور عمرو بن شعیب سے

شعيب عن أبيه عن جده أن رجلا طعن رجلا بقرن في ركبته

روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو سینگ سے اوس کے

فجاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال أقدني فقال حتى تبرأ ثم جاء

گھٹنے میں مارا پس وہ آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا بدلہ دلوائیے مجھ کو آپ نے فرمایا اچھا ہونے دے پھر آیا

إليه فقال أقدني فأقاده ثم جاء إليه فقال يا رسول الله عرجت

وہ آپ کے پاس اور کہنے لگا بدلہ دلوائیے مجھ کو اس سے پس بدلہ دلا دیا آپ نے اوسکو پھر آیا آپ کے پاس اور عرض کیا کہ میں لنگڑا

فقال قد نهيتك فعصيتني فأبعدك الله وبطل عرجك ثم نهى

ہو گیا تو آپ نے فرمایا میں نے تجھے منع کیا تھا تو نے میرا کہنا نہ مانا پس دور کرے تجھ کو اللہ اور باطل ہو گیا تیرا لنگڑا پن اور

رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يقتص من جرح حتى يبرأ صاحبه

پھر منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بدلہ لیا جاوے کسی زخم سے جب تک کہ اچھا نہ ہو جائے صاحب اوس زخم کا

رواه أحمد والدارقطني وأعل بالإرسال وعن أبي هريرة رضي الله

اسکو احمد اور دارقطنی نے روایت کیا اور مرسل ہونے کی علت بیان کی گئی۔ اور ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

---

۵۱ یعنے اگر ادنیٰ مسلمان کسی کے خون کا ذمہ دار ہو جائے اور امن دیدے تو وہ صورت خلاف مصلحت نہ ہونے کے سب پر اوس کا امن رکھنا لازم ہو جائے گا ۱۲ مترجم

۵۲ یہ سیاستہ تھا ورنہ حکم شرعی یہ ہے کہ بھاری پتھر سے مارنا قصاص کو مستلزم نہیں۔ بلکہ اس صورت میں دیت ہے یہی طرح قول ہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا۔ اور امام صاحب اپنی دلیل میں حدیث شریف پیش کرتے ہیں۔ جو التعلیق المحمود میں مفصلاً مذکور ہے ۱۲

۵۳ اسلیئے کہ فقیروں کو دیت کا مال نصیب ہے اور اس صورت میں قصاص ہے نہیں ۱۲ واللہ اعلم۔

۵۴ یعنے یہ کہا تھا کہ ابھی ٹھیر جا جب تک تجھے آرام نہ ہو جائے تو بدلہ اور بدلہ لینے میں جلدی کی لیس تو لے چکا اب تیرے لیئے کچھ نہیں ۱۲

۵۵ یعنے ایسے مقام پر کہ نہ معلوم ہو یہ بات کہ کس نے قتل کیا ہے ۱۲

مترجم عفرلہ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

عَنْ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدٰهُمَا الْأُخْرٰى

روایت ہے کہا ڈالی ملنا کی دو عورتون نے قبیلہ ہذیل کی پس ایک نے دوسری کے پتھر پھینک مارا اور وہ جان

بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے مرگئی اور جو بچہ اوس کے پیٹ مین تھا وہ بھی مرگیا پھر جھگڑا لے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو حضور

فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ

نے فیصلہ کیا کہ دیت اوس کے پیٹ کے بچہ کی پیشانی سے غلام یا لونڈی اور حکم دیا عورت کی دیت کا اوس کے کنبہ

وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ

پر اور وارث بنایا اوس عورت کا اوس کے بچون کو اور اون لوگون جو اون کے ساتھ تھے پس حمل بن

بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا

نابغہ ہذلی نے کہا اے رسول خدا کیسے تاوان دین ہم اوس کا جسنے نہ پیا اور نہ کھایا اور نہ بولا اور نہ

نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چیخا تو اس کی مثل باطل کیا جائے گا خون اوس کا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے

إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سوا نہین کہ یہ کاہنون کا بھائی ہے بوجہ اوس قافیہ بندی ۵۳ کے جو اوس نے کی (حدیث) متفق علیہ ہے۔

وَأَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ رضی سَأَلَ

اسکو ابوداود اور نسائی نے حدیث ابن عباس سے تخریج کیا کہ حضرت عمر رضی نے دریافت کیا

مَنْ شَهِدَ قَضَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ قَالَ فَقَامَ

کون حاضر تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیٹ کے بچہ مین حکم فرمانے کے وقت کہا پس کھڑا ہوا حمل

حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ فَضَرَبَتْ إِحْدٰهُمَا الْأُخْرٰى

بن نابغہ اور کہنے لگا تھا مین درمیان دو عورتون کے کہ مارا ایک نے دوسری کو پھر ذکر کیا اس حدیث کو مختصر طور پر

فَذَكَرَهُ مُخْتَصَرًا وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْهُ أَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهِمُ

انس کی پھوپھی نے توڑ دیا ایک لڑکی کے دانت تو لوگون سے ... معافی ...

الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضُوا الْأَرْشَ فَأَبَوْا فَأَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انکار کر دیا پھر تاوان پیش ... بھی انکار کر ... پھر آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ ... پاس

بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ

اونھون نے کہ قصاص کا ... حکم ... یا رسول ... صلے اللہ علیہ وسلم ...

[illegible]

الَّذِي بَعَثَكَ [illegible]

نصرنے ... کہ ... آپ ربیع کے ...

ــــــــــــ

۵۱ لڑائی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کے پیٹ سے بچہ بھی بوقت لڑنے کے مرجائے اور عورت بھی تو بچہ کے بدلے مین غلام یا باندی دینی ہوگی اور عورت کی دیت لازم آئے گی ۱۲

۵۲ قافیہ الخ اس حصہ سے معلوم ہوا کہ فضول قافیہ بندی خلاف شرع مذموم ہے جسے آپنے کاہن سے تعبیر کیا۔ جو عاصی ہوتے ہین۔ اسی حدیث کا اقتضا آئندہ حدیث مین مندرج ہے ۱۲

۵۳ توڑے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دانت توٹنے پر بھی قصاص ہے اگر دیت لے جب بھی جائز ہے۔ کیونکہ اپنا حق بعوض مال چھوڑ سکتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے ایسے نیک بندے بھی ... [illegible]

يا انس كتاب الله القصاص فرضي القوم فعفوا فقال رسول الله

فرمایا اے انس اللہ تعالے کا فریضہ قصاص ہے چنانچہ قوم راضی ہوگئی اور انہوں نے معاف کر دیا پس رسول خدا

صلى الله عليه وآله وسلم ان من عباد الله من لو اقسم على الله لابره

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بعض بندے اللہ کے وہ ہیں کہ اگر اللہ تعالے پر قسم کھالیں تو اللہ تعالی اون کی

متفق عليه واللفظ للبخاري وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال

قسم پورا کرے (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل في عميا او في رمي بحجر او سوط او

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو قتل کیا جائے غول میں ۵۱ یا پتھر پھینکنے میں یا کوڑے سے یا لاٹھی سے تو اسپر

عصى فعليه عقل الخطاء ومن قتل عمدا فهو قود ومن حال دونه

خطا کی دیت لازم ہے اور جو شخص قصداً قتل کیا گیا ہو تو اوس میں قصاص ہے اور جو قصاص کے مابین حائل و مانع ہو جائے تو

فعليه لعنة الله اخرجه ابوداود والنسائي وابن ماجة باسناد قوي

اوسپر خدا تعالے کی لعنت ہے اسکو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اسناد قوی سے روایت کیا۔ اور ابن عمر

وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو

قال اذا امسك الرجل الرجل وقتله الآخر يقتل الذي قتل ويحبس

شخص روک لے کسی کو اور دوسرا اوسے قتل کردے تو قتل کیا جائے قتل کرنے والا اور قید کیا جائے

الذي امسك رواه الدارقطني موصولا ومرسلا وصححه ابن القطان و

وہ جس نے اوسکو روکا اسکو دارقطنی نے موصولا اور مرسلا روایت کیا اور ابن قطان نے اسکو صحیح بتلایا اور

رجاله ثقات الا ان البيهقي رجح المرسل وعن عبد الرحمن ابن

اسکے راوی قابل اعتماد ہیں مگر یہ کہ بیہقی نے مرسل کو ترجیح دی۔ اور عبد الرحمن بن بیلمانی سے روایت

البيلماني ان النبي صلى الله عليه وسلم قتل مسلما بمعاهد وقال انا

ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتل کیا ایک مسلمان کو معاہد (کافر ذمی) ۵۲ کے بدلہ اور فرمایا میں زیادہ نزدیک

اولى من وفى بذمته اخرجه عبد الرزاق هكذا مرسلا ووصله الدار

ہوں اوس شخص سے جو اپنے ذمہ و عہد کو پورا کرے اسکو عبد الرزاق نے مرسلاً بیان کیا اور دارقطنی نے اسکو موصولا

قطني بذكر ابن عمر فيه واسناد الموصول واه وعن ابن عمر رضي الله عنهما

بیان کیا ابن عمر کو اس میں ذکر کرکے اور اسناد موصول کا واہی ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا

قال قتل غلام غيلة فقال عمر لو اشترك فيه اهل صنعاء لقتلتهم به

قتل کیا گیا ایک لڑکا ۵۳ چپکے سے تو عمر فرمانے لگے کہ اگر اوس میں اہل صنعاء شریک ہوتے تو اون سب کو اوس کے

... رسول الله صلى الله عليه وسلم

... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری اس

---

۵۱ پتھر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص بھیڑ بھاڑ میں قتل ہو جائے جسکا قاتل نہ معلوم ہو سکے۔ یا کوڑے پتھر یا لاٹھی سے قتل کیا جائے تو اس میں دیت ہے اور قتل عمد بہ اشیاء تیز میں قصاص ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص قصاص لینے دینے میں مانع واقع ہو وہ ملعون الٰہی ہے ۱۲

۵۲ معاہد الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاہد کافر کے بدلے آپنے اس کے قاتل مسلمان کو قتل کردیا کہ میں وعدہ پورے کرنے میں سب سے بڑھکر ہوں ۱۲

۵۳ لڑکا الخ یہاں سے معلوم ہوا کہ بچہ کے قتل میں بھی بڑوں کا قصاص لیا جاسکتا ہے خواہ قتل میں بڑے بڑے نامی قبیلہ ہی شامل کیوں نہ ہوں کہ یہ حق العبد ہے۔

فمن قتل له قتيل بعد مقالتي هذه فأهله بين خيرتين إما أن

گفتگو کرنے کے بعد جس کسی کا کوئی مقتول مارا جائے تو اوس مقتول کے وارث ۵۱ دو باتوں میں خود مختار ہیں یا دیت لیں

يأخذوا العقل أو يقتلوا أخرجه أبو داود والنسائي وأصله في الصحيحين

یا قتل کریں اسکو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور اوس کی اصل صحیحین میں ہے حدیث ابوہریرہ سے معنے کے لحاظ

من حديث أبي هريرة بمعناه باب الديات عن أبي بكر بن محمد بن

سے - باب دیتوں کے بیان میں - ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے وہ روایت کرتے

عمرو بن حزم عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم كتب إلى

ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو لکھا پس ذکر کی حدیث اور

أهل اليمن فذكر الحديث وفيه أن من اعتبط مؤمنا قتلا عن بينة فإنه

اوس میں یہ ہے کہ جو شخص ہلاک کرے کسی مومن ۵۲ کو قتل کرنے سے مع گواہوں کے تو اوس کا

قود إلا أن يرضى أولياء المقتول وأن في النفس الدية مائة من الإبل

قصاص لازم ہے مگر یہ کہ مقتول کے ولی راضی ہوجائیں اور بیشک جان کے اندر دیت کے سو اونٹ لازم ہیں اور ناک

وفي الأنف إذا أوعب جدعه الدية وفي العينين الدية وفي اللسان

میں جبکہ کامل کیا جائے کاٹنا اوس کا دیت ہے اور دونوں آنکھوں میں دیت ہے اور زبان میں دیت

الدية وفي الشفتين الدية وفي الذكر الدية وفي البيضتين الدية وفي

ہے اور دونوں ہونٹوں میں دیت ہے اور مرد کے پیشاب گاہ میں دیت ہے اور دونوں خصیوں میں دیت ہے اور پشت

الصلب الدية وفي الرجل الواحدة نصف الدية وفي المأمومة ثلث

میں دیت ہے اور ایک پاؤں میں نصف دیت ہے اور اوس زخم میں جو دماغ تک پہونچ جائے تہائی دیت ہے

الدية وفي الجائفة ثلث الدية وفي المنقلة خمس عشرة من الإبل وفي كل

اور جو زخم پیٹ تک جائے اوس میں بھی تہائی دیت ہے اور اوس زخم میں جس کی وجہ سے ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ گئی

إصبع من أصابع اليد والرجل عشر من الإبل وفي السن خمس من الإبل

پندرہ اونٹ ہیں اور ہر انگلی میں ہاتھ کی انگلیوں سے اور پاؤں کی دس اونٹ ہیں اور دانت میں پانچ اونٹ اور ہر

وفي الموضحة خمس من الإبل وأن الرجل يقتل بالمرأة وعلى أهل الذهب

اوس زخم میں جس سے ہڈی ظاہر ہوجائے پانچ اونٹ ہیں اور بیشک مرد قتل کیا جائے عورت کے بدلے اور سونے والوں پر ہزار دینار

ألف دينار أخرجه أبو داود في المراسيل والنسائي وابن خزيمة وابن

ہیں اسکو ابوداؤد نے مراسیل میں اور نسائی اور ابن خزیمہ اور ابن جارود اور ابن حبان اور احمد نے

الجارود وابن حبان وأحمد واختلفوا في صحته وعن ابن مسعود رضي الله

تخریج کیا اور اوسکے صحت میں اختلاف ہے اور ابن مسعود سے روایت ہے وہ روایت

عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال دية الخطأ أخماسا عشرون حقة

کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا خطا سے قتل کرنے کی دیت پانچ قسم کے اونٹ ہیں بیس حقے

---

۵۱ اس حدیث میں دلیل ظاہر ہے کہ مقتول کے وارثوں کو اختیار ہے خواہ وہ وراثت سبھی رکھتے ہوں یا نہیں یہ ہی مذہب امام شافعی اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ہے کہ قصاص لیں یا معاف کردیں ۱۲-۱۲

۵۲ مومن الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مومن عمدا قتل کیا جائے اور قاتل پر گواہ ثابت ہوں تو اس میں قصاص ہے اگر وارث دیت لینے پر راضی ہوجائیں تب بھی ... اگر معاف فرماویں جب بھی اور دیت خون ایک سو اونٹ ہیں اور ناک اور آنکھ اور زبان اور ہونٹ اور ذکر اور خصیوں و پیٹھ و پاؤں میں بھی دیت ہے اور پاؤں و ہاتھ کی ہر انگلی میں دس اونٹ دیت ہے اور دانت میں پانچ اونٹ الی آخرہ ۱۲

اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین

وعشرون جذعة وعشرون بنات مخاض وعشرون بنات لبون و

اور بیس جذعہ اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس ابن لبون نر

عشرون بني لبون أخرجه الدارقطني وأخرجه الأربعة بلفظ و

ہیں اسکو دارقطنی نے روایت کیا اور چاروں نے اس کی تخریج کی ان لفظوں کے ساتھ کہ

عشرون بني مخاض بدل بني لبون وإسناد الأول أقوى وأخرجه

بیس بنی مخاض نر ہیں بجائے بنی لبون نر کے اور پہلی کی سند زیادہ قوی ہے اور اسکو ابن

ابن أبي شيبة من وجه آخر موقوفا وهو أصح من المرفوع وأخرجه

ابی شیبہ نے اور سند کے موقوف طور پر بیان کیا اور یہ مرفوع سے زیادہ صحیح ہے اسکو ابوداؤد اور

أبو داود والترمذي من طريق عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رفعه

ترمذی نے اس سند کر روایت کیا ہے عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے مرفوع طور پر

الدية ثلاثون حقة وثلاثون جذعة وأربعون خلفة في بطونها أولادها

بیان کیا اسکو کہ دیت تیس حقہ ہیں اور تیس جذعہ اور چالیس خلفہ ۵۲ جن کے پیٹوں میں ان کے بچے ہوں

وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن أعتى

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا زیادہ سرکشی

الناس على الله ثلاثة من قتل في حرم الله أو قتل غير قاتله أو قتل

کرنے والے لوگوں میں سے اللہ تعالی پر تین آدمی ہیں ایک وہ جس نے اللہ تعالی کے حرم میں ۵۳ قتل کیا یا اپنے قاتل کے سوا قتل کرنے والے کے سوا

لذحل الجاهلية أخرجه ابن حبان في حديث صححه وعن عبد الله بن

دوسرے کو قتل کر دے یا قتل کرے زمانہ جاہلیت کے بدلہ میں اسکو ابن حبان نے اپنی حدیث میں بیان کیا اسکو انہوں نے صحیح کہا

عمرو بن العاص رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ألا

اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خبردار دیت خطا

إن دية الخطأ شبه العمد ما كان بالسوط والعصا مائة من الإبل منها

کی جو قتل عمد سے مشابہ ہو مثلاً وہ قتل جو کوڑے اور لاٹھی کے ساتھ ہو سو اونٹ ہیں اونٹوں میں سے چالیس ایسے

أربعون في بطونها أولادها أخرجه أبو داود والنسائي وابن ماجه وصححه

جن کے پیٹوں میں اون کے بچے ہوں اسکو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے بیان کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا

ابن حبان وعن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

قال هذه وهذه سواء يعني الخنصر والإبهام رواه البخاري ولأبي داود

فرمایا یہ اور یہ دونوں برابر ہیں یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا اسکو بخاری نے روایت کیا اور ابوداؤد اور ترمذی

والترمذي الأصابع سواء والأسنان سواء الثنية والضرس سواء وابن

کے لیے یہ ہے کہ انگلیاں روایت برابر ہیں اور دانت برابر ہیں آگے کے دانت اور ڈاڑھ برابر ہیں اور ابن حبان کے لیے یوں کہ

---

۵۱ حقہ تین سالہ جذعہ چار سالہ بنت مخاض یکسالہ اور بنت لبون دو سالہ بچہ کو کہتے ہیں بشرطیکہ ان کے بعد کے سال میں شروع ہو گئے ہوں ۱۲

۵۲ خلفہ آدھے دنوں کی حاملہ اونٹنی اس سے زیادہ دن کی ہو جاتے تو وہ مخاض ہے ۱۲ مترجم

۵۳ حرم الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مذکورہ درحدیث قاتل بڑا سرکش الہی ہے ایک وہ جو حرم شریف کی حد میں قتل کرے۔ دوسرے وہ کہ غیر قاتل کو قتل کر دے۔ تیسرا وہ کہ جاہلیت کے دخل کی طرح قتل کر دے۔ چنانچہ پہلے قبل از اسلام کسی شخص کے کسی قریبی کو کسی نے قتل کر دیا ہو تو وہ بعد اسلام اس قاتل کو قتل کر دے ۱۲-۱۲-

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین ۱۰ مین۔

حبان دية أصابع اليدين والرجلين سواء عشر من الإبل لكل

کہ دیت انگلیوں ہاتھوں اور پاؤں کی برابر ہے کہ دس اونٹ ہیں ہر انگلی کے بدلے

أصبع. وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رفعه قال من

اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے مرفوع کیا اس حدیث کو

تطبب ولم يكن بالطب معروفا فأصاب نفسا فما دونها فهو ضامن

فرمایا جو شخص طبابت کرتا ہو اور اوس میں مشہور نہو پھر ضرر پہونچا دے کسی جان یا اس سے کم کو تو وہ ضامن ہے

أخرجه الدارقطني وصححه الحاكم وهو عند أبي داود والنسائي وغيرهما

دارقطنی نے اسکو بیان کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور یہ ابو داؤد و نسائی وغیرہ کے نزدیک ہے مگر جس نے

إلا أن من أرسله أقوى ممن وصله. وعنه رضي الله عنه أن النبي

اسکو مرسل کہا وہ زیادہ قوی ہے اوس سے جس نے اسکو موصول کہا اور انہیں سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم قال في المواضح خمس خمس من الإبل رواه أحمد والأربعة

وآلہ وسلم نے فرمایا ان زخموں میں جس سے ہڈی کھل جاتی ہے پانچ پانچ اونٹ ہیں اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا

وزاد أحمد والأصابع سواء كلهن عشر عشر من الإبل وصححه ابن خزيمة

اور احمد نے زیادہ کیا اور انگلیاں برابر ہیں ہر ایک کے بدلہ دس دس اونٹ ہیں اور ابن خزیمہ اور ابن جارود نے

وابن الجارود. وعنه رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اسکو صحیح بتلایا اور انہیں سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذمی کی دیت

عقل أهل الذمة نصف عقل المسلمين رواه أحمد والأربعة ولفظ

مسلمانوں کی دیت کا نصف ہے اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ابو داؤد کے لفظ یہ ہیں کہ دیت

أبي داود دية المعاهد نصف دية الحر وللنسائي عقل المرأة مثل عقل

معاہد کی آدھی ہے آزاد کی دیت سے اور نسائی کے لئے یعنی کہ دیت عورت کی مثل دیت مرد کے ہے

الرجل حتى يبلغ الثلث من ديتها وصححه ابن خزيمة. وعنه رضي الله

یہاں تک کہ پہونچ جائے عورت کی دیت تہائی تک اور ابن خزیمہ نے اسکو صحیح بتلایا اور انہیں سے روایت ہے

تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عقل شبه العمد

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیت شبہ عمد کی سخت ہے مثل دیت قتل عمد کی اور قتل

مغلظ مثل عقل العمد ولا يقتل صاحبه وذلك أن ينزو الشيطان

شبہ عمد والا لیکن قاتل مارا نہ جائے اور وہ اسطرح ہے کہ کود پڑے شیطان پس ہوجائے

فيكون دما بين الناس في غير ضغينة ولا حمل سلاح أخرجه الدار

خون لوگوں کے بیچ بغیر حسد اور بغیر ہتھیار اٹھانے کے دارقطنی نے اسکو روایت کیا اور

قطني وضعفه. وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال قتل رجل رجلا

ضعیف بتلایا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہا قتل کیا ایک شخص نے ایک شخص کو

---

۱ اونٹ الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ ہاتھوں و پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے کہ ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں ۱۲

۲ طبابت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیم طبیب اگر کسی مریض کا علاج کرے جس سے مرجائے یا کچھ اور نقصان پائے تو اسکا ضامن وہ نا تجربہ کار طبیب و حکیم ہوگا ۱۲-۱۲

۳ سید مرتضی حسینی نے عقود الجواہر المنیفہ میں بیان کیا کہ امام ابو حنیفہ رح نے روایت کی زہری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیت الیہودی والنصرانی مثل دیت مسلم کے ہے اور یہی مذہب ہے امام صاحب کا ۱۲ مسترجم ۱۲

۴ عورت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد و عورت کی دیت یکساں ہے یعنی کمی بیشی نہیں برابر ہے ۱۲

۱۲-۲-۱۳-۱۱-۱۳

عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شخص کو زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پس حضور نے اوس کی دیت بارہ ہزار

دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَرَجَّحَ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْ حَاتِمٍ إِرْسَالَهُ

درہم ٹھیرائی اسکو چاروں نے روایت کیا۔ اور نسائی اور ابو حاتم نے اس کے مرسل ہونیکو ترجیح دی۔

وَعَنْ أَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ ابْنِيْ فَقَالَ

اور ابو رمثہ سے روایت ہے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور میرے ساتھ میرا بیٹا تھا

مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ ابْنِيْ وَأَشْهَدُ بِهِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِيْ

پس آپ نے فرمایا یہ کون ہے میں نے عرض کیا میرا بیٹا اور میں اسکی گواہی دیتا ہوں تو آپ نے فرمایا

عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ بَابُ

خبردار نہیں جنایت کرسکتا یہ تجھ پر اور نہ تو اوسپر سلہ اسکو نسائی اور ابو داؤد نے روایت کیا اور ابن خزیمہ اور ابن جارود نے

دَعْوَى الدَّمِ وَالْقَسَامَةِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ عَنْ رِجَالٍ مِنْ كُبَرَاءِ

اسکو صحیح بتایا۔ باب خون کے دعوای اور قسموں کے بیان میں سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنی قوم کے

قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا إِلٰى خَيْبَرَ مِنْ

بڑے لوگوں سے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود گئے خیبر کی طرف بوجہ کسی مشقت کے جو اون کو پہنچی پس آئے

جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأَتٰى مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ

محیصہ اور خبر دی کہ عبداللہ بن سہل قتل کیے گئے اور ڈال دیئے گئے ایک چشمہ

وَطُرِحَ فِيْ عَيْنٍ فَأَتٰى يَهُوْدَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ

کے اندر پھر آئے وہ یہود کے پاس اور کہا تم نے قسم خدا کی قتل کیا ہے اوسکو وہ کہنے لگے قسم خدا کی ہم نے قتل نہیں کیا اوسکو

فَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ

پس متوجہ ہوئے وہ اور اون کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل پس محیصہ گفتگو شروع کرنے لگے تو حضور نے فرمایا

لِيَتَكَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيْدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ

بڑے پن کا خیال کر بڑے پن کا مراد آپ کی عمر سلہ کا لحاظ تھا پس حویصہ نے گفتگو

حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کی پھر گفتگو کی محیصہ نے تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے یا یہ کہ دیت دیں

إِمَّا أَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ فِيْ

یہود تمہارے آدمی کی اور یا مطلع ہو جائیں لڑائی سے چنانچہ یہ مضمون اون کو لکھدیا گیا تو انہوں نے

ذٰلِكَ فَكَتَبُوْا أَنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ

جواب دیا کہ ہم نے قسم خدا کی قتل نہیں کیا اون کو تو آپ نے محیصہ اور حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل سے کہا کیا تم

بْنِ سَهْلٍ أَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَيَحْلِفُ لَكُمْ

قسم کھا سکتے ہو تاکہ مستحق ہو جاؤ اپنے آدمی کے خون کے انہوں نے کہا نہیں تو حضور نے فرمایا تمہارے

سلہ بارہ ہزار الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دیت قتل دراہم کے حساب سے ۱۲ ہزار درہم ہیں ۱۲

سلہ یعنے ہر ایک کی جنایت قاصرہ ہے کہ دوسرے کی طرف متعدی نہیں ہو سکتی ۱۲ مترجم

سلہ عمر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑی عمر والیکا ہر بات میں لحاظ چاہیئے۔ گفت وشنید کلام وطعام وغیرہ میں آخر حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کے قتل پر گواہ نہ ہوں اور ورثا مقتول بھی قسم نہ کریں اور قاتلین کی قسم پر انہیں اعتبار نہ ہو۔ تو بیت المال سے دیت ادا کیجائے ۱۲-۱۲

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

يهود قالوا ليسوا مسلمين فوداه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

یہود قسم کھا لینگے وہ بولے کہ یہود اہل اسلام نہیں ہیں تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس کی دیت اپنے پاس سے

من عنده فبعث اليهم مائة ناقة قال سهل فلقد ركضتني منها

دے دی اور اون کے پاس سو اونٹنیاں بھیجدیں سہل کہتے ہیں کہ اون میں سے ایک سرخ اونٹنی

ناقة حمراء متفق عليه وعن رجل من الانصار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

نے میرے ایڑ ماردی تھی (حدیث) متفق علیہ ہے ۔ اور ایک انصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے

اقر القسامة على ما كانت عليه في الجاهلية وقضى بها رسول

اللہ علیہ وسلم نے برقرار رکھا خون پر قسمیں لینے کو جیسا کہ وہ زمانہ جاہلیت میں تھا اور قسمیں دینے کا حکم فرمایا آپ نے انصاری

الله صلى الله عليه وسلم بين ناس من الانصار في قتيل ادعوه على اليهود

صاحبان کو ایک مقتول کے بارے میں جسکے خون کا دعوی انہوں نے یہود پر کیا تھا اسکو مسلم نے روایت

رواه مسلم باب قتال اهل البغي عن ابن عمر رضي الله تعالى

کیا ۔ باب اہل بغاوت سے قتال کرنے میں ۔ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا

عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم من حمل علينا

رسول خدا صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص سلہ اٹھاوے ہم پر ہتھیار تو وہ

السلاح فليس منا متفق عليه وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه

ہم میں سے نہیں (حدیث) متفق علیہ ہے ۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے

عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال من خرج عن الطاعة و

ہیں نبی صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا جو شخص نکل گیا طاعت سے (امام کی) اور

فارق الجماعة ومات فميتته جاهلية اخرجه مسلم وعن ام

جدا ہوا سلہ جماعت سے اور مرگیا تو اوس کی موت زمانہ جاہلیت کی سی ہے اسکو مسلم نے بیان کیا ۔ اور ام

سلمة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے قتل سلہ کیے

تقتل عمارا الفئة الباغية رواه مسلم وعن ابن عمر رضي الله تعالى

جاویں باغی گروہ کے سردار اسکو مسلم نے روایت کیا ۔ اور ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت

عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم هل تدري يا ابن

ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے کیا جانتا ہے تو اے بیٹے ام عبد کیا حکم ہے

ام عبد كيف حكم الله في من بغى من هذه الامة قال الله ورسوله

خدا تعالے کا اوس شخص کے بارے میں جو اس امت میں سے باغی ہوجائے انہوں نے عرض کیا اللہ اور اوس کا

اعلم قال لا يجهز على جريحها ولا يقتل اسيرها ولا يطلب هاربها ولا يقسم

رسول زیادہ جانتا ہے فرمایا نہ پناہ دی جائے اون کے زخمی کو اور نہ قتل کیا جائے اون کا قیدی اور نہ تلاش

سلہ شخص الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مسلم شخص یا قوم ہتھیار لیکر اہل اسلام پر ہاتھ اٹھائے وہ اسلام سے خارج ہے ۱۲

سلہ جدا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اشخاص حاکم وقت کی اطاعت سے سرگردان ہوکر جماعت سے جدا ہوجاتے ہیں تو ان کی موت جاہلیت کی موت کی طرح ہے ۔ یعنی بحالت کفر ۱۲

سلہ قتل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باغی لشکر کے سرغنوں و سرداروں کو پہلے قتل کرکے فتنہ متعدیہ کا استیصال کیا جائے جو ...... اس فتنہ وبغاوت کے باعث ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-
۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

فَيُؤْهُمَا رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَ فَوَهِمَ لِأَنَّ فِي إِسْنَادِهِ كَوْثَرَ بْنَ حَكِيمٍ

کیا جاے اون مین کا بھگے والا اور نہ تقسیم کیا جاے مال غنیمت اون کا اسکو بزار اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے

وَهُوَ مَتْرُوكٌ وَصَحَّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ مِنْ طُرُقٍ نَحْوُهُ مَوْقُوفًا أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي

اسکو صحیح بتلایا پس وہم کیا اسلیے کہ اوس کے اسناد مین کوثر بن حکیم ہین اور ان کی حدیث چھوڑی جاتی ہے اور حضرت علیؓ

شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

سے چند طرق اوسیکی مثل موقوف طریقہ سے مروی ہے اسکو ابن ابی شیبہ اور حاکم نے بیان کیا۔ اور عرفجہ بن شریح کی روایت ہی کہا سنا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ

مینے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے کہ جو تمہارے پاس ایسے حال مین آوے کہ تمہارا کام اتفاق ہو اور چاہے کہ تم مین تفریق ڈالے

فَاقْتُلُوهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بَابُ قِتَالِ الْجَانِي وَقَتْلِ الْمُرْتَدِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

پیدا کرے اور تمہاری جماعت شیرازہ منتشر کردے تو اوسکو قتل کردو اسکو مسلم نے روایت کیا باب جنایت کرنے والے اور مرتد کے قتل کے

بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان مین ۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص

مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ

قتل [2] کیا جاوے ورے مال اپنے کے تو وہ شہید ہے اسکو ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی نے روایت کیا اور اسکو

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَاتَلَ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ

صحیح بتلایا ۔ اور عمران بن حصین رضؓ سے روایت ہے کہا لڑائی کرنے یعلے بن امیہ اور ایک شخص پس اون مین سے ایک نے

رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ

اپنے ساتھی کو کاٹ لیا پس نکالا اوس نے ہاتھ اپنا اوسکے منہ سے پس نکالدیا دانت اوسکا پھر

فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَعَضُّ أَحَدُكُمْ

جھگڑا لیگئے دونون نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس و فرمایا آپ نے کیا کاٹتا ہے [3] ایک

أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَعَنْ

تم مین کا اپنے بھائی کو جیسا کہ کاٹتا ہے نر گھوڑا (وغیرہ) اسکی دیت نہین ہے متفق علیہ ہے اور لفظ مسلم کے ہین اور

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا ابو القاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر کوئی

لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ

شخص جھانکے تجھ پر بے اجازت پس مارے تو اوسکو کنکریان پھر اوسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو کوئی

[illegible]

[illegible]

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص جماعت سے جدا ہو یا اشخاص بغاوت پھیلا یین تو ان کی سزا قتل ہے ۱۲۔

[2] قتل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت مین قتل کیا جائے۔ وہ شہید ہے ۱۲

[3] کاٹتا ہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دیت دانت ٹوٹنے کی جب ہی لازم ہوتی ہے۔ کہ کوئی بلا وجہ دانت توڑ ڈالے۔ ورنہ کوئی دیت وغیرہ نہین۔ جیسے کوئی کسی کا ہاتھ وغیرہ دانتون مین پکڑ کر کاٹے اور وہ اپنا ہاتھ وغیرہ نکالے جس سے اس کے دانت ٹوٹ جایین۔ تو وہ لغو

مین ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲، ۱۲ -۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلٰى

کہا حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ باغوں کی حفاظت دن میں اون کے مالکوں پر ہے

اَهْلِهَا وَاَنَّ حِفْظَ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيْلِ عَلٰى اَهْلِ الْمَاشِيَةِ وَاَنَّ عَلٰى اَهْلِ

(جانور کا دن میں نقصان کرنا ہدر ہے) اور چوپایہ کی حفاظت رات میں اوس کے مالک پر ہے اور بیشک چوپایہ ؎۱

الْمَاشِيَةِ مَا اَصَابَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَةُ اِلَّا

والے پر وہ نقصان لازم ہے جو چوپایہ نے رات کے وقت کیا ہو اسکو احمد اور چاروں نے سوا ترمذی کے

التِّرْمِذِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ اخْتِلَافٌ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض

روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا اور اس کے اسناد میں اختلاف ہے۔ اور معاذ بن جبل سے

فِيْ رَجُلٍ اَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَاَمَرَ

اوس شخص کے بارے میں مروی ہے جو مسلمان ہؤا پھر یہودی ہوگیا ؎۲ نہ بیٹھوں گا جتبے کہ وہ قتل کر دیا جائے اللہ اور

بِهٖ فَقُتِلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ وَكَانَ قَدِ اسْتُتِيْبَ قَبْلَ

رسول ان کے کا حکم ہے چنانچہ حکم کیا گیا اور وہ قتل کر دیا متفق علیہ اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ اس سے پیشتر اوس

ذٰلِكَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

تو بہ کرالی گئی تھی۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ رَضِيَ

وسلم نے جو اپنے دین کو بدلا ڈالے اوسکو قتل کر دو اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور اونہیں سے

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ اَعْمٰى كَانَتْ لَهٗ اُمُّ وَلَدٍ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہے کہ ایک نابینا کی ام ولد تھی کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دیا کرتی تھی (عیاذا باللہ)

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيْهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِيْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اَخَذَ

اور آپ کی برائیاں کرتی تھی پس انہوں نے اوسکو منع کیا وہ نہ مانی پھر جب رات ہوئی تو ایک بڑا تیر ؎۳

الْمِعْوَلَ فَجَعَلَهٗ فِيْ بَطْنِهَا وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى

لیکر ؎۴ اوس کے پیٹ پر مارا اور اوس ام ولد کو اوس سے ٹیک دیا پس قتل کر دیا اوسکو اس کی خبر گئی رسول خدا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا اشْهَدُوْا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو آپ نے فرمایا خبردار گواہ رہو کہ اس کا خون بیکار و باطل ؎۵ ہے اس کا قصاص نہیں

وَرُوَاتُهٗ ثِقَاتٌ

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

بَابُ حَدِّ الزَّانِيْ

عَنْ

اسکو ابو داؤد نے روایت کیا اور اس کے راوی قابل اعتبار ہیں۔ کتاب حدود کے بیان میں۔ باب زناکار کی حد میں۔

اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ

ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک گنوار صحرائی ہوا

رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

؎۱ چوپایہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چوپاؤں کے مالک رات کے وقت چوپاؤں کی ضائع کردہ چیز کے ضامن ہیں اور دن کو خود مالک اپنی چیز کی حفاظت کرے۔

؎۲ مرتد پر اول دلیل حقانیت اسلام اور رد شبہات پیش کیے جائیں پھر اسکو قید کر دیا جائے تین روز قید میں رہے پس اگر مسلمان ہو جائے تو فبہا۔ ورنہ قتل کر دیا جائے ۱۲

؎۳ معول اوس بڑے تبر کو کہتے ہیں جس سے پتھر کھودے جاتے ہیں ۱۲ مترجم

؎۴ اس لفظ کو غین معجمہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے جس کے معنی اوس ہتھیار کے ہیں جو تلوار کے مشابہ اور آدمی اپنے کپڑوں کے نیچے اوسکو لے سکے ۱۲ مترجم

؎۵ اس سے معلوم ہوا کہ شاتم دیگر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واجب القتل ہے جس کا خون لغو ہے ۱۲ م

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۳ - ۱۳ -

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ

پس عرض کرنے لگا اے رسول خدا میں آپ کو خدا تعالیٰ کی قسم دلاتا ہوں مگر یہ کہ فیصلہ فرما دیں آپ میرا خدا کی

الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي فَقَالَ قُلْ

کتاب سے دوسرا بولا اور وہ زیادہ سمجھدار تھا ہاں فیصلہ کیجئے ہمارے درمیان کتاب اللہ سے اور مجھے (بیان شروع

قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ

کرنے کی) اجازت دیجئے تو آپ نے فرمایا کہہ اوس نے کہا میرا بیٹا اس کے یہاں مزدور تھا پس اوس نے اس کی عورت سے

أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ

زنا کر لیا اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ میرے بیٹے پر سنگساری لازم ہے پس میں نے اوس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک

أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ

لونڈی دیدی ہے پھر میں نے علماء سے معلوم کیا تو انہوں نے خبر دی کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کے لئے شہر بدر

عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کیا جانا ہے اور اس کی بیوی پر سنگساری ہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ

جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں تم دونوں میں خدا کی کتاب کے موافق فیصلہ کروں گا لونڈی اور

رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى

بکریاں تجھ پر لوٹائی جائیں اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کے لئے شہر بدر[1] کیا جانا ہے اور اے انیس

امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا اللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

جا اوس کی بیوی کے پاس اگر وہ اقرار کرے تو اوس کو سنگسار کرو (حدیث) متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اور عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ

وآلہ وسلم نے لیلو مجھ سے لیلو مجھ سے پس بیشک ٹھیرا دیا خدا تعالیٰ نے ان عورتوں

سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ أَوْ تَغْرِيبُ عَامٍ وَالثَّيِّبُ

کے لئے رستہ کنوارا[2] کنوارے سے (زنا کرے) تو سو کوڑے اور شہر بدر کرنا ہے یا جلاوطنی ہے اور بیاہا

بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

بیاہے کے ساتھ (زنا کرے) تو سو کوڑے اور سنگسار کرنا ہے اسکو مسلم نے روایت کی۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سے روایت ہے کہا آیا ایک مسلمان رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حالانکہ

وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ

آپ مسجد میں بیٹھے تھے پس اوس نے پکارا آپ کو اور کہا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیا آپ نے اوس

---

[1] ایک سال کے لیے شہر بدر کرنا حد کے اندر داخل نہیں ہے یہ تعزیر ہے اور اس کے بیٹے پر تو حد اسکے اقرار سے ثابت ہوگئی لیکن عورت پر حد جب آتی ہے کہ گواہ ہوں یا خود اقرار کرے چونکہ گواہ تھے نہیں عورت سے دریافت زنا کیا جاتا تھا۔ جسپر اگر وہ تین دفعہ اقرار زنا کرے اور محصنہ ہو تو سنگسار کیا جاتا ہے ۱۲

[2] کنواری الخ اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ غیر محصنہ پر حد تازیانہ ہے نہ رجم یعنی سنگساری اور محصنہ پر سنگساری ہے اور غیر محصنہ اس آزاد کنوارے مرد یا عورت کو کہتے ہیں جنہوں نے عقد و نکاح صحیح سے ایک دوسرے سے (یعنی شوہر و زوجہ ہو) صحبت نہ کی ہو اگر کر لی ہو۔ تو انہیں محصن و ثیب بھی کہتے ہیں۔ اور غیر محصن کو کنواری اور بکر بھی کہتے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲۔

عَنْهُ فَتَنَحّٰى تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ

اوس سے روگردانی کی پھر ہوا وہ شخص آپ کے چہرہ کی طرف اور کہنے لگا اے رسول خدا بیشک مین نے زنا کیا پھرا آپ نے اس کی

حَتّٰى ثَنّٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ

روگردانی کی یہان تک کہ مڑا وہ شخص آپ کی طرف چار بار پس جب گواہی دے چکا وہ اپنے پر چار گواہیان سلہ تو اوسکو

دَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلا کر فرمایا کیا تجھے دیوانہ پن ہے اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا تو

أُحْصِنْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهٖ فَارْجُمُوهُ

محصن ہے اوس نے کہا ہان تب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو لے جا کر سنگسار کردو (حدیث)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا أَتٰى

متفق علیہ ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہا جب آئے ماعز بن مالک نبی صلے اللہ

مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ

علیہ وآلہ وسلم کے پاس تو آپ نے اون سے فرمایا کہ شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا اوسکو

أَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ

دیکھا ہوگا یا اوسکی طرف آنکھ سے اشارہ کیا ہوگا اوس نے کہا نہین اے رسول خدا اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور عمر بن خطاب

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهٗ خَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ

سے روایت ہے کہ انہون نے خطبہ پڑھا پس فرمایا کہ اللہ تعالے نے محمد کو برحق بھیجا اور اونپر کتاب نازل

عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ قَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا

فرمائی پس تھا اوس مین کہ نازل فرمایا خدا تعالے نے اون پر آیت سنگسار کرنے کی ہم نے اوسکو پڑھا اور

وَعَقَلْنَاهَا فَرَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ فَأَخْشٰى إِنْ

یاد کیا اور سمجھا پس سنگسار کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد ہم نے بھی سنگسار کیا اور مین ڈرتا ہون کہ

طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوا

جب لوگون پر زمانہ دراز ہوجاوے تو کوئی یون کہنے لگے کہ ہم سنگساری کو قرآن مجید مین نہین سلہ پاتے پس گمراہ

بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى

ہوجاوین بوجہ چھوڑ دینے ایک فرض کے جسکو خدا تعالے نے نازل فرمایا اور بلاشک سنگساری امر حق ثابت ہے خدا کی کتاب

مَنْ زَنٰى إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ

مین اوسپر جو زنا کرے بشرطیکہ محصن سلہ مرد ہو یا عورت جبکہ گواہون سے ثابت ہوجاوے یا حمل یا اقرار سے

أَوِ الْاِعْتِرَافُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

(حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا سنا مین نے رسول خدا

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے جب تم مین سے کسی کی لونڈی زنا کرے پھر اوسکا زنا ظاہر ہوجاوے

سلہ گواہان الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب زانی یا زانیہ پر گواہ نہ ثابت ہون اور خود اقرار کرین۔ تو اُن سے چار بار اقرار لیا جائے۔ شاید دواعی زنا کے مرتکب ہوئے ہون نہ زنا کے اور بوجہ جہالت اُسے زنا ہی خیال کیے بیٹھے ہون۔ اور دواعی زنا مین حد نہین ہوتی۔ جب زنا کا خوب سوچ سمجھکر اقرار کرلین۔ تو پھر اُن سے محصن ہونیکا دریافت کیا جائے۔ اگر محصن بھی ہون تو پھر ان پر رجم ہے ورنہ صد تازیانہ ۱۲

سلہ نہین الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آیت رجم ثابت ہے جو منسوخ التلاوت وباقی الحکم ہے۔ جو یہ ہے الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما نكالا من الله۔ کہ محصن ومحصنہ کو رجم کیا جاوے سزائے الہی ہے باعث ۱۲۔

سلہ محصن وہ مسلمان آزاد بالغ مرد ہے جس نے نکاح صحیح کیا ہو اور ہم بستری کرلی ہو۔ اور رجم جب ہے کہ گواہ ہون یا حمل زنا یا اقرار ہو بہ تفتیش مستحسن سے ۱۲ مترجم۔

فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا

تو چاہیے کہ اوسکو کوڑون کی حد مارے اور اوسکو عار و ملامت دیکر نہ چھوڑدے پھر اگر زنا کرے تو چاہیے کہ اوسکو

يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ

کوڑون کی حد مارے اور عار دلا کر نہ چھوڑدے پھر اگر زنا کرے تیسری بار اور اوسکا زنا ظاہر ہو جائے تو چاہیے کہ

مِنْ شَعْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اوسکو فروخت کردے اگرچہ بالون کی رسی کے عوض ہو (حدیث) متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہین۔ اور علی رضی اللہ عنہ سے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قائم کرو سلہ حدود اپنے غلامون پر اسکو ابو داؤد

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَهُوَ فِيْ مُسْلِمٍ مَوْقُوْفٌ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

نے روایت کیا اور یہ حدیث مسلم مین موقوف ہے۔ اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک

اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا

عورت قبیلہ جہینہ کی آئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حالانکہ وہ زنا سے حاملہ تھی پس عرض کیا اے نبی

فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اللہ کے مین پہنچی ہون ایک بڑے گناہ (زنا) کو لہذا حد خدا کا حکم مجھ پر جاری کیجئے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِيْ بِهَا فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا

وسلم نے اوس کے ولی کو بلایا اور فرمایا اس کے ساتھ احسان کر اور جب یہ بچہ جن چکے تو اوسکو میرے پاس لا پس اوس نے

فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ عُمَرُ تُصَلِّيْ

کیا (اسی طرح) پس آپ نے اوسکا حکم جاری کیا چنانچہ باندھے گئے سلہ اوپر کپڑے اوس کے پھر حکم فرمایا اوس کے لئے تو وہ

عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ

کیا آپ اسپر نماز پڑھتے ہین اے نبی خدا حالانکہ اوس نے زنا کیا تو آپ نے فرمایا کہ اوس نے توبہ کی ہے ایسی توبہ کہ اگر اوسکو اہل مدینہ کے

مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا

ستر آدمیون پر تقسیم کیا جائے تو اون سبکو کافی ہو اور کیا اس سے بہتر پایا ہے تم نے تو (اے عمر) کہ سخاوت کی اوس نے

لِلّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

اپنی جان کی محض خدا تعالیٰ کے لئے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہا سنگسار کیا نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ وَامْرَاَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقِصَّةُ رَجْمِ

علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک آدمی کو اور یہود کے ایک مرد اور ایک عورت کو اسکو مسلم نے روایت کیا اور یہود کے سنگسار

الْيَهُوْدِيَّيْنِ فِي الصَّحِيْحَيْنِ مَرَّ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ اَبْيَاتِنَا

[illegible]

رَجُلٌ ضَعِيْفٌ فَخَبُثَ بِاَمَةٍ مِنْ اِمَائِهِمْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھا ایک ضعیف ... زنا کیا اوس نے ایک لونڈی کے ساتھ ... پس ذکر کیا سعد نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

سلہ حنفیہ کے نزدیک مولا بلا اجازت امام کے اپنے غلام پر حد نہیں مار سکتا۔ کیونکہ عبادلہ ثلاثہ سے بطور رفع اور موقوف یہ روایت ہے کہ چار چیزین حاکمون کے اختیار مین ہین حدود اور صدقات اور جمعات اور مال غنیمت اور جن احادیث سے مولا کے حد جاری کرنے کا استحقاق معلوم ہوتا ہے اون کی مراد یہ ہے کہ وہ اجرار حد کے سبب بنین کہ قاضی کے پاس اوس کا مقدمہ لے جائین۔ اور زنا کا ثبوت کرادین۔ واللہ اعلم۔

سلہ مرد کے کپڑے ضروری کے علاوہ اتار دیئے جائین اور عورت کے باقی رکھے جائین۔ کذا فی الفقہ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حاملہ عورت کو بعد وضع حمل تندرست ہو جانے پر حد لگائی جائے اور یہ بھی [illegible] کہ زانیہ کی متولی اس کی اچھی طرح [illegible] کرین اور طعن تشنیع سے پیش آتے رہین۔

فَقَالَ اضْرِبُوا حَدَّهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ أَضْعَفُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ

تو آپ نے فرمایا اوسکو حد مارو انھوں نے عرض کیا اے رسول خدا وہ اس سے ضعیف ہے تو حضور نے فرمایا کہ

خُذُوا عِثْكَالاً فِيهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ ثُمَّ اضْرِبُوهُ بِهِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً فَفَعَلُوا

ایک کھجور کی ٹہنی لو جس میں ایک سو شاخین ہوں پھر مارو اوس کو اوس سے ایک بار چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ لٰكِنِ اخْتُلِفَ فِي

اسکو احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند اچھی ہے لیکن اس کے موصول اور مرسل ہونے میں

وَصْلِهِ وَإِرْسَالِهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

محدثین کا اختلاف ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو پاؤ تم

وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ وَمَنْ

قوم لوط کا سا کام کرتے ہوئے دونوں کرنے والے اور کرانے والے کو قتل کر دو[1] اور جسکو پاؤ کسی

وَجَدْتُمُوهُ وَقَعَ عَلٰى بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ

چوپایہ پر تو اسے بھی قتل کر دو اور چوپایہ کو بھی اسکو احمد اور چاروں نے

وَالْأَرْبَعَةُ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ إِلَّا أَنَّ فِيهِ اخْتِلَافًا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض

روایت کیا اور اس کے راوی قابل اعتماد ہیں مگر اس میں اختلاف ہے اور ابن عمر رضی سے روایت

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَبُو بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ

ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حد ماری اور شہر بدر کیا[2] اور ابو بکر صدیق رضی نے حد ماری اور شہر بدر کیا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّهُ اخْتُلِفَ فِي وَقْفِهِ وَرَفْعِهِ

اسکو ترمذی نے روایت کیا اور اس کے راوی قابل اعتماد ہیں مگر یہ کہ اوس کے موقوف و مرفوع ہونے میں اختلاف ہوا۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ

اور ابن عباس رضی سے روایت ہے کہا لعنت فرمائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخنث بننے والے مردوں پر[3]

الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کریں اور فرمایا نکالدو ان کو اپنے گھروں سے اسکو بخاری نے روایت کیا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دفع کرو حدود[4] کو

ادْفَعُوا الْحُدُودَ مَا وَجَدْتُمْ لَهَا مَدْفَعًا أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَسَنَدُهُ

جب تک پاؤ اوس کے دفعیہ کی کوئی صورت اسکو ابن ماجہ نے بیان کیا اور سند اوس کی

ضَعِيفٌ وَأَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ بِلَفْظِ ادْرَءُوا

ضعیف ہے [illegible]

الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَهُوَ ضَعِيفٌ أَيْضًا وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَلِيٍّ

حدود کو مسلمانوں سے جب تک ہو سکے اور یہ بھی ضعیف ہے اور بیہقی نے حضرت علی سے

---

[1] یہ حکم سیاست اور تعزیر کا ہے ورنہ اوس کے لیئے کوئی حد مقرر نہیں ہے اور جانور کا قتل کرنا یا اسوجہ سے کہ یہ محل معصیت ہوا اسکا باقی رہنا اچھا نہیں یا اس وجہ سے کہ اگر زندہ رہا تو شاید کوئی اسکو ذبح کرکے اس کا گوشت کھائے اور وہ گوشت اوسکو نقصان دے۔ واللہ اعلم ۱۲

[2] حنفیہ کے نزدیک حد اور شہر بدر کرنا جمع نہ کیئے جائیں۔ اور قرآن شریف میں کوڑے مارنیکا حکم بلا قید جلاوطنی یا شہر بدر کرنے کے ہے اور زیادتی مطلق نص پر نسخ ہوتا ہے تو آیت کا منسوخ ہونا لازم آتا ہے اور حضرت علی سے جو روایت مذکور ہوئی یہ منسوخ ہے۔ کذا فی فتح العزیز ۱۲

[3] مردوں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خنثوں پر لعنت الٰہی ہوتی ہے جو خود عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ ایسے ہی جو عورتیں مردوں سے تشابہ کریں۔ ان کا بھی وہی حال ہے۔

[4] حدود الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حتے الامکان حدود کی مدافعت کی جائے کہ یہ کام قصاص حد

مِنْ قَوْلِهٖ بِلَفْظِ اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ

روایت کیا اس لفظ کے ساتھ کہ دفع کرو حدود کو شبہات سے ۔ اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہا فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوْا هٰذِهِ الْقَاذُوْرَاتِ الَّتِيْ نَهَى

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچو ان بے حیائیوں سے کہ منع فرمایا خداتعالےٰ نے اون

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَمَنْ اَلَمَّ بِهَا فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلْيَتُبْ اِلَى اللّٰهِ

سے پس جو ان میں پڑ جائے تو چاہیئے کہ خداتعالےٰ کے پردہ[1] میں چھپ جائے اور چاہیئے کہ

تَعَالٰى فَاِنَّهٗ مَنْ يُّبْدِ لَنَا صَفْحَتَهٗ نُقِمْ عَلَيْهِ كِتَابَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَهُوَ

توبہ کرے خداتعالےٰ سے کیونکہ جو شخص ہمارے لیئے اپنا فعل ظاہر کریگا تو اوسپر حکم کتاب اللہ کا قائم کرینگے ۔ اسکو

فِي الْمُوَطَّا مِنْ مَرَاسِيْلِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بَابُ حَدِّ الْقَذْفِ عَنْ عَائِشَةَ رض

حاکم نے روایت کیا اور یہ حدیث موطا میں مراسیل زید بن اسلم سے ہے ۔ باب تہمت لگانے کی حد کے بیان میں ۔ عائشہ رض

قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِيْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ

سے روایت ہے کہا جب میرا عذر[2] نازل ہو گیا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے پس اس

ذٰلِكَ وَتَلَا الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا نَزَلَ اَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَاَةٍ فَضُرِبُوا الْحَدَّ اَخْرَجَهٗ

نزول کا ذکر فرمایا اور قرآن شریف کی تلاوت فرمائی پس جب اترے تو دو مرد[3] اور ایک عورت کو حد مارے جانیکا

اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَةُ وَاَشَارَ اِلَيْهِ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ

حکم دیا چنانچہ وہ مارے گئے اسکو احمد اور چاروں نے بیان کیا اور بخاری نے اس کی طرف اشارہ کیا ۔ اور انس بن مالک

عَنْهُ قَالَ اَوَّلُ لِعَانٍ كَانَ فِي الْاِسْلَامِ اَنَّ شَرِيْكَ ابْنَ سَحْمَاءَ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اول لعان جو اسلام میں ہوا یہ تھا کہ شریک بن سحما کو تہمت لگائی ہلال بن

قَذَفَهٗ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ بِامْرَاَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امیہ نے اپنی بیوی سے زنا کرنے کی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا گواہ ورنہ

اَلْبَيِّنَةَ وَاِلَّا فَحَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ الْحَدِيْثَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ يَعْلٰى وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ

تیری پشت میں حد (مارنا) لازم ہے آخر حدیث تک اسکو ابو یعلےٰ نے بیان کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں

وَهُوَ فِي الْبُخَارِيِّ نَحْوُهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ

اور یہ بخاری میں اوسی کی مثل سے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ۔ اور عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے

بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ لَقَدْ اَدْرَكْتُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فَلَمْ

روایت ہے کہا بیشک پایا میں نے ابوبکر و عمر و عثمان رض اور ان کے بعد کے لوگوں کو (یعنی اون کا زمانہ خلافت)

اَرَهُمْ يَضْرِبُوْنَ الْمَمْلُوْكَ فِي الْقَذْفِ اِلَّا اَرْبَعِيْنَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالثَّوْرِيُّ

پس نہ دیکھا میں نے اون کو کہ مارتے ہوں غلام کو تہمت کے اندر مگر چالیس[4] کوڑے ۔ اسکو مالک اور ثوری نے اپنی جامع میں

فِيْ جَامِعِهٖ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ

بیان کیا ۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تہمت لگاوے غلام کو اپنے

---

[1] پردہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اشخاص یا شخص غلطی سے قابل حدود گناہ کا ارتکاب کرکے اسے پوشیدہ رکھکر توبہ تائب ہو جائے تو ستر الٰہی میں مستور ہو جائے گا ۔ لیکن جب اسے ظاہر کر دیگا ۔ تو پھر حد ضرور قایم ہوگی ۔ جسکا درگذر جایز نہیں ۱۲

[2] عذر لغت میں تلاش کرنا انسان کا اوس شے کو ہے جو اسکے گناہ کو محو کرے ۔ مثلاً یہ کہے کہ میں نے یہ فعل نہیں کیا یا کیا لیکن فلاں وجہ سے کیا یا یہ کیا لیکن فلاں وجہ سے کیا یا یہ کیا ۔ لیکن پھر نہ کرونگا اور تیسرے معنے کا نام توبہ ہے اور توبہ و عذر میں نسبت عام خاص کی ہے ۔ کذا فی اقرب الموارد ۱۲ مترجم

[3] محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ دو مرد حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ تھے اور عورت حمنہ بنت جحش تھی ۔ رواہ ابو داؤد ۱۲ مترجم

[4] چالیس الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلام و باندی کی حد ۴۰ کوڑے ہیں ۱۲ ۔ ۱۲ ۔

۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔

يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَابُ

قیامت کے دن حد قائم ۵۱ کی جائے گی مگر یہ کہ ایسا ہی ہو جیسا اوس نے کہا (تو حد نہ ہوگی) متفق علیہ ہے۔ باب

حَدِّ السَّرِقَةِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چوری کی حد کے بیان مین۔ عائشہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

لَا تُقْطَعُ يَدُ سَارِقٍ إِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ

نہ کاٹا جائے ہاتھ کسی چور کا مگر چوتھائی ۵۲ دینار مین یا زیادہ مین (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے اور

لِلْبُخَارِيِّ تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ اِقْطَعُوْا

بخاری کے الفاظ یون ہین کہ کاٹا جائے ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ مین اور احمد کی ایک روایت مین ہے کہ

فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ وَلَا تَقْطَعُوْا فِيْمَا هُوَ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض

کاٹو چوتھائی دینار مین اور نہ کاٹو اوس مین جو کم ہو اس سے۔ اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۵۳ کاٹا ڈھال کے چرانے مین جس کی قیمت تین درہم تھے متفق علیہ ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کرے خدا اوس

لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ

چور پر کہ چرا لے جاتا ہے انڈا پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اوسکا اور چرا لیتا ہے رسی پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اوسکا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَيْضًا وَعَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ بھی متفق علیہ ہے۔ اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تعالے

قَالَ اَتَشْفَعُ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَهْلَكَ

کی حدود مین تم سفارش کرتی ہو پھر کھڑے ہوئے آپ اور خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو اس کے سوا نہین تم سے پہلے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ مِنْهُمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ

لوگ ہلاک ہو گئے بیشک وہ تھے کہ جب اون مین سے کوئی شریف چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے اور جب اون مین کا

الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَلَهُ مِنْ وَجْهٍ اٰخَرَ

ضعیف چوری کرتا تو اوس پر حد قائم کرتے (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہین اور مسلم کے لئے اور سند کیساتھ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ امْرَاَةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت عائشہ رض سے مروی ہے کہ فرمایا عائشہ رض نے کہ تھی عورت عاریتاً لیتی تھی اسباب اور انکار کر جاتی تھی اوسکا پس نبی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَعَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ اور جابر رض سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہین نبی صلعم سے

قَالَ لَيْسَ عَلٰى خَائِنٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ قَطْعٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَةُ

فرمایا نہین ہے خیانت کرنے والے اور اچکنے والے اور زبردستی چھین لینے والے ۵۴ ہاتھ کا کاٹنا روایت کیا اسکو احمد اور چاروں نے

---

۵۱ قائم الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مولا کو غلام یا باندی پر جھوٹی تہمت کا باعث روز قیامت حد قائم کی جائے گی ۱۲

۵۲ چوتھائی الخ اس سے معلوم ہوا کہ چوتھائی دینار کی چوری اور آئندہ حدیث مین تین دراہم کی سے ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے مگر یہ معمول بہا احناف نہین کہ حدود ادنیٰ شبہات سے ساقط ہو جاتی ہین نیز قریب ہی حدیث گذری ہے کہ حدود مین حتی الامکان مدافعت کی جائے۔ لہذا دس درہم کی چوری سے کم مین ہاتھ نہ کٹیگا ۱۲

۵۳ چونکہ حدود کو حتے الامکان ساقط کرنا بہتر ہے۔ اسلئے حنفیہ نے اس مین جو روایت زیادہ سے زیادہ مقدار کی مروی ہے اوسکو لیا ہے وہ یہ کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے ہاتھ کاٹنا مگر ایک دینار یا دس درہم مین کذا فی التعلیق المحمود علی ابی داؤد ۱۲ مترجم

۵۴ کاٹنا الخ اس سے معلوم ہوا کہ خائن اور غاصب اور اچکنے والے پر حد قطع ید نہین ۱۲

وصححه الترمذي وابن حبان وعن رافع بن خديج قال سمعت

اور ترمذی اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور رافع بن خدیج رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا سنا

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا قطع في ثمر ولا كثر رواه أحمد

مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں ہے کاٹنا ہاتھ ۵۱ پھل مین اور نہ درخت کھجور کے گودے

والأربعة وصححه أيضا الترمذي وابن حبان وعن أبي أمية المخزومي

مین اسکو احمد اور چارون نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن حبان نے اسکو صحیح بھی کہا۔ اور ابو امیہ مخزومی سے روایت

قال أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بلص قد اعترف اعترافا ولم

ہے کہا لایا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور جو اقرار ۵۲ کرتا تھا اقرار کرنا اور اس کے ساتھ

يوجد معه متاع فقال له ما إخالك سرقت قال بلى فأعاد عليه

اسباب موجود نہ تھا پس رسول خدا نے فرمایا کہ مین خیال نہین کرتا کہ تو نے چوری کی ہو وہ بولا ہان کی ہے آپ نے دو یا تین

مرتين أو ثلاثا فأمر به فقطع وجيء به فقال استغفر الله وتب إليه

بار اسی طرح انکار فرمایا پھر حکم دیا اور ہاتھ کاٹا گیا اور لایا گیا تب آپ نے اوس سے فرمایا کہ خدا تعالی سے بخشش مانگ اور

فقال أستغفر الله وأتوب إليه فقال اللهم تب عليه ثلاثا أخرجه

اوس سے توبہ کر اوس نے کہا معافی مانگتا ہون خدا تعالے سے اور توبہ کرتا ہون پس آپ نے فرمایا اے خدا توبہ قبول فرما اسکی

أبو داود واللفظ له وأحمد والنسائي ورجاله ثقات وأخرجه الحاكم

تین بار (فرمایا) اسکو ابو داود نے بیان کیا اور الفاظ ابو داود کے ہین اور احمد اور نسائی نے روایت کیا اور اس کے راوی قابل

من حديث أبي هريرة فساقه بمعناه وقال فيه اذهبوا به فاقطعوه

اعتبار ہین اور اسکو حاکم نے بیان کیا حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پھر اوس کے معنے مطابق روایت بیان کئے اور اوس مین یہ (بھی) کہا

ثم احسموه وأخرجه البزار أيضا وقال لا بأس بإسناده وعن

کہ اسکو لیجاؤ پس اس کا ہاتھ کاٹو پھر ہاتھ آگ سے جھلس دو (خون کے بند کرنیکو) اور اسکو بزار نے بھی بیان کیا اور کہا کہ اس کی

عبد الرحمن بن عوف أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يغرم السارق

سند مین کوئی مضائقہ نہین۔ اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

إذا أقيم عليه الحد رواه النسائي وبين أنه منقطع وقال أبو حاتم

نہ تاوان ۵۳ دے چور جب اوس پر حد قایم ہو جاسے۔ اسکو نسائی نے روایت کیا اور بیان کیا کہ یہ حدیث منقطع ہے اور

هو منكر وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي عن رسول الله صلى الله عليه

ابو حاتم نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے۔ اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین رسول خدا صلے اللہ

وآله وسلم أنه سئل عن التمر المعلق فقال من أصاب بفيه من ذي حاجة

علیہ وسلم سے کہ اون سے اون چھوارون کے بارے مین دریافت کیا گیا جو اسکھانیکو لٹکائے جاتے ہین تو آپ نے فرمایا جو حاجتمند

غير متخذ خبنة فلا شيء عليه ومن خرج بشيء منه فعليه

اپنے منہ مین پہونچاوے اس حال مین کہ جمع نہ کرے تو اوس پر کوئی نقصان نہین اور جو اوس مین سے کچھ لے جاوے تو اوس پر

---

۵۱ کاٹنا الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز یا پھل غیر محفوظ ہو جیسے کھجورین وغیرہ باغون مین تو ان کی چوری سے ہاتھ نہ کاٹا جائے گا ۱۲

۵۲ اقرار الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص چوری کا مرتکب ہوا ہو اور اسپر گواہ نہ قایم ہون تو اسے کئی بار اقرار کرایا جائے اور کئی طرح سے مدافعت کی جائے تو پھر بھی اگر اقرار ہی کرے تو اسپر حد قایم کر کے اس کے ہاتھ کو آگ وغیرہ سے جھلسا جائے کہ خون بند ہو جائے اور اسے توبہ کی ترغیب دیجائے کہ آئندہ ایسا نہ کرنا ۱۲

۵۳ تاوان الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتھ کٹ جانے کے بعد پھر مال مسروقہ کا ضامن نہیں ہوتا۔ یہی مدلول کتاب اللہ ہے ۱۲

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ

الغرامة والعقوبة ومن خرج بشيء منه بعد أن يؤويه الجرين فبلغ ثمن

تاوان اور سزا لیے اور اگر لے چلے اون مین سے بعد اس کے کہ ٹھکانا دیا ہو اوسکو کھلیان[1] مین پھر پہونچ

المجن فعليه القطع أخرجه أبو داود والنسائي وصححه الحاكم وعن صفوان بن

جائے ڈھال کی قیمت کو تو اوسپر کاٹنا ہاتھ کا ہے اسکو ابوداؤد اور نسائی نے بیان کیا اور حاکم نے اسکو صحیح کہا۔

أمية أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له لما أمر بقطع الذي سرق رداءه

اور صفوان بن امیہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جب حکم دیا اوس شخص کے

فشفع فيه هلا كان ذلك قبل أن تأتيني به أخرجه أحمد والأربعة

ہاتھ کٹنے کا جسنے (صفوان کی) چادر چرائی تھی اور پھر وہ اوسکی سفارش کرنے لگے[2] کہ کیون نہ خیال کیا اسکا میرے پاس

وصححه ابن الجارود والحاكم وعن جابر قال جيء بسارق إلى النبي صلى

لانے سے پہلے اس کی احمد اور چارون نے تخریج کی اور ابن جارود اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا

الله عليه وسلم فقال اقتلوه فقالوا إنما سرق يا رسول الله قال اقطعوه

لایا گیا ایک چور رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس تو آپنے فرمایا[3] اسکو قتل کردو لوگون نے عرض کیا کہ اے

فقطع ثم جيء به الثانية فقال اقتلوه فذكر مثله ثم جيء به الثالثة

رسول خدا اس نے چوری کی ہے آپنے فرمایا تو ہاتھ کاٹ دو پس ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر دوبارہ لایا گیا تو بھی آپ نے فرمایا

فذكر مثله ثم جيء به الرابعة كذلك ثم جيء به الخامسة فقال اقتلوه

اسکو قتل کردو پس پہلے کی طرح باقی قصہ ذکر کیا پھر لایا گیا وہ تیسری بار پس اوسی کی مثل ذکر کیا پھر چوتھی بار لایا گیا اسی طرح پھر

أخرجه أبو داود والنسائي واستنكره وأخرج من حديث الحارث بن حاطب

پانچوین بار لایا گیا پس فرمایا قتل کردو اسکو اسکو ابوداؤد اور نسائی نے بیان کیا اور اسکو منکر سمجھا اور حدیث حارث بن حاطب سے

نحوه وذكر الشافعي أن القتل في الخامسة منسوخ باب حد الشارب و

اوسیکی مثل روایت بیان کی اور شافعیؒ نے ذکر کیا کہ پانچوین بار قتل کرنا منسوخ ہے۔ باب شرابخور کی حد اور نشہ لانے والی

بيان المسكر عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم أتي برجل قد

(چیز) کے بیان مین۔ انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا

شرب الخمر فجلده بجريدتين نحو أربعين قال وفعله أبو بكر فلما كان عمر

جسنے شراب پی تھی پس آپ نے اوسکو دو ٹہنیان لے کر قریب چالیس کے مارین کہا (راوی نے) کہ کیا ایسا ہی ابوبکرؓ نے

استشار الناس فقال عبد الرحمن بن عوف أخف الحدود ثمانون فأمر

پھر عمرؓ (کا زمانہ خلافت) آیا تو انہون نے لوگون سے مشورہ لیا تو عبدالرحمن بن عوفؓ بولے سب سے ہلکی حد اسی عدد ہے پس اسی پر حضرت عمرؓ

به عمر متفق عليه ولمسلم عن علي في قصة الوليد بن عقبة أنه جلد

نے اسی کا حکم دیا (حدیث) متفق علیہ ہے اور مسلم کے لئے حضرت علیؓ سے قصہ ولید بن عقبہ مین یون ہے کہ کوڑے مارے

النبي صلى الله عليه وسلم أربعين وأبو بكر أربعين وعمر ثمانين وكل سنة وهذا

نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چالیس اور ابوبکرؓ نے چالیس اور حضرت عمرؓ نے اسی[4] اور ہر ایک سنت ہے اور

---

[1] جس مقام پر کھجور کا توڑا سکھایا جائے ایسکو جرین اور جہان گیہون سکھائے جائین اوسکو بیدر کہتے ہین - کذا فی فقہ اللغہ للثعالبی ۱۲ مترجم

[2] معلوم ہوا کہ حاکم کے پاس مقدمہ چلے جانے کے بعد مدعی معافی نہین ہے ۱۲

[3] سبحان اللہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب کی زبان پر پہلے ہی وہ کلمہ جاری فرمایا جو انجام کار ہوا اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانچوین بار چور کو قتل کردیا جائے اور فقہا اس کے خلاف ہین تو شاید حضور کو بذریعہ وحی اوس شخص کا مرتد ہو جانا معلوم ہوا ہوگا جس سے اوس کے قتل کا حکم صادر فرمایا ۱۲ واللہ اعلم

[4] یہی مذہب امام صاحبؒ اور بہت سے ائمہ کا ہے بلکہ امام شافعیؒ نے ذکر کیا کہ زمانہ عمرؓ مین اسی پر اجماع ہوگیا ہے - ۱۳ - ۱۲ - ۱۱ - ۱۳ -

أَحَبُّ إِلَيَّ وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عَلَيْهِ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ الْخَمْرَ

یہی پسند زیادہ ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ ایک شخص نے اوسپر گواہی دی کہ دیکھا اوسکو قے کرتے ہوئے شراب کی تو

فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْهَا حَتَّى شَرِبَهَا وَعَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

عثمان بولے کہ اوس نے قے نہیں کی شراب کی جب تک کہ پی نہیں ۔ اور معاویہؓ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ إِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا شَرِبَ

اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا شراب خور کے بارے میں کہ جب وہ پیوے تو اوسکو کوڑے ه۱ مارو پھر جب پیوے تو اوسکو

فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا شَرِبَ الثَّالِثَةَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا شَرِبَ الرَّابِعَةَ فَاضْرِبُوا

کوڑے مارو پھر جب تیسری بار پیوے تو اوسکو کوڑے مارو پھر جب چوتھی بار پیوے تو اوس کی گردن مارڈو

عُنُقَهُ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَالْأَرْبَعَةُ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ مَا يَدُلُّ عَلَى

اسکو احمد نے بیان کیا اور یہ اوسی کے الفاظ ہیں اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے ایسی بات ذکر کی جو اوس کے منسوخ ہونے پر

أَنَّهُ مَنْسُوخٌ وَأَخْرَجَ ذٰلِكَ أَبُو دَاوُدَ صَرِيحًا عَنِ الزُّهْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

دلالت کرتی ہے (یعنی قتل کے) ابوداؤد نے زہری سے صراحۃً (منسوخ ہونا) بیان کیا۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی تم میں کا کسیکو مارے تو بچے اوس کے چہرہ ه۲ سے (حدیث)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي

متفق علیہ ہے۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں ه۳

الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ

حدود قایم نہ کی جامین اسکو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے ۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہا بیشک نازل فرمایا

وَمَا بِالْمَدِينَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ إِلَّا مِنْ تَمْرٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ أَنْزَلَ اللّٰهُ

اللہ تعالے نے شراب کے حرام ہونے کو اور نہیں ہے مدینہ میں کوئی شراب جو پی جاتی ہو ماسوا چھوارے کی شراب کے۔ اسکو مسلم نے

تَحْرِيمَ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ

بیان کیا۔ اور عمرؓ سے روایت ہے کہا نازل فرمایا خدا تعالے نے شراب ه۴ کا حرام ہونا اور وہ پانچ چیزوں کی ہوتی ہے انگور چھوارہ شہد

الْعَقْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ

گندم جو اور خمر وہ شراب ہی جو ڈھانک دے عقل کو (حدیث متفق علیہ ہے۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلعم سے فرمایا نشہ

وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لانے والی چیز شراب ہے اور ہر نشہ لانے والا حرام اسکو مسلم نے بیان کیا اور جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ

جو چیز نشہ لانے والی ہے اوسکا بہت (پینا) حرام ہے ویسا تھوڑا (بھی) اسکو احمد اور چاروں نے بیان کیا اور ابن حبان نے اوسکو صحیح بتلایا۔ اور

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيبُ فِي السِّقَاءِ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نبیذ بنایا جاتا تھا کشمش کا آپ کے لیے مشک میں

ه۱ کوڑے الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ شرابی کو کوڑے لگائے جائیں ۱۲

ه۲ چہرہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مارتے وقت چہرہ سے بچا جائے یعنی چہرہ پر ضرب نہ لگے ۱۲-۱۲-

ه۳ مساجد الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مساجد ومتبرک مواضع وعبادت خانوں میں حدود نہ قایم کیجائیں

ه۴ اس شکل کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر شراب حرام ہے ۱۲ مترجم غفرلہ

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

فیشربه یومه والغد وبعد الغد فاذا کان مساء الثالثة شربه وسقاه فان

پس اسکو آپ اوسدن پیتے تھے اور دوسرے دن اور تیسرے دن پھر جب تیسرے دن کی شام ہو جاتی تھی تو آپ خود (بھی) پیتے

فضل شیء اهرقه اخرجه مسلم وعن ام سلمة رضی الله عنها عن النبی صلی الله علیه وسلم قال

تھے اور پلاتے (بھی) اپنے پھر اگر کچھ اور بچ رہتا تو اوسکو ڈلوا دیتے تھے اسکو مسلم نے بیان کیا۔ اور ام سلمہؓ سے روایت ہے وہ روایت

ان الله لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم اخرجه البیهقی وصححه ابن

کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اللہ تعالے نے تمہاری شفا اوس چیز مین نہیں رکھی جسکو تم پر حرام کیا ۵۲ اسکو بیہقی نے

حبان وعن وائل الحضرمی ان طارق بن سوید سال النبی صلی الله علیه وسلم

بیان کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور وائل حضرمیؓ سے روایت ہے کہ طارق نے دریافت کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم

عن الخمر یصنعها للدواء فقال انها لیست بدواء ولکنها داء اخرجه مسلم

سے شراب کے بارے جو دوا کے لئے تیار کرے تو حضور نے فرمایا کہ شراب دوا نہیں ہے بلکہ وہ بیماری ۵۳ (کا سبب) ہے اسکو مسلم

وابو داود وغیرهما باب التعزیر وحکم الصائل عن ابی بردة الانصاری

اور ابوداود وغیرہ نے بیان کیا۔ باب تعزیر اور زیادتی کرنے والے کے حکم مین۔ ابو بردہ انصاریؓ سے حدیث ہے کہ

انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یجلد فوق عشرة اسواط الا فی حد

انہون نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہ کوڑے لگائے جاوین زیادہ دس ۵۴

من حدود الله تعالی متفق علیه وعن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم

کوڑون سے مگر کسی حد مین اللہ کی حدود سے (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قال اقیلوا ذوی الهیات عثراتهم الا الحدود رواه احمد وابو داود

فرمایا درگذر کرو باعزت ۵۵ لوگون سے ان کی پریشانیون کو ماسوا حدود کے اسکو احمد اور ابوداود اور نسائی اور بیہقی نے

والنسائی والبیهقی وعن علی قال ما کنت لاقیم علی احد حدا فیموت

روایت کیا۔ اور علیؓ سے روایت ہے کہا نہیں ہون مین تاکہ قایم کرون کسی پر حد پس وہ مر جاوے پھر میرے دل مین

فاجد فی نفسی الا شارب الخمر فانه لو مات ودیته اخرجه البخاری وعن

[illegible] ہو سوا شرابخور کے پس بیشک وہ اگر مرجائے تو اوس کی دیت دونگا بخاری نے اسکو بیان کیا۔ اور سعید بن

سعید بن زید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل دون ماله فهو

زید سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے مال کے ڈر سے قتل کیا جائے وہ شہید

شهید رواه الاربعة وصححه الترمذی وعن عبد الله بن خباب قال سمعت

ہے اسکو چارون نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور عبداللہ بن خبابؓ سے روایت ہے کہا سنا مین نے

رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول تکون فتن فکن فیها عبد الله المقتول

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے ہونگے فتنے پس تو اون مین اے عبداللہ مقتول ہو

ولا تکن القاتل اخرجه ابن ابی خیثمة والدارقطنی واخرج احمد نحوه

[illegible] اسکو ابن ابی خیثمہ نے [illegible] اور دارقطنی نے [illegible] اور احمد نے اسی کے مثل بیان کیا

---

۵۱ اسکے اندر تاوقتیکہ نشہ کی تیزی نہ آئے پینا اوسکا درست ہے ۱۲ مترجم غفرلہ

۵۲ حرام الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام اشیاء مین شفا نہیں۔ لہذا ان کو علاج مین دخل نہ دینا چاہیئے۔ مگر جبکہ اس کا شفا ہونا یقینی ہو۔ مثلاً جیسے سخت پیاسے کو کہ پانی نہیں مل سکتا اور شراب ہو تو پھر شراب بقدر ضرورت استعمال کر سکتا ہے ۱۲

۵۳ بیماری الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب دوا نہیں ہو سکتی بلکہ اسکا استعمال الٹا مرض کا موجب ہے جبکہ اس مین کسی یقینی مرض کا علاج نہ ہو ۱۲

۵۴ دس الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدود اللہ کے علاوہ باقی حدود مین دس کوڑون سے زیادہ نہ لگائے جاوین ۱۲

۵۵ باعزت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باعزت معزز اشخاص کی چھوٹی تقصیرات سے چشم پوشی کرنی بہتر ہے۔ مگر حدود کا قائم کرنا ضروری ہے ۱۲

۱۲-۱۲-۱۲ - ۱۲-۱۲-۱۲

كتاب الجهاد عن ابى هريرة رض قال قال رسول
كتاب الجہاد۔ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

الله صلى الله عليه وسلم من مات ولم يغز ولم يحدث به نفسه مات على شعبة
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مرجائے اور نہ جہاد[1] کیا ہو اوس نے اور نہ دل مین اوسکا خیال لایا ہو تو مریگا وہ نفاق

من نفاق رواه مسلم وعن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم قال جاهدوا
کی ایک شاخ پر اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور انس رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جہاد[2] کرو

المشركين باموالكم وانفسكم والسنتكم رواه احمد والنسائى وصححه الحاكم
مشرکون سے اپنے مالون اور اپنی جانون اور اپنی زبانون کے ذریعہ اسکو احمد اور نسائی نے روایت کیا اور حاکم

وعن عائشة رض انها قالت قلت يا رسول الله على النساء جهاد قال نعم
نے اوسکو صحیح بتلایا۔ اور عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ انہون نے کہا عرض کیا مین نے اے رسول خدا کیا عورتون پر جہاد

جهاد لا قتال فيه هو الحج والعمرة رواه ابن ماجة واصله فى البخارى وعن
[3] فرض ہے آپنے فرمایا ہان جہاد ہے ایسا جہاد جس مین لڑائی نہین ہے وہ حج اور عمرہ ہے اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اسکی

عبد الله بن عمر رض قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم يستاذنه
اصل بخاری مین ہے۔ اور عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہا آیا ایک آدمی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہ اجازت مانگتا تھا

فى الجهاد فقال احى والداك قال نعم قال ففيهما فجاهد متفق عليه ولاحمد
آپ سے جہاد مین شامل ہونے کی آپنے فرمایا تیرا باپ زندہ[4] ہے اوس نے کہا ہان فرمایا پس اونھین مین جہاد کر یعنی اطاعت

ولابى داود من حديث ابى سعيد نحوه وزاد ارجع فاستاذنهما فان
کر اونکی۔ متفق علیہ ہے اور احمد اور ابو داؤد کیلئے حدیث ابو سعید کی اوسیکی مثل ہے اور یہ زیادہ کیا کہ لوٹ پس اجازت لے اون

اذنا لك والا فبرهما وعن جرير البجلى قال قال رسول الله صلى الله عليه
پس اگر اجازت دیدین تو خیر ورنہ اونکے بھلائی کر تارہ۔ اور جریر بجلی رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

وسلم انا برئ من كل مسلم يقيم بين المشركين رواه الثلثة واسناده صحيح
نے مین بیزار ہون اوس مسلمان سے جو مشرکون کے درمیان رہتا ہو اسکو تینون نے روایت کیا اور اسکا اسناد صحیح ہے

ورجح البخارى ارساله وعن ابن عباس رض قال قال رسول الله صلى الله عليه
اور بخاری نے اس کے مرسل ہونیکو ترجیح دی ہے۔ اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وسلم لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد ونية متفق عليه وعن ابى موسى
وسلم نے فتح مکہ کے بعد ہجرت (کی ضرورت) نہین رہی لیکن جہاد باقی ہے[5] اور نیت خیر (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ابو موسیٰ

الاشعرى رض قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من قاتل لتكون
اشعری سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مقابلہ کرے اسلیئے کہ ہوجاوے

كلمة الله هى العليا فهو فى سبيل الله متفق عليه وعن عبد الله بن
اللہ کا کلمہ بلند۔ تو وہ اللہ کے راستہ مین ہے (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور عبد اللہ بن

---

[1] جہاد الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص نے جہاد کا خیال بھی نہ کیا کہ فرض ہوتے وقت اگر طاقت ہوئی تو ضرور کرونگا۔ تو اس کی موت نفاق کے شعبون مین سے ایک شعبہ پر واقع ہوگی ۱۲

[2] جہاد الخ اس سے معلوم ہوا کہ جہاد تین چیزون سے ہے مال اور جان اور زبان سے ۱۲۔

[3] جہاد الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرضیت جہاد کے علاوہ نفل جہاد کی بجائے عورتون کے لیئے طاقت ہوتے نفل حج وعمرہ ہی جہاد ہے ۱۲

[4] زندہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل جہاد سے والدین کی خدمت بہتر ہے ہان اگر وہ اجازت دیدین ۱۲۔

[5] جہاد الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہجرت بعد فتح مکہ ختم ہوگئی ہے مگر جہاد اور نیت خیر قیامت تک باقی رہیگی ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين۔ آمین۔ یا رب العالمین۔

السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ

سعدی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہین بند ہوگی ہجرت جب

مَا قُوتِلَ الْعَدُوُّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ أَغَارَ

تک مقاتلہ ہوگا دشمن سے اسکو نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور نافع رضہ سے روایت ہے کہا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ

لوٹ[۱] ڈالی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی مصطلق، حالانکہ وہ غافل تھے پس لڑاون مین سے قتال

فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى ذَرَارِيَّهُمْ حَدَّثَنِي بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

کرنے والے کو قتل کر دیا اور اون کے بچون کو قید کر لیا حدیث بیان کی مجھسے ساتھ اس کے عبد اللہ بن عمر رضہ نے (حدیث)

عُمَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ

متفق علیہ ہے۔ اور سلیمان بن بریدہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہا تھے رسول خدا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ

صلے اللہ علیہ وسلم جب مقرر فرماتے کسی کو حاکم لشکر کا یا ٹکڑی کا تو وصیت فرماتے خاص اوس کے بارے مین اللہ کے

بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللّٰهِ فِي

ڈرنے کی اور دوسرے ساتھ کے مسلمانون کے ساتھ بہتری[۲] کی پھر فرماتے لڑو خدا کا نام لیکر اللہ کے رستہ مین قتل

سَبِيلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا

کرو جو اوسکو جو کفر کرے اللہ تعالے کے ساتھ لڑو اور خیانت بند کرو اور عہد شکنی مت کرو اور بوچامت کرو اور

وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى

مت قتل کرو بچون کو اور جب تم ملے دشمن مشرک کو بڑو تو اوسکو تین باتون کی طرف بلاؤ پس اون مین سے جونسی

ثَلَاثِ خِصَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ادْعُهُمْ

کو قبول کرے تجھ سے تو قبول کر اوس سے اور رک جا اوس سے بلا تو اون کو اسلام کی طرف پس اگر قبول

إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ

کرین تو تو اون سے اسلام قبول کر پھر بلا تو اون کو منتقل ہونے اور دیس کو اون کے چھوڑ کر مہاجرین کے ملک کی طرف

إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ

پس اگر وہ انکار کرین تو اون کو بتلادے کہ وہ ہونگے مانند گنوار مسلمانون کی اور نہ ہوگا اون کے لیے

وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ

غنیمت اور فی مین کوئی حصہ مگر یہ کہ مسلمانون کے ساتھ جہاد کرین پس اگر وہ اسلام سے انکار کرین تو تو سوال

فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ فَإِنْ هُمْ

کر اون سے جزیہ دینے کا اگر وہ قبول کرین تو تو اون سے قبول کر اور اگر وہ انکار کرین

أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ تَعَالَى وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ

تو اللہ تعالے سے مدد طلب کر اور قتال کر ان سے | اور جب تو محاصرہ کرے اہل قلعہ کا پس چاہین وہ تجھ سے

اور جزیہ بھی نہ دین تو پھر بہ امداد الٰہی شروع کر دو قتل اگر تم سے یہ وقت محاصرہ کوئی عہد کرین تو اپنے ذمہ پر فیصلہ کرنا اللہ تعالے و رسول اللہ

[۱] لوٹ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفار حربیون پر مسلمانون کو شبخون مارنا بھی جائز ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کہ جنگ مین حصہ لین۔ تم نہین قتل کیا جائے اور جو نہ لے سکین جیسے بچے و عورتین تو انہین قتل نہ کیا جائے بلکہ قید کر لیا جائے ۱۲

[۲] بہتری الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد غلبہ اسلام حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر جرنیل لشکر کو نصیحت فرمائی ہوئی تھی کہ جنگ مین علم سے بچنا۔ اور اللہ تعالی سے بہر حال ڈرتے رہنا۔ اور اپنے لشکر سے خیر خواہی کرنا پھر آپ نے اسے نصیحت کی کہ غزا للہ کرو اور خیانت و عہد شکنی اور مثلہ کرنے سے بچو۔ اسی طرح بچون کے قتل سے پھر یہ ارشاد فرمایا کہ جب کفار سے مقابل ہو تو انہین پہلے اطلاع دو کہ مسلمان ہو کر محفوظ ہو جاؤ۔ اگر مسلمان ہو جائین تو انہین کہو کہ دار اسلام مین ہجرت کر جاؤ تاکہ تم بھی غنیمت وغیرہ سے بہرہ ور ہو ورنہ نہ ہوگے اگر اسلام نہ قبول کرین۔ تو انہین کہو کہ جزیہ دینا قبول کرلو۔ اگر قبول کرین تو پھر ان کے قتال سے باز رہو۔ اگر وہ اسلام بھی نہ لائین

أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَفْعَلْ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ

یہ کہ دے تو اون کو اللہ تعالیٰ کے اور اوس کے نبی کا ذمہ پس نہ کر ایسا لیکن دے تو اون کو اپنا ذمہ اسلیئے کہ تم اگر توڑ دو اپنا

ذِمَّتَكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللهِ

ذموں کو زیادہ آسان ہے اس سے کہ توڑو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کو اور اگر چاہیں

وَإِذَا أَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللهِ فَلَا تَفْعَلْ بَلْ عَلٰى حُكْمِكَ

وہ کہ تم اتارے تو اون کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر پس مت کر بلکہ اتار اپنے حکم پر پس تحقیق تو نہیں

فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ فِيهِمْ حُكْمَ اللهِ أَمْ لَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

جانتا کہ تو اون کے اندر اللہ کے حکم کو پہونچے یا نہیں اسکو مسلم نے بیان کیا۔ اور کعب بن

كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً وَرّٰى

مالک رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ارادہ کرتے کسی جگہ لڑائی کا توظاہر کرتے دوسری

بِغَيْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ مَعْقِلٍ أَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ

۱ جگہ کو متفق علیہ ہے۔ اور معقل رضؓ سے روایت ہے کہ نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے کہا موجود تھا میں رسول

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰى

خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تو جب آپ شروع دن میں لڑائی ۲ نہ کرتے تو موخر فرماتے لڑائی کو یہاں تک

تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةُ وَصَحَّحَهُ

کہ آفتاب ڈھل جاتا اور ہوائیں چلنے لگتیں اور مدد اترنے لگتی ۳ اسکو احمد اور تینوں نے روایت کیا اور حاکم نے اسکو

الْحَاكِمُ وَأَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ

صحیح بتایا اور اس کی اصل بخاری میں ہے۔ اور صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہا سوال کیا گیا رسول خدا

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ فَيُصِيبُونَ مِنْ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گھر والوں کے بارے میں کہ کیا مشرک مردوں ہی کا سا حکم ہے اور عورتوں اور بچوں کا

نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ فَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

عورات کو پہنچا یہ مارنے کے وقت ۴ حاصل ہوں آپ نے فرمایا یہ اونہیں میں سے ہیں۔ (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور عائشہ رضؓ سے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَبِعَهُ فِي يَوْمِ بَدْرٍ ارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ رَوَاهُ

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس مرد سے جو پیچھے ہولیا آپ کے جنگ بدر کے روز واپس ہو جا کیونکہ میں

مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى امْرَأَةً مَقْتُولَةً فِي

مشرک سے مدد نہیں لیتا اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو اپنے

بَعْضِ مَغَازِيهِ فَأَنْكَرَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ

کسی غزوہ میں مقتول ہوئے دیکھا پس آپ نے عورتوں اور بچوں ۵ کے قتل سے انکار کیا متفق علیہ ہے۔ اور سمرہ رضؓ سے

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل ۶ کرو بوڑھے مشرکوں کو اور باقی رکھو اون کے بچوں کو

---

۱ یعنی ایسی باتیں کرتے تھے جس سے دوسرے لوگ دوسری جگہ کی لڑائی کا ارادہ اخذ کرتے یہ اسلیئے کہ کہیں دشمن کو خبر نہ ہو جائے اور اپنا انتظام کرلے ۱۲

۲ لڑائی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی یا شروع دن میں کی جائے یا بعد زوال سورج نماز ادا کرکے تاکہ نصرت و فرح کی ہوائیں چلنے لگیں ۱۲

۳ یعنی اگر ایسے وقت میں بچے اور عورتیں نادانستگی کی وجہ سے مقتول ہو جائیں تو کچھ حرج نہیں یہ ہی قاضی نے بیان کیا۔ کذا فی الطیبی ۱۲ مترجم

۴ بچوں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں و عورتوں کا قتل برا ہے جبکہ عورتوں میں سے کوئی صاحب رائے و تدبیر دربارہ انتظام جنگ نہ ہو ورنہ وہ بھی جنگی آدمی ہے جسکا قتل جائز ہے ۱۲

۵ قتل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بوڑھے کفار کو قتل کرو اور بچوں سے تعرض نہ کرو۔ اسلیئے کہ بوڑھے تجربہ کار مدبر نظام جنگ ہوتے ہیں جن کی رائے پر قتال کیا جاتا ہے گویا وہ بھی مقاتل ہوئے ۱۲

رواه ابو داود وصححه الترمذي وعن علي انهم تبارزوا يوم بدر

اسکو ابوداؤد نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو صحیح بتایا اور علی سے روایت ہے کہ چند صحابی مقابلہ پر آئے دن

رواه البخاري واخرجه ابو داود مطولا وعن ابي ايوب قال انما

جنگ بدر کے اسکو بخاری نے روایت کیا اور ابوداؤد نے اسکو طویل طریقہ سے بیان کیا۔ اور ابوایوب سے روایت ہے کہا

نزلت هذه الاية فينا معشر الانصار يعني قوله تعالى ولا تلقوا بايديكم

اس کے سوا نہیں کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت ہم گروہ انصار میں یعنی خداتعالی کا یہ قول مت ڈالو اپنے ہاتھوں کو ہلاکت

الى التهلكة قال ردا على من انكر على من حمل على صف الروم حتى دخل

کی طرف کہا ابوایوب نے یہ اوس کی تردید کی غرض سے جس نے انکار کیا اوس شخص پر جس نے حملہ کیا صف روم پر

فيهم رواه الثلاثة وصححه الترمذي وابن حبان والحاكم وعن ابن عمر قال

یہاں تک کہ گھس گیا (تنہا) اوس میں اسکو تینوں نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور

حرق رسول الله صلى الله عليه وسلم نخل بني النضير وقطع متفق عليه وعن

ابن عمر سے روایت ہے کہا جلا دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی نضیر کے باغ کو اور کاٹ دیا متفق علیہ

عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تغلوا فان

اور عبادہ بن صامت رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مت خیانت کرو غنیمت

الغلول نار وعار على اصحابه في الدنيا والاخرة رواه احمد والنسائي

میں کیونکہ یہ خیانت سبب آگ اور عار کا (سبب شرمندگی) کا ہے اپنے ساتھیوں پر دنیا اور آخرت میں اسکو احمد اور

وصححه ابن حبان وعن عوف بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم

نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور عوف بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قضى بالسلب للقاتل رواه ابو داود واصله عند مسلم وعن عبد الرحمن

حکم دیا لوٹ کا قاتل کے لیئے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی اصل مسلم کے نزدیک ہے۔ اور عبدالرحمن

بن عوف في قصة قتل ابي جهل قال فابتدراه بسيفيهما حتى قتلاه

بن عوف سے قصہ قتل ابوجہل میں روایت ہے کہا پس سبقت کی دونوں نے اوس پر اپنی تلوار کے ساتھ یہاں تک کہ دونوں

ثم انصرفا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبراه فقال ايكما قتله هل

نے اوسے قتل کر دیا پھر لوٹے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پس خبر دی دونوں نے آپ کو تو آپ نے فرمایا تم دونوں میں

مسحتما سيفيكما قالا لا قال فنظر فيهما فقال كلاكما قتله فقضى صلى

سے کس نے قتل کیا ہے اوسکو کیا تم نے اپنی تلواروں کو صاف کر لیا انہوں نے کہا نہیں کہا پس دیکھا حضور نے دونوں تلواروں کو اور

الله تعالى عليه وسلم بسلبه لمعاذ بن عمرو بن الجموح متفق عليه وعن

فرمایا کہ تم دونوں نے اوسکو قتل کیا ہے پس حکم دیا آپ نے اوس کی لوٹ کا معاذ بن عمرو بن جموح کو (حدیث) متفق علیہ

مكحول ان النبي صلى الله عليه وسلم نصب المنجنيق على اهل الطائف

اور مکحول سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قائم کی منجنیق ف۵۳ اہل طائف پر

ف۵۱ یہ قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کے وقت کا ذکر ہے ابوداؤد میں یہ روایت مفصلاً ذکر کی گئی ہے ۱۲ مترجم

ف۵۲ احناف نے اسکا یہ مطلب بیان کیا کہ چونکہ پہلی بار حملہ کر کے اوسکو گرا لینے والے اور ضعیف کر دینے کے بعد معاذ بن عفرا قتل میں شریک ہو گئے تھے۔ لہذا قاتل حقیقۃً معاذ بن عمرو کو آپ نے اوس کی لوٹ عطا فرمائی۔ اور اصحاب امام مالک رح نے بیان کیا کہ امام کو اختیار ہے کہ لوٹ کے اندر جو چاہے ..... کرے ۱۲ مترجم

ف۵۳ منجنیق آلہ ہوتا ہے جس سے گولہ اندازی کی جائے۔ مثلاً توپ ہن اور مثل اس کے ۱۲ مترجم

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفار کے باغوں وغیرہ درختوں کا جلا دینا اور کاٹ دینا جائز ہے جبکہ خود ان کا قتل جائز ہوا۔ تو یہ چیزیں بھی اہون ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين۔ آمين

-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَوَصَلَهُ الْعُقَيْلِيُّ

اسکو ابو داؤد نے مراسیل مین بیان کیا اور اس کے راوی قابل اعتماد ہین اور موصول کیا اسکو عقیلی نے سند ضعیف

بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے ساتھ حضرت علی سے ۔ اور انس رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے مکہ مین

دَخَلَ الْمَكَّةَ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ

حالانکہ آپ کے سر پر خود تھا سلہ جب اوس کو آپنے اتار دیا تو آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ ابن

ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

خطل کعبہ کے پردون سے لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا قتل کر دو اسکو متفق علیہ ہے ۔ اور سعید بن

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَوْمَ بَدْرٍ

جبیر رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتل کیا جناب بدر کے دن مین

ثَلٰثَةً صَبْرًا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَعَنْ

تین شخصون کو باندھکر اسکو ابو داؤد نے بیان کیا مراسیل مین اور اس کے راوی قابل اعتماد ہین ۔ اور عمران بن

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حصین رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے

فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مُشْرِكٍ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

فدیہ سلہ مین لیا دو مردون مسلمانون کو ایک مرد مشرک کے بدلے اسکو ترمذی نے بیان کیا اور صحیح بتلایا اسکو اور اسکی

وَأَصْلُهُ عِنْدَ مُسْلِمٍ وَعَنْ صَخْرِ بْنِ الْعَيْلَةِ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى

اصل مسلم کے نزدیک ہے ۔ اور صخر بن عیلہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ

فرمایا کہ قوم جب مسلمان سلہ ہو جاتی ہے تو اپنے خونون اور مالون کو محفوظ کر لیتی ہے

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ

اسکو ابو داؤد نے بیان کیا اور اس کے راوی قابل اعتبار ہین ۔ اور جبیر بن مطعم رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ

وسلم نے فرمایا جنگ بدر کے قیدیون کے بارے مین کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے

ابْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

پھر ان ہڑے ہوؤن کے بارے مین مجھسے گفتگو کرتے تو ان کو اوس کی وجہ سے چھوڑ دیتا بخاری نے اسکو روایت کیا

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ لَهُنَّ

اور ابو سعید خدری رض سے روایت ہے کہا ہم نے پکڑا قیدیون کو جنگ اوطاس کے دن کہ اون کے واسطے خاوند تھے

أَزْوَاجٌ فَتَحَرَّجُوا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ

پس تنگی مین پڑے لوگ تو خدا تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی اور یاکدامن عورتین (بلا نکاح) حرام ہین مگر وہ لونڈیان

سلہ خود الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خود کا استعمال بحالت جنگ بہتر و مستحب ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جو اشیاء مقابل کی ضرب کو روکے اس کا پہننا اچھا ہے ۱۲

سلہ فدیہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان قیدیون کے عوض کافر قیدی کو چھوڑنا جائز ہے کہ کفار مسلمانون کو چھوڑ دین ۔ اور مسلمان کفار قیدی کو ۱۲-۱۲-۱۲

سلہ مسلمان الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام خون اور مال و آبرو کا محافظ ہو جاتا ہے جسکے بعد کسی مسلمان کو اس سے چھیڑ کرنے کی اجازت نہین ۔ بلکہ وہ سب دینی بھائی ہو گئے

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

اللّٰهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم أجمعين ۔ آمين ۔ ثم آمين ۔ ۱۲-۱۲-۱۲-

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

أَيْمَانُكُمْ الْآيَةَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ

جن کے تم مالک ہو (کہ وہ حلال ہیں) آخر آیت تک اسکو مسلم نے بیان کیا - اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہا بھیجا رسول خدا

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَأَنَا فِيهِمْ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک ٹکڑی کو اور میں (بھی) اون ہی میں تھا نجد کی جانب پس غنیمت حاصل کی بہت سے

فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ

اونٹ پس پھر ہوئے حصے اون کے بارہ اونٹ اور ایک ایک اونٹ زیادہ دیئے گئے (حدیث) متفق علیہ ہے - اور اونہیں

قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ

روایت ہے کہا حصہ دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جنگ خیبر کے روز سوار کو دو حصے[1] اور پیدل کا ایک

سَهْمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَلِأَبِي دَاوُدَ أَسْهَمَ لِرَجُلٍ وَلِفَرَسِهِ ثَلَاثَةَ

حصہ (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں کہ حصہ مقرر کیا حضور نے آدمی اور اوسکے گھوڑے کے لئے

أَسْهُمٍ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ وَسَهْمًا لَهُ وَعَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ

تین حصہ دو حصے اوس کے گھوڑے کے اور ایک خود آدمی کا - اور معن بن یزید رض سے روایت ہے کہا سنا میں نے

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نَفْلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرماتے ہوئے نفل نہیں ملتا[2] ہے مگر بعد پانچویں حصہ کے اسکو احمد نے

وَأَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الطَّحَاوِيُّ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ شَهِدْتُ

اور ابو داؤد نے روایت کیا اور اسکو طحاوی نے صحیح بتلایا - اور حبیب بن مسلمہ رض سے روایت ہے کہا حاضر تھا میں رسول خدا

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْأَةِ وَالثُّلُثَ فِي

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس کہ آپ نے چوتھائی ابتدا میں بطور نفل دیا اور تہائی لوٹتے میں اسکو ابو

الرَّجْعَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْجَارُودِ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنِ ابْنِ

داؤد نے روایت کیا اور ابن جارود اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا - اور ابن عمر رض سے روایت

عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ

ہے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بطور زیادتی[3] نفل دیتے تھے ٹکڑی کو مخصوص اون کے واسطے

السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ

ماسوا حصہ عام لشکر کے (حدیث) متفق علیہ ہے - اور انہیں سے روایت ہے

قَالَ كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ

کہا تھے ہم حاصل کرتے تھے اپنے جہادوں میں شہد[4] اور انگور پس ہم اون کو کھا لیتے تھے اور اوٹھا نہیں رکھتے تھے

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِأَبِي دَاوُدَ فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ

اسکو بخاری نے روایت کیا اور ابو داؤد کے لیے یہ ہے کہ پس اون سے پانچواں حصہ نہیں لیا جاتا تھا اور ابن حبان نے اسکو صحیح

عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ أَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيءُ

[illegible] عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے [illegible] آتا اور [illegible] کو بقدر کفایت

---

[1] دو حصے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا - کہ پیادہ غازی کو غنیمت کے مال سے ایک حصہ اور سوار کو دو حصے دیے جاتے تھے ایک گھوڑے کا اور ایک اسکا اپنا ۱۲

[2] یعنے امام جو کچھ حصہ مقررہ کے علاوہ کسی مجاہد کو دے - وہ پانچواں حصہ نکال کر دے ۱۲ مترجم۔

[3] بطور الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم وقت کو اجازت ہے کہ کسی مصلحت کی بنا پر بعض لشکریوں سے چند آدمیوں کو کوئی زائد چیز ان کے حوصلہ افزائی کے لیے عطا کر دے ۱۲

[4] شہد الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز فی الحال کھانے پینے کے قابل ہو اسے مال غنیمت میں جمع کر کے نہیں رکھا جاتا تھا - بلکہ وہ خورد و نوش میں استعمال کی جاتی تھی - جیسے شہد و انگور و طعام وغیرہ ۱۲

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

فيأخذ منه مقدار ما يكفيه ثم ينصرف أخرجه أبو داود وصححه ابن

کھالیتا تھا پھر چلا جاتا تھا — اسکو ابوداود نے بیان کیا — اور ابن جارود اور حاکم نے

الجارود والحاكم وعن رويفع بن ثابت قال قال رسول الله صلى الله

اسکو صحیح بتلایا۔ اور رویفع بن ثابت رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

تعالى عليه وسلم من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يركب دابة من

جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ تعالے اور قیامت پر بس نہ سوار ہو کسی چوپایہ پر مسلمانون کی غنیمت سے

فيء المسلمين حتى إذا أعجفها ردها فيه ولا يلبس ثوبا من فيء المسلمين

یہان تک کہ جب اوسکو لاغر کر دے تو لوٹا دے اوسکو غنیمت مین اور نہ پہنے کوئی کپڑا مسلمانون کی غنیمت سے یہانتک

حتى إذا أخلقه رده فيه أخرجه أبو داود والدارمي ورجاله لا بأس بهم

کہ جب اوسکو پرانا کر دے تو لوٹا دے اوسکو غنیمت مین اسکو ابوداود اور دارمی نے بیان کیا اور اسکے راوی برے

وعن أبي عبيدة بن الجراح قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

نہین ہین۔ اور ابو عبیدہ بن جراح سے روایت ہے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پناہ

يجير على المسلمين بعضهم أخرجه ابن أبي شيبة وأحمد وفي إسناده

قبول کرتے ہوئے مسلمانون پر بعض اون کے کی — اسکو ابن ابی شیبہ اور احمد نے بیان کیا — اور اس کے اسناد مین

ضعف وللطيالسي من حديث عمرو بن العاص يجير على المسلمين

کمزوری ہے اور طیالسی کے لیئے حدیث عمرو بن عاص رض سے اون سب کہ پناہ قبول فرماتے تھے مسلمانون پر اون مین کے

أدناهم وفي الصحيحين عن علي ذمة المسلمين واحدة يسعى بها أدناهم

ادنے ادنے کی صحیحین مین حضرت علی رض سے مروی ہے کہ تمام مسلمانون کا ذمہ ایک ہے کوشش کرسکتا ہے لوس نا

زاد ابن ماجة من وجه آخر ويجير عليهم أقصاهم وفي الصحيحين من

ادنی اون کا ابن ماجہ نے ایک اور سند سے زیادہ کیا اور پناہ قبول کرتے تھے اون کے ادنی کی اور صحیحین مین

حديث أم هانئ قد أجرنا من أجرت وعن عمر أنه سمع رسول الله صلى

حدیث ام ہانی کی یون ہے کہ ہم نے پناہ دی اوسکو جسکو پناہ دی تونے۔ اور عمر رض سے روایت ہے کہ انہون نے سنا

الله عليه وسلم يقول لأخرجن اليهود والنصارى من جزيرة العرب حتى

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے البتہ ضرور نکالدونگا مین یہود کو اور نصاری کو جزیرہ عرب سے

لا أدع إلا مسلما رواه مسلم وعنه أيضا قال كانت أموال بني النضير

یہان تک کہ نہ چھوڑون گا مگر مسلمان کو اوسکو مسلم نے روایت کیا اور اونہین سے یہ بھی مروی ہے کہا تھے اموال بنی نضیر کے

مما أفاء الله على رسوله مما لم يوجف عليه المسلمون بخيل ولا ركاب فكانت

اوس قبیلے سے کہ فی (غنیمت) فتح بلا قتال تھا اون کو اللہ نے لایا اپنے رسول پر اموال جو نہین روندا تھا اون کو مسلمانون

للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم خاصة فكان ينفق على أهله نفقة سنة

مخصوص واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس تھے خرچ کرتے تھے اپنے اہل پر ایک سال تک اور جو کچھ بچتا تھا

ﮮ۵۱ غنیمت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کو قبل تقسیم مال غنیمت کسی چیز کا استعمال جائز نہین کہ استعمال کرکے خراب ہوجانے کے بعد اسے واپس کر دے ۱۲-۱۲

ﮮ۵۲ یعنے تمام مسلمانون مین سے کوئی ایک بھی کسی کافر کو اپنے ذمہ مین لے لے تو سبکو قبول کرنا پڑیگا - بشرطیکہ امام اوسکو مصلحت کے خلاف نہ جانے ۱۲ مترجم

ﮮ۵۳ یہود الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہود و نصارے کا عرب کے جزیرے سے نکالنا ضروری تھا چنانچہ بعد مین خلفاء راشدین نے ایسا ہی کر دیا ۱۲-۱۲

ﮮ۵۴ غنیمت الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو ملک کفار بغیر جنگ تابع ہوجائے تو وہ غنیمت عامہ مومنین نہین ہوتا بلکہ شاہ وقت کے لیئے ہوتا ہے - جسے وہ اپنی ضروریات مین صرف کرے ۱۲ ۔۔۔ ۱۲

وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُتَّفَقٌ
داخل کرتے تھے اوسکو (جہاد کے) گھوڑون ہتھیارون وغیرہ مین اور ہتھیارون مین اللہ تعالیٰ کے رستہ مین تیاری کی غرض

عَلَيْهِ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور معاذ رض سے روایت ہے کہا گئے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت مین

خَيْبَرَ فَأَصَبْنَا فِيهَا غَنَمًا فَقَسَّمَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَائِفَةً
مقام خیبر مین پس حاصل کیا ہم نے اوسجگہ بکریون کو پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم مین ایک گلہ

وَجَعَلَ بَقِيَّتَهَا فِي الْمَغْنَمِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرِجَالُهُ لَا بَأْسَ بِهِمْ وَعَنْ أَبِي
تقسیم فرمادیا اور باقی بکریون کو مال غنیمت مین رکھا اسکو ابو داؤد نے روایت کیا اور اس کے راویون کے ساتھ کوئی مضائقہ

رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَخِيسُ بِالْعَهْدِ
نہین ہے۔ اور ابو رافع رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک مین عہد شکنی نہین کرتا ہون اور

وَلَا أَحْبِسُ الرُّسُلَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ أَبِي
نہ ایلچیون کو قید کرتا ہون اسکو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور ابوہریرہ رض

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا فَأَقَمْتُمْ
سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس گاؤن مین تم آؤ پھر اوس مین قیام کرو تو اوس مین

فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ
تمہارا حصہ ہے اور جونسا گاؤن اللہ اور اوس کے رسول کی نافرمانی کرے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ

وَرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

بَابُ الْجِزْيَةِ وَالْهُدْنَةِ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
اور رسول کے لئے ہے پھر وہ تمہارے واسطے ہے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ باب جزیہ اور صلح کے بیان مین۔ عبدالرحمن

بْنِ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا يَعْنِي الْجِزْيَةَ مِنْ
بن عوف رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیا اوسکو یعنی جزیہ کو مقام ہجر کے

مَجُوسِ هَجَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلَهُ طَرِيقٌ فِي الْمُوَطَّأِ فِيهِ انْقِطَاعٌ وَعَنْ عَاصِمِ
آتش پرستون سے اسکو بخاری نے روایت کیا اور اس کے لئے مؤطا مین ایک سند ہے جس مین انقطاع ہے۔ اور عاصم

بْنِ عُمَرَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بن عمر رض سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین انس سے اور وہ عثمان بن سلیمان سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا

بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أُكَيْدِرِ دُومَةِ الْجَنْدَلِ فَأَخَذُوهُ فَأَتَوْا بِهِ فَحَقَنَ
خالد بن ولید کو دومۃ جندل کے حاکم اکیدر کی طرف پس پکڑ لائے اوسکو تو حضور نے

دَمَهُ وَصَالَحَهُ عَلَى الْجِزْيَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي
اوسکا خون محفوظ کردیا اور اوس سے جزیہ پر صلح کرلی اسکو ابو داؤد نے روایت کیا۔ اور معاذ بن جبل رض سے روایت ہے کہا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا
بھیجا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف پس حکم دیا مجھکو یہ کہ وہان ہر بالغ شخص سے ایک دینار

ف۱ قولہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلطان وقت کو بعض غنیمت کو لشکر مین تقسیم کرکے بعض کا مجمع غنیمتین جمع رکھ لینا جائز ہے ۱۲

ف۲ عہد الخ کہ عہد شکنی نہ کیجائے۔ اور مقابل کے قاصدون کو قید نہ کیا جائے۔ تاکہ سلسلہ اطلاع واخبار وپیام منقطع نہ ہو جائے ۱۲

ف۳ خالد الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی سردار کفار کو پکڑ لانے پر بعد قبول جزیہ اس کا خون معاف بھی کردینا جائز ہے ۱۲

ف۴ بالغ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر بالغ کافر سے ایک دینار جزیہ مین لیا جائے ۱۲-۱۲

ف۵ ہجر مدینہ کے قریب ایک شہر ہے اور بحرین کی تمام زمین کو بھی کہتے ہین ۱۲-۱۲

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ

أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرِيًّا أَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ عَائِذِ

یا اوسکے برابر معافری سلہ اسکو تینوں نے بیان کیا اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور عائذ بن عمرو

بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا

مزنی رضہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اسلام غالب ہوگا اور نہ

يُعْلٰى أَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

مغلوب ہوگا اسکو دارقطنی نے بیان کیا۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْتَدِؤُا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيْتُمْ أَحَدَهُمْ

وسلم نے فرمایا مت ابتدا کرو یہود و نصاریٰ کی ساتھ سلام کی اور جب ملو کسی ایک اون میں سے

فِي طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ إِلٰى أَضْيَقِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

راستہ میں تو مجبور کرو اوسکو تنگ ۵۲ راستہ کی طرف اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور مسور بن مخرمہ سے روایت

وَمَرْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ

ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے صلح حدیبیہ کے سال پس ذکر کیا حدیث کو

الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَفِيْهِ هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سُهَيْلَ بْنَ

ساری کی تفصیل کے اور اوس میں یہ (بھی) ہے کہ یہ وہ ہے کہ صلح کی ہے اوس پر محمد بن عبداللہ نے سہیل بن عمرو سے

عَمْرٍو عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ يَأْمَنُ فِيْهَا النَّاسُ وَيَكُفُّ بَعْضُهُمْ

اوپر ترک کرنے لڑائی کے دس سال تک کہ امن میں رہیں لوگ ان دنوں تک اور بعض لوگ ان میں سے بعض کو رکیں

عَنْ بَعْضٍ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ وَأَخْرَجَ مُسْلِمٌ بَعْضَهُ

اسکو ابوداود نے بیان کیا اور اس کی اصل بخاری میں ہے اور مسلم نے اس کے بعض کو حدیث انس رضہ سے

مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ وَفِيْهِ أَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ

روایت کیا اور اوس میں یہ (بھی) ہے کہ بیشک جو تم میں سے آجائے گا ہم تم پر اوسکو واپس نہ کرینگے اور جو

مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا أَتَكْتُبُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ

تمہارے پاس ہم میں سے چلا جائے گا لوٹانا پڑے گا تمکو ہم پر لوگوں نے کہا کیا اے رسول خدا آپ یہ لکھتے ہیں آپ نے

مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ فَسَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ

فرمایا ہاں بیشک جو ہم سے اون کی طرف چلا جائے گا پس دور کردیا خدا تعالیٰ نے اوسکو اور جو اون میں کا ہمارے پاس

فَرَجًا وَمَخْرَجًا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آجائیگا تو قریب ہے کہ کردیگا اللہ تعالیٰ اوس کے لیئے راہ نجات اور کشادگی۔ اور عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں

قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ

نبی صلعم سے فرمایا جو شخص قتل کرے معاہد (کافر) کو نہ سونگھے گا بو جنت کی اور بیشک بو اسکی البتہ پائی جاتی ہے چالیس برس

أَرْبَعِيْنَ عَامًا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ بَابُ السَّبْقِ وَالرَّمْيِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَابَقَ

کی راہ سے اسکو بخاری نے روایت کیا۔ باب آگے نکل جانے اور تیر اندازی کے بیان میں۔ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ

سلہ معافری کپڑا ہے جو معافر کی طرف منسوب ہے اور معافر قبیلہ ہمدان کے سردار کو کہتے ہیں یعنی کپڑوں کو بھی معافری بولتے ہیں ۱۲

۵۲ تنگ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفار کو بلا ضرورت پہلے سلام نہ کیا جائے۔ اگر وہ کریں تو صرف وعلیک کہا جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انہیں تنگ راستہ کی طرف مضطر کیا جائے تاکہ اسلام لائیں۔ جو اُن کے لئے بہتری دارین کا موجب ہے ۱۲

۵۳ یعنے یہ شرط کفار کی طرف سے تھی۔ کہ اگر ہمارا آدمی تمہاری طرف چلا جائے تو واپس دینا پڑیگا برخلاف تمہارے آدمی کے جو ہمارے پاس آجائے۔

مترجم ۵۴ کافر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر معاہد کا قتل بڑا گناہ ہے کہ قاتل جنت کی بو سے بھی محروم ہوگا۔ جس کی بو چالیس سال کے راستہ سے بھی پہنچ جاتی ہے ۱۲-۱۲۔ اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين

النبي صلى الله عليه وسلم بالخيل التي قد أضمرت من الحفياء وكان أمدها

گھوڑ دوڑ کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون گھوڑوں کی جو مضمر کئے گئے تھے مقام حفیا سے اور تھی انتہا اون کی

ثنية الوداع وسابق بين الخيل التي لم تضمر من الثنية إلى مسجد بني زريق

مقام ثنیۃ الوداع اور گھوڑ دوڑ کی اون گھوڑوں سے جو مضمر نہیں کئے گئے تھے مقام ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک

وكان ابن عمر فيمن سابق متفق عليه زاد البخاري قال سفيان من الحفياء

اور ابن عمر گھوڑ دوڑ میں آگے نکلنے والوں میں سے تھے (حدیث) متفق علیہ ہے - بخاری نے زیادہ کیا کہا سفیان نے مقام

إلى ثنية الوداع خمسة أميال أو ستة ومن الثنية إلى مسجد بني زريق

حفیا سے ثنیۃ الوداع تک پانچ یا چھ میل ہیں اور ثنیۃ سے مسجد زریق تک ایک میل ہے - اور انہیں

ميل وعنه أن النبي صلى الله عليه وسلم سابق بين الخيل وفضل القرح

سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے [illegible] گھوڑوں میں اور بڑھایا [illegible]

في الغاية رواه أحمد وأبو داود وصححه ابن حبان وعن أبي هريرة قال قال

اسکو احمد اور ابو داود نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا - اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم لا سبق إلا في خف أو نصل أو حافر رواه أحمد

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں ہے عوض انعام مگر اونٹ والے کو یا تیر میں [illegible] اسکو احمد اور تینوں نے

والثلاثة وصححه ابن حبان وعنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال من

روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا - اور انہیں سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلعم سے فرمایا جو

أدخل فرسا بين فرسين وهو لا يأمن أن يسبق فلا بأس به فإن أمن فهو

داخل کرے ایک گھوڑا دو گھوڑوں کے درمیان اور وہ اپنے [illegible] نہیں تو اس میں کچھ مضایقہ

قمار رواه أحمد وأبو داود وإسناده ضعيف وعن عقبة بن عامر قال

نہیں اور اگر مامون ہے تو وہ جوا ہے اسکو احمد اور ابو داود نے روایت کیا اور اسکی سند ضعیف ہے - اور عقبہ بن عامر

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يقول وأعدوا لهم ما استطعتم

سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ منبر پر فرماتے تھے [illegible] ان کیلئے تیار کرو

من قوة ومن رباط الخيل الآية ألا إن القوة الرمي ألا إن القوة الرمي

اون کے لئے جسقدر طاقت رکھو طاقت سے اور گھوڑوں کی [illegible] سے الخ خبردار قوت سے مراد تیر اندازی ہے خبردار قوت

ألا إن القوة الرمي رواه مسلم كتاب الأطعمة عن أبي هريرة عن النبي

تیر اندازی ہے خبردار قوت تیر اندازی ہے اسکو مسلم نے روایت کیا [illegible] ابو ہریرہ سے روایت

صلى الله عليه وسلم قال كل ذي ناب من السباع فأكله حرام رواه مسلم

ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے [illegible]

وأخرجه من حديث ابن عباس بلفظ نهى وزاد وكل ذي مخلب من الطير

روایت کیا اور مسلم نے ابن عباس رض کی حدیث سے نہی کے لفظ سے ذکر کیا اور زیادہ [illegible] منع فرمایا حضور نے [illegible]

سلہ اضمار اسے کہتے ہیں کہ گھوڑے کو اس قدر کھلایا جائے کہ وہ موٹا ہو جائے پھر کم کردیا جائے۔ رفتہ رفتہ تا کہ اسکا [illegible] جاتا رہے اور بدن ہلکا ہو جائے ۱۲

سلہ حفیا اور ثنیۃ الوداع کے درمیان پانچ چھ میل کا فاصلہ ہے ۱۲

سلہ خف سے اونٹ مراد ہے اور حافر سے گھوڑا ۱۲ مترجم عفی عنہ

سبق بالحرکۃ اوس انعام کو کہتے ہیں جو سابق کے لئے مقرر کیا جائے اور بالسکون کے ساتھ آگے نکلنے کے معنے ہیں ۱۲

سلہ کیل دار الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو جانور کیل دار ہو اسکا کھانا حرام ہے ایسا ہی جو پرندہ پنجہ دار ہو اور جس سے شکار کرکے کھاتا ہو اسکا کھانا بھی حرام ہے ۱۲

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین آمین ۱۲ ۱۲ ۱۲

وعن جابر رض قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن لحوم

اور جابر رض سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر کے

الحمر الاهلية واذن في لحوم الخيل متفق عليه وفي لفظ البخاري ورخص

روز آبادی کے گدھوں سے ۵۱ اور اجازت دی گھوڑوں کی گوشت کی (حدیث) متفق علیہ ہے اور بخاری کے الفاظ میں یوں ہے

وعن ابن ابي اوفى قال غزونا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه

کہ رخصت دی (بجائے اجازت دی کے) ۔ اور ابن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہا غزوے کیے ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

وآله وسلم سبع غزوات نأكل الجراد متفق عليه وعن انس في

کی معیت میں سات جہاد کہ ٹڈی ۵۲ کھاتے تھے ہم (حدیث) متفق علیہ ہے ۔ اور انس رض سے روایت ہے

قصة الارنب قال فذبحها فبعث بوركها الى رسول الله صلى الله عليه

قصہ خرگوش میں ۵۳ کہا پس ذبح کیا ، اوسکو پھر بھیجی اوس کی ایک ران رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

وسلم فقبله متفق عليه وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنه قال

پاس پس آپ نے اوسکو قبول فرمایا ۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا

نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن قتل الاربع من الدواب

منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار جانوروں کو مارنے سے چیونٹی اور شہد

النملة والنحلة والهدهد والصرد رواه احمد وابوداود وصححه ابن

کی مکھی اور ہدہد اور چڑیا سے اسکو احمد اور ابوداود نے روایت کیا اور ابن حبان نے

حبان وعن ابن ابي عمار رض قال قلت لجابر الضبع صيد هي قال نعم

اسکو صحیح بتلایا ۔ اور ابن ابی عمار رض سے روایت ہے کہا میں نے جابر رض سے کہ بجو شکار ہے کہا ہاں میں نے

قلت قاله رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال نعم رواه احمد

کہا فرمایا ہے یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہوں نے کہا ہاں اسکو احمد اور چاروں

والاربعة وصححه البخاري وابن حبان وعن ابن عمر رض انه سئل عن القنفذ

نے روایت کیا اور بخاری اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا ۔ اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ اون سے خارپشت

فقال قل لا اجد فيما اوحي الى محرما الاية فقال شيخ عنده

(سیہی) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے پڑھا قل لا اجد فیما اوحی الی محرما آخر آیت تک پس کہا ایک

سمعت ابا هريرة رض يقول ذكر عند النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

شیخ (استاد) نے جو اون کے پاس تھے کہ سنا میں نے ابوہریرہ رض کو فرماتے ہوئے کہ ذکر کیا گیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم

فقال انها خبيثة من الخبائث اخرجه احمد وابوداود واسناده

پاس (خارپشت کا) تو آپ نے فرمایا کہ وہ حرام ہے منجملہ اور حراموں کے اسکو احمد اور ابوداود نے بیان کیا اور اس کی سند

ضعيف وعن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

ضعیف ہے ۔ اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

---

۵۱ گدھوں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آبادی کے گدھے حرام ہیں اور جنگلی جنہیں گورخر کہا جاتا ہے حلال ہیں ایسے ہی اصلی گھوڑوں کا کھانا بھی حلال ہے جو یہی مفتی بہ قول احناف ہے کہ صاحبین رح کے نزدیک قطعًا حلال ہے اسی طرح امام اعظم رح کے نزدیک مگر وہ اُسے حرمت آلہ جہاد ہونے کے باعث منع کرتے ہیں ۔ کہ اگر اسے حلال کا حکم بالاعلان دیدیا جائے تو سب گھوڑے ذبح ہوکر ذریعہ جہاد رہا سہا مفقود ہوجائے گا ۱۲

۵۲ ٹڈی الخ اس سے معلوم ہوا کہ ٹڈی بھی بلا ذبح حلال ہے کہ ذکر ذبح نہیں اور باقی احادیث شاہد ہیں ۱۲

۵۳ خرگوش الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرگوش حلال ہے ۔ جس کی ران کا ہدیہ آپ کو بھی بھیجا گیا ۔ جسے قبول فرمایا ۱۲

۵۴ شہد الخ اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ در حدیث اشیاء کے قتل سے بچنا چاہیے ۱۲

عن الجلالة وألبانها أخرجه الأربعة إلا النسائي وحسنه الترمذي

نجاست سلہ خور گائے سے اور اوس کے دودھ سے اسکو چاروں نے سوا نسائی کے بیان کیا اور ترمذی نے

وعن أبي قتادة رضہ في قصة الحمار الوحشي فأكل منه النبي صلى

اوسکو حسن بتلایا۔ اور ابو قتادہ رضہ سے بیل گائے سلہ کے بارے میں مروی ہے کہ پس کھایا اوس سے نبی صلے

الله تعالى عليه وسلم متفق عليه وعن أسماء بنت أبي بكر رضہ قالت نحرنا

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور اسماء دختر ابو بکر رضہ سے روایت ہے کہا ذبح کیا ہم نے زمانہ

على عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرسا فأكلناه متفق عليه

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں ایک گھوڑا پس کھایا ہم سب نے اوسکو (حدیث) متفق علیہ ہے

وعن ابن عباس رضہ قال أكل الضب على مائدة رسول الله صلى الله

اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا کھائی گئی گوہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر

عليه وسلم متفق عليه وعن عبد الرحمن بن عثمان القرشي أن طبيبا

(حدیث متفق علیہ ہے) اور عبدالرحمن بن عثمان قرشی سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے

سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الضفدع يجعلها في دواء فنهى

دریافت کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سلہ مینڈک کے بارہ میں کہ اسکو دوا میں ڈالا جاتا ہے آپنے اوسکو مارنے

عن قتلها أخرجه أحمد وصححه الحاكم باب الصيد والذبائح عن أبي

سے منع فرمایا اوسکو احمد نے بیان کیا اور حاکم نے اوسکو صحیح بتلایا باب ذبیحوں کے بیان میں ابو ہریرہ رضہ سے

هريرة رضہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتخذ كلبا إلا كلب

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پالے کتے سلہ کو سوا چوپایوں کے حفاظت

ماشية أو صيد أو زرع انتقص من أجره كل يوم قيراط متفق عليه وعن

کرنیوالے اور شکاری اور کھیتی کی حفاظت کرنیوالے کتے کے تو کم ہوگا اوسکا ثواب ہر روز ایک قیراط حدیث متفق علیہ ہے

عدي بن حاتم رضہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أرسلت كلبك

اور عدی بن حاتم سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب چھوڑے تو اپنا کتا تو

فاذكر اسم الله عليه فإن أمسك عليك فأدركته حيا فاذبحه وإن

ذکر سلہ کرو اسپر خدا تعالے کا نام پس اگر روک رکھے تجھپر اور پالے تو اوسکو زندہ تو ذبح کرو اوسکو اور اگر

أدركته قد قتل ولم يأكل منه فكله وإن وجدت مع كلبك كلبا

پاوے تو اوسکو قتل کیا ہوا اور نہ کھایا ہو اوس سے پس کھا تو اوسکو اور اگر پاوے تو اپنے کتے کے ساتھ دوسرا

غيره وقد قتل فلا تأكل فإنك لا تدري أيهما قتله وإن رميت

کتا اور (شکار) مقتول ہو تو مت کھا کیونکہ تو نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کس نے قتل کیا ہے اوسکو اور اگر پھینکے

سهمك فاذكر اسم الله فإن غاب عنك يوما فلم تجد فيه إلا

تو تیر اپنا اور نام لے اللہ کا پس اگر غائب رہے شکار تجھ سے ایکدن پھر نہ پاوے تو شکار میں مگر نشان اپنے تیر کا

سلہ نجاست الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نجاست خور جانوروں کے گوشت اور دودھ سے پرہیز کیا جائے اگر ان کے گوشت میں بدبو آنے لگے تو ان کے گوشت کا کھانا حرام ہے ۱۲

سلہ پس الخ اس سے معلوم ہوا کہ گورخر جنگلی گدھے کا گوشت حلال ہے ۱۲

سلہ مینڈک الخ اس سے معلوم ہوا کہ مینڈک بھی حرام ہے کیونکہ حلال چیز کی دوا ممنوع نہیں وہی ممنوع ہے جو حرام ہو جیسے شراب وغیرہ حسب ذکر احادیث بسبق کہ حرام چیزوں میں شفا نہیں ۱۲

سلہ کتے الخ اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے کتے کے بغیر دوسرے کتے کا پالنا گناہ ہے۔ ضرورت کے یہ ہیں کہ چار پایوں اور کھیتی یا شکار وگھر کی حفاظت کے لیے ہو ۱۲

سلہ ذکر الخ اس سے معلوم ہوا کہ شکاری کتے اور تیر سے شکار کردہ شکار بشرائط مشروعہ جائز حلال ہے جبکہ کتا شکار سے نہ کھائے اور بسم اللہ کہکے شکار پر چھوڑا جائے اگر شکاری کتے کے ہمراہ دوسرا کتا بھی معلوم ہو جائے تو پھر کھانا منع ہے کیونکہ دوسرے کتے نے شکار کیا ہو۔ اور تیر مارنے وقت بھی بسم اللہ کہنا ضروری ہے

اثر سهمك فكل ان شئت وان وجدته غريقا في الماء فلا تأكل

تو کھالے اگر چاہے تو اور اگر پاوے تو اوسکو غرق پانی میں تو مت کھا (حدیث) متفق علیہ ہے اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں

متفق عليه وهذا لفظ لمسلم وعن عدي قال سألت رسول الله صلى

اور عدی رضہ سے روایت ہے کہا دریافت کیا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معراض سلہ١ کے شکار کے

الله عليه وسلم عن صيد المعراض فقال اذا اصبت بحده فكل

بارے میں تو آپنے فرمایا کہ اگر اوسکی دھار شکار کو لگے تو کھالے اور اگر اوسکی عرض لگے اور مرجاوے تو وہ مردار ہے پس نہ

وان اصبت بعرضه فقتل فانه وقيذ فلا تأكل رواه البخاري وعن

کھا تو اوسکو اسکو بخاری نے روایت کیا اور ابو ثعلبہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

ابي ثعلبة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا رميت بسهمك فغاب

فرمایا جب مارے تو تیر اپنا پھر شکار تجھسے غائب ہو جاوے پھر پاوے تو اوسکو پس کھالے تو اسکو جب تک بدبودار نہ ہو سلہ٢

عنك فادركته فكله ما لم ينتن اخرجه مسلم وعن عائشة ان

اسکو مسلم نے بیان کیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک قوم نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک

قوما قالوا للنبي صلى الله عليه وسلم ان قوما يأتوننا باللحم لا ندري اذكروا

گروہ ہمارے پاس گوشت لاتا ہے ہمکو نہیں معلوم کہ انہوں نے خدا کا نام اوسپر لیا ہوتا ہے یا نہیں تو آپنے فرمایا کہ نام تو اللہ کا سلہ٣

اسم الله عليه ام لا فقال سموا الله عليه انتم وكلوه رواه البخاري و

اوسپر تم اور کھالو اوسکو اسکو بخاری نے روایت کیا اور عبد اللہ بن مغفل رضہ سے روایت ہے کہ

عن عبد الله بن مغفل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الخذف

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا خذف سے سلہ٤ اور فرمایا کہ شکار نہیں کرتا

وقال انها لا تصيد صيدا ولا تنكأ عدوا ولكنها تكسر السن وتفقأ

اور نہ زخمی کرتا ہے دشمن کو لیکن وہ توڑ دیتا ہے دانت اور پھوڑ دیتا ہے آنکھ (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ

العين متفق عليه واللفظ لمسلم وعن ابن عباس ان النبي صلى الله

مسلم کے ہیں اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بناؤ اوس چیز

عليه وسلم قال لا تتخذوا شيئا فيه الروح غرضا رواه مسلم وعن كعب

کو جس میں روح ہووے نشانہ سلہ٥ اسکو مسلم نے روایت کیا اور کعب بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے

بن مالك ان امرأة ذبحت شاة بحجر فسئل النبي صلى الله عليه وسلم عن

ایک بکری پتھر سے ذبح کی پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے اوسکے

ذلك فامر باكلها رواه البخاري وعن رافع بن خديج عن النبي صلى الله عليه

کھانے کا حکم فرمایا اسکو بخاری نے روایت کیا اور رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

وسلم قال ما انهر الدم وذكر اسم الله عليه فكل ليس السن والظفر اما السن

[illegible]

سلہ١ وہ تیر ہے جو بے پرکا ہو اور اکثر وہ عرض کی طرف سے جاتا ہے ۱۲ مترجم

سلہ٢ کھا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدبودار چیز کا کھانا منع ہے خواہ وہ حلال ہی ہو ۱۲

سلہ٣ اللہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گمان سے کوئی بات حرام نہیں ہوجاتی۔ یعنی جب تک اس کی حرمت کا یقین نہ ہو۔ اسلیئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گمان سے حرمت نہیں متحقق ہوتی بسم اللہ پڑھ کے کھا لیا کرو اور بسم اللہ ہر کام کے شروع میں مستحب ہے ۱۲

سلہ٤ خذف الخ ٹھیکریاں پھینکنا ممنوع ہیں کہ اس سے نہ ہی شکار ہوسکتا اور نہ ہی دشمن کو مارا جاسکتا ہے اور یہ نہ صرف کسی کا دانت یا آنکھ پھوڑنے کا باعث ہوتی ہے جو امر ممنوع ہے ۱۲

سلہ٥ نشانہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زندہ چیز کا باندھکر نشانہ بنانا سخت گناہ ہے ۱۲

فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

بہر حال ناخن پس چھری ہے حبشہ کی (حدیث) متفق علیہ ہے اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہا

قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْتَلَ شَيْءٌ مِّنَ الدَّوَابِّ

منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ قتل کرے تو کوئی جانور باندھ کر اسکو

صَبْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مسلم نے روایت کیا اور شداد بن اوس رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ

علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالے نے فرض کیا ہے احسان ہر چیز پر پھر جب قتل کرو تم تو

فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ

اچھا کرو قتل کو اور جب ذبح کرو تو اچھا کرو ذبح کو اور چاہیے کہ تیز کرے ایک تم

شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

میں کا اپنی چھری کو اور چاہیے کہ آرام دے اپنے ذبیحہ کو اسکو مسلم نے روایت کیا اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ رَوَاهُ

ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ذبح کرنا پیٹ کے بچہ کا اوسکی ماں کا ذبح کرنا ہے اسکو

اَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

احمد نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ يَكْفِيْهِ اسْمُهٗ فَاِنْ نَّسِيَ اَنْ يُّسَمِّيَ حِيْنَ يَذْبَحُ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو کافی ہے نام اوس کا پس اگر بھول جائے وقت ذبح

فَلْيُسَمِّ ثُمَّ لْيَاْكُلْ اَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَفِيْهِ رَاوٍ فِيْ حِفْظِهٖ ضُعْفٌ

کے خدا کا نام لینا تو چاہیے کہ نام لے پھر کھالے اسکو دارقطنی نے بیان کیا اور اس میں ایک راوی ہے جسکے حافظہ میں کمزوری ہے

وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ وَهُوَ صَدُوْقٌ ضَعِيْفُ

اور اوسکی سند میں محمد بن یزید بن سنان ہے اور وہ صادق مگر ضعیف الحافظہ

الْحِفْظِ وَاَخْرَجَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ

ہیں اور عبد الرزاق نے سند صحیح سے اسکو بیان کیا ابن عباس رضہ تک موقوف ہے اون پر اور اس حدیث

وَلَهٗ شَاهِدٌ عِنْدَ اَبِيْ دَاوُدَ فِيْ مَرَاسِيْلِهٖ بِلَفْظِ ذَبِيْحَةُ الْمُسْلِمِ حَلَالٌ

کیلئے ایک شاہد ہے ابو داود کے نزدیک اوسکے مراسیل میں ان الفاظ کے ساتھ کہ ذبیحہ مسلمان کا حلال ہے اللہ کا

ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لَمْ يَذْكُرْ وَرِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ بَابُ الْاَضَاحِيْ عَنْ

نام اوسپر ذکر کیا ہو یا نہیں اور اسکے راوی قابل اعتماد ہیں باب قربانیوں کے بیان میں انس بن مالک رضہ سے روایت

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ

ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قربانی کیا کرتے تھے دو مینڈھوں کی ... والوں کی

ف۱ باندھکر الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نشانہ بناکر کسی جانور کا قتل سخت گناہ ہے کہ اس میں تعذیب و عذاب دینا ہے ۱۲ م

ف۲ تیز الخ اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز کے ذبح کرتے وقت چھری چاقو کا تیز کرنا مسنون ہے کہ اس سے جانور کو جلدی ذبح کر کے اس کی تکلیف کو جلدی ختم کر دیا جاتا ہے کہ کند چھری سے بڑی تکلیف ہوتی ہے ۱۲

ف۳ اسکا یہ مطلب نہیں کہ اگر ماں کو ذبح کر لیا ہو تو اوس کے بچہ کا گوشت بلا ذبح کھانا درست ہے بلکہ بعض علماء کے یہ ہیں کہ اوس کے ذبح کا طریقہ بھی وہی ہے جو کہ اوس کی ماں کے ذبح کا ہے ۱۲ مترجم

ف۴ نہیں الخ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ مسلمان کا ذبح کردہ جانور حلال ہوتا ہے اگرچہ بھول کر بسم اللہ چھوٹ جائے لیکن عمداً چھوڑنے پر حرام ہوگا کیونکہ لم یذکر کا یہ مطلب ہے کہ بھول کر بسم اللہ چھوٹ جائے نہ یہ کہ عمداً چونکہ پہلی حدیث میں مذکور ہے کہ بسم اللہ بھولکر چھوٹ جائے تو بعد میں پڑھ لیا کرو ۱۲ م

أقرنين ويسمي ويكبر ويضع رجله على صفاحهما وفي لفظ ذبحهما

اور بسم اللہ سلہ اور اللہ اکبر پڑھتے تھے اور اپنا پاؤں اونکے پہلوؤں پر رکھتے تھے اور لفظ (یہ ہیں) کہ اونکو اپنے

بيده وفي لفظ سمينين ولأبي عوانة في صحيحه ثمينين بالمثلثة

ہاتھ سے ذبح کرتے تھے اور ایک لفظ میں یہ ہے کہ موٹے ذبح کرتے تھے اور ابو عوانہ کیلئے اپنی صحیح میں اسطرح ہے کہ

بدل السين وفي لفظ لمسلم ويقول بسم الله والله أكبر ولهم من حديث

دونوں قیمتی ہوتے تھے اور مسلم کے ایک لفظ میں یوں ہے کہ اور کہتے تھے بسم اللہ واللہ اکبر اور اونکے لیئے حدیث عائشہ رض

عائشة أمر بكبش أقرن يطأ في سواد ويبرك في سواد وينظر في

یوں ہے کہ حکم فرمایا حضور نے سینگوں والے مینڈھے کا کہ چلتا تھا ۵۲ سیاہی میں اور بیٹھتا تھا سیاہی میں اور

سواد ليضحي به فقال اشحذي المدية ثم أخذها فأضجعه ثم ذبحه وقال

دیکھتا تھا سیاہی میں تاکہ قربانی کریں اوسکی پھر فرمایا تیز کر چھری پھر پکڑا آپنے اوسکو پھر لٹا دیا اوسکو پھر ذبح کیا اوسکو اللہ

بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن أمة محمد صلى الله

کے نام سے اے اللہ قبول فرما آل محمد اور سے ۵۳ امت محمد کی طرف سے

عليه وسلم وعن أبي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه

اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وسلم من كان له سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا رواه أحمد

جس شخص کو فراخ دستی ہو اور قربانی نہ کرے تو ہرگز نہ نزدیک آئے ۵۴ عیدگاہ ہماری کے اسکو احمد اور ابن ماجہ نے روایت

وابن ماجة وصححه الحاكم لكن رجح الأئمة ... وقفه وعن جندب

کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا لیکن ائمہ نے اسکے موقوف ہونیکو ترجیح دی اور جندب بن سفیان رض سے

بن سفيان قال شهدت الأضحى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

روایت ہے کہا حاضر تھا میں عید الاضحیٰ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پس جب

فلما قضى صلوته بالناس نظر إلى غنم قد ذبحت فقال من ذبح

پوری کر چکے آپ نماز اپنی لوگوں کے ساتھ تو دیکھا آپنے ایک بکری کو جو ذبح ہو چکی تھی پس فرمایا جو ذبح کرے نماز سے

قبل الصلوة فليذبح شاة مكانها ومن لم يكن ذبح فليذبح على

پہلے تو چاہیئے کہ ذبح کرے ۵۵ ایک اور بکری اوسکی بجائے اور جس نے نہ ذبح کیا ہو تو چاہیئے کہ ذبح کرے اللہ کے نام کے

اسم الله متفق عليه وعن البراء بن عازب رض قال قام فينا رسول الله صلى

ساتھ متفق علیہ ہے اور براء بن عازب رض سے روایت ہے کہا کھڑے ہوئے ہم میں رسول خدا صلے اللہ علیہ

الله عليه وسلم فقال أربع لا تجوز في الضحايا العوراء البين عورها والمريضة

وآلہ وسلم پس فرمایا چار جانور قربانی میں درست نہیں ۵۶ کانا کہ اوسکا کانا پن ظاہر ہو اور بیمار جسکی بیماری ظاہر ہوتی ہو

البين مرضها والعرجاء البين ضلعها والكبيرة التي لا تنقي رواه أحمد

اور لنگڑا جسکا لنگڑاپن ظاہر ہو اور بوڑھا جس میں مغز نہ رہی ہو اسکو احمد

سلہ بسم اللہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وقت ذبح کے بسم اللہ و اللہ اکبر کہنا مسنون ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ذبیحہ کے پہلوؤں پر پاؤں لگا کر ذبح کرے اور پوری بسم اللہ پڑھکر ذبح کرنا بھی مستحب ہے کذا فی الشامی ۱۲

۵۲ یعنے اوس کے پاؤں سیاہ تھے اور اوسکا سینہ اور پیٹ سیاہ تھا اوس کی آنکھیں سیاہ تھیں کذا قال الطیبی وترجمہ

۵۳ امت الخ اس سے معلوم ہوا کہ ایک قربانی اپنی اور غیر کی طرف سے کرنی بھی جایز ہے

۵۴ نہ نزدیک آئے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کی طاقت رکھنے شخص کو قربانی کرنا واجب ہے جس کے ترک پر وعید شدید ہے ۱۲

۵۵ فلیذبح الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہروں میں جہاں عید واجب ہے قبل ادائگی عید قربانی جایز نہیں قبل عید کرلینے پر بعد عید پھر کرنی پڑیگی اور دیہات وگاؤں میں صبح طلوع ہوتے ہی قربانی کرنی جایز ہے بوجہ کہ اون لوگوں پر عید واجب نہیں ۱۲

والأربعة وصححه الترمذي وابن حبان وعن جابر رض قال قال رسول

اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم قال لا تذبحوا الا مسنة الا ان تعسر عليكم

خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مت ذبح کرو مگر ایک سال کی [illegible] مگر یہ کہ دشوار ہووے تمپر

فتذبحوا جذعة من الضأن رواه مسلم وعن علي رض قال امرنا

تو ذبح کرو جذعہ بھیڑ کا اسکو مسلم نے روایت کیا اور علی رضہ سے روایت ہے کہا حکم دیا ہمکو

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان نستشرف العين والاذن

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ جھانک لیا کریں ہم آنکھیں اور کان

ولا نضحي بعوراء ولا مقابلة ولا مدابرة ولا خرقاء ولا شرقاء اخرجه

اور نہ قربانی کریں ہم کانے کی یا آگے سے کان کٹے ہوئے یا پیچھے سے کٹے ہوئے کی اور یا اسکی جسکا کان

احمد والاربعة وصححه الترمذي وابن حبان والحاكم وعن علي بن

چرا ہوا ہو اسکو احمد اور چاروں نے بیان کیا اور ترمذی اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا اور علی بن

ابي طالب رض قال امرني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان

ابی طالب رض سے روایت ہے کہا حکم دیا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ

اقوم على بدنه وان اقسم لحومها وجلودها وجلالها على

انتظام کروں آپکی قربانیوں کا اور تقسیم کروں گوشت اونکے اور چمڑے اونکے اور جھولیں اونکی مساکین پر

المساكين ولا اعطي في جزارتها منها شيئا متفق عليه وعن جابر

اور نہ دوں [illegible] اونکے ذبح کرنے میں اونسے کوئی چیز (حدیث متفق علیہ ہے) اور جابر بن عبد اللہ رض سے

بن عبد الله رض قال نحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الحديبية

روایت ہے کہا ذبح کیا ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال اونٹ

البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة رواه مسلم باب العقيقة

سات [illegible] آدمیوں کیطرف سے اور گائے (بھی) سات کیطرف سے اسکو مسلم نے روایت کیا باب عقیقہ کے بیان میں

عن ابن عباس رض ان النبي صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين

ابن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ (یعنی ذبح) کیا حسن اور حسین رض

كبشا كبشا رواه ابو داود وصححه ابن خزيمة وابن الجارود وعبد

کیطرف سے ایک ایک مینڈھا اسکو ابو داؤد نے روایت کیا اور ابن خزیمہ اور ابن جارود اور عبد الحق نے اسکو صحیح بتلایا

الحق ولكن رجح ابو حاتم ارساله واخرج ابن حبان من حديث انس نحوه

لیکن ابو حاتم نے اسکے مرسل ہونیکو ترجیح دی اور ابن حبان نے حدیث انس رض سے اسکی مثل روایت کی

وعن عائشة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرهم ان يعق

اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا لوگوں کو کہ

---

۵۱ ایک سال الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بکری بکرا ایک سال سے کم کا قربانی میں جائز نہیں مگر ایسا موٹا تازہ دنبہ بھیڑ جو چھ ماہ کا ہونے پر سال کا دکھائی دے وہ قربانی میں ایکآدمی کی طرف سے جائز ہے ۱۲

۵۲ لیا کریں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اندھا کانا اور کان کٹا جانور قربانی میں جائز نہیں جس کی تشریح کتب فقہ احناف میں مذکور ہے وہاں پر دیکھو ۱۲

۵۳ نہ دوں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ممکن ہو سکے خود صاحب قربانی اپنی قربانی ذبح کرکے اس کے گوشت وچمڑہ وغیرہ کو مساکین پر تقسیم کردے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قصائی کی اجرت میں گوشت پوست دینا جائز نہیں ۱۲

۵۴ سات الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ وگائے میں سات آدمیوں کی طرف سے قربانی کیجا سکتی ہے ۱۲

۵۵ ایک الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عقیقہ قدرت ہوتے مسنون ہے جیسے کرنا چاہیئے ۱۲

عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة رواه الترمذي

ذبح کی جائیں لڑکے کیطرف سے دو بکریاں برابر پوری سال سال بھر کی اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اسکو ترمذی نے روایت

وصححه واخرج احمد والاربعة عن ام كرز الكعبية نحوه وعن سمرة

کیا اور اسکو صحیح بتلایا اور احمد اور چاروں نے ام کرز کعبیہ سے اسکے مثل روایت کی اور سمرہ رض سے روایت ہے

ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال كل غلام مرتهن بعقيقته

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکا گرو رہتا ہے اپنے عقیقہ کے بدلے میں کہ

تذبح عنه يوم سابعه ويحلق ويسمى رواه احمد والاربعة وصححه

ذبح کیا جائے اوسکیطرف سے ساتویں روز اور سر مونڈا جاوے اور نام رکھا جائے اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذی

الترمذي كتاب الايمان والنذور عن ابن عمر عن رسول الله

نے اسکو صحیح بتلایا۔ کتاب قسموں اور نذروں کے بیان میں۔ ابن عمر رض سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی

صلى الله تعالى عليه وسلم انه ادرك عمر بن الخطاب في ركب وعمر يحلف

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے پایا عمر بن خطاب رض کو ایک جماعت کے اندر اور عمر رض قسم کھا رہے تھے

بابيه فناداهم رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ان الله ينهاكم ان

اپنے باپ کی پس پکارا ان سبکو حضور نے اور فرمایا آگاہ ہو خبردار بیشک اللہ تعالے منع کرتا ہے تمکو

تحلفوا بآبائكم فمن كان حالفا فليحلف بالله او ليصمت متفق

اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپوں کی پس جو قسم کھاوے تو چاہیے کہ قسم کھاوے اللہ تعالے کی یا چپ رہے متفق علیہ ہے

عليه وفي رواية لابي داود والنسائي عن ابي هريرة رض مرفوعا

اور ابوداود کی ایک روایت میں ہے اسیطرح نسائی کی ابوہریرہ سے مرفوعا

لا تحلفوا بآبائكم ولا بامهاتكم ولا بالانداد ولا تحلفوا بالله الا وانتم

قسم نہ کھاؤ اپنے باپوں کی اور نہ اپنی ماؤں کی اور نہ شریکوں کی اور مت قسم کھاؤ اللہ کی مگر اس حال میں

صادقون وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ تم سچے ہو اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

يمينك على ما يصدقك به صاحبك وفي رواية اليمين على نية

تیری قسم اوسپر ہونی چاہیے کہ اوسکے اندر تیرا ساتھی تجھے سچا کردے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ قسم موافق

المستحلف اخرجهما مسلم وعن عبد الرحمن بن سمرة رض قال قال رسول

ارادہ قسم دینے والے کے ہے ان دونوں کو مسلم نے روایت کیا اور عبدالرحمن بن سمرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول

الله صلى الله تعالى عليه وسلم واذا حلفت على يمين فرأيت غيرها

خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جب تو کسی کام کی قسم کھاوے پھر دیکھے تو اوسکے غیر کو بہتر اوس سے تو کفارہ

خيرا منها فكفر عن يمينك وائت الذي هو خير متفق عليه وفي

دے اپنی قسم سے اور بجا لا اوس فعل کو جو بہتر ہے (حدیث) متفق علیہ ہے اور بخاری کے

---

۵۱ بکریان الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کامل سنت یہ ہے کہ قدرت ہونے پر دو بکریان یا بھیڑین ایک لڑکے سے اور ایک لڑکی سے عقیقہ مین ذبح کرنی مسنون ہین ۱۲

۵۲ ذبح الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ساتوین دن پیدائش سے عقیقہ کرکے بچے کا سر منڈایا جائے اور اسکا نام رکھا جائے ۱۲

۵۳ شریکون الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کے نام کے بغیر اور کسی کے نام پر قسم جایز نہین نہ ماں باپ اور بتون کی نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے نام پر جو قسم بضرورت کھائی جائے وہ سچائی پر مبنی ہو ورنہ سخت گناہ ہے ۱۲

۵۴ قسم الخ اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایسے کام پر قسم کھائی گئی جسکا خلاف بہتر ہے تو وہ کام کرکے قسم کا کفارہ دے کہ غلام آزاد کرے۔ اگر نہ ممکن تو دس مسکینون کو طعام کھلائے یا کپڑے پہنائے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو متواتر تین روزے رکھے ۱۲

لفظ للبخاري فأت الذي هو خير وكفر عن يمينك وفي رواية لأبي

ایک الفاظ یہ ہیں پس بجالا اوسکو جو اوس قسم والے کام سے بہتر ہے اور اپنی قسم سے کفارہ دے اور ابو

داؤد فكفر عن يمينك ثم ائت الذي هو خير وإسنادها صحيح وعن

داؤد کی ایک روایت میں ہے پس کفارہ دے اپنی قسم سے پھر بجالا اوسکو جو بہتر ہے اور اسکی سند صحیح ہے

ابن عمر رض أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال من حلف على

اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو قسم کھاوے کسی

يمين فقال إن شاء الله فلا حنث عليه رواه أحمد والأربعة وصححه ابن

فعل کی پھر کہدے ان شاء اللہ سلہ تو اوسپر قسم کا ٹوٹنا نہیں ہے اسکو احمد نے روایت کیا اور چاروں نے اور ابن

حبان وعنه قال كانت يمين النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا و

حبان نے اسکو صحیح بتلایا اور اونہی سے روایت ہے کہا تھی قسم نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ کہ

مقلب القلوب رواه البخاري وعن عبد الله بن عمرو رض قال جاء

نہیں سلہ دلوں کے پھیرنے والے کی اسکو بخاری نے روایت کیا اور عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہا آیا

أعرابي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما الكبائر

ایک گنوار رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پس عرض کیا اے رسول خدا کبیرہ گناہ

فذكر الحديث وفيه اليمين الغموس وفيه قلت ما اليمين الغموس قال

کیا ہیں پھر ذکر کیا پوری حدیث کو اور اوسی میں یہ ہے کہ یمین غموس میں نے کہا کیا ہے یمین غموس تو آپ نے فرمایا

الذي يقتطع بها مال امرئ مسلم هو فيها كاذب أخرجه البخاري

وہ قسم کہ حاصل کیا جاوے بذریعہ اوسکے مال کسی مرد مسلمان کا اس حال میں کہ وہ قسم کھانیوالا اوس میں جھوٹا ہے

وعن عائشة في قوله تعالى لا يؤاخذكم الله باللغو في أيمانكم قالت

اسکو بخاری نے بیان کیا اور عائشہ رض سے اللہ تعالے کے اس قول میں مروی ہے کہ نہیں مواخذہ کرتا اللہ تعالے تمسے

هو قول الرجل لا والله وبلى والله أخرجه البخاري وأورده أبو داود مرفوعا

یمین لغو کا فرمایا کہ یمین لغو وہ ہے کہ آدمی کہے نہیں قسم بخدا ہاں قسم بخدا اسکو بخاری نے روایت کیا اور ابو داود نے اسکو

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لله تسعة

مرفوع طریق سے لائے ہیں اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالے کے

وتسعين اسما من أحصاها دخل الجنة متفق عليه وساق الترمذي

ننانوے نام ہیں جو شخص اونکو یاد کرلے داخل ہوگا جنت میں (حدیث) متفق علیہ ہے اور ترمذی

وابن حبان الأسماء والتحقيق أن سردها إدراج من بعض الرواة و

اور ابن حبان نے اون ناموں کو بیان کیا اور تحقیق یہ ہے کہ بیان اون ناموں کا بعض راویوں کا مدرج کلام ہے

عن أسامة بن زيد رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صنع إليه

اور اسامہ بن زید رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکے ساتھ کوئی

سلہ ان شاء اللہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد قسم وغیرہ متصل ان شاء اللہ کہدینے سے حنث نہیں ہوتا یعنی اس کام کے کردینے سے اسپر کفارہ نہیں چونکہ ارادہ الٰہی کہے نہیں معلوم ۱۲

سلہ قسم الخ اس سے معلوم ہوا کہ یہ بھی قسم کے الفاظ ہیں لا و مقلب القلوب جن سے قسم واقع ہوجاتی ہے ۱۲

سلہ غموس الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یمین غموس بھی کبیرہ گناہوں سے ہے غموس اس قسم کو کہا جاتا ہے کہ جو عمداً پہلی بات پر جھوٹی قسم کھائی جاوے ۱۲

سلہ یعنے یہ کہ آدمی کسی واقعہ کے ہونے کا علم رکھتا ہو اور اسوجہ سے اوسپر قسم کھالے۔ اور واقع میں اوس کے خلاف ہو اس پر مواخذہ نہیں ہے کیونکہ قسم باعتبار علم تھی۔ واللہ اعلم ۱۲

مترجم غفر لہ

اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین آمین۔ ثم آمین۔ یا رب العالمین۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲

مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ اَخْرَجَهُ

بھلائی کی جاتے اور وہ کرنیوالے سے کہے بدلہ دے تجھے اللہ تعالٰے بہتر پس بیشک حد کو پہونچا وہ تعریف و شکر یہ میں اسکو ترمذی

التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ

نے بیان کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتایا اور ابن عمر رض سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ

نَهٰى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَاْتِيْ بِخَيْرٍ وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ

آپنے منع فرمایا نذر سے اور فرمایا کہ یہ نذر سے نہیں لاتی بہتری اور اسکے سوا نہیں کہ نکالدیا جاتا ہے آدمی بہ سبب اوسکے بخیل سے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(حدیث) متفق علیہ ہے اور عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفارہ نذر کا

كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ فِيْهِ اِذَا لَمْ يُسَمِّ وَ

کفارہ ہی قسم کا اسکو مسلم نے روایت کیا اور ترمذی نے اوس میں زیادہ کیا کہ جب اوسکو معین نہ کیا ہو اور ترمذی نے اسکو صحیح تبلایا اور

صَحَّحَهٗ وَلِاَبِيْ دَاوُدَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض مَرْفُوْعًا مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهٖ

ابوداؤد کے لئے حدیث ابن عباس سے مرفوعًا یہ مروی ہے کہ جو شخص نذر مانے ایسی نذر کہ معین نہ کیا ہو اوسکو تو اوسکا کفارہ

فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

قسم کا کفارہ ہے اور جو نذر مانے نذر ماننا اوسکی نافرمانی کی تو اوسکا کفارہ کفارہ قسم ہے اور اسکی سند

وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيْقُهٗ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ اِلَّا اَنَّ

صحیح ہے مگر یہ کہ حدیث کے حافظوں نے اسکے موقوف ہونیکو ترجیح دی ہے اور بخاری کے لیے حدیث

الْحُفَّاظَ رَجَّحُوْا وَقْفَهٗ وَلِلْبُخَارِيِّ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رض وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ

عائشہ رض سے (یوں ہے) جو نذر مانے خدا تعالےٰ کی نافرمانی کی پس نہ نافرمانی کرے اوسکی اور مسلم کیلئے حدیث عمران سے (یوں ہے)

فَلَا يَعْصِهٖ وَلِمُسْلِمٍ مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ رض لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَعَنْ

نہیں لازم ہے پورا کرنا گناہ کی نذر کا اور عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہا نذر مانی میری بہن نے یہ کہ چلیگی خانہ کعبہ

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رض قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ حَافِيَةً فَقَالَ

کیطرف ننگے پیر پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہیئے کہ جاوے اور سوار ہو (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَلِاَحْمَدَ وَالْاَرْبَعَةِ

مسلم کے ہیں اور احمد اور چاروں کیلئے یوں ہے کہا بیشک اللہ تعالےٰ نہیں کریگا تیری بہن کو تکلیف دیکر کچھ حکم کر اوسکو پس

فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا مُرْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ

چاہیئے کہ اوڑھنی اوڑھے اور چاہیئے کہ سوار ہو اور چاہیئے کہ روزے رکھے تین دن اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہا فتوی طلب

وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اسْتَفْتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

کیا سعد بن عبادہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوس نذر کے بارے میں جو اوسکی ماں پر واجب تھی (پھر وہ)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ اقْضِهٖ عَنْهَا

وفات پاگئی اوسکو پورا کرنے سے پیشتر تو آپنے فرمایا کہ پورا کر اوسکو اوس کی جانب سے (حدیث) متفق علیہ ہے۔

---

۵۱ بدلہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کے ساتھ بھلائی کرے تو اس کے عوض یعنی جزاک اللہ خیرًا کہدینا بھی کافی تعریف ہے ۱۲

۵۲ نذر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر ماننا اچھا نہیں چونکہ یہ کسی بھلائی کی موجب نہیں ہوتی بلکہ بخیلوں کر کچھ قدر مال نکالتی ہے ۱۲

۵۳ نذر الخ اس سے معلوم ہوا کہ نذر کا کفارہ بھی قسم کے کفارہ جیسا ہے ۱۲

۵۴ نذر معصیۃ منعقد ہو جاتی ہے لیکن اوسکا ارتکاب حرام ہے اور اوسکا کفارہ مثل قسم کے کفارہ کے لازم ہے یہی مذہب امام ابوحنیفہ رح کا ہے اور یہ حدیث اس بارہ میں دلیل ہے ۱۲ مترجم

۵۵ نذر الخ اس سے معلوم ہوا کہ میت کی نذر کا ادا کرنا بھی بہتر ہے اور ادا بھی ہو جاتی ہے ۱۲

۵۶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کسی جگہ تک چلنے کی نذر کرلے تو اسے سوار ہو کر جانا بھی جائز ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

متفق عليه ۔ وعن ثابت بن الضحاك قال نذر رجل على عهد رسول

اور ثابت بن ضحاک سے روایت ہے کہا نذر مانی ایک آدمی نے زمانہ رسول خدا صلے اللہ

الله صلى الله تعالى عليه وسلم أن ينحر إبلا ببوانة فأتى رسول الله صلى الله

علیہ وآلہ وسلم میں یہ کہ ذبح کریگا اونٹ کو مقام بوانہ میں پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

عليه وسلم فسأله فقال هل كان فيه وثن يعبد قال لا قال فهل كان فيها

وسلم کے پاس آیا اور آپسے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کیا اس میں بت سلہ پوجے جاتے تھے اوسنے کہا نہیں پھر آپنے فرمایا

عيد من أعيادهم فقال لا فقال أوف بنذرك فإنه لا وفاء لنذر في

کیا وہاں انکی عیدوں میں سے کوئی عید ہوا کرتی تھی تو اوسنے کہا نہیں پس آپنے فرمایا کہ پورا کر اپنی نذر کو کیونکہ خدا تعالے کے گناہ

معصية الله ولا في قطيعة رحم ولا فيما لا يملك ابن آدم رواه أبو

کی کسی نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں اور نہ قطع رحم کی نذر کا اور نہ اوس نذر کا کہ نہ مالک ہو اوسکا ابن آدم اوسکو ابوداؤد اور طبرانی نے

داود والطبراني واللفظ له وهو صحيح الإسناد وله شاهد من حديث

روایت کیا اور الفاظ اوسی کے ہیں اور یہ حدیث صحیح سند والی ہے اور اوسکے لیئے شاہد ہے حدیث کردم سے

كردم عند أحمد وعن جابر أن رجلا قال يوم الفتح يا رسول الله إني

احمد کے نزدیک اور جابر رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے فتح مکہ کے روز کہا اے رسول خدا میں نے

نذرت إن فتح الله عليك مكة أن أصلي في بيت المقدس فقال صل

نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالے فتح کریگا آپ پر مکہ کو تو بیت المقدس میں نماز پڑھونگا تو آپنے فرمایا اسی جگہ نماز پڑھ لے

ههنا فسأله فقال شأنك إذا رواه أحمد وأبو داود وصححه الحاكم وعن

پھر دریافت کیا آپسے تو آپنے فرمایا کہ اسی جگہ پڑھ سلہ لے پھر دریافت کیا تو آپنے فرمایا تو اب تجھے اختیار ہے اسکو احمد اور ابوداؤد

أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تشد الرحال إلا

اور ابو سعید خدری سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ کسے جائیں کجاوے مگر تین سلہ

إلى ثلاثة مساجد مسجد الحرام ومسجد الأقصى ومسجدي هذا متفق عليه

مسجدوں کی طرف مسجد حرام (خانہ کعبہ) مسجد اقصے (بیت المقدس) اور میری یہ مسجد یہ حدیث متفق علیہ ہے ۔

واللفظ للبخاري وعن عمر قال قلت يا رسول الله إني نذرت في الجاهلية

اور الفاظ بخاری کے ہیں اور عمر رض سے روایت ہے کہا عرض کیا میں نے اے رسول خدا میں نے نذر مانی تھی ایام

أن أعتكف ليلة في المسجد الحرام قال فأوف بنذرك متفق عليه وزاد

جاہلیت میں یہ کہ اعتکاف سلہ کروں ایک رات مسجد حرام میں فرمایا پس پورا کر اپنی نذر کو یہ حدیث متفق علیہ ہے اور بخاری نے ایک

البخاري في رواية فاعتكف ليلة ۔ كتاب القضاء ۔ عن بريدة قال قال

روایت میں زیادہ کیا پس اعتکاف کیا اوسنے ایک رات ۔ کتاب قاضی ہونیکے بیان میں ۔ بریدہ رض سے روایت ہے کہا

رسول الله صلى الله عليه وسلم القضاة ثلاثة اثنان في النار وواحد في الجنة

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قاضی تین ہیں سلہ دو دوزخ میں اور ایک جنت میں ۔

سلہ بت الخ اس سے معلوم ہوا کہ ایسی جگہ کوئی نیک کام کرنے کی نذر کا ماننا منع ہے جہاں خلاف شرع کوئی کام ہوتا ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گناہ کی نذر کا پورا کرنا گناہ ہے ۔

سلہ پڑھ لے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی دوسرے ملک میں کسی دوسری مسجد میں نماز کی نذر مانی جائے تو اپنے شہر کی مسجد میں بھی ادا ہو جاتی ہے ۔

سلہ تین الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث میں ذکر کردہ تین مسجدوں کے علاوہ باقی مساجد کی طرف سفر کر کے جانا مکروہ ہے ۔

سلہ اعتکاف الخ اس سے معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر مشروعہ بوقت اسلام ادا کرنی چاہیئے اور جن کی ادائیگی بھی ہو جاتی ہے ۔

سلہ تین الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضیوں میں سے ایک قسم کا جنتی ہے ۔ باقی دوزخی تو معلوم ہوا کہ محکمہ قضا بڑا مشکل و خطرناک ہے جس میں گناہ کے ارتکاب کا سخت خطرہ ہے ۔ اس سے حتے الامکان دور رہنا چاہیئے ۱۲ ۔

۱۳ ۔ ۱۳ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔

رَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَلَمْ يَقْضِ بِهٖ
وہ شخص جس نے حق کو پہچانا پھر اسکے موافق فیصلہ کیا پس وہ جنت میں ہے اور وہ شخص جس نے حق پہچانا پھر اوسکے موافق

وَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ لَمْ يَعْرِفِ الْحَقَّ فَقَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ
فیصلہ نہ کیا اور حکم دینے میں ظلم کیا تو وہ دوزخ میں ہے اور وہ شخص جسنے حق نہ پہچانا اور فیصلہ کیا لوگونکا باوجود ناواقفی کے پس وہ

فَهُوَ فِي النَّارِ رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
(بھی) دوزخ میں ہے اسکو چاروں نے بیان کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وُلِّيَ الْقَضَاءَ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَةُ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو قاضی بنایا گیا پس وہ بغیر چھری سے ذبح کیا گیا اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا

وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى
اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتایا اور انہی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک تم قریب ہے کہ حرص کروگے

الْاِمَارَةِ وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ
امیری کی اور قریب ہے کہ ہوگی وہ امیری ندامت قیامت کے دن پس اچھی ہے دودھ پلانیوالی ۵۲ اور بری ہے موت

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسکو بخاری نے روایت کیا اور عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو

يَقُوْلُ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ
فرماتے ہوئے کہ جب حاکم حکم کرے پس ۵۳ اجتہاد کرے پھر حق کو پہونچے تو اوسکے لیئے دو اجر ہیں اور جب حکم کرے پس

ثُمَّ اَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اجتہاد کرے پھر خطا کرے تو اوسکیلیئے ایک اجر ہے متفق علیہ ہے اور ابوبکرہ رضہ سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ

اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْكُمُ اَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ نہ فیصلہ کرے کوئی درمیان دو آدمیوں کے اس حال میں کہ وہ غصہ میں ۵۴ ہو متفق علیہ ہے

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَقَاضٰى اِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا
اور علی رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب فیصلہ لادیں دو آدمی تیرے پاس پس نہ

تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْاٰخَرِ فَسَوْفَ تَدْرِيْ كَيْفَ تَقْضِيْ قَالَ عَلِيٌّ فَمَا زِلْتُ
فیصلہ کر اول کے لیئے یہانتک کہ سنے تو کلام دوسرے کا ۵۵ پس قریب ہے کہ تو جان لیگا کہ کسطرح فیصلہ کرے علی رضہ نے کہا کہ میں

قَاضِيًا بَعْدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ وَقَوَّاهُ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَصَحَّحَهُ
بعد میں ہمیشہ قاضی رہا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اوسکو حسن کہا اور ابن مدینی نے اسکو قوی بتلایا

ابْنُ حِبَّانَ وَلَهٗ شَاهِدٌ عِنْدَ الْحَاكِمِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ
اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتایا اور اوسکے لیئے حاکم کے نزدیک حدیث ابن عباس رضہ سے شاہد ہے اور ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک تم جھگڑا لاتے ہو میرے پاس اور شاید کہ تم میں سے بعض اپنی دلیل کو اچھی طرح

---

۵۱ چھری الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو قاضی بنا اسنے اپنے اوپر بڑا ظلم کیا کہ یہ بوجھ بہت بھاری خطرناک ہے جس کی شرعیہ ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا نہایت مشکل ہے یعنی حتے الامکان اس سے بچنا ہے ۱۲

۵۲ یعنے امیری ایسی معلوم ہوتی ہے جس سے عیش و لذت حاصل ہوتی ہے مثل دودھ پلانے والی کے لیکن موت بری ہے کیونکہ وہ تمام لذات و عیشوں کو قطع کردیتی ہے اور سوائے افسوس کے اور کچھ باقی نہیں رہتا پس ایسا عیش کس کام کا جسکے بعد حسرت افسوس کے سوا کچھ نہ ہو کذا فی المرقات ۱۲ مترجم

۵۳ اجتہاد الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجتہد کو دو ثواب ہیں اگر صحیح مسئلہ پر رسائی ہوجائے ورنہ ایک ثواب ہے اگرچہ عنداللہ صحیح مطلب پر نہ رسائی حاصل کرسکے ۱۲

۵۴ غصہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ غصہ کی حالت میں قضا نہ کیجائے اور عدالت میں فیصلہ نہ دیا جائے کہ عقل برمحل نہیں ہوتی ۱۲ ۱۰۰۰

ألحن بحجته من بعض فأقضي له على نحو ما أسمع منه فمن قطعت

بیان کرنے والے ہوں بعض سے پس فیصلہ کر دوں اوس کے لئے موافق اون کے بیان کی پس جسکے حق میں سے کچھ بھی قطع کر دوں تو

له من حق أخيه شيئا فإنما أقطع له قطعة من النار متفق عليه وعن

اسکے سوا نہیں کہ قطع کردونگا اوسکے لئے ٹکڑا آگ کا (حدیث) متفق علیہ ہے - اور جابر رضہ

جابر رض قال سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول كيف تقدس

سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے کیسے مقدس ہو سکتی ہے

أمة لا يؤخذ من شديدهم لضعيفهم رواه ابن حبان وله شاهد من

وہ امت کہ نہ دوایا جاوے اونکے سخت سے اون کے ضعیف کا حق اسکو ابن حبان نے روایت کیا اور اسکے لئے ایک شاہد ہے

حديث بريدة عند البزار وآخر من حديث أبي سعيد عند ابن ماجة

حدیث بریدہ سے بزار کے نزدیک اور دوسرا شاہد ابو سعید سے ہے ابن ماجہ کے نزدیک

وعن عائشة رضي قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يدعى بالقاضي

اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے بلایا جاویگا

العادل يوم القيامة فيلقى من شدة الحساب ما يتمنى أنه لم يقض بين اثنين

قاضی عادل قیامت کے دن پس ڈالا جاویگا سختی حساب سے اوسکے دل میں تمنا کرنا اس کا کہ (کاش) نہ فیصلہ کرتا دو شخصوں کے درمیان

في عمره رواه ابن حبان وأخرجه البيهقي ولفظه في تمرة وعن أبي بكرة رض

اپنی تمام عمر میں اسکو ابن حبان نے روایت کیا اور بیہقی نے اسکی تخریج کی اور اوس کا ایک لفظ یہ ہے کہ ایک چھوہارے کے اندر اور

عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال لن يفلح قوم ولوا أمرهم امرأة

ابو بکرہ رضہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا ہرگز نہ فلاح پاویگی وہ قوم جسنے اپنا حاکم بنایا

رواه البخاري وعن أبي مريم الأزدي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من

کسی عورت کو اسکو بخاری نے روایت کیا اور ابو مریم ازدی رضہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

ولاه الله شيئا من أمر المسلمين فاحتجب عن حاجتهم وفقيرهم احتجب الله دون

فرمایا جسکو خدا تعالے نے مسلمانوں کے کسی معاملہ کا حاکم بنایا ہو پھر وہ اونکی حاجت اور فقیری سے غافل رہے تو غافل رہیگا

حاجته أخرجه أبو داود والترمذي وعن أبي هريرة قال لعن رسول الله صلى الله

خدا تعالے اوسکی حاجت سے اسکو ابو داود اور ترمذی نے بیان کیا اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا لعنت فرمائی رسول خدا

عليه وسلم الراشي والمرتشي في الحكم رواه أحمد والأربعة وحسنه الترمذي

صلے اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر مقدمہ میں اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذی

وصححه ابن حبان له شاهد من حديث عبد الله بن عمرو عند الأربعة

نے اسکو حسن بتلایا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا اسکے لئے شاہد ہے حدیث عبد اللہ بن عمرو سے چاروں کے

إلا النسائي وعن عبد الله بن الزبير قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن

نزدیک سوا نسائی کے اور عبد اللہ بن زبیر رضہ سے روایت ہے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ

ٹکڑا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی جھوٹے دعویٰ میں کامیاب ہو کر مقابل کی وہ چیز لے لے تو اس کے لئے حرام ہے کہ وہ آگ دوزخ کی چنگاری ہے لہٰذا اس سے بچنا ضروری ہے ۱۲

مقدس الخ اس سے معلوم ہوا کہ پاکیزہ لوگ اور امت وہ ہوتی ہے جہاں پر طاقتور غریبوں پر ظلم نہ کرسکیں اور زوراوروں سے غریبوں کے حقوق دلوائیں ۱۲

ڈالا الخ استغفر اللہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عہدہ قضا و امارت کیسا سخت ہے کہ عادل قاضی مفتی کی یہی وہ حالت ہوگی جو اسے پریشان کرے گی حساب و کتاب کے سوال و جواب سے تو بھلا ظالم قاضیوں مفتیوں امیروں کی کیا حالت ہوگی ۱۲

عورت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو [illegible] وقت یا حاکم مقرر کرنا سخت گناہ ہے ۱۲

حاکم الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کام جس شخص کے سپرد کر دیئے گئے اگر ان امور میں اسنے کوتاہی کی تو [illegible]

وسلم ان الخصمين يقعدان بين يدي الحاكم رواه ابوداود وصححه

دونوں مدعا علیہ بیٹھیں سامنے سلہ حاکم کے اسکو ابوداود نے روایت کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا

الحاكم باب الشهادات عن زيد بن خالد الجهني رض ان النبي صلى

باب گواہوں کے بیان میں اور زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ نبی صلے

الله عليه وسلم قال الا اخبركم بخير الشهداء هو الذي ياتي بشهادته

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تم کو ساتھ بہترین گواہوں کے وہ وہ شخص ہے جو گواہی دیوے

قبل ان يسألها رواه مسلم وعن عمران بن حصين رض قال قال رسول

قبل اسکے کہ دریافت سلہ کیا جاوے وہ اس گواہی سے اسکو مسلم نے روایت کیا اور عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا

الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان خيركم قرني ثم الذين يلونهم ثم

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں کے بہتر سلہ لوگ میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے متصل

الذين يلونهم ثم يكون قوم يشهدون ولا يستشهدون ويخونون ولا

ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے متصل ہیں پھر آئیگی ایک قوم کہ گواہی دینگے اور گواہی ان سے نہ لی جائیگی اور خیانت کرینگے اور

يؤتمنون وينذرون ولا يوفون ويظهر فيهم السمن متفق عليه وعن

امانتدار نہ ہونگے اور نذر مانیں گے اور اسکو پورا نہ کرینگے اور ظاہر ہوگا ان میں موٹاپن متفق علیہ اور عبد اللہ

عبد الله بن عمر رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجوز شهادة

بن عمر رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جائز نہیں ہے گواہی کسی

خائن ولا خائنة ولا ذي غمر على اخيه ولا يجوز شهادة القانع لاهل

خیانت کرنیوالے کی اور نہ کسی خیانت کرنیوالی عورت کی اور نہ حاسد کی اپنی بھائی پر اور جائز نہیں ہے گواہی سلہ خدمتگار

البيت رواه احمد وابوداود وعن ابي هريرة رض انه سمع رسول الله صلى

کی گھروالوں کے لئے اسکو احمد اور ابوداود نے روایت کیا اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلے

الله تعالى عليه وسلم قال لا يجوز شهادة بدوي على صاحب قرية رواه

اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ جائز نہیں ہے گواہی گاؤں والے کی شہری سلہ کے خلاف اسکو ابوداود

ابوداود وابن ماجه وعن عمر بن الخطاب رض انه خطب فقال ان اناسا كانوا

اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور عمر بن خطاب رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا پس فرمایا کہ لوگ

يؤخذون بالوحي في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وان الوحي قد

زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ماخوذ کئے جاتے تھے بذریعہ وحی کے اور بیشک وحی

انقطع وانما ناخذكم الآن بما ظهر لنا من اعمالكم رواه البخاري وعن

منقطع ہوگئی اور اب سوا نہیں پکڑتے ہم تمکو بوجہ ان اعمال کے جو ہمکو ظاہر ہونگے اسکو بخاری نے روایت کیا اور

ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم انه عد شهادة الزور

ابوہریرہ رضہ سے روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ حضرت نے شمار کیا جھوٹی گواہی کو

سلہ سامنے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عدالت وقضا کے وقت دونوں مقابلوں کو برابر سامنے بٹھایا جاوے ۱۲

سلہ دریافت الخ اس سے معلوم ہوا کہ کبھی مسلم بھائی کی [illegible] بغیر [illegible] بہت ثواب ہے اور [illegible] پر اس کا [illegible] موجب گناہ ۱۲

سلہ بہتر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین زمانہ بہتر ہو سکتے ہیں [illegible] زمانہ پھر تابعین کا پھر تبع تابعین کا بعد میں خلط ملط ہو گیا ۱۲

سلہ خدمتگار الخ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کے حق میں اس کے کسی متعلق کی شہادت جائز نہیں چونکہ اس میں تہمت و حمایت کا شک و شبہ ہوتا ہے

سلہ یہاں قریہ سے مراد بلدہ ہے اور اس کی وجہ یا گاؤں والوں کا جاہل ہونا اور دیانت کا شہر سے بعید ہونا [illegible] اللہم اغفر [illegible] ولوالدیہ [illegible]

فی الکبائر متفق علیہ فی حدیث طویل وعن ابن عباس ان النبی

بڑے سے بڑے گناہوں میں (حدیث متفق علیہ ہے) طویل حدیث کے اندر اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صلے اللہ علیہ وسلم قال لرجل تری الشمس قال نعم قال علی مثلہا فاشہد

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا تو آفتاب دیکھتا ہے اوسنے کہا ہاں فرمایا اسکی مانند پر گواہی دے

او دع اخرجہ ابن عدی باسناد ضعیف وصححہ الحاکم فاخطأ

یا چھوڑ دے اسکو ابن عدی نے سند ضعیف کے ساتھ بیان کیا اور صحیح بتلایا اسکو حاکم نے پس خطا کی اوسنے

وعنہ ان رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم قضی بیمین وشاہد

اور اونہی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا ایک قسم اور ایک گواہ کی وجہ سے

اخرجہ مسلم وابوداود والنسائی وقال اسنادہ جید وعن ابی

اسکو مسلم نے بیان کیا اسیطرح ابوداؤد اور نسائی نے اور فرمایا اسکی سند کھری ہے اور ابوہریرہ رضہ سے اسکی

ہریرۃ مثلہ اخرجہ ابوداود والترمذی وصححہ ابن حبان باب

مثل روایت ہے اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے بیان کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ باب

الدعوی والبینات عن ابن عباس ان النبی صلے اللہ تعالی علیہ و

دعوی اور دلیلوں کے بیان میں۔ ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ

آلہ وسلم قال لو یعطی الناس بدعواہم لادعی ناس دماء رجال و

وآلہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو اونکے دعوی کی وجہ سے دلایا جایا کرتا تو بہت سے لوگ بہت سے آدمیوں کے خون اور مالوں

اموالہم ولکن الیمین علی المدعی علیہ متفق علیہ وللبیہقی باسناد صحیح

کا دعوی کر دیا کرتے (اور اسکے مستحق ہو جاتے) لیکن قسم مدعا علیہ پر ہے (متفق علیہ ہے) اور بیہقی کے لیے سند صحیح کے ساتھ

البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی

ہے کہ گواہ مدعی پر ہیں اور قسم اوسپر جو انکار کرے اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

اللہ تعالی علیہ وسلم عرض علی قوم الیمین فاسرعوا فامر ان یسہم

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قوم پر قسم کو پیش کیا پس انہوں نے جلدی کی تو حکم کیا آپ نے یہ کہ

بینہم فی الیمین ایہم یحلف رواہ البخاری وعن ابی امامۃ الحارثی

قرعہ ڈالا جائے اونکے درمیان قسم کے بارے میں کہ کون قسم کھائے اسکو بخاری نے روایت کیا اور ابو امامہ حارثی

ان رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم قال من اقتطع حق امرئ مسلم

سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارے کسی مسلمان آدمی کے حق کو اپنی قسم

بیمینہ فقد اوجب اللہ لہ النار وحرم علیہ الجنۃ فقال لہ رجل و

سے پس بیشک واجب کر دیا خدا تعالے نے اوسپر آگ کو اور حرام کر دیا اوسپر جنت کو پس عرض کیا ایک آدمی نے

ان کان شیئا یسیرا یا رسول اللہ قال وان کان قضیبا من اراک رواہ مسلم

اگرچہ وہ تھوڑی سی شے ہو اے رسول خدا فرمایا حضور نے اگرچہ میوہ پیلو کی ڈنڈی ہو اسکو مسلم رضہ نے روایت کیا

۵۱ گواہی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گواہی جب دی جائے بلکہ معاملہ حق ... سورج کی طرح چمکتا۔ اور مساوات ... ہو ورنہ ... دے

۵۲ قسم الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ نے ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کیا مگر یہ حدیث ... حدیث کی منسوخ ہے کہ گواہ مدعی کا کام ہے اور قسم مدعی علیہ پر آتی ہے۔

۵۳ مدعی علیہ الخ اس حدیث سے صراحۃً معلوم ہوا ...

... اور لوگوں سے ... کھانے کیلیے ... جلدی کرنے لگے ... تو آپ نے ...

... شخص ... کیا ہر ایک ... مرے ... سے

وعن الاشعث بن قيس ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم

کیا اور اشعث بن قیس رضی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قال من حلف على يمين يقتطع بها مال امرئ مسلم هو فيها فاجر

فرمایا جو قسم سلہ کہا کر لیوے مال کسی مرد مسلمان کا کہ قسم کھانیوالا قسم میں گنہگار (جھوٹا) ہو تو ملاقات

لقي الله وهو عليه غضبان متفق عليه وعن ابي موسى ان رجلين اختصما

کریگا وہ خدا تعالےٰ سے اس حال میں کہ وہ اوسپر غصہ ہوگا متفق علیہ ہے اور ابوموسیٰ رضی سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے جھگڑا

في دابة وليس لواحد منهما بينة فقضى بها رسول الله صلى الله تعالى

کیا ایک چوپایہ میں اور نہیں تھے اونمیں سے کسی کے لئے گواہ تو فیصلہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ

عليه وسلم بينهما نصفين رواه احمد وابو داود والنسائي وهذا لفظه و

وسلم نے اون دونوں میں آدھا سلہ۵۲ آدھا اسکو احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور یہ اوسکے الفاظ ہیں اور

قال اسناده جيد وعن جابر ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

کہا کہ اسکی سند کھری ہے اور جابر رضی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قال من حلف على منبري هذا بيمين آثمة تبوأ مقعده من النار رواه

فرمایا جو قسم کھاوے میرے اس منبر سلہ۵۳ پر جھوٹی قسم تو ٹہکانا کرلیا اوسنے دوزخ سے اسکو احمد اور

احمد وابو داود والنسائي وصححه ابن حبان وعن ابي هريرة قال قال

ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور یہ اوسکے الفاظ ہیں اور صحیح بتلایا اسکو ابن حبان نے اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہا

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ثلثة لا يكلمهم الله يوم القيامة

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہ کلام کریگا اللہ تعالیٰ اونسے قیامت کیدن

ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم رجل على فضل ماء بالفلاة

اور نہ دیکھیگا اونکو اور نہ پاک کریگا اونکو اور اونکے لئے عذاب دردناک ہے ایک وہ شخص جسکے پاس جنگل میں بچا ہوا پانی ہو

يمنعه من ابن السبيل ورجل بايع رجلا بسلعة بعد العصر فحلف

کہ روکے اسکو مسافر سے دوسرا وہ جو سلہ۵۴ بیع کا معاملہ کرے کسی چیز کا کسی مرد سے بعد عصر پھر اوسکے لئے قسم کھاوے

له بالله لاخذها بكذا وكذا فصدقه وهو على غير ذلك ورجل بايع

کہ قسم خدا کی میں نے لیا اسکو اتنے اور اتنے میں خریدا ہے پس وہ اوسکی تصدیق کرے حالانکہ وہ اسکے خلاف (جھوٹا) ہے تیسرا وہ

اماما لا يبايعه الا للدنيا فان اعطاه منها وفى وان لم يعطه منها لم

بیعت کرے کسی امام سے کہ نہ بیعت کرتا ہو اوس سے مگر دنیا کے لئے پس اگر وہ امام (حاکم) اوسکو دیتا رہے تو وفا کرے

يف متفق عليه وعن جابر ان رجلين اختصما في ناقة فقال كل واحد

اور اگر نہ دے تو نہ وفا کرے (حدیث) متفق علیہ ہے اور جابر رضی سے روایت ہے کہ دو آدمی جھگڑا لائے ایک اونٹنی کے بارے میں پس

منهما نتجت عندي واقاما بينة فقضى بها رسول الله صلى الله تعالى

ہر ایک بولا کہ پیدا ہوئی ہے یہ میرے [illegible] پس حکم دیا [illegible] اوس شخص کے لئے جسکے

سلہ قسم الخ اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹی قسم پر کسی کا مال اٹھا لینے والا سخت گناہگار ہے جسپر اللہ تعالےٰ کا غضب ہوگا ۱۲

سلہ۵۲ آدھا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک دفعہ آپ نے گواہ نہ ہونے پر ایک چیز کو دونوں مدعیوں کے درمیان تقسیم کر دیا الخ ۱۲

سلہ۵۳ منبر الخ اس سے معلوم ہوا کہ منبر نبوی کے پاس جھوٹی قسم کھانا بڑھکر گناہ ہے جس کی سزا دوزخ ہے اور باقی مواضع میں بھی سخت گناہ ہے ۱۲

سلہ۵۴ بیع الخ اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ در حدیث اشخاص مبغوض الٰہی ہیں ایک وہ جو بچا ہوا بلا ضرورت پانی مسافروں کو پینے نہیں دیتا۔ دوسرا جھوٹی قسم کھانے والا تیسرا وہ شخص جو سلطان وقت سے صرف دنیوی منافع کے لیے بیعت کرے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۲ : - ۱۲ - ۱۲ -

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَنٌ هِيَ فِي يَدِهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

قبضہ میں اونٹنی تھی اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ رَدَّ الْيَمِينَ عَلَى طَالِبِ الْحَقِّ رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِمَا

وسلم نے لوٹایا قسم کو حق کے طلبگار (مدعی) پہ ان دونوں کو دارقطنی نے روایت کیا اور ان دونوں کی سند کمزور ہے

ضَعْفٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہا تشریف لائے میرے پاس نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ إِلَى مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ

ایکدن خوشی خوشی کہ چمک رہی تھیں آپکے چہرہ کی شکنیں پس فرمایا کیا مجزز مدلجی کو نہیں دیکھتی کہ ابھی

نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ هٰذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا

ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھکر بتلایا کہ یہ قدم بعض سے بعض

مِنْ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ كِتَابُ الْعِتْقِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ

سے ہیں (یعنی ادن میں توالد کا رشتہ ہے) متفق علیہ ہے کتاب آزاد ہونے کے بیان میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کسا مرد مسلم آزاد کرے کسی مسلمان مرد

اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِلتِّرْمِذِيِّ

کو تو نکالدیگا اللہ اسکے ہر عضو کے بدلے میں اوسکے ہر عضو کو آگ سے حدیث متفق علیہ ہے اور ترمذی نے

وَصَحَّحَهُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَأَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ

اور اسکو صحیح بتلایا ابو امامہ سے یوں روایت ہے اور جو کسا مرد مسلم آزاد کرے دو عورتوں مسلمان

كَانَتَا فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ وَلِأَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَأَيُّمَا

کو تو ہونگی یہ دونوں سبب اوسکے آزاد ہونیکا دوزخ سے اور ابوداؤد کے لئے حدیث کعب بن مرہ سے یوں ہے

امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فَكَاكَهَا مِنَ النَّارِ وَعَنْ

کہ اور جو کسی عورت ۵۲ مسلمان آزاد کرے مسلمان عورت کو تو ہو گی وہ سبب اسکے آزاد ہونیکا دوزخ سے اور

أَبِي ذَرٍّ رض قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ

ابوذر رضہ سے روایت ہے کہا دریافت کیا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کونسا کام

أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ

بہتر ہے فرمایا ایمان ساتھ خدا کے اور جہاد اوسکے رستہ میں میں نے کہا کونسی گردن کا آزاد کرنا بہتر ہے

قَالَ أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض

آپ نے فرمایا گران ۵۳ اوسکی تا زیادہ ہے قیمت کے اور عمدہ ہو وہ اپنی مالک کے نزدیک متفق علیہ ہے اور ابن عمر رضہ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ

سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص آزاد کرے اپنے

---

۵۱ آزاد الخ اس سے معلوم ہوا کہ مسلم غلام آزاد کرنے کا بڑا ثواب ہے کہ آزاد کنندہ کا ہر عضو غلام کے ہر عضو کے عوض [illegible] دوزخ کی آگ سے بچ جائے گا ۱۲

۵۲ عورت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان باندی کا آزاد کرنا بڑا ثواب ہے خواہ آزاد کرنے والی عورت ہو یا مرد کہ آگ دوزخ سے نہیں نجات حاصل ہو جائے گی ۱۲

۵۳ گران الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب سے افضل عمل ایمان ہے اور بعد جہاد فی سبیل اللہ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ آزادی میں وہ زیادہ ثواب کا مستحق ہے جو غلام یا باندی زیادہ قیمتی ہو جیسے ارشاد باری ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ الآية محبوب چیز بیں راہ للہ میں دینا و خرچ کرنا کامل ثواب کا باعث ہے ۱۲-۱۲-۱۲

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

في عبد فكان له مال يبلغ ثمن العبد قوّم قيمة عدل فأعطى شركاءه

حصہ کو غلام کے اندر اور ہو اوسکے پاس مال بقدر غلام کی قیمت کے تو اوسکی ٹھیک قیمت کو کتنی جاسکے تو اوسکے شریکوں کو

حصصهم وأعتق عليه العبد وإلا فقد عتق منه ما عتق متفق عليه وفي

اونکے حصے دیدیے جاویں اور اوسپر غلام کو آزاد کر دیا جاوے ورنہ (اگر اسقدر مال نہو) تو آزاد ہو گیا اوسکی طرف سے جو کچھ آزاد ہو گیا (حدیث)

لهما عن أبي هريرة رض وإلا قوّم عليه واستسعي غير مشقوق عليه وقيل

اُن دونوں کیلئے ابوہریرہ سے یوں ہے ورنہ تو جانچا جاوے غلام اور سعی کرائی جاوے اوس سے درانحالیکہ نہ مشقت ڈالی جاوے

إن السعاية مدرجة في الخبر وعن أبي هريرة رض قال قال رسول الله

اوسپر اور کہا گیا ہے کہ سعی کرنا حدیث میں مدرج ہے اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

صلى الله تعالى عليه وسلم لا يجزي ولد والده إلا أن يجده مملوكا فيشتريه

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کفایت کرتا[۵۱] کوئی بچہ اپنے باپ کو مگر یہ کہ پاوے اوسکو غلام پس خریدے اوسکو

فيعتقه رواه مسلم وعن سمرة أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

پھر آزاد کردے اوسکو اسکو مسلم نے روایت کیا اور سمرہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قال من ملك ذا رحم محرم فهو حر رواه أحمد والأربعة وصحح

فرمایا جو شخص مالک ہوا اپنے محرم کا تو وہ آزاد[۵۲] ہے اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا درحفاظ

من الحفاظ أنه موقوف وعن عمران بن حصين أن رجلا أعتق ستة

جماعت نے اسکے موقوف ہونیکو ترجیح دی اور عمران بن حصین رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آزاد کیا اپنے چھ غلاموں

مماليك له عند موته لم يكن له مال غيرهم فدعاهم رسول الله صلى الله

کو اپنے مرتے وقت اور نہ تھا اوسکے لیئے مال سوا اونکے پس بلایا اونکو رسول خدا صلے اللہ علیہ و

عليه وسلم فجزأهم أثلاثا ثم أقرع بينهم فأعتق اثنين وأرق أربعة وقال

آلہ وسلم نے اونکو بلایا پس تقسیم کیا اونکو تین حصے پھر قرعہ ڈالا اونمیں پس آزاد کیا دو کو اور رکھا چار کو غلام[۵۳] اور کہا

له قولا شديدا رواه مسلم وعن سفينة قال كنت مملوكا لأم سلمة

سخت لفظ کہا اسکو مسلم نے روایت کیا اور سفینہ رض سے روایت ہے کہا تھا میں غلام ام سلمہ رض کا پس

فقالت أعتقك وأشترط عليك أن تخدم رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہا کہ میں تجھکو آزاد کرتی ہوں اور تجھ پر یہ شرط لازم کرتی ہوں کہ خدمت کریگا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

ما عشت رواه أحمد وأبو داود والنسائي والحاكم وعن عائشة

کی جبتک کہ تو زندہ رہے اسکو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور نسائی اور حاکم نے اور عائشہ رض سے روایت

أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال إنما الولاء لمن أعتق

ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوا نہیں کہ حق[۵۴] ولا کا واسطے اوسکے ہے جو آزاد کرے

متفق عليه في حديث طويل وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى

یہ حدیث متفق علیہ ہے ایک طویل حدیث کے اندر اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

---

۵۱ کفایت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کے خریدنے پر اس کی آزادی درست نہیں یعنے وہ خود بخود خریدنے ہی سے آزاد ہو جاتا ہے ۱۲

۵۲ آزاد الخ اس سے صراحۃً معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے محرم قریبی کا مالک ہو جاوے خواہ بصورت خرید یا وراثت وغیرہ تو وہ غلام اس کے آزاد کئے بغیر خود بخود آزاد ہو جاتا ہے ۱۲

۵۳ کیونکہ یہ وصیت تھی اور وصیت ایک تہائی مال میں جاری ہوتی ہے ۱۲ ترجمہ

۵۴ حق الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولا آزاد کرنیوالے کا حق ہے

۱۲ - ۲۰ - ۱۲ - ۱۲ - ۲۰

۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

الله تعالى عليه وسلم الولاء لحمة كلحمة النسب لا يباع ولا يوهب رواه

علیہ وآلہ وسلم نے کہ ولاء ایک قرابت ہے مثل قرابت نسب کے نہ فروخت کیا جاوے اور نہ ہبہ کیا جاوے

الشافعي وصححه ابن حبان والحاكم وأصله في الصحيحين بغير

اسکو شافعی رح نے روایت کیا اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور اسکی اصل صحیحین میں ہے ان الفاظ

هذا اللفظ باب المدبر والمكاتب وأم الولد عن جابر رضي الله عنه أن رجلا

کے سوا باب مدبر اور مکاتب اور ام ولد کے احکام میں جابر رض سے روایت ہے کہ ایک

من الأنصار أعتق غلاما له عن دبر ولم يكن له مال غيره فبلغ

انصاری نے آزاد کیا اپنا ایک غلام پیچھے سے (یعنے بعد موت) اور اوسکے پاس سوا اسکے اور کچھ مال نہ تھا پس جب

ذلك النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال من يشتريه مني فاشتراه

پہونچی اسکی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس فرمایا آپنے کون خریدتا ہے اسکو مجھسے پس خرید لیا اسکو

نعيم بن عبد الله بثمانمائة درهم متفق عليه وفي لفظ البخاري فاحتاج

نعیم بن عبد اللہ نے آٹھ سو درہم کے بدلہ (حدیث متفق علیہ ہے) اور بخاری کے الفاظ میں یوں ہے کہ محتاج

وفي رواية للنسائي وكان عليه دين فباعه بثمانمائة درهم فأعطاه

ہو گیا وہ نسائی کی روایت میں ہے کہ تھا اوسپر قرضہ پس فروخت کردیا اوسکو آٹھ سو درہم کے بدلہ اور دیا اسکو

وقال اقض دينك وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي

اوسکو درہم اور فرمایا کہ ادا کردے قرضہ اپنا اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ

صلى الله تعالى عليه وسلم قال المكاتب عبد ما بقي عليه من مكاتبته

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا مکاتب غلام رہتا ہے جب تک کہ باقی رہے اوسپر بدل کتابت کا

درهم أخرجه أبو داود بإسناد حسن وأصله عند أحمد والثلاثة

ایک درہم اسکو ابو داود نے سند عمدہ کے ساتھ بیان کیا اور اسکی اصل احمد کے نزدیک ہے اور تینوں کے

وصححه الحاكم وعن أم سلمة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله تعالى

نزدیک بھی اور اسکو حاکم نے صحیح بتلایا اور ام سلمہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

عليه وآله وسلم إذا كان لإحداكن مكاتب وكان عنده ما يؤدي

علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ ہو تم میں سے کسی کے لیے کوئی مکاتب اور ہووے اسکے پاس اسقدر مال کہ ادا

فلتحتجب منه رواه أحمد والأربعة وصححه الترمذي وعن ابن

کردے (بدل کتابت کو) تو چاہیے کہ پردہ کرے اوس سے اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے

عباس رضي الله عنهما أن النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم قال يودى المكاتب

اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ادا کرے مکاتب بقدر

بقدر ما عتق منه دية الحر وبقدر ما رق منه دية العبد رواه أحمد

جو حصہ آزاد ہوچکا دیت آزاد کی اور بقدر اوس حصہ کے جو غلام ہے دیت غلام کی ادا کرے اسکو احمد

---

۵۱ فروخت الولاء اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولاء نسب کی طرح خرید وفروخت اور ہبہ نہیں ہوسکتی ۱۲

۵۲ یہ غلام مدبر مقید ہوگا کیونکہ مطلق مدبر کی بیع ثابت نہیں […] ۱۲ مسلم مترجم

۵۳ مکاتب الخ اس سے معلوم ہوا کہ مکاتب […] جب تک ایک درہم باقی ہوگا وہ آزاد نہیں ہوسکتا ۱۲

۵۴ امام صاحب کے نزدیک عورت کا غلام بمنزلہ اجنبی کے ہے پردہ کے باب میں اور اس حدیث سے جو یہ معلوم ہوتا ہے کہ قبل آزاد کرنے کے پردہ نہیں اوسکا یہ مطلب کہ بہ نسبت پہلے کی مبالغہ کیسے پردہ میں کیونکہ حالت غلامی میں زیادہ احتیاط ناممکن تھی قالہ […] التعلیق المحمود ۱۲ مسلم غفرلہ

اللہم اصلح […] آمین ثم آمین یارب العالمین

وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِیْ جُوَیْرِیَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ

اور ابوداود اور نسائی نے روایت کیا اور عمرو بن حارث سے روایت ہے جو ام المومنین جویریہ رضہ

قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِرْهَمًا

کے بھائی ہیں فرمایا نہیں چھوڑا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی موت سلہ کے وقت کوئی درہم اور

وَّلَا دِيْنَارًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً وَّلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهٗ

نہ دینار نہ کوئی غلام نہ لونڈی اور نہ کوئی چیز مگر اپنی سفید خچری اور اپنے ہتھیار اور زمین جسکو آپنے

وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

وقف فرمادیا تھا اسکو بخاری نے روایت کیا اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا اَمَةٍ وَّلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا فَهِيَ حُرَّةٌ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَخْرَجَهُ

علیہ وآلہ وسلم نے جو کسی لونڈی جنے سلہ اپنے آقا سے بچہ تو مالک کے مرنے کے بعد آزاد ہے اسکو

ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ وَّرَجَّحَ جَمَاعَةٌ وَّقْفَهٗ عَلٰى عُمَرَ وَعَنْ

ابن ماجہ اور حاکم نے سند ضعیف کے ساتھ بیان کیا اور ایک گروہ نے اسکے حضرت عمر رضہ پر موقوف ہونیکو ترجیح دی

سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

اور سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدد

اَعَانَ مُجَاهِدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ غَارِمًا فِيْ عُسْرَتِهٖ اَوْ مُكَاتَبًا فِيْ رَقَبَتِهٖ

کرے اللہ کے رستہ سلہ میں جہاد کرنیکی یا اپنی گذران میں قرضدار ہو جانے کی یا اپنی گردن میں مکاتب ہونے والے کی تو سایہ

اَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ كِتَابُ الْجَامِعِ

دیگا اوسکو اللہ تعالے اوس دن کہ نہ سایہ ہوگا مگر اوسکا سایہ اسکو احمد اور حاکم نے صحیح بتلایا کتاب جامع کے بیان میں

بَابُ الْاَدَبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

باب ادب سلہ کے بیان میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ اِذَا لَقِيْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ

وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہیں جب ملاقات کرے تو اوس سے تو اوسکو سلام کرے اور جب تیری دعوت

فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا

کرے تو اوسکو قبول کر اور جب خیر خواہی طلب کرے تجھ سے تو خیر خواہی کر اوسکی اور جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو جواب دے اسکو

مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

اور جب مریض ہو جاوے تو عیادت کر اوسکی اور جب مر جاوے تو پیچھے جا اوسکے دفن کیلئے اوسکو مسلم نے روایت کیا اور ابوہریرہ رضہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ

سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نظر ڈالو اوسپر جو تم سے ادنی سلہ درجہ ہے اور

وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا

نہ نظر ڈالو اون پر جو تم سے اونچے درجہ کے ہیں کیونکہ یہ زیادہ مناسب ہے کہ نہ حقیر جانو تم نعمت خدا کی

سلہ موت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی موت کے وقت ایک درہم یا دینار نہ تھا نہ ہی کوئی غلام اور باندی تھی اور کوئی چیز نہ تھی سوائے ایک سفید خچر اور ہتھیار جنگ اور کچھ زمین کے جسکو صدقہ کردیا تھا ۱۲ سلہ اپنے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ام ولد مالک کی موت کے بعد آزاد ہو جاتی ہے جسکا قبل یا بعد موت مالک کے فروخت یا ہبہ کرنا یا وراثت میں لینا دینا جائز نہیں کہ اور احادیث میں اسیطرح مذکور ہے ۱۲ سلہ رستہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان تین اشخاص کی امداد بڑا ثواب ہے ایک فی سبیل اللہ غازی کی دوسرے قرضدار کی جو مجبوراً اغراض پورا کرنے میں قرضدار ہو کر نان ونفقہ عیال کا محتاج ہو۔ تیسرے مکاتب کو بدلہ کتابت میں امداد دینے والا ۱۲ سلہ ادب کے معنے اچھے اخلاق کا برتنا یا یہی اقوال وافعال کا عمل

میں لانا جو قبیل مستحسن ہوں یا ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ سلہ ۔۔۔ [illegible]

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ

نعمت کو جو تم پر ہے متفق علیہ ہے ۔ اور نواس بن سمعان رضہ سے روایت ہے کہا دریافت کیا

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ

میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پس فرمایا نیکی

الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

اچھی خصلت ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینہ میں کھٹکے اور برا جانے تو یہ کہ آگاہ ہوں اوسپر لوگ

اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اسکو مسلم نے روایت کیا اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ

علیہ وآلہ وسلم نے جب تم تین ہو تو (تینوں میں سے) دو بغیر تیسرے کے سرگوشی نہ کریں یہانتک کہ اور لوگوں

حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ

سے ملیں اس وجہ سے کہ یہ غمگین کردیگا اوس کو (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے

لِمُسْلِمٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

ہیں۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ اٹھاوے

يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا

ایک آدمی دوسرے آدمی کو بیٹھنے کی جگہ سے کہ پھر بیٹھ جائے اوس جگہ لیکن فراخ ہو جاؤ اور کشادہ ہو جاؤ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

متفق علیہ ہے اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ

نے جب کھاوے کوئی تم میں کا کھانا تو نہ پونچھے ہاتھ اپنا یہانتک کہ چاٹ لے اسکو یا چٹوا دیوے

يُلْعِقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

اسکو کسی اور سے متفق علیہ ہے اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ

وآلہ وسلم نے چاہیئے کہ سلام کرے چھوٹا بڑے کو اور گذرنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے سے بہتوں کو

عَلَى الْكَثِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَعَنْ

(حدیث) متفق علیہ ہے اور مسلم کی روایت میں ہے اور سوار پیدل کو اور علی رضہ سے روایت

عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ

ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

اِذَا مَرُّوْا اَنْ يُسَلِّمَ اَحَدُهُمْ [illegible]

جب وہ گذریں سلام [illegible]

سلہ ۵۱ گناہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو نیک کام ہو خواہ وہ کوئی سا ہو نیک ہے جو اچھا خیال آتا ہو جیسے اچھی خصلت اور جو دل میں کھٹکے وہ برا و گناہ ہے لیکن رتبہ کے مطابق ۱۲ سلہ ۵۲ سرگوشی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین آدمیوں سے دو آپس میں سرگوشی نہ کریں کہ تیسرا خیال کریگا نہ معلوم میری کیا برائی کرتے ہیں یا مجھ سے کچھ چھپاتے ہیں۔ لہٰذا جب وہاں سے اٹھکر ادھر ادھر ہوکر دو ہو جائیں اس وقت کریں سلہ ۵۳ اٹھائے الخ اس سے معلوم ہوا کہ کسی بیٹھے ہوئے کو اس کی جگہ سے اٹھانا جائز نہیں۔ بلکہ خود بیٹھے ہوؤں کو چاہیئے کہ جگہ ہونے پر جگہ دیدیں ۱۲ سلہ ۵۴ چاٹ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھانا کھانے کے بعد انگلیاں نہ پونچھنا چاہیئے بلکہ یا خود چاٹ لے یا کسی کو چٹائے ۱۲ سلہ ۵۵ سلام کرے الخ اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹے بڑوں پر اور چلتا بیٹھوں پر اور تھوڑے بہتوں پر سلام کریں ۱۲ ۔ ہوتا ہے ۱۲

أحمد والبيهقي وعنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

احمد اور بیہقی نے روایت کیا اور ان ہی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت

لا تبدؤا اليهود ولا النصارى بالسلام إذا لقيتموهم في طريق

سلام شروع کرو یہود و نصاریٰ کو سلام اور جب ملاقات کرو ان سے رستہ میں تو دباؤ ان کو تنگ رستہ

فاضطروهم إلى أضيقه أخرجه مسلم وعنه عن النبي صلى

کی طرف اسکو مسلم نے بیان کیا اور ان ہی سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے

الله تعالى عليه وسلم قال إذا عطس أحدكم فليقل الحمد لله

اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جب چھینکے کوئی تم میں کا تو چاہیئے کہ کہے الحمد للہ اور چاہیئے کہ اس کا بھائی کہے

وليقل له أخوه يرحمك الله فإذا قال له يرحمك الله فليقل له

رحم کرے تجھ پر پس جب وہ کہے رحم کرے تجھ پر اللہ تو چاہیے کہ کہے چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو

يهديكم الله ويصلح بالكم أخرجه البخاري وعنه قال قال رسول الله

تم کو اللہ تعالےٰ اور درست کرے حالت تمہاری اسکو بخاری نے بیان کیا اور ان ہی سے روایت ہے کہا فرمایا

صلى الله تعالى عليه وسلم لا يشربن أحدكم قائما أخرجه مسلم

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہرگز نہ پیوے کوئی تم میں کا کھڑے ہوکر اسکو مسلم نے بیان کیا

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا انتعل أحدكم فليبدأ

اور ان ہی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب جوتا پہنے کوئی تم میں کا تو چاہیئے کہ شروع

باليمين وإذا نزع فليبدأ بالشمال ولتكن اليمنى أولهما تنعل وآخرهما

کرے داہنی جانب سے اور جب نکالے تو شروع کرے بائیں جانب سے اور چاہیے کہ ہووے داہنی جانب والی پہلی جوتا پہننے

تنزع متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله

میں اور آخر والی جوتا اتارنے میں متفق علیہ ہے اور انہیں سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم لا يمش أحدكم في نعل واحدة ولينعلهما جميعا أو ليخلعهما

وسلم نے نہ چلے کوئی تم میں کا ایک جوتی میں اور چاہیے کہ پہنے دونوں یا نکال دے دونوں کو

جميعا متفق عليه وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه

متفق علیہ ہے اور ابن عمر سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وآله وسلم لا ينظر الله إلى من جر ثوبه خيلاء متفق عليه وعنه

وآلہ وسلم نے نہیں دیکھیگا خدا تعالےٰ اوس کیطرف جو کھینچے کپڑا اپنا تکبر سے متفق علیہ ہے اور ان ہی

أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال إذا أكل أحدكم

سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کھاوے کوئی تم میں کا

فليأكل بيمينه وإذا شرب فليشرب بيمينه فإن الشيطان

تو چاہیئے کہ کھاوے اپنے داہنے ہاتھ سے اور جب پیوے تو پیوے اپنے داہنے ہاتھ سے اسلیئے کہ شیطان

سلہ٥١ مت الخ اس سے معلوم ہوا کہ کفار کو بلا ضرورت پہلے نہ سلام کیا جائے اور انہیں تنگ راستہ کی طرف ہوکا جائے ۱۲

سلہ٥٢ الحمد الخ اس سے معلوم ہوا کہ چھینکنے والیکا جواب جب ہی واجب ہے کہ الحمد للہ کہے پھر وہ اس کے جواب میں اہل کتاب کو یہدیکم اللہ الخ کہے اور مسلمان کو یغفر لک اللہ کہے۔ ایسے ہی دوسری احادیث میں مروی ہے ۱۲

سلہ٥٣ کھڑے الخ اس سے معلوم ہوا کہ پانی کھڑے ہوکر نہ پیا جائے۔ سوائے چند مخصوص مواضع کے مگر ان میں بھی بیٹھکر ہی پینا بہتر ہے کذا فی الشامی

سلہ٥٤ داہنی الخ معلوم ہوا کہ داہنی جانب کا لحاظ بہرحال ہر پاکیزہ کام میں چاہیئے

سلہ٥٥ ایک الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلا ضرورت ایک جوتی پاؤں میں پہنکر دوسرا ننگا کرکے نہ چلے کہ خلاف تہذیب ہے یا دونوں ننگے کرے یا دونوں پہن جوتی ۱۲

يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

کھاتا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے بائیں ہاتھ سے اسکو مسلم نے بیان کیا ہے۔ اور عمرو بن شعیب

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھا اور

وَسَلَّمَ كُلْ وَاشْرَبْ وَالْبَسْ وَتَصَدَّقْ فِي غَيْرِ سَرَفٍ وَلَا مَخِيلَةٍ أَخْرَجَهُ

اور پی اور کھا اور پہن اور خیرات کر بلا اسراف و تکبر کے اسکو ابو داؤد

أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور احمد نے روایت کیا اور بخاری نے اوسکو معلق ٹھرایا۔ باب نیکی اور صلہ رحمی کے بیان میں۔ ابو ہریرہ رضـ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ

سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کو پسند آوے کہ فراخی کی جاوے اوس کے

عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

رزق میں اور موخر کی جاوے میعاد (موت) اوس کی تو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے اسکو بخاری نے روایت کیا

وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں

وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

داخل ہوگا جنت میں قطع کرنے والا یعنے رحم کا قطع کرنے والا (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور مغیرہ

الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ

بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی

اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ

نے حرام کیا تمہارے اوپر ماؤں کی نافرمانی اور بیٹیوں کے زندہ درگور کرنے اور باز رکھنے اور مانگنے کو

وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

اور مکروہ کیا تمہارے لیے قیل و قال اور زیادہ پوچھ پاچھ اور مال کے ضایع کرنے کو (حدیث) متفق علیہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَى

اور عبد اللہ بن عمر رضـ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا رضامندی

اللّٰهِ فِي رِضَى الْوَالِدَيْنِ وَسَخَطُ اللّٰهِ فِي سَخَطِ الْوَالِدَيْنِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

اللہ تعالی کی ماں باپوں کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالی کا غصہ ماں باپوں کے غصہ میں ہے اسکو ترمذی نے بیان کیا اور

وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور انس رضـ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِجَارِهِ

فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے مومن نہیں ہوگا کوئی بندہ یہانتک کہ دوست رکھے اپنے

۱؎ بایمین الخ اس سے معلوم ہوا کہ بائیں ہاتھ سے بلا ضرورت کھانا پینا شرعاً اسلیے منع ہے کہ یہ فعل شیطانی ہے۔

۲؎ پہن الخ یعنی ضرورت کے مطابق جایز طور پر کھاؤ پیؤ پہنو۔ اور صدقہ کرو لیکن اس میں ریا اور تکبر کو دخل نہ ہو۔ ورنہ ضایع ہو جایگا۔

۳؎ صلہ رحمی الخ اس سے معلوم ہوا کہ قرابت قایم رکھنا ضروری امر ہے۔ کہ صلہ رحمی سے ترقی عمر و رزق و روزی ہوتی ہے جسکے قطع کرنے میں دونوں کی کمی واقع ہوتی ہے ۱۲

۴؎ ماؤں الخ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سخت گناہ ہیں والدہ کی نافرمانی اور لڑکیوں کا زندہ درگور کرنا وغیرہ وغیرہ مذکور در حدیث ۱۲

۵؎ والدین الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی رضا میں اللہ تعالے راضی ہے۔ اور ان کی ناراضگی میں ناراض ۱۲-۱۲-۱۲

اللّٰهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين برحمتك آمين يا رب العالمين

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۱-

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

أو لأخيه ما يحب لنفسه متفق عليه وعن ابن مسعود قال سألت

یا اپنے بھائی کے لیے جو اپنے لیے دوست رکھے متفق علیہ ہے۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أي الذنب أعظم قال أن تجعل

دریافت کیا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کون گناہ بڑا ہے فرمایا یہ کہ ٹھہراوے تو اللہ تعالیٰ کے

لله ندا وهو خلقك قلت ثم أي قال ثم أن تقتل ولدك

لیے شریک حالانکہ اوس نے پیدا کیا تجھ کو میں نے کہا پھر کیا فرمایا پھر یہ کہ قتل کرے تو اپنے بچہ کو اس ڈر سے

خشية أن يأكل معك قلت ثم أي قال ثم أن تزني حليلة جارك

کہ کھاوے وہ تیرے ساتھ میں نے کہا پھر کیا فرمایا یہ کہ زنا کرے تو اپنے پڑوسی سلہ کی بیوی سے (حدیث)

متفق عليه وعن عبد الله بن عمرو بن العاص أن رسول الله صلى

متفق علیہ ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا

الله تعالى عليه وسلم قال من الكبائر شتم الرجل والديه قيل وهل

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہوں میں سے گالی دینا آدمی کا اپنے والدین کو عرض کیا گیا اور کیا

يسب الرجل والديه قال نعم يسب أبا الرجل فيسب أباه ويسب

گالی دیتا ہے آدمی اپنے والدین کو فرمایا ہاں گالی دیتا ہے آدمی دوسرے کے باپ کو پس وہ اوس کے باپ کو گالی دیتا

أمه فيسب أمه متفق عليه وعن أبي أيوب أن رسول الله صلى الله

ہے اور اوس کی ماں کو گالی دیتا ہے پس وہ اوس کی ماں کو گالی دیتا ہے متفق علیہ ہے۔ اور ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول

عليه وسلم قال لا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلث ليال

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہے مسلمان کو یہ کہ چھوڑ رکھے اپنے بھائی کو تین راتوں سے

يلتقيان فيعرض هذا ويعرض هذا وخيرهما الذي يبدأ بالسلام

[illegible] اور بہتر ان دونوں میں کا وہ ہے جو ابتدا کرے

متفق عليه وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله

سلام متفق علیہ ہے۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر بھلائی

وسلم كل معروف صدقة أخرجه البخاري وعن أبي ذر قال قال

صدقہ ہے [illegible] اور ابو ذرؓ سے روایت ہے کہا فرمایا

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تحقرن من المعروف شيئا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کسی چیز کو اور اگرچہ تو

ولو أن تلقى أخاك بوجه طلق وعنه قال قال رسول الله صلى

اپنے بھائی سے [illegible] اور انہیں سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

الله تعالى عليه وسلم إذا طبخت مرقة فأكثر ماءها وتعاهد

وسلم نے جب پکاوے تو شوربا تو زیادہ کر پانی سلہ اوس کا اور خیال رکھ

سلہ پڑوسی الخ اس سے معلوم ہوا کہ زنا درحقیقت ہر ایک کے لیے سخت گناہ کا باعث ہے مگر پڑوسی کی بیوی سے اور سخت عذاب کا موجب ہے۔ کہ ایک پڑوسی کا دوسرے پڑوسی سے ایسی بات کا بچاؤ بہی بہت مشکل ہے ۱۲

سلہ گالی الخ اس سے معلوم ہوا کہ دوسرے کے والدین کو گالی دینا ایسا ہی موجب گناہ ہے جیسے اپنے والدین کو کہ وہ اس کے والدین کو گالی دیگا

سلہ نہین الخ اس سے معلوم ہوا کہ دینوی امور مین باہمی دو بھائیون کو (خواہ از نسبی رشتہ یا از روئے اسلام یار واشنا ہون) تین دن تک دل مین بغض رکھنا جائز نہین

سلہ بھلائی الخ اس سے معلوم ہوا کہ ہر بھلائی صدقہ ہوتا ہے ۱۲

سلہ پانی الخ اس سے معلوم ہوا کہ پڑوسیون کی خاطر مدارات حتی الامکان بہت کرنی چاہیے

۱۲—۱۲—۱۲—۱۲—۱۲

اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین

خیر لک أخرجہما مسلم وعن أبی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ

اپنے پڑوسیوں کا ان دونوں کو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من نفس عن مسلم کربۃ من کرب الدنیا

صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دور کرے کسی مسلمان سے کوئی مصیبت دنیا کی مصیبتوں میں سے تو دور کریگا اللہ تعالی

نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیامۃ ومن یسر علی معسر یسر

اوس سے بڑی مصیبت قیامت کی مصیبتوں میں سے اور جو آسانی کرے تنگدست پر آسانی کریگا خدا تعالی

اللہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ

اوس پر دنیا اور آخرت میں اور جو شخص چھپاوے کسی مسلمان کو تو چھپاوے گا اوسکو خدا تعالی دنیا اور آخرت

واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون أخیہ أخرجہ مسلم

میں اور اللہ تعالی بندہ کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے اسکو مسلم نے بیان کیا

وعن ابن مسعود رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ

اور ابن مسعود رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص بتا دیوے کسی

وسلم من دل علی خیر فلہ مثل أجر فاعلہ أخرجہ مسلم وعن ابن

بہتری لـ کو تو اوس کے لئے اوس نیکی کرنیوالے کی برابر اجر و ثواب ہے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور

عمر رض عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال من استعاذکم باللہ

ابن عمر رض سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا جو پناہ طلب کرے تم سے

فأعیذوہ ومن سألکم باللہ فأعطوہ ومن أتی إلیکم معروفا

ساتھ اللہ کے تو پناہ دو اوسکو اور جو تم میں سے اللہ کے واسطے سوال کرے پس دو تم اوس کو اور جو کرے تمہارے ساتھ

فکافئوہ فإن لم تجدوا فادعوا لہ أخرجہ البیہقی باب الزہد

بھلائی تو بدلہ دو اوسکو پس اگر نہ پاؤ تو دعا دو اوسکو۔ اسکو بیہقی نے بیان کیا۔ باب پرہیزگاری اور تقوی کے

والورع عن النعمان بن بشیر رض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی

بیان میں۔ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے

علیہ وسلم یقول وأہوی النعمان بإصبعیہ إلی أذنیہ إن الحلال

اور جھکایا نعمان نے اپنی دونوں انگلیوں کو دونوں کانوں کی طرف کہ حلال ظاہر ہے اور

بین وإن الحرام بین وبینہما مشتبہات لا یعلمہن کثیر من الناس

حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ امور ہیں کہ بہت کر آدمی ان کو نہیں جانتے پس جو بچے

فمن اتقی الشبہات فقد استبرأ لدینہ وعرضہ ومن وقع فی الشبہات وقع

شبہات سے پس اوس نے حفاظت کرلی اپنے دین اور اپنی آبرو کو اور جو گر گیا شبہات میں تو گر گیا حرام میں مانند

فی الحرام ... الأوطان

[illegible]

۵۱ مسلمان الخ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان بھائی سے بھلائی اور پردہ پوشی اللہ تعالی کی پردہ پوشی کرنا ہے ۱۲

۵۲ بہتری الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اللہ تعالی کے نام پر پناہ چاہے تو اسے پناہ دیدی جائے۔ اور اللہ کے نام پر مانگے تو اسے دیدیا جائے وغیرہ وغیرہ ۱۲

۵۳ شبہات الخ اس سے معلوم ہوا کہ شبہات سے بچنا اپنے دین کی تقویت اور بہتری ہے۔ ورنہ مشتبہات کے ارتکاب سے محرمات میں واقع ہونے کا خطرہ ہے جیسے گدڑیا سلطانی وغیرہ رکھ کے پاس اپنا ریوڑ چرائے تو ضرور ہے کہ اس رکھ میں بھی ریوڑ داخل ہو جاتا ہے۔ لہذا اشتباہات کے قریب بھی نہ جانا چاہیئے ۱۲

لـ بہتری الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص بھلائی کی راہنمائی کر دے اسے بھی بھلائی کرنے والے کی طرح ثواب ہو جاتا ہے کہ اس نے پہلے راہنمائی کی ہے۔ جب اس نے بھلائی کی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

للہ الحمد کاتبہ ... آمین

لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً

ہوتا ہے اور بیشک اللہ تعالےٰ کا باڑہ اوس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں خبردار اور بیشک جسم میں ایک ٹکڑا

اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ اَلَا وَهِيَ

ہے کہ جب درست ہو جاوے وہ تو درست ہوگا تمام بدن اور جب وہ خراب ہو جاوے تو تمام بدن خراب ہو جاوے گا

الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

خبردار وہ ٹکڑا گوشت کا دل ہے متفق علیہ ہے۔ اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ اِنْ اُعْطِيَ

ہلاک ہو جیو درہم و دینار اور بانات کا غلام سلہ کہ اگر اوسکو دیا جاوے تو راضی رہے اور اگر نہ دیا جاوے

رَضِيَ وَاِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض

تو ناراض ہو اسکو بخاری نے بیان کیا۔ اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہا پکڑا

قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ كُنْ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا مونڈھا اور فرمایا ہو دنیا میں گویا کہ تو

فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رض يَقُوْلُ اِذَا

مسافر یا راستہ گذر جانے والا ہے اور تھے ابن عمر رضؓ کہتے کہ جب تو شام کرے تو مت انتظار

اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ

کر صبح کا اور جب صبح کرے سلہ تو مت انتظار رکھ شام کا اور لے اپنی تندرستی سے اپنی بیماری کے لئے اور

مِنْ صِحَّتِكَ لِسَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ

اپنی زندگی سے اپنی موت کے لئے اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے

ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مشابہ ہو سلہ تو وہ

بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنِ ابْنِ

اون ہی میں سے ہے اسکو ابوداؤد نے بیان کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور ابن عباس

عَبَّاسٍ رض قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا

سے روایت ہے کہا تھا میں پیچھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک دن پس فرمایا سلے لڑکے یاد کر

فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَاِذَا

اللہ کو حفاظت کرے گا تیری یاد کر اللہ تعالےٰ کو پاویگا تو اوس کو اپنے سامنے اور جب

سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

مانگے تو مانگ اللہ تعالےٰ سے اور جب مدد چاہے تو تو مدد چاہ اللہ تعالےٰ کی اسکو ترمذی نے روایت کیا اور

حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

[illegible] نبی صلے اللہ علیہ

سلہ غلام الخ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کا حریص ہلاک ہو گیا۔ جس کی علامت یہ ہے کہ اگر اسے کچھ دیا جائے تو خوش ہوتا ہے۔ ورنہ خوش نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ ہدایت دے ۱۲

سلہ صبح الخ اس سے معلوم ہوا کہ ہر آدمی اپنے آپ کو مسافر خیال کرے نہ معلوم کس وقت حکم بلی آجائے جب صبح ہو تو شام کا منتظر نہ ہو کہ بحالت زندگی شام آئیگی اگر شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کرے بلکہ تندرستی کی حالت میں جو کچھ آخرت کے لئے کر سکتا ہے کرے۔ کہ بحالت بیماری عمل نہیں ہو سکیگی۔ اور اسی طرح بحالت زندگی جو کمائی کر سکتا ہے کرے کہ بعد انتقال موت کچھ نہ ہو سکیگا ۱۲

سلہ مشابہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ کفار سے لباس و شکل میں مشابہت بلا ضرورت منع ہے ۱۲

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِهٖ وَلِمَنْ سَعٰى فِيْهِ وَلِوَالِدَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْن۔ ثُمَّ اٰمِيْن۔ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْن۔

الله تعالى عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم

وسلم کے پاس اور عرض کیا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بتلا دیجئے مجھ کو وہ کام کہ جب میں اوسکو

دلني على عمل اذا عملته احبني الله واحبني الناس فقال ازهد

کروں تو مجھے خدا تعالے دوست کرے اور لوگ بھی دوست کریں تو فرمایا آپ نے پرہیزگاری اختیار کر دنیا

في الدنيا يحبك الله وازهد فيما عند الناس يحبك الناس

میں دوست رکھیگا تجھ کو اللہ اور پرہیزگاری کر لوگوں کی چیزوں سے دوست رکھینگے تجھکو لوگ اسکو

رواه ابن ماجه وسنده حسن وعن ... قال

ابن ماجہ نے ... اور اسکی سند حسن ہے ... روایت ہے ... کہا سنا میں نے

سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول ان الله يحب العبد

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا بیشک اللہ تعالے دوست رکھتا ہے پرہیزگار بندے مالدار چھپے ہوئے

التقي الغني الخفي اخرجه مسلم وعن ابي هريرة قال قال رسول الله

کو اسکو مسلم نے بیان کیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

صلى الله تعالى عليه وسلم من حسن اسلام المرء تركه ما لا يعنيه رواه

علیہ وسلم نے خوبی اسلام آدمی کی سے ہے چھوڑنا اوس کا فضول بات کو اسکو ترمذی نے

الترمذي وقال حسن وعن المقدام بن معدي كرب قال قال رسول

روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

الله صلى الله عليه وسلم ما ملأ ابن آدم وعاء شرا من بطن حسب

علیہ وآلہ وسلم نے نہیں بھرا آدمی نے کسی برتن کو جو برا ہو پیٹ سے ... ترمذی نے

الترمذي حسن وعن انس قال قال رسول الله صلى الله تعالى

روایت کیا اور اسکو حسن کہا اور انس سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

عليه وآله وسلم كل بني آدم خطاء وخير الخطائين التوابون

نے ہر آدمی خطاوار ہے اور بہتر خطاواروں میں سے توبہ کرنے والے ہیں اسکو ترمذی اور ابن ماجہ

اخرجه الترمذي وابن ماجه وسنده قوي وعن انس قال قال

نے بیان کیا اور اسکی سند قوی ہے اور انس سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

رسول الله صلى الله عليه وسلم الصمت حكمة وقليل فاعله اخرجه

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چپ رہنا حکمت ہے اور تھوڑے ہیں کرنے والے اسکے اور اوسکو

البيهقي في الشعب بسند ضعيف وصحح انه موقوف من

بیہقی نے ... ضعیف سند سے بیان کیا ... اور ... موقوف ہے لقمان حکیم کے

قول لقمان الحكيم باب الترهيب من مساوي الاخلاق

قول سے — باب برے اخلاق سے ڈرانے کے بیان میں

سلہ پرہیزگاری اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیا سے کنارہ کشی اللہ تعالے کے محبوب بننے کا ذریعہ ہے اور لوگوں سے کنارہ کشی لوگوں کی محبت کا باعث ہے ۱۲

سلہ پرہیزگار الخ اس سے معلوم ہوا کہ چھپا ہوا متقی دولتمند غنی اللہ تعالی کا محبوب ہے ۱۲

سلہ فضول الخ اس سے معلوم ہوا کہ فضول باتوں کا ترک کرنا اسلام کی خوبیوں سے ایک خوبی ہے کہ بیہودہ اعمال سے نہ سیاہ کرائے اور موجب کلفت کرانا کا تبین ہو ۱۲

سلہ توبہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ ہر بنی آدم خطاکار ہے۔ پھر خطاکاروں سے توبہ کرنے والا اچھا ہے

سلہ چپ الخ اس سے معلوم ہوا کہ چپ رہنا بھی فضول باتوں سے اور صرف ضروری باتیں کرنی ایک حکمت ہے جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

عن أبي هريرة رضـ قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچاؤ تم لئے آپ کو حسد سے

إياكم والحسد فإن الحسد يأكل الحسنات كما تأكل النار الحطب

سے کیونکہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے جس طرح کھا جاتی ہے آگ لکڑیوں کو اسکو ابو

أخرجه أبو داود ولابن ماجه من حديث أنس نحوه وعنه

داؤد نے بیان کیا اور ابن ماجہ کے لئے حدیث انس سے اوسی کی مثل ہے اور اونہی سے

قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ليس الشديد بالصرعة

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں سخت پہلوان اسکو ... اس کے سوا نہیں

إنما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب متفق عليه

کہ سخت وہ ہے جو ... اپنے نفس کا ... غصہ کے وقت متفق علیہ ہے

وعن ابن عمر رضـ قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الظلم

اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ظلم سے اندھیریاں ہونگی

ظلمات يوم القيامة متفق عليه وعن جابر رضـ قال قال رسول الله

قیامت کے دن (حدیث) متفق علیہ ہے اور جابر سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

صلى الله عليه وسلم اتقوا الظلم فإن الظلم ظلمات يوم القيامة

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچاؤ ظلم سے اس لیے کہ ظلم اندھیریاں ہیں قیامت کے دن اور بچو

واتقوا الشح فإن الشح أهلك من كان قبلكم أخرجه مسلم وعن

بخل سے کیونکہ اس نے ہلاک کر دیا تم سے پہلے لوگوں کو اسکو مسلم نے بیان کیا اور محمود

محمود بن لبيد قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم

بن لبید سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے بیشک وہ چیز

إن أخوف ما أخاف عليكم الشرك الأصغر الرياء أخرجه أحمد

جسکا مجھے تم پر سب سے زیادہ ڈر ہے چھوٹا شرک ہے (یعنی) دکھلاوا ہے اسکو احمد نے

بإسناد حسن وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه

اچھی سند سے بیان کیا اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

... آية المنافق ثلث إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف

منافق کی علامتیں تین ہیں جب بولے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اوس کا خلاف کرے

وإذا ائتمن خان متفق عليه ولهما من حديث عبد الله بن عمرو

اور جب امانت رکھا جائے تو خیانت کرے متفق علیہ ہے اور دونوں کے لئے حدیث عبد اللہ بن عمرو سے ...

وإذا خاصم فجر وعن ابن مسعود رضـ قال ... صلى الله

... اور ابن مسعود سے روایت ہے ...

---

١ حسد الخ اس سے معلوم ہوا کہ حسد بڑی بلا ہے جس سے بچنا ضروری ہے کہ یہ نیکیوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے لکڑیوں کو آگ ١٢

٢ پہلوان الخ اس سے معلوم ہوا کہ حقیقت شرعاً پہلوان وہ ہوتا ہے جو بحالت غصہ اپنے آپ کو بیہودہ قول وفعل سے باز رکھے اور وہ پہلوان نہیں ہوتا جو کسی کو کشتی وغیرہ میں پچھاڑ دے ١٢

٣ ظلم الخ اس سے معلوم ہوا کہ ظلم کو ظلم اس لیے کہا جاتا ہے کہ قیامت کے دن ظالم کے لیے اندھیرے و تاریکی میں پڑنے کا موجب ہے کہ دوزخ کی تاریکی میں پڑا رہیگا لہذا اس سے بچنا چاہیے ...

... اغفرلنا ... ولوالدینا ... اجمعین آمین ثم آمین

تعالے علیہ وآلہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر متفق علیہ

وسلم نے گالی دینا مسلمان کو فسق ہے اور اوسکو قتل کرنا کفر ہے (حدیث) متفق علیہ ہے

وعن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم

اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچاؤ تم اپنے آپ کو گمان سے کیونکہ

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث متفق علیہ وعن معقل بن

کیونکہ گمان بڑی جھوٹی بات ہے متفق علیہ ہے۔ اور معقل بن یسار رض سے روایت ہے کہا سنا میں

یسار رض قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم یقول ما

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں ہے کوئی بندہ کہ رعیت کا حافظ بنایا ہو

من عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ یموت یوم یموت وھو غاش لرعیتہ

اوسکو خدا تعالے نے کسی رعیت کا کہ مرے وہ جسدن مرے اس حال میں کہ وہ خیانت کرنیوالا ہو رعیت کا مگر حرام

الا حرم اللہ علیہ الجنۃ متفق علیہ وعن عائشۃ رض قالت قال رسول

فرماویگا خدا اوس پر جنت کو متفق علیہ ہے۔ اور عائشہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اللھم من ولی من امر امتی شیئا

علیہ وآلہ وسلم نے اے اللہ جو شخص میری امت کے معاملات کا حاکم بنایا جائے پھر وہ مشقت ڈالے اون پر

فشق علیھم فاشقق علیہ اخرجہ مسلم وعن ابی ہریرۃ رض قال قال

تو مشقت ڈال تو اوسپر اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا

رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اذا قاتل احدکم فلیجتنب الوجہ

صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے جب مار پیٹ کرے کوئی تم میں کا تو چاہیئے کہ بچے چہرہ سے (حدیث) متفق

متفق علیہ وعنہ ان رجلا قال یا رسول اللہ اوصنی قال لا تغضب

علیہ ہے۔ اور اونہی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا اے رسول خدا وصیت کیجیے مجھ کو فرمایا غصہ مت کر

فردد مرارا وقال لا تغضب اخرجہ البخاری وعن خولۃ الانصاریۃ

پس لوٹایا اسکو کئی بار اور فرمایا مت غصہ کر اسکو بخاری نے بیان کیا۔ اور خولہ انصاریہ رض سے روایت ہے

قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان رجالا یتخوضون فی

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک بہت سے لوگ گھستے ہیں اللہ تعالے کے مال میں ناحق

مال اللہ بغیر حق فلھم النار یوم القیمۃ اخرجہ البخاری وعن ابی

پس اون کے لیئے دوزخ ہے قیامت کے دن اسکو بخاری نے بیان کیا۔ اور ابوذر رض سے روایت ہے

ذر رض عن النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فیما یرویہ عن ربہ قال یا عبادی

وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث میں جسکو حضور اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہیں

انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا

فرمایا (رب تعالی نے) اے میرے بندو بیشک میں نے حرام کیا ہے ظلم کو اپنے اوپر اور کیا میں نے اوسکو تمہارے درمیان حرام پس

ف۱ فسوق الخ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور اس کے عمداً قتل پر کافر ہو جاتا ہے یعنے اسلام کی بنا پر ۱۲

ف۲ گمان الخ اس سے معلوم ہوا کہ بدگمانی سے بچنا چاہیئے۔ چونکہ جھوٹے وبیہودہ خیالات ہوتے ہیں ۱۲

ف۳ حاکم الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو حاکم رعیت کو بیجا تکلیف دیگا۔ اس پر بھی اللہ تعالے تکلیف ڈال دیگا ۱۲

ف۴ چہرہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ مار پیٹ وغیرہ سے چہرہ کو بچایا جائے کہ اسپر مارنے کا بہت گناہ ہے ۱۲

ف۵ حرام الخ اس سے معلوم ہوا کہ ظلم بالکل ناجائز ہے۔ جبکہ اللہ تعالے نے اپنے اوپر ظلم کرنا حرام قرار دیا ہے تو بندوں پر بطریق اولے حرام ہے ۱۲

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

باہم عمل نہ کرو اسکو مسلم نے بیان کیا۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اوس کا رسول جاننے والا زیادہ ہے فرمایا ذکر

قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ

کرنا تیرا اپنے بھائی کو اوس صفت کیساتھ جو اوسکو ناگوار ہو عرض کیا گیا آپ کیا دیکھتے ہیں اگر اوس شخص میں وہ بات موجود

قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ

ہو جو میں کہتا ہوں فرمایا اگر اوس میں وہ بات ہو تو تو نے اوس کی غیبت کی اور اگر نہ ہو اوس میں تو تو نے اسکو بہتان

بَهَتَّهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

لگایا اسکو مسلم نے بیان کیا۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا

باہم حسد نہ کرو اور نہ ... بلا نیت خرید کے اور نہ بغض رکھو باہم اور نہ پشت پھیرو

وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ

ہیں اور نہ بیع کرے بعض تمہارا کی بیع پر اور ہو جاؤ بندے اللہ کے بھائی مسلمان مسلمان کا بھائی ہے

أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيرُ إِلٰى

نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ رسوا کرے اوسکو اور نہ حقارت کرے اوسکی پرہیزگاری یہاں ہے اور اشارہ کیا

صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ

آپ نے سینہ کیطرف تین بار کافی ہے آدمی کو بدبختی سے یہ امر کہ حقیر جانے اپنے بھائی مسلمان کو

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ قُطْبَةَ

ہر مسلمان دوسرے مسلمان پر حرام ہے خون اوس کا اور مال اوس کا اور آبرو اوس کی اسکو مسلم نے بیان کیا۔ اور قطبہ بن

بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ

مالک سے روایت ہے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اے اللہ بچا تو مجھکو بری عادتوں کی اور

جَنِّبْنِي مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْأَدْوَاءِ أَخْرَجَهُ

برے کاموں سے اور بری خواہشوں سے اور بری مرضوں سے اسکو ترمذی نے بیان کیا

التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور الفاظ اوسی کے ہیں۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مت جھگڑ اپنے بھائی سے اور مت مذاق کر اوس سے اور مت

وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ أَبِي

وعدہ کر اوس سے ایسا وعدہ کہ خلاف کرے تو اوسکا اسکو ترمذی نے سند ضعیف کیساتھ بیان کیا۔ اور ابو سعید

---

۵۱ غیبت الخ اس سے معلوم ہوا کہ غیبت گناہ ہے اور غیبت اُن باتوں کا نام ہے۔ جو کسی کے پس پشت وہ باتیں کی جائیں۔ جو اس میں موجود ہوں۔ جنکے سُننے سے ناراض ہو۔ اگر وہ باتیں اس میں نہ موجود ہوں۔ تو وہ بُہتان ہے جو غیبت سے بھی سخت گناہ ہے ۱۲

۵۲ حسد الخ اس سے معلوم ہوا کہ حسد کرنی اور بلاوجہ دھوکہ دہی خریدار کے لیئے بھاؤ بڑھانا اور بغض رکھنا وغیرہ وغیرہ مُوجب گناہ ہے ۱۲۔

۵۳ عادتوں سے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ دعا کرنی سنت ہے ۱۲۔

۵۴ مذاق الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مزاح کرنا منع ہے وغیرہ وغیرہ ۱۲

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خدری سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دو خصلتیں ہیں جمع نہیں ہوتی ایماندار

خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ أَخْرَجَهُ

میں ایک بخل ۵۱ دوسری بدخلقی اسکو ترمذی نے بیان کیا اور

التِّرْمِذِيُّ وَفِي سَنَدِهِ ضُعْفٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

اس کی سند میں کمزوری ہے - اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَعْتَدِ

وآلہ وسلم نے گالی گلوچ کرنے والے دو آدمی جو کچھ وہ کہیں پس (گناہ) ابتدا کرنے والے پر ہے جب تک

الْمَظْلُومُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي صِرْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

نہ زیادتی کرے مظلوم ۵۲ اسکو مسلم نے روایت کیا - اور ابو صرمہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَارَّ مُسْلِمًا ضَارَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ شَاقَّ مُسْلِمًا شَاقَّ اللّٰهُ

وآلہ وسلم نے جو ضرر دے ۵۳ کسی مسلمان کو ضرر دیگا اسکو خدا تعالی اور جو مشقت ڈالے کسی مسلمان پر مشقت ڈالیگا

عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ

اللہ تعالی اسکے اوپر اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے بیان کیا اور حسن بتلایا اسکو - اور ابو درداء سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ أَخْرَجَهُ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ تعالی دشمن رکھتا ہے فحش گو بدگو کو اسکو ترمذی نے بیان کیا

التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَلَهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَفَعَهُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ

اور صحیح بتلایا اور اس کے لئے حدیث ابن مسعود سے (اور اسکو مرفوع کہا) نہیں ہوتا ایماندار طعن کرنے والا

بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَرَجَّحَ

لعنت کرنے والا اور فحش گو اور بدگو اور صحیح بتلایا اسکو حاکم نے اور دارقطنی

الدَّارَقُطْنِيُّ وَقْفَهُ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نے اسکو موقوف ہونے کو ترجیح دی اور عائشہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا أَخْرَجَهُ

مت ۵۴ گالی دو مُردوں کو کیونکہ وہ پہنچ گئے اس کو جو آگے بھیجا اسکو بخاری نے

الْبُخَارِيُّ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

بیان کیا - اور حذیفہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

جنت میں نہ جاویگا چغلخور ۵۵ [illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۱ بخل الخ اس سے معلوم ہوا کہ بدخلقی در بخل مسلمان میں نہیں ہوتا - لہذا اس سے مسلمانوں کو بچنا چاہیئے ۱۲

۵۲ مظلوم الخ اگر دو شخص ایک دوسرے کو گالی دیں - تو ابتدا کرنے والا ظالم ہے اگر مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے ۱۲

۵۳ ضرر الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص مسلمان کو ضرر دیتا ہے - اللہ تعالے اُسے ضرر و تکلیف پہنچاتا ہے ۱۲

۵۴ مت گالی الخ اس سے معلوم ہوا کہ مُردوں کو بُرا کہنا منع ہے کہ وہ اپنے اعمال کی پاداش کو پہنچ چکے ہیں ۱۲

۵۵ قتات یا چغلخور اور یا لوگوں کی باتوں پر کان دھرنے والا اگرچہ چغلخوری نہ کرے کذا فی اقرب الموارد ۱۲ مترجم

۵۶ غصہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنا غصہ روک لے - اللہ تعالے اس سے اپنا عذاب دور کر دیتا ہے ۱۲-۱۲-۱۲

أخرجه الطبراني في الأوسط وله شاهد من حديث ابن عمر عند

اسکو طبرانی نے اوسط میں بیان کیا اور اس کے لیے شاہد ہے حدیث ابن عمر سے ابن ابو دنیا کے

ابن أبي الدنيا وعن أبي بكر الصديق رض قال قال رسول الله صلى الله

نزدیک۔ اور ابوبکر صدیق رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

تعالى عليه وسلم لا يدخل الجنة خب ولا بخيل ولا سيء الملكة

نہیں داخل ہوگا جنت میں دھوکہ باز اور نہ بخیل اور نہ بُری ملکہ والا اسکو

أخرجه الترمذي وفرقه حديثين وفي إسناده ضعف وعن ابن

ترمذی نے بیان کیا اور متفرق کی اوس کی دو حدیثیں اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔ اور ابن

عباس رض قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من تسمع حديث

عباس سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کان لگاوے کسی گروہ کی بات پر

قوم وهم له كارهون صب في أذنيه الآنك يوم القيامة يعني الرصاص

اور وہ لوگ اس کے سننے کو ناگوار رکھتے ہیں تو ڈالا جائیگا اوس کے دونوں کانوں میں رانگ قیامت کے دن اسکو

أخرجه البخاري وعن أنس رض قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه

بخاری نے روایت کیا۔ اور انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوشخبری ہو

وآله وسلم طوبى لمن شغله عيبه عن عيوب الناس أخرجه البزار

اوس کے لیے جو مشغول رکھے عیب اوسکا دوسروں کے عیبوں سے اسکو بزار نے سند صحیح کے

بإسناد حسن وعن ابن عمر رض قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه

ساتھ بیان کیا۔ اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے جو بڑا سمجھے

وآله وسلم من تعاظم في نفسه واختال في مشيته لقي الله وهو

نے اپنے دل میں اور تکبر کرے اپنی چال میں تو ملاقات کرے گا اللہ تعالے سے اس حال میں کہ وہ

عليه غضبان أخرجه الحاكم ورجاله ثقات وعن سهل بن

اوس پر غصہ ہوگا اسکو حاکم نے بیان کیا اور اس کے راوی قابل اعتماد ہیں۔ اور سہل بن سعد رض سے

سعد رض قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم العجلة من الشيطان

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جلدی کرنا شیطان سے ہے اسکو

أخرجه الترمذي وقال حسن وعن عائشة قالت قال رسول

ترمذی نے بیان کیا اور فرمایا کہ حسن ہے۔ اور عائشہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

الله صلى الله عليه وسلم الشؤم سوء الخلق أخرجه أحمد وفي إسناده

علیہ وآلہ وسلم نے بدبختی بدخلقی ہے اسکو احمد نے بیان کیا اور اس کی سند میں کمزوری ہے

ضعف وعن أبي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

اور ابو درداء سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے

---

٥١ دھوکہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ دھوکہ باز اور بخیل وغیرہ جنت سے محروم رہینگے۔ لہذا ان اخلاق ذمیمہ سے اپنے آپ کو بچانا چاہیئے ١٢

٥٢ ناگوار الخ اس سے معلوم ہوا کہ چھپکر باتیں سننے والا آدمی سخت معذب ہوگا جسکے کانوں میں روز قیامت رانگ گرم کرکے ڈالی جائے گی ١٢

٥٣ عیوب الخ اس سے معلوم ہوا کہ اپنے عیبوں سے مشغول ہوکر لوگوں کے عیوب سے باز رہنا اچھا ہے ١٢

٥٤ بڑا الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے آپ کو بڑا خیال کرے اور چال میں تکبر کرے۔ اس پر اللہ تعالے غضبناک ہیں ١٢

٥٥ جلدی الخ اس سے معلوم ہوا کہ جلدی ہر کام میں بلاوجہ اچھی نہیں۔ کہ یہ شیطانی کام ہے ١٢ - ١٢ - ١٢ - ١٢ - ١٢ -

اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه

إنّ اللعّانين لا يكونون شفعاء ولا شهداء يوم القيامة أخرجه

بیشک لعنت ۵۱ کرنے والے نہیں ہوسکتے شفاعت کرنے والے اور گواہ قیامت کے روز اسکو

مسلم وعن معاذ بن جبل رض قال قال رسول الله صلى الله عليه

مسلم نے بیان کیا۔ اور معاذ بن جبل رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وسلم من عيّر أخاه بذنب لم يمت حتى يعمله أخرجه الترمذي

جو عار ۵۲ دلاوے اپنے بھائی کو کسی گناہ کی وجہ سے تو نہ مریگا یہانتک کہ کریگا خود (بھی) اوس گناہ کو

وحسّنه وسنده منقطع وعن بهز بن حكيم عن أبيه عن جده قال

اسکو ترمذی نے بیان کیا اور حسن کہا اسکو اور اس کی سند منقطع ہے۔ اور بہز بن حکیم رض سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے

قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ويل للذي يحدّث فيكذب

باپ سے اور وہ اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افسوس ہے اوس کے لئے جو بات کرے پس جھوٹ

ليضحك به القوم ويل له ثم ويل له أخرجه الثلاثة وإسناده قوي

بولے تاکہ ہنسے اس کی وجہ سے گروہ افسوس ہے اوس کے لئے افسوس ہے اوس کے لئے اسکو تینون نے بیان کیا اور اس کی

وعن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كفارة من اغتبته أن

سند قوی ہے۔ اور انس رض سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کفارہ اسکا کہ غیبت

تستغفر له رواه الحارث بن أبي أسامة بإسناد ضعيف وعن عائشة

کی ہو تو نے اوس کی یہ ہے کہ مغفرت طلب کرے ۵۳ تو اس کے لئے اسکو حارث بن ابی اسامہ رض نے سند ضعیف کیساتھ

قالت قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أبغض الرجال إلى الله

روایت کیا۔ اور عائشہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبغوض تر لوگوں کا اللہ کی طرف

الألدّ الخصم أخرجه مسلم باب الترغيب في مكارم الأخلاق

سخت جھگڑالو ہے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ باب عمدہ اخلاق کی طرف رغبت دلانے میں۔ ابن مسعود رض

عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم

سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے لازم پکڑو سچ ۵۴ بولنا

بالصدق فإنّ الصدق يهدي إلى البرّ وإنّ البرّ يهدي إلى الجنة

اسلئے کہ سچ بولنا ہدایت کرتا ہے بھلائی کی اور بیشک بھلائی ہدایت کرتی ہے طرف جنت کی اور ہمیشہ

وما يزال الرجل يصدق ويتحرّى الصدق حتى يكتب عند الله

آدمی سچ بولتا اور سچ کو تلاش کرتا رہتا ہے یہانتک کہ خدا تعالے کے پاس وہ سچا لکھدیا جاتا ہے

صدّيقا وإيّاكم والكذب فإنّ الكذب يهدي إلى الفجور وإنّ الفجور يهدي

اور بچاؤ اپنے آپ کو جھوٹ سے کیونکہ جھوٹ راستہ دکھلاتا ہے گناہ کی طرف اور گناہ راستہ دکھاتا ہے دوزخ

إلى النار وما يزال الرجل يكذب ويتحرّى الكذب حتى يكتب عند

کی طرف اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ تلاش کرتا رہتا ہے یہانتک کہ لکھدیا جاتا ہے خدا تعالی کے

---

۵۱ لعنت الخ اس سے معلوم ہوا کہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن شفیع وگواہ نہ ہوسکینگے ۱۲

۵۲ عار الخ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان بھائی کو کسی گناہ کے متعلق عار نہ دیوے ورنہ خود بھی اسی کام میں مرنے سے پہلے واقع ہوجائیگا ۱۲

۵۳ طلب الخ اور غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ اس شخص سے بخشوائے اگر اس سے نہ بخشوا سکے تو اس کے لئے دعاء مغفرت کرے ۱۲

۵۴ سچ الخ اس سے معلوم ہوا کہ سچائی موجب نجات ہے اور جھوٹ موجب ہلاکت ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین - آمین ثم آمین - یا رب العالمین -

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

الله كذابا متفق عليه وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى

پاس بہت جھوٹا (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

الله تعالى عليه وسلم قال إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث

وسلم نے فرمایا بچاؤ اپنے آپ کو گمان (بد) سے اسلیئے کہ (بد) گمان زیادہ جھوٹی بات ہے متفق علیہ

متفق عليه وعن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى

ہے۔ اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچاؤ

الله تعالى عليه وسلم إياكم والجلوس بالطرقات قالوا يا رسول الله

اپنے آپ کو راستون ۵۲ مین بیٹھنے سے عرض کیا انہوں نے اے رسول خدا نہیں ہے ہمکو چارہ

ما لنا بد من مجالسنا نتحدث فيها قال فإما إذا أبيتم فأعطوا

بیٹھکوں سے جن مین ہم بات چیت کرتے ہین فرمایا جبکہ تم (باز رہنے سے) انکار کرتے ہو تو عطا کرو راستہ

الطريق حقه قالوا وما حقه قال غض البصر وكف الأذى ورد

کو حق اوس کا عرض کیا اور کیا ہے حق اوس کا فرمایا نیچی رکھنا نظر کو اور دور کرنا تکلیف کو اور جواب

السلام والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر متفق عليه وعن معاوية

دینا سلام کا اور حکم کرنا نیک کام کا اور منع کرنا برے کام سے متفق علیہ ہے اور معاویہؓ سے

قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من يرد الله به خيرا

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اوس کے ساتھ

يفقهه في الدين متفق عليه وعن أبي الدرداء قال قال

بہتری کا تو فقیہ ۵۳ کردیتا ہے اوسکو دین مین (حدیث) متفق علیہ ہے اور ابو درداءؓ سے روایت ہے کہا فرمایا

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما من شيء في الميزان

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہے کوئی چیز ترازو مین زیادہ وزنی

أثقل من حسن الخلق أخرجه أبو داود والترمذي وصححه وعن

اچھی عادت سے اسکو ابو داود نے بیان کیا اور ترمذی نے اور صحیح بتلایا ترمذی نے اسکو اور

ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الحياء من

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیا ۵۴ ایمان سے ہے

الإيمان متفق عليه وعن أبي مسعود قال قال رسول الله صلى الله

متفق علیہ ہے اور ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ

تعالى عليه وسلم إن مما أدرك الناس من كلام النبوة الأولى

بیشک جو کچھ کہ پایا لوگون نے پہلی نبوت کے کلام سے (وہ) حاصل کیا وہ یہ ہے کہ جب نہ کرے تو حیا

إذا لم تستح فاصنع ما شئت أخرجه البخاري وعن أبي هريرة

تو کر جو چاہے اسکو بخاری نے بیان کیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

---

۵۱ بدگمان الخ اس سے معلوم ہوا کہ بدگمانی سے اپنے آپ کو بچانا ضروری ہے ۱۲

۵۲ راستون الخ اس سے معلوم ہوا کہ راستون مین بیٹھنا منع ہے اگر مجبوری ہو تو آنکھین نیچے کرکے تکلیف دہی سے بچکر بیٹھین اور سلام کا جواب دین اور بھلائی کا حکم اور برائی سے باز رکھنے کی نصیحت کرین ۱۲

۵۳ فقیہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ دین مین جسے اللہ تعالیٰ سمجھ دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا و بہتر ہوتا ہے ۱۲

۵۴ حیاء الخ اس سے معلوم ہوا کہ حیا بھی ایمان کے اجزاء مین سے ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲

اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم المؤمن القوي
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایماندار مرد قوی بہتر ہے اور اللہ

خير وأحب إلى الله من المؤمن الضعيف وفي كل خير احرص على
کو محبوب ہے بہ نسبت مومن کمزور کے اور ہر ایک (مومن) میں بہتری ہے حرص کر او چیز

ما ينفعك واستعن بالله ولا تعجز وإن أصابك شيء فلا تقل
پر جو تجھ کو نفع دے اور مدد مانگ اللہ کے ساتھ اور عاجز مت بن اور اگر تجھے کوئی نقصان پہنچے تو مت کہہ

لو أني فعلت كذا كان كذا ولكن قل قدر الله وما شاء فعل فإن
کہ اگر میں فلان کام کرتا تو ہوتا ایسا اور لیکن کہہ کہ مقدر فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے (یونہی) اور جو چاہتا ہے وہ کرتا

لو تفتح عمل الشيطان أخرجه مسلم وعن عياض بن حمار رض
ہے اس لئے کہ (یہ لفظ اگر ایسا ہوتا اور ایسا کرتا) شیطان کے کام سے ہوتا ہے اسکو مسلم نے بیان کیا۔ اور عیاض بن حمار سے روایت

قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إن الله تعالى أوحى
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ نے وحی کی میری جانب یہ کہ تواضع

إلي أن تواضعوا حتى لا يبغي أحد على أحد ولا يفخر أحد على
کرو یہاں تک کہ ظلم کرے کوئی کسی پر اور نہ فخر کرے کوئی کسی پر

أحد أخرجه مسلم وعن أبي الدرداء رض عن النبي صلى الله عليه
اسکو مسلم نے بیان کیا۔ اور ابو درداء سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

وآله وسلم قال من رد عن عرض أخيه بالغيب رد الله عن وجهه
فرمایا جو جواب دے کسی کی آبرو کی جانب سے پس پشت تو ہٹا دیگا خدا تعالیٰ اس کے

النار يوم القيامة أخرجه الترمذي وحسنه ولأحمد من حديث
چہرہ سے آگ کو قیامت کے دن اسکو ترمذی نے بیان کیا اور حسن بتلایا اس کو اور احمد کے لئے حدیث اسماء بنت

أسماء بنت يزيد نحوه وعن أبي هريرة رض قال قال رسول الله صلى
یزید سے اوسی کی مثل مروی ہے۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

الله تعالى عليه وآله وسلم ما نقصت صدقة من مال وما زاد الله
وسلم نے نہیں کم کرتا صدقہ اسکے دینے کو مال اور نہیں زیادہ دیتا اللہ تعالیٰ بندہ

عبدا بعفو إلا عزا وما تواضع أحد لله إلا رفعه أخرجه مسلم
کو درگذر کرنے کے بدلہ مگر عزت اور نہیں تواضع کرتا کوئی اللہ تعالیٰ کے لئے مگر بلند فرماتا ہے خدا تعالیٰ اسکو مسلم نے

وعن عبد الله بن سلام رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
بیان کیا۔ اور عبداللہ بن سلام رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

يا أيها الناس أفشوا السلام وصلوا الأرحام وأطعموا الطعام وصلوا
لوگو رواج دو سلام کو اور ملاؤ رحموں کو اور کھلاؤ کھانے کو اور پڑھا کرو نماز

---

۵۱ نقصان الخ اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو کوئی نقصان پہنچے تو یہ نہ کہے کہ اگر یہ کام کرتا تو نقصان نہ ہوتا فلان کام کرنے سے نقصان ہوا لیکن اُسے یہ کہنا چاہیئے کہ جو ارادہ الٰہی میں مقدر تھا ہوگیا چونکہ اسکا پہلا قول شیطانی ہے ۱۲۔

۵۲ فخر الخ اس سے معلوم ہوا کہ فخر کرنا گناہ ہے جس سے بچے ۱۲

۵۳ جواب الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کی آبرو پس پشت بچائے۔ اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو قیامت کے دن عذاب دوزخ سے بچائے گا ۱۲

۵۴ صدقہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔ اور لوگوں کی کوتاہیاں اور لغزشیں معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ عزت زیادہ کرتا ہے اور تواضع سے اللہ تعالیٰ درجے بلند کرتا ہے ۱۲۔

۵۵ سلام الخ اس سے معلوم ہوا کہ علامات و اخلاق اہل اسلام سے یہ چیزیں ہیں کہ سلام پھیلائیں اور صلہ رحمی کریں۔ اور کھانا کھلائیں اور شب بیداری کریں وغیرہ وغیرہ ۱۲۔

بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

رات میں اس حال میں کہ لوگ سوتے ہوں داخل ہو جاؤ گے جنت میں سلامتی کیساتھ اسکو ترمذی نے بیان کیا

وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور صحیح بتلایا۔ اور تمیم داری رض سے روایت ہے کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین خیر خواہی سلہ کا نام ہے

الدِّيْنُ النَّصِيحَةُ ثَلَاثًا قُلْنَا لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ

تین بار ہم نے عرض کیا کسکے لیے اے رسول خدا فرمایا اللہ کے لیے اور اوس کی کتاب کے لیے

وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور اوسکے رسول اور مسلمان اماموں کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے اسکو مسلم نے بیان کیا اور ابو ہریرہ رض سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکثر وہ چیز جو جنت میں داخل کریگی خوف سلہ

تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْهُ قَالَ

خدا ہے اور اچھی خصلت اسکو ترمذی نے بیان کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور اون ہی سے روایت ہے

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ لَا تَسَعُونَ النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک تم وسعت نہیں کرتے لوگوں پر اپنے مالوں سے

وَلٰكِنْ لِيَسَعْهُمْ مِنْكُمْ بَسْطُ الْوَجْهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ أَخْرَجَهُ أَبُو يَعْلَى وَ

اور لیکن چاہیے کہ فراخ ہو اونپر تم میں سے کشادگی چہرہ کی اور اچھی عادت اسکو ابو یعلے نے بیان کیا اور حاکم نے

صَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسکو صحیح بتلایا۔ اور اون ہی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایماندار آدمی اپنے

الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ أَخِيهِ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ

مومن بھائی کا آئینہ ہے وہ مومن جو ملتا جلتا ہے لوگوں سے اور اون کی تکلیف پر صبر کرتا ہے بہتر ہے

خَيْرٌ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ أَخْرَجَهُ ابْنُ

اوس شخص سے جو لوگوں سے نہیں ملتا اور اون کی تکلیف پہنچانے پر صبر نہیں کرتا ہے اسکو ابن ماجہ نے

مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَهُوَ عِنْدَ التِّرْمِذِيِّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُسَمِّ الصَّحَابِيَّ وَعَنْ

اچھی سند کیساتھ بیان کیا اور وہ ترمذی کے نزدیک ہے مگر یہ کہ اونہوں نے صحابی کا نام نہیں کیا۔ اور ابو مسعود رض

أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ

سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے سلہ خدا تو نے میری پیدائش کو درست

خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ بَابُ الذِّكْرِ

فرمایا پس (اسی طرح) اچھی طرح کر میری عادت اسکو احمد نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کیا۔ باب ذکر اور دعا

وَالدُّعَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے بیان میں۔ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے

سلہ یعنی الخ اس سے معلوم ہوا کہ دین کس چیز کا نام ہے ایک یہ کہ اللہ تعالے اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اور کتاب اللہ پر عمل کرکے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کرے ۱۲۔

سلہ خوف الخ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کا خوف اور خوش خلقی موجب دخول جنت ہے ۱۲

سلہ اے الخ اس سے معلوم ہوا کہ اخلاق کی اچھائی کے لیے بھی دعا کی جائے کہ موجب فرحت وشادمانی دونوں جہان ہے ورنہ موجب غضب ورنجیدگی ۱۲-۱۲-۱۲۔

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِهِ وَلِمَنْ سَعَى فِيهِ وَلِوَالِدَيْهِمْ أَجْمَعِينَ آمِينَ ثُمَّ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۱۲-

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا مَعَ عَبْدِيْ مَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ اَخْرَجَهُ

فرماتا ہے اللہ تعالیٰ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جبتک وہ مجھے یاد کرے اور میرے ساتھ اوسکے ہونٹ

ابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَعَنْ مُعَاذِ

ہلتے رہیں اسکو ابن ماجہ نے بیان کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا اور بخاری نے اسکو معلق ذکر کیا۔ اور معاذ

بْنِ جَبَلٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ

بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں عمل کیا کسی آدمی نے کوئی عمل

عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اَخْرَجَهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ

جو نجات دینے والا ہو اوسکو عذاب الٰہی سے اللہ کی یاد سے زیادہ اسکو ابن ابی شیبہ نے بیان کیا اور

وَالطَّبَرَانِيُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

طبرانی نے اچھی سند لیکر اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا حَفَّتْهُمُ

وسلم نے نہیں بیٹھتا کوئی گروہ کسی مجلس میں کہ یاد کرے اللہ کو اوس میں مگر گھیر لیتے ہیں اسکو

الْمَلٰئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

فرشتے اور ڈھانک لیتی ہے اونکو رحمت اور یاد کرتا ہے خدا تعالے اونکو اون میں جو اسکے پاس ہیں اسکو مسلم

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا

نے بیان کیا۔ اور اونہی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں بیٹھی کوئی قوم کسی بیٹھک

لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ

میں کہ نہ یاد کرتے ہوں اللہ کو اوس میں اور نہ درود بھیجا ہو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مگر ہوگا اون پر حسرت

عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ

قیامت کے دن اسکو ترمذی نے بیان کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابو ایوب انصاری رضی سے

الْاَنْصَارِيِّ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے کہا نہیں ہے کوئی معبود بجز خدا کے

اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ

تنہا ہے وہ نہیں ہے کوئی شریک اوس کا اوسی کے لئے تعریف اور اوسی کیلئے ملک ہے اوسی کے ہاتھ میں

وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ

بہتری ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے دس بار ہوگا اوس کی مانند جو آزاد کرے چار جانیں

اَنْفُسٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے متفق علیہ ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہا فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے کہا پاک ہے اللہ اور تعریف اوسی کو سو بار

ف١ مجھے الخ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اچھی چیز ہے کہ ذکر کرتے بندے کے پاس خدا تعالےٰ ہوتے ہیں ۱۲

ف٢ عذاب الخ اس سے معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی عذاب سے نجات کا باعث ہے ۱۲

ف٣ گروہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے ذکر کرنے والے معزز و بزرگ لوگ ہوتے ہیں جنہیں رحمت کے ملائک ڈھانک لیتے ہیں۔ اور اون ذکر کرنے والوں کو اللہ تعالےٰ فرشتوں میں مشہور کر دیتا ہے ۱۲

ف٤ یاد الخ اس سے معلوم ہوا کہ جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور رسول علیہ الصلوٰۃ پر درود نہ پڑھا گیا۔ تو وہ قیامت کے دن افسوس و حسرت کریگی کہ نعمت عظمیٰ سے محروم رہے ۱۲

ف٥ جس نے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ مذکورہ در حدیث کلام دس بار پڑھنے سے بڑا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

ف٦ جس نے الخ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ ... تسبیح و تحمید ... [illegible]

حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

گھٹا دیئے جائینگے اوس سے گناہ اوس کے اگرچہ ہون دریا کے جھاگون کی برابر متفق علیہ ہے۔ اور

جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جویریہ بنت حارث رضی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک

لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ

لیے مین نے تیرے بعد چار کلمے کہ اگر وزن کئے جاویں اون کلمات کے ساتھ جو تو نے آج دن بھر مین کہے ہون تو

لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضٰى نَفْسِهِ وَزِنَةَ

برابر ہوویں یا بڑھ جاویں تو اون کے یہ ہیں پاک ہے اللہ (تعریف کیا گیا) مقدار اوس کی مخلوق کی اور رضامندی اوس کی کی اور ہم وزن

عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللّٰه

اوس کے عرش کی اور روشنائی اوس کے کلمات کی اسکو مسلم نے بیان کیا۔ اور ابو سعید خدری رضی سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے باقی رہنے والے نیکیان (یہ کلمات ہین)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

نہین ہے کوئی معبود بجز اوس کے اور پاک ہے خدا اور اللہ بڑا ہے اور سب تعریف خدا کے لیے ہے اور نہین کوئی

اِلَّا بِاللّٰهِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ سَمُرَةَ

بازگشت اور نہ قوت مگر اللہ کیساتھ اسکو نسائی نے بیان کیا اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور سمرہ بن

بْنِ جُنْدُبٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ

جندب رضی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محبوب تر کلام کا اللہ تعالے

الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَأْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ

کی طرف چار ہین نقصان نہیں دیگا تجھکو اون مین سے جونسی کیساتھ ابتدا کرے تو پاک ہے خدا اور سب

لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ

تعریف خدا کو ہی اور نہین ہے کوئی معبود سوا خدا کے اور اللہ بڑا ہے اسکو مسلم نے بیان کیا۔ اور ابو موسے اشعری رضی سے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا

روایت ہے کہا فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عبد اللہ بن قیس کیا نہ بتلاؤن تجھکو

اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُتَّفَقٌ

ایک خزانہ جنت کے خزانون ۵۳ مین سے ہے نہین ہے بازگشت اور نہ قوت مگر ساتھ اللہ کے متفق علیہ

عَلَيْهِ زَادَ النَّسَائِيُّ وَلَا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی

ہے نسائی نے زیادہ کیا اور نہین ہے بچانے پناہ اللہ کے سوا مگر اوسی کی طرف۔ اور نعمان بن بشیر رضی سے روایت

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ

ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا بیشک دعا عبادت ہے

۵۱
برابر الخ اس سے معلوم ہوا کہ ایسی کلام بہت مفید ہوتی ہے جسکے الفاظ کم اور معانی بہت ہون ۱۲-۱۲-۱۲

۵۲
نہین الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باقیات صالحات یہ کلام ہے جسے پڑھا جائے ۱۲-۱۲

۵۳
خزانون الخ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کلام جنت کے خزانون مین سے ہے جس کا بڑا ثواب ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-
-۱۲-۱۲-۱۲-

رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَهُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ رض مَرْفُوعًا
اسکو چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو صحیح بتلایا اور اوس کے لئے حدیث انس رض سے مرفوع طور پر اس

بِلَفْظِ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ وَلَهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ لَيْسَ
لفظ سے روایت ہے کہ دعا مغز ۵۱ ہے عبادت کا اور اس کے لئے حدیث ابی ہریرہ رض سے مرفوعاً (نقل ہے) کہ نہیں کو

شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ أَنَسٍ رض
کوئی شے زیادہ عزت والی اللہ کے نزدیک دعا سے اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور انس سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ
روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا اذان ۵۲ اور تکبیر کے درمیان لوٹائی نہیں

لَا يُرَدُّ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَغَيْرُهُ وَعَنْ سَلْمَانَ
جاتی اسکو نسائی وغیرہ نے بیان کیا اور ابن حبان وغیرہ نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور سلمان رض سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے بیشک پروردگار تمہارا حیا کرنے والا بزرگ ہے کہ شرم کرتا ہے

مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ
اپنے بندے سے جب اٹھائے وہ اوس کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اس سے کہ واپس کرے ان کو خالی اسکو چاروں نے

إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
سوا نسائی کے بیان کیا اور حاکم نے صحیح بتلایا۔ اور عمر رض سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَدَّ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا
جب پھیلاتے آپ اپنے دونوں ہاتھ دعا میں تو نہ لوٹاتے اون کو یہاں تک کہ مل لیتے اون کو اپنے چہرہ ۵۳ پر اسکو

وَجْهَهُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَهُ شَوَاهِدُ مِنْهَا حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عِنْدَ
ترمذی نے بیان کیا اور اس کے لئے چند شاہد ہیں منجملہ اون کے حدیث ابن عباس رض کی ہے اور ابو داؤد وغیرہ کے نزدیک

أَبِي دَاوُدَ وَغَيْرِهِ وَمَجْمُوعُهَا يَقْتَضِي أَنَّهُ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنِ ابْنِ
اور اون کا مجموعہ ایک حدیث ہونیکو مقتضی ہے۔ اور ابن مسعود رض سے

مَسْعُودٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ
روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک لوگوں میں سب سے زیادہ نزدیک مجھ سے قیامت کے

بِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ
روز اکثر اون کا مجھ پر ازروئے ۵۴ درود کے ہے اسکو ترمذی نے بیان کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح

حِبَّانَ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
بتلایا۔ اور شداد بن اوس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ
استغفار ۵۵ کی سردار یہ ہے کہ کہے بندہ اے خدا تو میرا پروردگار ہے [illegible]

۵۱ مغز الخ اس سے معلوم ہوا کہ دعا عبادت کا مغز ہے اور پہلی حدیث میں ہے کہ دعا عبادت ہے۔ لہٰذا دعا ضرور کیا کرے ۱۲-۱۲

۵۲ آذان الخ اس سے معلوم ہوا کہ اذان و اقامت کا درمیانی وقت قبولیت دعا کا ہے کہ اس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ اور آئندہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے دعا کرنے والے کو خالی ہاتھ یوں ہی نہیں رد کر دیتا بلکہ اس سے حیا کرتا ہے اور ضرور دعا قبول کرتا ہے خواہ وہ قبولیت دنیا میں ظاہر ہو یا قیامت میں ۱۲

۵۳ چہرہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد دعا ہاتھوں کو چہرہ پر ملا جائے۔ یونہی نہ چھوڑ دے جائیں ۱۲

۵۴ درود الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زیادتی درود کی باعث قربت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ آپ سے درود خواں بہت قریب ہوگا ۱۲

۵۵ استغفار الخ اس سے معلوم ہوا کہ استغفار [illegible]

إلا أنت خلقتني وأنا عبدك وأنا على عهدك ووعدك ما استطعت

مگر تو پیدا کیا تو نے مجھکو اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے عہد پر ہون اور تیرے وعدہ پر جہانتک

أعوذ بك من شر ما صنعت أبوء لك بنعمتك علي وأبوء لك

طاقت رکھون پناہ مانگتا ہون تیرے ساتھ اون افعال کی شر سے جو مین نے کئے لوٹتا ہون تیرے لئے تیری اوس نعمت

بذنبي فاغفر لي فإنه لا يغفر الذنوب إلا أنت أخرجه البخاري

کی وجہ سے جو مجھ پر ہے لوٹتا ہون لئے گناہ کیساتھ پس بخشدے مجھکو کیونکہ نہین بخشتا گناہون کو مگر تو اسکو بخاری نے روایت کیا

وعن ابن عمر رض قال لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يدع هؤلاء

اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہا نہین چھوڑا کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سلہ ان کلمات کو جس وقت شام

الكلمات حين يمسي وحين يصبح اللهم إني أسألك

کرتے تھے اور جس وقت صبح کرتے تھے اے پروردگار بیشک مین مانگتا ہون مجھ سے

العافية في ديني ودنياي وأهلي ومالي اللهم استر عوراتي

عافیت اپنے دین اور دنیا مین اور اپنے اہل اور مال مین اے خدا ڈھانک میرے ننگون کو

وآمن روعاتي واحفظني من بين يدي ومن خلفي وعن يميني

اور امن دے مجھکو میری گھبراہٹ سے اور حفاظت کر میری میرے سامنے سے اور پیچھے سے اور داہنے سے اور بائین سے اور

وعن شمالي ومن فوقي وأعوذ بعظمتك من أن أغتال من

میرے اوپر سے اور پناہ مانگتا ہون تیرے ساتھ تیری نعمت کے دور ہونے سے اور تیری دی ہوئی عافیت کے پھرجانے کے

تحتي أخرجه النسائي وابن ماجه وصححه الحاكم وعن ابن عمر رض

اسکو ابن ماجہ نے صحیح کہا اور حاکم نے۔ اور ابن عمر رض سے روایت ہے

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم إني أعوذ

کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے تھے اے اللہ تحقیق پناہ مانگتا ہون مین نعمتون کے

بك من زوال نعمتك وتحول عافيتك وفجاءة نقمتك و

زوال سے خوف سے اور عافیت کو پھر جانے سے اور تیرے عذاب کے اچانک آنے سے

جميع سخطك أخرجه مسلم وعن عبد الله بن عمر رض قال كان

تیرے تمام غصون سے اسکو مسلم نے بیان کیا۔ اور عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے فرمایا تھے رسول

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم إني أعوذ بك من غلبة

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اے اللہ تحقیق پناہ مانگتا ہون مین غلبہ قرض سے

الدين وغلبة العدو وشماتة الأعداء رواه النسائي وصححه

اور دشمن کے غلبہ سے اور اچانک عذاب کے آنے سے اسکو نسائی اور حاکم نے روایت کیا

الحاكم وعن بريدة رض قال سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا

اور صحیح کہا اور بریدہ رض سے روایت ہے کہا سنا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو

سلہ

رسول الخ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کلام صبح وشام مین پڑھنی بہت مفید ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

سلہ

کرتے الخ اس سے معلوم ہوا کہ زوال نعمت الہی ہر وقت ممکن ہے۔ جس کی دفعیہ کی دعا خود حضرت بھی فرماتے ۱۲-

-۱۲-۱۲

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین - آمین۔

۱۲-۱۳-

يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ بِاَنِّي اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

کہتے ہوئے اے خدا میں تجھ سے مانگتا ہوں اس کے طفیل سلہ میں کہ گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی خدا ہے نہیں

الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ

کوئی بجز تیرے ایک ہی غنی جو نہ جنا گیا اور نہ اوس کے لیے کوئی ہم سر ہے تو آپ نے فرمایا

لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِي اِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهِ

بیشک مانگا ہے اس نے خدا تعالے سے اس نام کے ساتھ کہ جب اوس کے ساتھ مانگا جائے تو وہ دے اور جب

اَجَابَ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

اوس کے ساتھ پکارا جائے تو قبول کرے اسکو چاروں نے بیان کیا اور ابن حبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور ابو ہریرہؓ سے

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا

روایت ہے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے تو فرماتے سلہ اے خدا تیرے ساتھ ہم نے صبح کی

وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوتُ وَاِلَيْكَ النُّشُورُ وَاِذَا اَمْسٰى

اور تیرے ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے ساتھ مریں گے اور تیری ہی جانب اٹھنا

قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَاِلَيْكَ الْمَصِيرُ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ وَ

ہے اور جب شام کرتے تو فرماتے اسی کی مثل مگر یہ کہتے کہ اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے اسکو چاروں نے بیان کیا۔ اور

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

انس رضؓ سے روایت ہے کہا فرمایا ہوتی تھی اکثر سلہ دعا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ کہ اے پروردگار

وَسَلَّمَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ

ہمارے دے ہمکو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو عذاب دوزخ سے

النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

متفق علیہ ہے۔ اور ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہا تھے نبی سلہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيْئَتِي وَجَهْلِي وَاِسْرَافِي

دعا فرماتے تھے اے خدا بخشدے مجھے میری خطا میں اور میری نادانی اور میری فضول خرچی

فِي اَمْرِي وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَ

اپنے معاملہ میں اور اون کو جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اے خدا بخشدے مجھے میرا قصد اور میری بیہودہ گوئی اور

خَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا

میری خطا اور میری عمد اور تمام اوسکو جو میرے پاس ہے اے خدا بخشدے تو مجھ کو جو میں نے پہلے کیا اور جو

اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي وَ

پیچھے کیا اور جو میں نے پوشیدہ کیا اور جو کھلم کھلا کیا اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور تو ہی

اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

مقدم ہے اور تو ہی مؤخر اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے (حدیث) متفق علیہ ہے

سلہ یعنی الخ اس سے معلوم ہوا کہ ان کلمات کے طفیل دعا کرنی جلد قبول ہوتی ہے یعنی جس دعا کو ان سے ملا کر مانگا جائے۔ وہ انشاء اللہ ضرور مقبول ہوتی ہے ۱۲

سلہ فرماتے الخ اس سے معلوم ہوا کہ صبح کے وقت کی یہ دعا ہے جسکو آپ پڑھا کرتے تھے۔ نیز بوقت شام بھی اسی طرح پڑھتے ۱۲

سلہ ہوتی الخ اس سے معلوم ہوا کہ ربنا اٰتنا الخ یہ دعا بہت عمدہ ہے۔ جسے آپ بہت پڑھتے تھے ۱۲

سلہ نبی الخ اس سے معلوم ہوا کہ آپ یہ دعا بھی پڑھتے تھے۔ اگرچہ آپ اس سے پاک تھے مگر تعلیم امت کے لئے پڑھتے تاکہ امت جو گناہوں کی مرتکب ہوگی وہ پڑھکر بخشی جائے اور گناہوں سے باز آ جائے اور توبہ کرے ۱۲ ۔۱۲۔ ۱۲

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ

اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱ فرماتے تھے اے خدا

أَصْلِحْ لِي دِينِيَ الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي

خوب کر میرے لیئے دین میرا وہ دین جو میرے معاملہ کی حفاظت ہی اور درست کر میرے لیئے میری دنیا وہ دنیا جس مین

فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي إِلَيْهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ

میری زندگی ہے اور درست کر میری آخرت جس کی طرف میرا لوٹنا ہے اور ٹھیرا زندگی کو میرے لیئے ہر

زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ أَخْرَجَهُ

بہتری مین زیادتی اور ٹھیرا موت کو میرے واسطے راحت ہر شر سے اسکو مسلم نے بیان

مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

کیا۔ اور انس رضہ سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے اے خدا

اللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَارْزُقْنِي عِلْمًا يَنْفَعُنِي

نفع دے مجھ کو اوس چیز سے جو تونے مجھے سکھایا اور سکھا مجھ کو وہ چیز جو مجھ کو نفع دے اور نصیب کر مجھکو علم جو

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَلِلتِّرْمِذِيِّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوُهُ وَ

نافع ہو میرے لیئے اسکو نسائی اور حاکم نے روایت کیا اور ترمذی کے لیئے حدیث ابو ہریرہ رضہ سے

قَالَ فِي آخِرِهِ وَزِدْنِي عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ

اوسی کی مثل ہے اور کہا اوس کے آخر مین اور زیادہ دے ۲ مجھکو علم سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیئے ہی ہر حال پر اور

حَالِ أَهْلِ النَّارِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

مین پناہ مانگتا ہون ساتھ خدا کے اہل دوزخ کے حال سے اور اس کی سند اچھی ہی۔ اور عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ

اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهَا هٰذَا الدُّعَاءَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ

نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سکھلائی اون کو یہ دعا اے خدا بیشک مین مانگتی ہون مجھ سے ۳ بہتری کل

الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ

اوسکی اور نقد اوس کی اور اُدھار اوسکی جو مین جانتا ہون اور جو نہین جانتا اور پناہ مانگتا ہون تیرے ساتھ

الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اللّٰهُمَّ إِنِّي

شر سے کل اوس کی سے اور نقد اوس کی سے اور آئندہ ہو اس کی سے جو مین جانتا ہون اوس مین سے اور جو نہین جانتا

أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

اے خدا بیشک مین مانگتا ہون تجھ سے بہتر اون چیزون مین سے کہ مانگتا ہے تجھ سے بندہ تیرا اور نبی تیرا اور پناہ

مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا

مانگتا ہون تیرے ساتھ شر اوس چیز کی کہ پناہ مانگتا ہے اوس سے بندہ تیرا اور نبی تیرا اے خدا بیشک مین مانگتا ہون

قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا

تجھ سے جنت اور وہ قول یا فعل کہ قریب کرے طرف جنت کی اور پناہ مانگتا ہون تیری ساتھ دوزخ اور اس قول اور عمل سے

---

۱ فرماتے الخ اس سے معلوم ہوا کہ یہ دعا بھی پڑھی جائے اور نیز دین کی اصلاح موجب کامیابی دونون جہان ہے اور ایسے ہی اصلاح دنیا اور آخرت ضروری ہے جس کی دعا کیجائے ۱۲

۲ مجھکو الخ اس سے معلوم ہوا کہ زیادتی علم مستحسن وعمدہ چیز ہے جس کی آپ دعا کرتے ایسا ہی قرآن مجید مین وارد ہے۔ وقل رب زدنی علما۔ اور یہ بھی فرماتے الحمد للہ علے کل حال وغیرہ وغیرہ ۱۲-۱۲

۳ مجھ سے الخ اس سے معلوم ہوا کہ بھلائی وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ سے مانگی جاتی ہے نہ کہ غیر سے اسی طرح پناہ بھی اسی سے طلب کی جاتی ہے اور یہ سب تعلیم امت کے لیئے ہے ۱۲-۲-۱۳

مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّاَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ اَقْضَيْتَهٗ لِيْ

جو تیری طرف دور ہو کرے اور مانگتا ہوں تجھ سے یہ کہ کردے تو ہر اس حکم کو جو فیصلہ فرمائے تو میرے لیے

خَيْرًا اَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَاَخْرَجَ الشَّيْخَانِ

بہتر اسکو ابن ماجہ نے بیان کیا اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتایا اور بخاری و مسلم نے بیان کیا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ

دو کلمے ہیں کہ پسند ہیں خدا تعالے کو

خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ

ہلکے زبان پر بھاری ہیں ترازو میں سبحان اللہ [سلہ]

وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

وبحمدہ اور سبحان اللہ العظیم تمت بالخیر

تمت

کتاب احادیث ستدہ (بلوغ المرام) مع ترجمہ وحاشیہ

بِسَعْيِ اَحْقَرِ عَبْدِ الْغَفَّارِ كَاتِبٍ بِنْ مُنْشِيْ عَبْدِ الْقَادِرِ

سَاكِنِ حَضْرَتِ كِيْلِيَانْوَالَهْ ضِلَعْ گُوجْرَانْوَالَهْ ڈَاكْخَانَهْ خَاصْ

حَسْبِ فَرْمَائِشْ

صَاحِبِ الصِّدْقِ وَالْيَقِيْنِ شَيْخِ اِلٰهِيْ بَخْشْ مُحَمَّدْ جَلَالُ الدِّيْن

تَاجِرَانِ كُتُبْ كَشْمِيْرِيْ بَازَارْ لَاهُوْرْ

سلہ

سبحان اللہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غالباً بڑی چیز یا کلام کا بڑا ثواب ہوتا ہے اور چھوٹی کام منت نہیں ہوتا مگر اس چھوٹی کلام کا اتنا ثواب ہے کہ زبان پر ہلکی ہیں لیکن نزدیک قیامت میں بہت بھاری اور موجب ثواب عظیم ہیں۔ وہ یہ کہ سبحان اللہ آخر تک ۱۲-۱۲ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین۔ آمین ثم آمین یارب العالمین، ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

اردو ترجمہ طحاوی شرح معانی الآثار

واضح ہو کہ حدیث و اصول حدیث و شرح و تفسیر وغیرہ کی کتابیں ان کی... خلفائے راشدین و ائمہ مجتہدین پر واضح ہو کہ باوجود اس شہرت و تمام احتیاج کے حضرات مقلدین اعظم الائمہ حضرت ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کے کوئی کتاب احادیث صحیحہ کی جو عبادات و معاملات میں مثل صحیح مسلم و جامع صحت اسناد و متن میں معتبر ہو اس وقت تک نہیں چھپی ہے جس کا تمام سخت حیران و پریشان کن تھا۔ کیونکہ قسام ازل نے اس کار خیر کا ثواب راقم آثم کے لیے ذخیرہ آخرت نامزد فرمایا ہوا تھا اسی لیے اس کی توجہ اس طرف ہوئی اور کتاب عجیب و غریب نسخہ جامع صحیحہ اسناد یعنی طحاوی شرح معانی الآثار عربی تالیف شریف امام الفقہاء و المحدثین شیخ الاسلام مقتدائے اعظم حفاظ احادیث سید المرسلین و خاتم النبیین امام الہمام ابو جعفر الطحاوی رح جو اجل کتب احادیث صحاح ستہ کے معاصر ہیں۔ بہم پہنچایا۔ پھر ایک مدت تک اس کا اور دوسرے دو نسخوں معتبرہ سے جو نہایت تجسس و سعی بلیغ سے دستیاب ہوئے تھے علمائے نامی و گرامی سے مقابلہ کرایا۔ اور ایک نسخہ صحیح کرایا۔ اصل نسخہ عربی منقول عنہ کی صحت سے فراغت حاصل کر کے عمدۃ المحققین افضل الفضلاء جناب مولانا مولوی محمد عبدالستار صاحب ٹونکی سے اس کا اردو ترجمہ بامحاورہ کرایا اور جناب مولوی محمد عبدالرشید و عبدالعزیز حکیم لاہوری نے اس شرح اردو کتاب الآثار امام محمد

شوارق الالہام

فقہ کی بہت سی بے شمار کتابیں عربی فارسی سے اردو میں تصنیف ہو کر شائع ہو چکی ہیں مگر جس خوبی اور عمدگی سے علامہ مولف نے اس کتاب میں مسائل فقہ کو ترتیب دیا ہے وہ شاید کسی اور کتاب میں ہو۔ چنانچہ تمام اختلافات نظر انداز کر کے اردو زبان شائقین کے لیے مفتی بہ مسائل فقہ کو کتب فقہ سے نہایت محنت اور عرق ریزی کے ساتھ انتخاب کر کے ایک جا جمع کر دیا ہے اسی لیے ہمارا دعویٰ ہے کہ اس کتاب کی موجودگی میں فقہ کی تمام متداولہ کتابوں یعنی ہدایہ شرح وقایہ نیز عینی در مختار غایۃ الاوطار شامی فتاوی عالمگیری بحر الرائق صغیری کبیری وغیرہ کے مطالعہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس میں مفصلہ ذیل مضمون نہایت شرح و بسط سے درج ہیں۔ رکن ایمان فضائل نماز پاک اور ناپاک پانی کی تحقیق۔ کنوئیں کے مسائل۔ واجبات غسل طریق غسل حیض و نفاس کے مسائل فرائض وضو، طریق وضو، واجبات و سنن مستحبات و مکروہات وضو ناقضات وضو ناقضات تیمم طریق تیمم مسائل اذان شرائط و اوقات و فرائض و واجبات و مستحبات نماز قرأت کا بیان طریق ادائے نماز جماعت و امامت کے مسائل مفسدات مکروہات نماز سجدہ سہو و جمعہ و سجدہ تلاوت کا بیان۔ مسائل بیمار اور مسافر کی نماز عیدین نماز تراویح نماز جنازہ نماز اشراق و اوابین تحیۃ الوضو نماز توبہ و کسوف و خسوف و استسقا و تسبیح و حاجت و نماز فاطمہ و قرض و استخارہ و زکوٰۃ مسائل ماہ رمضان و صدقہ فطر مسائل قربانی حج نکاح طلاق تلاوت قرآن فضائل درود وغیرہ درج ہیں

قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک

فیض الستار

ترجمہ کتاب الآثار

یہ پاکیزہ کتاب حضرت امام محمد کی بہترین تصنیفات میں ہے ہم نے اس کا عام فہم اردو ترجمہ شرح اردو بامحاورہ سلیس کر کے مولانا کی نا... جناب مولانا مولوی محمد عبدالرشید و عبدالعزیز صاحب حکیم لاہوری سابق مہتمم تالیفات... اور بصرف زر کثیر طبع کرایا ہے جس میں فاضل مصنف و شارح علام نے عورت مرد کے وضو اور طہارت و نجاست کے مسائل بالتفصیل اور اسی طرح عورت اور مرد کی نماز اور ہر طرح کی نماز اور پھر عورت مرد کی تجہیز و تکفین اور جنازہ وغیرہ اور قبور اور روزہ فطرہ اور ہر طرح کی زکوٰۃ اور وقت اور تمام احکام حج اور قربانی ایمان شفاعت تقدیر غرض ہر طرح کا نکاح اور اس کے مفصل احکام اور طلاق و عدت وغیرہ ظہار اور ہر طرح کی دیت قتل قصاص ایمان عتق آزاد غلام تعزیر حد قذف جبراً ... مرد اور عورت کا ... شراب وغیرہ مخمور رہزنی چوری ... میراث قائل ہر طرح کی قسم اور کفارہ گناہ کی نذر تجارت اور بیع بمع شرائط وغیرہ تجارت ... طریقہ کا بیان تجارت ہر قرض ... اور شفعہ ... اور امانت ... جانوروں کا کھانا خورد و نوش کا سب کا بیان شکار اور شراب پوشش ریشم وغیرہ جہاد فی سبیل اللہ دعوت اسلام مال غنیمت اور فضیلت صحابہ صدق و کذب ... برادری اور نالہ داری سے سلوک ...

... اس کی ... کرائی گئی ... کہ اصل متن عربی باسناد و با اعراب بخط نسخ بھی شامل کتاب رکھا ہے تاکہ ہر خاص و عام کو ... کی سہولیت کی سیئے کتاب ہذا کے حصے ۲ جلدوں میں تقسیم کر دیے گئے ہیں لکھائی چھپائی نہایت عمدہ ہے۔ قیمت کامل [illegible]

اولاد و دلائل ... زہد ... بدن کی ... بالوں میں ... کا دودھ پینا ... عورت اور لڑکے پر رحم

قیمت [illegible] محصولڈاک ... دو روپیہ [illegible]

ملنے کا پتہ: شیخ الٰہی بخش محمد جلال الدین تاجران کتب بازار کشمیری لاہور